READER
BURAQ

تعبیر حیات

تحریر :جہینہ اروش

جب اصول اور طاقت ٹکراتے ہیں، جب سچ اور وراثت ایک دوسرے کے آمنے سامنے آتے ہیں... تب تاریخ لکھی جاتی ہے!

یہ کہانی نہیں، یہ ایک طوفان ہے۔ ایک ایسی جنگ جو زمین کو ہلا کر رکھ دے گی، جہاں رشتے اور اصول ٹکرا جائیں گے، جہاں محبت اور نفرت کی سرحدیں مٹ جائیں گی، جہاں خون کے رشتے ہی سب سے بڑی دشمنی میں بدل جائیں گے!

وہ لڑکی، جو آگ میں جل کر کندن بنی ہے۔

ایک وکیل، مگر عام وکیل نہیں—ایسی جنگجو جس کے الفاظ زنجیریں توڑ دیتے ہیں، جس کی نظریں ظالموں کو چیر ڈالتی ہیں، اور جس کی ہمت پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ سچ کی مسافر ہے، لیکن اس کے راستے میں سب سے بڑی دیوار اس کا اپنا خون ہے!

کیونکہ اس بار وہ جس دشمن کے خلاف کھڑی ہے، وہ کوئی اور نہیں، اس کا اپنا دادا ہے!

ایک ایسا شخص جو وقت سے بھی زیادہ چالاک ہے، جو دنیا کو انگلیوں پر نچاتا ہے، جو قانون کے اندھیرے راستوں کو اپنی مٹھی میں قید کر چکا ہے۔ وہ ایک ایسا شہنشاہ ہے، جس کا ہر فیصلہ ایک سلطنت کو بنا یا بگاڑ سکتا ہے۔ وہ تقدیر لکھتا ہے، اور تقدیر بدلنے والے اسے پسند نہیں!

وہ دیکھ چکی ہے کہ کیسے اس کا دادا سچ کو دفن کرتا ہے، کیسے وہ اپنی طاقت کو انصاف کے خلاف استعمال کرتا ہے، کیسے وہ ہر اس انسان کو مٹا دیتا ہے جو اس کے راستے میں آتا ہے۔ مگر وہ نہ جھکنے والی ہے، نہ رکنے والی—— وہ اس ظلم کے خلاف جنگ لڑے گی، چاہے اسے اپنا سب کچھ قربان کرنا پڑے!

!اور دوسری طرف... وہ ہے

!وہ مرد، جو نہ مکمل روشنی ہے اور نہ مکمل اندھیرا

وہ مرد، جس کا نام لوگوں کے جسم میں خوف بن کر سرایت کر جاتا ہے، جس کے آنے سے سائے بھی چھپنے لگتے ہیں۔ بزنس کی دنیا کا بے تاج بادشاہ، ایک ایسا شخص جس کی موجودگی ہی دوسروں کی دھڑکنیں روک دیتی ہے۔ اس کی زندگی میں صرف ایک چیز ہے جس کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے—— اس کا خاندان!

!اس کا نام! اس کی عزت

!اور وہ شخص جس نے یہ سلطنت کھڑی کی ہے، وہی اس کا دادا ہے

وہ جانتا ہے کہ اس کا دادا بے رحم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ کھیل گندا ہے، کہ سچ اور جھوٹ کی دیواریں گرنے والی ہیں، کہ طاقت کے لیے ہر حد پار کی جا چکی ہے۔

!لیکن وہ بغاوت نہیں کر سکتا

!وہ اپنے خون کے خلاف نہیں جا سکتا

!وہ اپنی پہچان کو خود اپنے ہاتھوں سے مٹی میں نہیں ملا سکتا

!اب کھیل شروع ہو چکا ہے

وہ لڑکی، جو ظلم کے خلاف بغاوت کا پرچم اٹھا چکی ہے، اور وہ مرد، جو اپنے خاندان کے لیے سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے راستے !میں آ چکے ہیں، دونوں ایک دوسرے کے خلاف کھڑے ہو چکے ہیں

لیکن یہ جنگ صرف دو لوگوں کی نہیں ہے... یہ جنگ سچ اور طاقت کے درمیان لڑی جائے گی۔۔۔۔

یہ جنگ سیاست کے ایوانوں میں بھی لڑی جائے گی، عدالت کے کمروں میں
بھی، اور ان رشتوں کے بیچ بھی جو ہمیشہ مقدس سمجھے جاتے تھے۔
!یہ جنگ اصولوں اور وراثت کی ہے

!یہ جنگ روشنی اور اندھیرے کی ہے

...اور اس جنگ میں صرف ایک چیز طے ہے
!جو ہارے گا، وہ ہمیشہ کے لیے مٹ جائے گا

یہ جنگ محبت اور نفرت کی حدوں کو پار کر دے گی، یہ جنگ سچ اور اختیار کا وہ
!طوفان بنے گی جو ہر چیز کو بدل کر رکھ دے گی

جب خون کے رشتے ہی سب سے بڑے دشمن بن جائیں، جب اقتدار اور اصول
ایک دوسرے کو مٹانے پر آجائیں... تب فیصلہ کون کرے گا کہ حق پر کون ہے؟

یہ ناول آپ کے دل کی دھڑکن تیز کر دے گا، آپ کے ذہن میں سوالات
اٹھائے گا، اور آپ کو ایک ایسی دنیا میں لے جائے گا جہاں ہر فیصلہ، ہر جذبات،
اور ہر جنگ کی ایک قیمت ہوتی ہے... اور وہ قیمت خون سے ادا کی جاتی ہے!

##########################

تعبیر حیات

جہینہ اروش

معلوم نہیں زندگی کیا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟ سراب ہے یا حقیقت کچھ زندہ ہو کر بھی مردے ہیں اور کچھ مردے ہو کر بھی انھیں جی رہے ہیں۔۔۔۔۔ حقیقت کیا ہے؟؟؟؟ ہر کسی کے منطق اور ماننے والے کو اپنا ہی سب کچھ حقیقت لگتا ہے، ہر کوئی اسے مختلف زاویے سے دیکھ رہا ہے

۔۔۔۔۔۔

کسی کے لیے مال و دولت زندگی ہے تو کسی کے لیے عزت نفس خودی اور آنا، کسی کے لیے محبت اور محبوب زندگی ہے تو کسی کے لیے اپنا اونچا ماتا اور نہ جھکنا زندگی سے زیادہ عزیز ہے۔۔۔۔۔

یہ بالکل صحیح ہے میرے خیال سے کیونکہ اگر میں غلط ہوتی تو کوئی شخص
دوسرے دن اپنے آنا کے تسکین کے لیے کسی دوسرے کو اپنے سامنے نہیں مارتا
،ہر دوسرے دن دو محبت کرنے والے ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے اگر ان
میں سے ایک بھی تھوڑا سا جھکنے لگتا۔۔۔۔۔۔۔۔
کوئی شخص اپنے ہی خون اور خود کو موت کے منہ میں نہ دھکیلتا اگر یہ مال و دولت
زندگی کو تصور نہیں کیا جاتا اور نہ ہی کسی شخص کے شریانے پٹتے اس خبر سے کہ
جس کو اس نے محبوب مانا یا اس کو سب سے زیادہ چاہا، اپنی زندگی سے بھی بڑھ کر
اہمیت دیا وہ کسی اور کا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کہانی بھی کچھ لوگوں کی ہے جو زندگی کو اپنے
اپنے لحاظ سے جینے کے متمنی ہیں ہر لحاظ کے دو پہلو ہیں اچھا اور برا کون کس پہلو
کے پیچھے جاتا ہے یہ اسی شخص کے ہاتھ اور اختیار میں ہے جو پہلو جو اپناتا ہے اس کو
اپنی زندگی تصور کر لیتا ہے۔۔۔۔۔
ہر چیز واضح ہے یا پھر سب کچھ ہی دھندلا

ہے؟؟؟؟انہی ذکر شدہ چیزوں کے علاوہ بھی کچھ ہے جس سے ہم نہیں دیکھ سکتے؟؟؟ یا ہم دیکھنا ہی نہیں چاہتے؟؟؟؟؟--؟------

##-

صبح کا تارہ آسمان پر ابھی بھی صاف دکھائی دے رہا تھا ابھی بھی تاریکی پھیلی ہوئی تھی، ہر طرف خاموشی کا راج تھا لیکن اچانک اس خاموشی میں کسی نے اپنے قدموں سے خلل ڈال دیا۔۔۔

فرش پر سے جوتوں کے آواز نزدیک آ رہی تھی کوئی شخص بلند و بالا قد و قامت کے ساتھ سیاہ ورزشی ٹراؤزر اور شرٹ پہنے مسلسل نیچے کی طرف دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا اور یکایک حویلی کے مین دروازے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

بڑے بڑے قدموں کے ساتھ وہ مسلسل آگے بڑھ رہا تھا بغیر ایک بار بھی اپنے سر کو اوپر کی طرف اٹھائے وہ بس عقاب کی طرح اپنے نظروں کو زمین پر گاڑیں، وہ جیسے اپنے پہلے لیے ہوئے قدموں کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

آہستہ آہستہ وہ اندھیرے میں گم ہو کے اپنے منزل کی طرح بڑھ گیا، جس طرح وہ ہر صبح کرتا تھا بغیر کسی وقفے یا بہانے کی وہ ہمیشہ اپنا ورک آؤٹ کرنے کے لیے اپنے پرسنل جم میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

تاریکی بھی آہستہ آہستہ مدم ہونے لگی اور صبح کی روشنی ہر طرف پھیلنے لگی نرم ہوائیں لوگوں کے چہروں سے ٹکرائے ان کے نئے دن کا پیغام ان کو دینے لگی، ہر طرف سبزہ اور خوبصورتی پھر سے بغیر کسی نقلی بلب یا لیمپ سے واضح ہونے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا ایک باثر شخصیت رکھنے والا آدمی، جو کب سے لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا اور اپنے ارد گرد سے بے نیاز صرف اپنے کام میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔

اسکے ہاتھ لیپ ٹاپ کے بورڈ پر چلتے ہوئے اپنے اٹل مستقل مزاجی کے ساتھ وہ اس خوبصورت اور جدید سٹائل کے بنے ہوئے گھر کے خاموشی کو اندر سے مکمل طور پر محسوس کرتے ہوئے مسلسل دو گھنٹوں سے کام کرنے میں مشغول تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان دو گھنٹوں میں اس نے صرف ایک بار اوپر کے طرف دیکھ لیا جب سیڑھیوں سے کسی کی اترنے کی آوازیں آرہی تھی اور وہ تھی اس کی بیٹی، جس کو دیکھ کر اس کے آنکھوں میں ایک خوبصورت سا تاثر بھر آیا اور چہرے پر ایک شفیق مسکان کو سجا کر لیپ ٹاپ کو پیروں سے اٹھا کے سامنے پڑے ہوئے شیشے کی ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔۔۔۔۔

گڈ مارننگ ڈیڈ اس خوبصورت سی لڑکی نے سامنے بیٹھے ہوئے شخص کو کہا جو رشتے میں اس کا بابا لگتا تھا, وہ سیدھا جا کر بڑے حق کے ساتھ اس کے سینے سے خود کو جوڑ گئی۔۔۔۔

بدلے میں اس کے بابا نے ہمیشہ کی طرح اس کے سر پر اپنا شفقت بھرا بوسہ دے کر اس کو اس کے گڈ مارننگ کا جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔

you are 2 minutes late for your walk..

سامنے کی دیوار پر خوبصورت اور عالیشان

کلاک کی طرف اشارہ کر کے اس نے اپنے جان سے پیاری بیٹی کو کہا

اٹس جسٹ ٹو منٹس، ڈونٹ وری، اس نے بے پرواہی سے کہا اور اپنے ورزشی

جوتوں کے لیے جھک کر اس کے تسموں کو باندھنا شروع کیا۔۔۔۔

تم ایک لائر بن گئی ہو حمائل، تم جانتی ہو وقت کی اہمیت کیا ہے چاہے وہ دو منٹ

ہی کیوں نہ

ہو۔۔اس کے بابا نے چہرے پر نرم مسکان سجائے باتوں میں سنجیدگی کے لیے

ہوئے اپنے سامنے لڑکی سے کہا، جس کے چہرے کو بالوں کو قد و قامت قامت

کو اور سب سے بڑھ کر اس کے ایٹیٹیوڈ کو خدا نے بڑی فرصت اور خوبصورتی

سے سنوارا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈیڈ آپ جانتے ہیں اپنی بیٹی کو آپ کو لگتا ہے کہ میں اپنا ٹائم ویسٹ کر سکتی ہوں

بڑی شائستگی کے ساتھ اس نے اپنے سیاہ سلکی بالوں کو کندھے سے اٹھا کے ہاتھ

میں پہنے ہوئے بلیک بینڈ میں اس کا پونی ٹیل بنا دیا۔۔۔

سامنے بیٹھے شخص کی مسکان ایک بار پھر سے ابھر گئی، وہ تو اپنی بیٹی کی اس عادت پر فدا تھا جو سیکنڈ میں اپنے ایکسپریشنز اور ایٹیٹیوڈ کو بدلنے کی صلاحیت رکھتی تھی اور دوسرے کو اپنے بات پر دوبارہ سوچنے پر مجبور کرتی تھی۔۔۔۔

یہ سب کچھ خود بہت ہوتا تھا کیونکہ یہ اس کی فطرت تھی پتہ نہیں چلتا تھا کہ کب یہ سیریس ہوتے ہوتے ہنسے اور ہنستے ہوئے سیریس ہو جائے۔۔۔۔

وہ باپ کو دیکھ رہی تھی جیسے کو وہ اپنے بات کا جواب لینے کے لئے انتظار کر رہی ہو آئی ٹرسٹ ان یور ابیلیٹیز، اس کے بابا نے اس کے دو منٹ لیٹ ہونے کے ناکام فائدہ اٹھانے کی کوشش کی مگر اگلے ہی لمحے اپنے پہلے کہے ہوئے لفظوں کو دوبارہ اپنے ایک جملے میں واپس لے لیا۔۔۔۔۔۔

جب آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کی بیٹی ہوں اور آپ سے زیادہ جینئس بھی ہو، آپ اس بات کو اچھے سے جانتے بھی ہیں تو پھر آپ اس طرح کی باتیں کیوں کرتے ہیں دوبارہ سے اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھے ہوئے اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

میری جان تمہارا پتہ ہی نہیں چلتا کہ تم کب حمائل ماہ رخ بن جاتی ہوں جس کو میں نصیحت کرنے کے لیے بالکل بیتاب بیٹھا رہتا ہو اور کب ایڈوکیٹ حمائل ماہ رخ بن جاتی ہو جس کو اگر میں نے لاءنہ پڑھایا ہوتا تو آج تمہارے مخالفین مجھے دعائیں دیتے۔۔۔۔

اب ایسا بھی نہیں کہے ڈیڈ اس نے کیوٹ سا منہ بنا کے اس سے کہا گویا اس کو لاءنہ پڑھانے والی بات بری لگی ہو۔۔۔۔۔۔۔

میں تو صاف کہوں گا بیٹا جی میں صاف صاف پچھتا رہا ہوں کہ کاش میں تمہیں ایڈوکیٹ نہیں بناتا پہلے تمہارے زبان کے جوہر تھوڑے کم تھے جو مزید لاء پڑھنے سے پورے ہوئے اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

That's not fair dad....

اگر میں ایڈوکیٹ نہیں بنتی تو آپ اپنے کس سے ہاٹ سیٹ ڈیبیٹ کرتے اور آپ کو لگتا ہے میں ان درندوں کو کھلا چھوڑتی جو اس ملک کے لوگوں اور اس ملک کے ٹکڑوں پر پل رہے ہیں۔۔۔۔

اس نے سیدھا اشارہ اپنے پچھلے مہینے کے ایک کیس کی طرف کیا جو ایک پولیٹیکل ہائی پروفائل کیس تھا جس کے پیچھے اس نے، اس کے گھر والوں نے بہت سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔۔۔۔

اس کے ڈیڈ نے بھی کئی بار اس کو اس کیس کو چھوڑنے کا کہہ دیا تھا مگر وہ بھی انہی کی بیٹی تھی یہ کہہ کر اس کو خاموش کرتی تھی کہ "اگر مجھ سے سے کسی کا بلا نہیں کروانا تو پھر کیوں مجھ سے لاء پڑھوایا تھا"۔۔۔۔

اس کیس کے جیتنے کے ایک مہینے بعد بھی اس کے ہیڈ لائنز ہمیشہ کی طرح نیوز چینلز کی سرخیوں میں اپنی چمک دکھاتی تھی۔۔۔۔۔۔

خیر چھوڑو اس بات کو میں اوپر فریش ہونے جا رہا ہوں، اس موضوع پر شام کے چائے میں پھر سے ہمارا ہاٹ سیٹ ڈیبیٹ کا آغاز ہو گا۔۔۔۔۔

اس نے لیپ ٹاپ پر آنے والے اس نوٹیفکیشن کو دیکھتے ہوئے کہا ورنہ شیر از احمد جو کہ پاکستان کا ایک بڑا بزنس مین تھا وہ کہا جانا پسند کرتا تھا اس موقع کو کہ وہ کسی بات پر اپنی بیٹی سے کوئی بحث نہ چھیڑیں۔۔۔۔

ایک عجیب سرور دل میں محسوس کرتا تھا جب بھی کبھی وہ اس ابھری ہوئی ایڈوکیٹ حمائل سے کوئی بحث کرنا شروع کرتا تھا۔۔۔۔۔۔

Okay dad

آپ جائیں تھوڑی دیر میں میں بھی نکلنے والی ہوں، اور ایک بات یاد رکھیں میرا ویٹ کر لیجئے گا میں جلدی آؤں گی آج ناشتہ ساتھ کریں گے۔۔۔۔۔

جاتے جاتے اپنا کہا ہوا وہ اس کو نہیں بھولی ہمیشہ کی طرح۔۔۔

№##########################

آج بھی عثمان ارسلان جس نے بڑھاپے کے دروازے پر پوری طرح سے قدم جما لیے ہیں لیکن اپنے جلالی طبیعت اور جوانی کے عادات کو ہمیشہ کی طرح نہ بھلائے وہ سٹڈی میں بیٹھا ہوا شطرنج کھیل رہا تھا۔۔۔۔۔اس کے چالوں کی طرح یہ سیاست میں بھی کھیل کر ہر اس شخص کو گھوڑی کے الٹی چال سے اس

طرح نچواتا کہ جب سر کے چکر بند ہونے لگتے تو دوسرا اپنے ٹھکانے پہنچ گیا ہوتا

ان کا یہ پولیٹیکل سیٹ اپ ان کے آباؤاجداد سے چلا آرہا ہے، جس کی وجہ سے سیاست کے میدان میں ارسلان فیملی کافی سرگرم رہتی تھی اور ابھی بھی چل رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماضی میں بہت سارے ایسے کیسز سامنے آئے تھے جو ان کے پولیٹیکل کریئر کے لیے سیاہ دبے کی طرح ان کے وائٹ کالرز پر نشان چھوڑ سکتی تھی مگر یہ ان کے اثر رسوخ کا کمال تھا کہ وہ ایسے غائب ہوئے جیسے کبھی منظر عام پر آئے ہی نہ ہو۔۔۔

اس کا بیٹا جو اس فیلڈ میں اس کے ہر کام میں اس کے دائیں بازو کا کردار نبھاتا ہے وہ خود بھی اپنے باپ کو سیاست میں اپنا گرو تسلیم کرتے

ہیں۔۔۔۔۔۔

یہ باپ بیٹا اچھے طریقے سے جانتے ہیں کہ اگر کام سیدھی انگلی سے نہ ہو جائے تو اس کو کیسے ٹھیڑا کرنا ہے اور سیاہی کو چونا لگا کر کیسے چمکانا ہے چاہے وہ پیسہ ہو، کسی

کا جرم ہو، یا پھر کسی کا بلیک کا لر وائٹ میں تبدیل کرنا ہو، یہ سب ان کے لیے چٹکیوں کی طرح ہے یا پھر اس سے تھوڑا زیادہ۔۔۔۔۔۔۔

مگر ان سب سے بڑھ کر بھی ایک ایسا مغرور شخص ہے ارسلان فیملی میں ہے جس کے سامنے کسی کی نہیں چلتی۔۔۔۔۔۔

وہ شخص جو ہر نظر کو مقناطیس کی طرح کھینچتا ہے، جس کی خاموشی میں بھی ایک گرج ہے اور جس کی موجودگی ہی سب پر اثر ڈالتی ہے، وہ پانی کی نرمی بھی ہے اور آگ کی شدت بھی، سکون بھی اور طوفان بھی کم بولنے والا مگر جب بولتا ہے تو الفاظ فیصلے بن جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اس کی نیلی آنکھیں جو ہمیشہ کالے لینز کے پیچھے چھپی رہتی ہے ایک ایسی گہرائی رکھتی ہے جہاں راز دفن ہے مگر جب نظر اٹھتی ہے تو وہی راز حکم بن جاتے ہیں اس کے فیصلے آخری ہوتے ہیں اس کی خاموشی ہیرو کی مانند گونجتی ہے اور اس کی موجودگی ایک ایسی حقیقت ہے جسے نظر انداز کرنا ممکن نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ طاقت اور وقار کا ایک ایسا امتزاج ہے جو ہر نظر میں ہیبت اور ہر دل میں کشش پیدا کرتا ہے اور ہر لڑکی کا خواب، ہر خواہش کی آخری منزل ایک ایسا مرد جس کی

شخصیت الفاظ سے نہیں احساس سے محسوس کی جاتی ہے جس کی سوچنے سے بھی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہے۔۔۔۔

وہ شخص جس نے تین سالوں میں اپنے بزنس کا ایسا ایمپائر کھڑا کر لیا جو دنیا کے سات ترقی یافتہ ممالک میں اس کے برانچز تعمیر ہیں جسے بزنس کی دنیا میں شارپ بزنس مین کا ٹائٹل ملا ہے۔۔۔۔۔۔۔

کچھ لوگ روشنی کے تعاقب میں بھاگتے ہیں، مگر وہ سیاہ رنگ کی گہرائی میں کھویا رہتا ہے۔۔۔۔۔

اس کے لیے سیاہ رنگ محض ایک رنگ نہیں، بلکہ ایک کہانی ہے—خاموشی کی، گہرائی کی، اسرار کی۔

وہ جو رات کی تاریکی میں خود کو زیادہ مکمل محسوس کرتا ہے،

جو اندھیرے میں روشنی تلاش نہیں کرتا، بلکہ اسی میں اپنی حقیقت پاتا ہے۔

سیاہ رنگ اس کی روح کا عکس ہے، اس کے جذبات کی شدت ہے،

...ایک ایسی لو جو جلتی نہیں، مگر محسوس کی جا سکتی ہے

وہ سیاہی کا دیوانہ ہے ایک ایسا دیوانہ جس کے واڈروب میں ہر شرٹ ہر بلائزر، جیکٹ، شوز اور حتیٰ کہ اس کے کف لنگز بھی سیاہ ہوتے ہیں، جس کے الٹے دماغ والے دادا بھی اس کے ساتھ سیدھی طرح بات کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے اس پوتے کی قابلیت، شخصیت اور ضدی پن سے اچھی طرح واقف ہے۔۔۔۔۔

وہ جانتا ہے کہ اگر یہ سیاست میں آگیا تو منسٹری کی سیٹ جس کے لیے یہ کافی وقت سے محنت کر رہا ہے، وہ بہت جلدی ہم تک پہنچ سکتا ہے مگر جس شخص کے بارے میں یہ جو سوچ رہا ہے وہ آریان ارسلان ہے۔۔۔۔

The owner of Arsalan group of companies....

جس سے دنیا کی کوئی بھی

شخص اس وقت تک کچھ بھی

نہیں کروا سکتا جب تک وہ

اس کو خود نہیں کروانا چاہیں

یقیناً یہ شخص ان تمام لوگوں

پر باری پڑھنے والا ہے جو ابھی

ہے اور جو ان سے پہلے گزرے

ہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

یہ اسلام آباد کا سب سے خوبصورت ترین علاقہ ہے جہاں ہر طرف دلوں کو مار گرانے کے لیے خدا نے دلکشی سے اپنے کلاکاری کو واضح کیا ہے۔۔۔۔۔

اگر ایک طرف قدرت اپنے تمام تر جلوں کے ساتھ نمودار ہے، تو دوسرے طرف اپنے اشرف ترین تخلیق یعنی انسانوں کے ہاتھوں کے بنے ہوئے قلعوں اور وہ عطا کردہ طاقت کا نظارہ ہے جو آنکھوں کو ہیرا کرنے کی صلاحیت رکھتی

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

پہاڑ پر بنا ایک ایسا مینشن جو وہاں کے رہنے والوں کے ذوق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔۔۔۔

سیاہ وال پینٹس، گلاس وال سے لٹکتے سیاہ مخملی پردے، سیاہ فرنیچر حتیٰ کے نیچے فلور پر بھی سیاہ ٹائلز اپنے تمام تر کاملیت کے ساتھ یہ حویلی 20 کنال زمین پر مشتمل اپنے پورے آب وتاب سے پھیلی ہوئی تھی اور اس کا سربراہ عثمان ارسلان تھا ایک بہت بڑا سیاستدان جس میں اس کی خوبصورت فیملی رہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عثمان ارسلان کے دو بچے ہیں ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔۔۔۔بیٹے کا نام نعمان ارسلان ہے۔۔۔۔اور بیٹی کا نام ہے نغمہ ارسلان۔۔۔۔

نعمان ارسلان کی شادی ایک بہت بڑے سیاسی خاندان سے تعلق رکھنے والی لڑکی سے ہوئی جس کا نام عائشہ سرمد ہے اور نغمہ ارسلان کی شادی ایک ول اسٹیبلشڈ بزنس خاندان میں ہوئی اور اس کے شوہر کا نام ہے شیراز احمد جو اپنے سرکل کا ایک کامیاب بزنس مین ہے۔۔۔۔۔۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عثمان ارسلان کے دونوں بچوں کو اللہ تعالی نے اولاد سے نوازا۔۔۔

نعمان ارسلان کے ہاں خدا نے نیلے آنکھوں والا ایک شہزادہ بھیجا جس کا نام ہے آریان ارسلان اور نغمہ ارسلان کے ہاں ایک ننھی خوبصورت سی پری کی آمد ہوئی جس کا نام ہے حمائل ماہ رخ۔۔۔۔۔

لیکن ان دونوں مہمانوں کی آمد میں سات سال کا درمیانی وقفہ ہے، جب آریان ارسلان نے اپنے زندگی کے سات خوبصورت بہاریں دیکھ لیے تب ہی حمائل ماہ رخ نے اس دنیا میں اپنا پہلا سانس بحال کر دیا اور اپنے سفر کا آغاز کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

آریان ارسلان جو اپنے ڈیلی روٹین کے مطابق صبح کے چار بجے سے لے کر اٹھ بجے تک اپنا ورک اؤٹ کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔۔۔۔

ابھی وہ فارغ ہو کر جم سے نکلا تھا کہ اس کا اسسٹنٹ ہاتھ میں ٹیب پکڑے ہوئے، اس کو گڈ مارننگ وش کرنے کے بعد آج کے لائن پ میٹنگز کے بارے میں بتانے لگا۔۔۔۔

آریان پیدل چلتے چلتے اپنے جان لیوا نیلے آنکھوں کو زمین پر گاڑھے اپنے حویلی کے طرف بڑھ رہا تھا اور ساتھ ساتھ اپنے آج کے پلین کے بارے میں بھی اپنے پرسنل اسسٹنٹ سے سن رہا تھا۔۔۔

چونکہ یہ حویلی اس کے پرسنل جیم سے تھوڑے فاصلے پر تھا، اس لیے آتے جاتے یہ فاصلہ وہ پیدل طے کرتا تھا۔۔۔

تقریبا 30 منٹ کے بعد وہ حویلی کے مین دروازے سے اندر داخل ہو کے دوسرے فلور پر بنے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

ایک خوبصورت حال نما کمرہ جس کے والز پر بلیک کلر کی پینٹ ہوئی تھی جبکہ سامنے والا گلاس وال، اس کے سامنے ابھی بھی مہملی سیاہ پردے لٹکے ہوئے تھے ، درمیان میں ایک بہت بڑا جہاز سائز بیڈ اور اس کے دونوں اطراف پر پڑے

ہوئے جدید سٹائل کے دو لیمپس ابھی بھی رات کی طرح سنہری روشنی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

لیفٹ سائیڈ کے دیوار کے ساتھ ایک خوبصورت مرر لگی ہوئی تھی جس کے سامنے بہت سارے پرفیومز قطار میں پڑے تھے,ایک بڑا سا کمپیر ٹیبل صوفہ اور اس کے سامنے شیشے کا ایک ٹیبل پڑا تھا اس کے علاوہ دیواروں پر بلیک ہارسز کی بہت ساری پینٹنگ لگی ہوئی تھی اور ہر پینٹنگ کے فریم کے اوپر گولڈن کلر کی لائٹ روشنی دے رہی تھی۔۔۔۔

کسی بھی ملازم کو اس وقت تک کمرے میں آنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی جب تک وہ آفس نہیں چلا جاتا تھا۔۔۔۔۔

اسکے کمرے کا دروازہ کھلنے لگا تھا یعنی کہ وہ اپنے ورک آؤٹ سے واپس آگیا تھا۔۔۔۔۔

وہ جیسے کمرے میں آتا ہے سیدھا واش روم کی طرف بڑھتے ہوئے فریش ہونے لگتا ہے۔۔۔

ہر روز کی طرح 30 منٹس میں کپڑے چینج کر، اپنا آپ ڈریس آپ کر کے بالوں کو جیل سے سیٹ کر کے، قیمتی گھڑی الٹے ہاتھ میں پہنے، اپنا فیورٹ پرفیوم لگانے کے بعد آخر میں بلیک لینز لگا کر اپنے آنکھوں کی نیلاہٹ کو سیاہی میں تبدیل کر لیتا ہے۔۔۔۔

ایک ہاتھ میں موبائل پکڑے وہ اپنے ازلی سٹائل کے ساتھ نیچے فلور کی طرف ڈائننگ ٹیبل پر ناشتے کے لیے بڑھنے لگتا ہے جہاں پر پہلے سے اس کے دادا اور بابا اس کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔

Good morning everyone

سنجیدگی سے کہتے ہوئے، موبائل کو اپنے سامنے رکھے اپنے چیئر پر بیٹھ کر وہ ناشتہ شروع کرنے لگتا ہے۔۔۔۔

اس کا باپ جو اپنے باپ کے ساتھ کسی سیاسی بحث پر بات کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر اخبار بھی پڑھ رہا تھا ایک ساتھ دونوں کو بند کر کے اپنے بیٹے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔۔۔

کیسا چل رہا ہے برخوردار تمہارا بزنس، نعمان اپنے بیٹے سے پوچھتا ہے جو کچھ دیر پہلے اس کے انتظار میں بیٹھ کر ناشتے پر اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا

It's good dad

اس نے سیدھا سا جواب دیا، اس کا باپ جانتا تھا کہ اگر کچھ چل بھی رہا ہو تو ان کو کبھی نہیں کہے گا، وہ اتنا قابل ہے کہ وہ اپنے مسائل کو خود حل کر سکے اور دوسروں کے لئے پیدا کر سکے ٹیبل پر گھونجتی خاموشی کو ختم کرنے اور کچھ نہ کچھ شروع کرنے کے لیے نعمان کو یہی پوچھنا مناسب لگا۔۔۔۔۔۔

نعمان ہم جانتے ہیں کہ اس کے سامنے کوئی مسئلہ ٹک نہیں سکتا، اس کے علاوہ کہوں کیا چل رہا ہے آج کل، عثمان بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا ہوں اور ساتھ ساتھ پوتے سے پوچھ بھی رہا تھا۔۔۔

nothing special .....

آپ بتائیں دادا آپ کی پولیٹکس کیسی چل رہی ہے، سب کچھ ٹھیک ہے مخالف پارٹی تنگ تو نہیں کر رہی۔۔۔۔

ابھی تک کوئی تنگ نہیں کر رہی مگر ہو سکتا ہے آنے والے وقتوں میں کریں۔۔۔۔

میں بوڑھا ہو چکا ہوں پتا ہے یہ سیٹ ہمارے آباؤاجداد سے ہمارے پاس آ رہی ہے، ہمارے خاندان کے تم اکلوتے وارث ہو اگر تم اس کو سنبھالتے تو اچھا ہوتا آریان۔۔۔۔۔۔۔۔

خیر تو ہے دادا جان۔۔۔!!!! میں آبزرو کر رہا ہوں اب آپ پہلے کی طرح یہ نہیں کہتے کہ تمہیں ہر حال میں پولیٹکس جوائن کرنا ہے اور اب آپ اسی طرح آرڈر بھی نہیں دیتے، آپ کی بیہیویئر پہلے کی طرح روڈ نہیں ہوتی، سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے، آئی ابرو کو اچکاتے ہوئے وہ اپنے دادا سے پوچھ رہا تھا ؟؟؟ حالانکہ وہ اندر سے ٹھیک طریقے سے جانتا تھا کہ یہ اس کی کوئی چال ہے اپنے کام کو نکلوانے کے لیے۔، وہ اپنے دادا کے الٹے دماغ کی ہر رگ سے اچھی طرح واقف تھا آخر کار وہ بھی تو اس کا ہی خون تھا اس کے رگوں میں اس کا خون بہتا تھا اور وہ تھا بھی سب سے شاطر دماغ رکھنے والا۔۔۔۔

پوتے جب تمہیں پتہ چل جائے کہ گھوڑا اڑیل ہے تو پھر مار سے نہیں پیار سے .... بات کر لینی چاہیے

اس نے اس کے بعد پر ایک زبردست قہقہ لگایا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے فورک کو پلیٹ میں رکھ دیا جس سے وہ اپنا بوائلڈ ایگ کھا رہا تھا۔۔۔۔

اس کے بابا اور دادا نے دونوں ایک ساتھ اس کو دیکھا جس کے یہ دانت عید کی چاند کی طرح کبھی کبھی دکھتے تھے۔۔۔

ویسے تم مجھے چھوڑو خود کا بتاؤ آج کیوں ایسے قہقہے لگا رہے ہو، اس کے دادا نے مشکوک نظروں سے اس کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

اس نے جوس کا گلاس لبوں سے لگایا اور ایک گھونٹ بھر کر چیئر سے ٹیک لگاتے ہوئے ان کو سنجیدہ موڈ میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

آپ ہر وقت کہتے ہیں کہ تم ہمیشہ آنکھوں سے باتیں کرتے رہتے ہو، اب جب میں بات بھی کر رہا ہوں تو آپ لوگوں کو اس پر بھی اعتراض ہے۔۔۔۔

تو تم اتنے فرمانبردار کب سے ہونے لگے ہو، اس بار اس کے باپ نے اس کو آڑے ہاتھ لے لیا کیونکہ آج جناب کی موڈ ٹھیک تھی۔۔۔

اپ کو کس نے کہا کہ میں نہ فرمان ہوں وہ ہلکا سا مسکرایا نعمان نے جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

مجھ سے بس وہ کام کوئی نہیں کروا سکتا جو زبردستی ہو یا جو میں نہ کرنا چاہو اور اس ناچاہنے میں سیاست بھی ہے جس کو میں نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

اس پر بات کر کے میں آپ دونوں کو ہرٹ کرنا نہیں چاہتا اس لیے میں زیادہ بات نہیں کرتا۔۔۔

میں جب بھی آتا ہوں آپ دونوں بس یہی باتیں کرتے رہتے ہیں، اس لیے مجھے اپنے لیے خاموش رہنا زیادہ پسند ہے۔۔۔۔

اس کے دادا کا منہ جو کچھ دیر پہلے فریش تھا اب سوکھا سا لگنے لگا تھا وہ ہمیشہ سیدھا بولنے کا عادی تھا۔۔۔

یہ شخص ایک الگ عجوبہ تھا جب نہ بھی بولتا تب بھی لوگوں کے جگر جلتے رہتے اور جب بول بھی لیتا تو دوسروں کو وہ بھی انگارے لگتے اس کا باپ بھی اس کے اس بات سے زیادہ خوش نہیں ہوا اس لیے اس نے بھی دوبارہ سائیڈ پر پڑھے رکھے ہوئے اخبار کو اٹھا لیا اور اس کو دیکھنا شروع کیا۔۔۔۔

آریان نے دونوں کو ایک نظر دیکھ لیا اور جوس کا گلاس دوبارہ ٹیبل پر رکھ کر وہ آفس کے طرف جانے لگا، اب اس طرح کے رویوں کی اس کو بھی عادت ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

##

حمائل ابھی واش روم سے نکلی، بیڈ پر پڑے اسکے موبائل پر کسی کی کال آنے لگی، اس نے ایک نظر فون کو دیکھا اور اس کو یس کر کے کان سے لگایا۔۔۔۔

السلام علیکم سر، وہ فریش لگ رہی تھی

وعلیکم السلام کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ دو دنوں سے آفس کیوں نہیں آرہی،

سب کچھ ٹھیک تو ہے اس کے باس بیرسٹر سجاد رحمانی نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

yes sir everything is fine۔۔۔۔۔

مجھے لگا کہ کچھ زیادہ کام نہیں ہے آفس میں، جو کیسز میرے ساتھ تھے وہ ہو گئے ہیں اور جو چھوٹے موٹے باقی ہیں اس کا رزلٹ بھی اگلے کچھ solve دنوں میں آجائے گا، اسلئے میں نہیں آئی۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ حمائل ائی نوال دیز ٹٹیلز الریڈی۔۔

پھر جو آپ سننا چاہتے ہیں آپ وہ بتائیں میں سیدھا سیدھا وہی کہہ دیتی ہوں۔۔۔۔

ایک پل کو لگا اسکے چہرے پر نرم مسکراہٹ نے چادر تان لی ہو، وہ سیدھا پوائنٹ پر آگیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دو دنوں سے میڈیا والے چیمبر کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں کہ وہ آپ کا انٹرویو کرانا چاہتے ہیں اور تمہارے اگلے کیسز کے بارے میں تم سے تھوڑا کلو لینا چاہتے ہیں۔۔۔

حمائل نے بوریت سے سر کو نیچے کی طرف گرا لیا جیسے اسے یہ بات بالکل بھی پسند نہیں آئی۔۔۔

میں نے تو کچھ دنوں پہلے انہیں سب کچھ انٹرویو میں کہا تھا مجھے نہیں لگتا اب کچھ اور باقی رہتا ہے، اس نے چہرے پر ہاتھ پھیر کر کہا جیسے وہ خود کو اس کے لیے تیار کر رہی ہو۔۔۔۔

مجھے بھی نہیں لگتا ینگ لیڈی تمہاری یہ انٹرویوز ابھی کم ہونے والے ہیں، تم نے بہت وقت میں وکالت کی دنیا میں اپنا نام بنالیا ہے، جو کیس کچھ دنوں پہلے اینڈ اوور ہوا ہے اس کے آوازیں ابھی تک تھمی نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ بھی اس کا بوس تھا اچھے طریقے سے اس کے نیچر کو ان کچھ مہینوں میں جان گیا تھا اس لیے اس کو صاف لفظوں میں سچائی سے آگاہ کر رہا تھا۔۔۔۔

یہ انٹرویوز اور یہ ٹی وی شوز ایک ایسی چیز تھی جس سے حمائل دور دور بھاگتی تھی

۔۔

آپ تھوڑا ویٹ کروالیں میں بس 20 منٹس میں

آرہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

آئیں ایم ویٹنگ جلدی آنا اس کے آنے کی خبر سن کر بیرسٹر سجاد نے ایک لمبا سانس لے لیا تھا، وہ جانتا تھا کہ اس کو کسی چیز کے لئے منانا خاص کر اس انٹرویوز وغیرہ کے لئے بڑی بات تھی۔۔۔۔۔

ہر بار اس کی ایک ہی رٹ ہوتی کہ مجھے یہ فضول انٹرویوز اور ہلا گلا نہیں چاہیے

۔۔۔۔

وہ تو پہلے سوچ رہے تھے کہ اس بار بھی اس کو سمجھانا پھسلانا پڑے گا کہ کسی بھی پروفیشنل کے سٹارٹ اپ میں یہ ایک پلس پوائنٹ کی طرح کام آتے ہیں مگر اس بار ہو جلدی مان گئی تھی شاید اس کو بھی اس میلوڈرامے کی عادت پڑ گئی تھی۔۔۔۔

یہ خاص ڈیوٹی بیرسٹر پہلے بھی کر چکے ہیں، بہت بار بہت سے انٹرویوز سے پہلے اس کی برینڈ واش کر کے پھر ہی اس کو کسی میڈیا اینکر کے سامنے بھیج دیا جاتا تھا ورنہ جتنے جلدی اس کے موڈ سونگز بدلتے رہتے ہیں اس کا کریئر اس سے ہی ختم ہو جائے گا یہ اس کے بوس بیرسٹر سجاد رحمانی کا کہنا تھا۔۔۔۔۔۔

بیرسٹر سجاد رحمانی جو فطرتا نہایت سلجھا ہوا اور ایک عمر رسیدہ انسان ہے جو کسی زمانے میں ارسلان فیملی کے ساتھ اچھے خاصے دوستانہ تعلقات میں رہ چکے ہیں مگر پھر وقت گزرنے کے ساتھ ان کی میل ملاپ کم ہونے لگی اور رہی کسر ماضی میں اس اٹھنے والے کیسز نے پوری کر دی جو عثمان ارسلان نے ختم کروائے تھے۔۔۔۔

یہ عثمان کی بھول تھی کہ ایک شخص کی بھول جانے سے سارے لوگ بھول جاتے ہیں سجاد رحمانی نے بھی اس وقت کچھ نہیں کیا مگر ہمیشہ کے لیے ان کے فیملی سے دور ہونے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حمائل کی بات بیرسٹر سجاد سے ہونے کے بعد وہ تھوڑی دیر کے لیے کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے موبائل کو دوبارہ بیڈ پر رکھتے ہوئے اپنا رخ شیشے کی طرف موڑ گئی تھی، وہ شیشے کیسا تھ پڑے ہوئے سٹول پر تیار ہونے کے لیے بیٹھ گئی۔۔۔۔

اس کی سیاہ خوبصورت آنکھیں جس میں کچھ عجیب سی چمک ہمیشہ رہتی تھی، سلکی سیاہ بال جو گیلے اس کے گلے اور کمر پر چپکے ہوئے تھے، وہ ابھی بھی باتھ گاؤن میں ملبوس تھی۔۔۔۔

اس کا خوبصورت بے داغ چہرہ اور نازک لبوں کے ساتھ ایک سیاہ تل جو چاند پر داغ کے مترادف صاف دکھائی دیتا تھا جب وہ کبھی ہنستی تھی یا کوئی زیادہ نزدیکی سے دیکھتا تھا۔۔۔

اس نے مرر کے سامنے پڑے ہوئے ڈرائر کو اٹھایا اور اپنے بالوں کو جلدی جلدی سکھانا شروع کر دیا۔۔۔ تقریباً سات، آٹھ منٹ کے بعد اس میں ہلکا سا برش کر کے اپنے کبرڈ کی طرف وہ بڑھنے لگی جو صرف بلیک اور وائٹ تھری پیس سوٹ سے بھرا تھا۔۔۔۔

ان میں سے ایک مردانہ بلیک فورمل سوٹ کو نکالا اور واش روم کی طرف چینج کرنے کے لیے چلی گئی۔۔۔۔۔

تقریباً پانچ منٹ میں واپس نکل کر ہلکا سا روز کی طرح ٹچ اپ کر کے بالوں کو ایک لووز پونی ٹیل میں مقید کر کے کمر پر چھوڑ دیا۔۔۔۔

بلیک چار انچ ہیلز پہن کر اپنے بیگ اور گلاسز کو اٹھا کر باہر کی طرف بڑھنے لگی اور اپنے سفید خوبصورت گاڑی میں اپنے آفس کی طرف روانہ ہوئی۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سب کچھ خود کرنا پسند کرتی تھی چاہے اپنے کام کو اسیسٹ کرنا ہو، یا پھر ڈرائیو کرنا ہو حمائل ماہ رخ کو دوسروں پر انحصار کرنا بہت برا لگتا تھا

##

آریان ارسلان ابھی میٹنگ روم سے نکلا تھا۔۔۔

اس نے ہمیشہ کی طرح بہت بڑا میٹنگ بہت وائس لی ہینڈل کر لیا تھا، وہ وہاں سیدھا اپنے آفس کی طرف جا رہا تھا کیونکہ اس وقت اس کو تھکاوٹ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

پورے بلڈنگ کی طرح اسکے آفس کا ہر چیز بھی بلیک کلر کا تھا لیکن یہاں پر بلیک کلر کے ساتھ تھوڑا سا گولڈن ڈیزائن بھی تھا جو کہ کافی بلا معلوم ہو رہا تھا وہ جیسے

ہی بیٹھ کر اپنے کمر کو رولنگ چیئر سے لگاتا ہے اس کا پرسنل اسسٹنٹ اس کے لیے اس کی چائے لے آتا ہے۔۔۔۔۔

معمول کے مطابق ہر میٹنگ کے بعد آریان ایک سٹرانگ کپ کی چائے ضرور پیتا ہے۔۔۔۔

خود کو ریلیکس کرنے کے لیے ورک آؤٹ کے بعد وہ سب سے زیادہ چائے پر بلیو کرتا ہے۔۔۔۔

وہ اپنے کپ کو لبوں سے لگا کر ایک ایک گھونٹ بھرنا شروع کرتا ہے اور اس کا پی اے سائیڈ پر کھڑا ہوتا ہے کیونکہ آج کا شیڈیول ابھی تک پورا نہیں ہوا اور اس کے کھڑے ہونے کا مطلب ہے کہ ابھی ہم نے اپنے پلان کے مطابق کام کرنا ہے۔۔۔۔۔

کتنے میٹنگز ابھی باقی رہتے ہیں اس نے اس کے طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

سر دو میٹنگز ابھی رہتے ہیں ایک کنیڈین برانچ کی ایک مینیجر کے ساتھ اور ایک الیاس کمپنیز والوں کے

ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم ایسا کرو دونوں میٹنگز آگے ہینڈاور کرو مجھے کچھ دیر میں ایئرپورٹ کے لیے نکلنا ہے،اس نے ہنکار بھر کہ اپنے اسسٹنٹ کو اپنے اگلے لائحہ عمل کے بارے میں آگاہ کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

سر پر آج کے پلان میں تو ایسا کچھ بھی نہیں تھا اس نے حیرانگی سے دوبارہ اپنے ڈے پلان پر نظر دوڑایا کیونکہ وہاں پر ایئرپورٹ جانے کے کوئی آثار بھی نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اپنے پی اے کو دیکھا، جسے یہ کہنے کی کوشش کر رہا ہو کہ میں نے ابھی اسے پلین کیا ہے۔۔۔۔۔

اس کا بیچارہ پی اے تو اس کے اس عادت کو جان کر بھی جان نہیں پاتا تھا کہ یہ شخص آنکھوں سے کیا کہنے کی کوشش کر رہا ہے،اس نے یہاں سے نکلنے میں غافیت جانی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے سر میں آگے فارورڈ کرتا ہوں اور ڈرائیور سے بھی کہتا ہوں اس نے سیدھا سیدھا بغیر بات کو بڑھاتے ہوئے کہا اور وہاں سے جانے لگا۔۔۔۔۔

ڈرائیور کو نہیں کہو میں خود ڈرائیو کروں گا،اس نے پیچھے سے اس کو آواز دیا اسکا پی اے سر ہلا کے وہاں سے نکلنے لگا، جو اسکے آواز پر رک گیا تھا۔۔۔۔

اسکے جانے کے بعد آریان موبائل میں کسی کا نمبر ٹائپ کرنے لگا اس نے تھوڑی دیر پہلے اپنی ماں عائشہ سرمد سے بات کی تھی جس کی فلائٹ شام چھ بجے کو لینڈ کرنے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عائشہ سرمد ایک شائستہ خاتون جو کہ نرم دل اور نرم مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ بہت محبت کرنے والی بھی تھی۔۔۔

وہ ہر طرح سے اپنے خاندان کے برعکس بالکل بیٹے کی طرح خود کو باپ اور سسرال دونوں کے سیاست سے دور رکھ کر اپنی زندگی آرام سے گزار رہی تھی مگر کچھ مہینے پہلے اس کو ہارٹ کا مسئلہ پیش آیا اور اس کو ریکور کرنے کے لیے آپریشن کی ضرورت تھی۔۔۔۔

ڈاکٹرز نے صاف صاف کہا تھا کہ آگے جا کر یہ کمپلیکیشن بھی کر سکتی ہے اس لیے جلد از جلد اس کی سرجری کرنا ضروری ہے۔۔۔۔

پاکستان کے بہت بڑے بڑے ڈاکٹرز سے اس کے علاج کے بارے میں بات چل رہی تھی مگر اس کا بیٹا ایک چلتا پھرتا طوفان تھا۔۔۔

کسی سے بھی پوچھے سیدھا اس کو راتوں رات آمریکہ سرجری کے لیے لے چلا بغیر اس کے شوہر نامدار سے بھی پوچھے اس نے ماں کو دوسرے ملک لے آیا تھا، اپنے کام سے مسلسل ایک مہینے کی چھٹی لیے وہاں رہ رہا تھا۔۔۔

اس کا آپریشن وہاں پر کامیاب رہا اس کے سسر صاحب اور شوہر نامدار بھی دوسرے دن وہاں پر موجود تھے جب اس کے بیٹے کی کال آئی کہ وہ ماں کو کہاں لے کر گیا ہے مگر پھر کچھ نہیں ہو سکتا تھا وہ جانتے تھے کہ یہ ٹھیڑا آدمی ہم سے دو قدم آگے ہے، ہمیشہ وہی کرتا ہے جو خود چاہتا ہے۔۔۔۔

آج بھی اس نے ماں سے بات کر کے اس کے فلائٹ کو آگے بڑھایا تھا کیونکہ عائشہ سرمد جواب عائشہ ارسلان بن گئی تھی اس کی فلائٹ ایک ہفتے کی بعد تھی، پورے آٹھ مہینے بعد وہ پاکستان واپس آ رہی تھی اس لیے بغیر کسی کو بتائے اپنے

تمام تر میٹنگز کو کینسل کر کے وہ خود ماں کو ڈراپ کرنے کے لیے جانا چاہتا تھا
۔۔۔جس کی فلائٹ سکس پی ایم کو لینڈ کرنے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

معمول سے ہٹ کر آج حمائل تھوڑا سا ریش ڈرائیونگ کر رہی تھی کیونکہ جو ٹائم اس نے دیا تھا اس کے اندر اندر وہ خود کو چیمبر کے اندر پہنچانا چاہتی تھی۔۔۔۔

ہر اس شخص کی قدر وہ دل سے کرتی تھی جو اپنے وعدوں کا پکا ہوتا تھا اور جو چیز وہ دوسروں سے توقع کرتی تھی، ان سے اپنے لیے پسند کرتی تھی

، وقت کے ساتھ ساتھ خود میں بھی وہ عادات ڈالنے اور اس کو بھرپور طریقے سے اپنانے کی کوشش کی تھی وہ اس میں کامیاب بھی ہو گئی تھی

آج تک ایسی کوئی بھی بات ادھوری نہیں رہ گئی

تھی جو اس نے کہی ہو اور اس کو پورا کرنے یا
کرنے کی کوشش نہ کی گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔
چاہے وہ کہیں پر آنے کی بات ہو، کسی سے کیا ہوا وعدہ نبھانہ ہو یا پھر کوئی اور بات
ہو پرسنل اور پروفیشنل لائف دونوں میں اس نے جیسے اس کو اپنا اصول بنایا
تھا۔۔۔۔۔۔۔،
"جو بات کہا ہے اس پر ڈٹے رہنا ہے"
پورے 20 منٹس میں وہ بیرسٹر کے چیمبر میں اپنے کار کو سائیڈ پر پارک کر کے
اپنے محسوس سٹائل میں گاڑی سے اتر کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔
راستہ ویسے بھی گھر سے لے کر چیمبر تک اتنا نہیں
تھا، تقریباً 20 منٹس میں نارمل ڈرائیو کے ساتھ
کوئی بھی پہنچ سکتا تھا لیکن اس نے تھوڑا ٹائم
تیار ہونے میں گزار دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔
ایڈوکیٹ حمائل اچھا ہوا آپ آگئی پیچھے سے حنا
نے اس کو آواز دیا۔۔۔۔

حنا حمائل کی جونیئر کولیگ تھی جس نے کچھ دن پہلے اس کے ساتھ جوائن کیا تھا۔۔۔۔

تھوڑا سا رک کر اس کو اس نے دیکھا کہ آگے کیا

کہنے والی ہے کیونکہ اگر حنا بی بی کی بات کو درمیان میں کاٹ لے تو اس کو وہ دوبارہ سے شروع کرتی ہے اور آپ کو مجبوراً دوبارہ سے سننا پڑتا

ہے۔۔۔۔

خیریت!!!! جب اسے لگا وہ اپنی ختم کر گئی ہے

اس نے سیدھا ایک لفظ میں پوچھا۔۔۔۔

ہاں ناں!!!!!! ویسے تو خیریت ہے مگر اس میڈیا

والوں نے دماغ خراب کر کے رکھ دیا ہے ابھی بھی

کانفرنس روم میں بیٹھے ہوئے ہیں، مجال ہے کہ جانے کا نام لیں۔۔۔۔

حنا آپ تھوڑا ویٹ کریں، میں سر سے مل کر آتی ہوں، اس نے اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی میں دیکھ کر کہا کیونکہ اگر حنا بی بی اپنے بات کرنے پر آ گئی نا!!!!

تو یہاں سے نکلنا مشکل ہو جانا تھا، یہ حمائل کا ایکسپیرینس کہہ رہا تھا جو ان کچھ دنوں میں حنا کے ساتھ اس کا ہوا تھا۔۔۔۔۔

جلدی آجائے گا، میں ویٹ کر رہی ہوں پیچھے

سے اس نے آواز دیا۔۔۔

حمائل نے ہاتھ اٹھا کر بغیر پلٹے ٹھیک ہے کہنے کا اشارہ کیا اور لیفٹ سائیڈ پر بنے سیڑھیوں سے سیکنڈ فلور کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔۔

سجاد رحمانی کا آفس اوپر تھا وہ بھی حمائل کا ویٹ کر رہا تھا وہ پہنچ گئی تھی

میں آئی کم ان سر، اس نے شیشے کا دروازہ ہلکا سا کھول کر کہا۔۔۔۔۔

کم ان ینگ لیڈی، میں آپ کا ویٹ کر رہا تھا

اس اپنے سامنے کھولے ہوئے فائل کو بند کر کے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا.

کیسے رہی تمہارے دو دن گھر پر۔۔۔۔؟؟؟؟ اپنے چشموں کو ناک سے ہٹا کر اس نے فارمل سا پوچھ لیا۔۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح ٹھیک ہے گزرے، آپ بتائیں چیمبر میں سب کچھ ٹھیک ہے، اس
نے بھی وہی انداز میں پوچھا۔۔۔۔
سب کچھ ٹھیک ہے۔۔۔ بالکل ویسا ہی ہے جیسے تم
چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔۔۔
بیرسٹر نے چیئر سے ٹیک لگایا۔۔۔۔۔
کیا آپ کی ماما آگئی؟؟؟ حمائل نے حیرانی سے اس کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔
اپ کو ماما کے بارے میں کیسے پتا آئی مین کہ وہ گھر پر نہیں ہے۔۔۔
شاید تم بھول رہی ہو تمہارے بابا کے ساتھ ہمارا
بھی تھوڑا گپ شپ ہے۔۔۔۔۔
تو اس کا مطلب آپ کو بابا نے بتایا ہے سجاد نے سر کو تھوڑا سا ہلا کر اس کے پوچھنے
کا جواب دیا تھا، وہ کچھ کہہ نہیں تھی۔۔۔۔
کیا نہیں کہنا چاہیے تھا وہ اب کی بار اس نے
سوال کیا۔۔۔

نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا، آپ نے کبھی اس طرح پوچھا نہیں کبھی ماما کے
بارے میں، تو اس لیے میں تھوڑا حیران ہوئی۔۔۔۔
وہ کیا ہے بھتیجی!!!! ہماری بیگم صاحبہ آپ کی
مما سے ملنے کی خواہش رکھتی تھی مگر پھر آپ
کے بابا نے بتایا کہ وہ کچھ دنوں سے میٹنگ کے لیے
اسلام آباد گئی ہوئی ہے۔۔۔۔
سامنے پڑے ہوئے گلاس کو منہ سے لگائیں ہلکا سا
مسکراتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔
مما کل تک آجائے گی، میں نے رات میں بات کی تھی اس سے، اگر نائلہ انٹی آنا
چاہے تو آجائے میں اور بابا تو ویسے بھی گھر پر ہوں گے۔۔۔۔۔۔
بابی صاحبہ کے آنے کے بعد آپ کے گھر میں رونق
لگے گی، سدیس بھی آیا ہے امریکہ سے، کچھ دنوں
تک وہ بھی اپنے کاموں سے فارغ ہو جائے گا پھر ساتھ میں چکر لگاتے ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلیں جیسے آپ کو مناسب لگے۔۔۔۔

آپ مجھے بتائیں اب میں جاؤں جس کام کے لیے آئی ہو، مجھے نہیں لگتا ان کو اور ویٹ کروانا چاہیے۔۔۔اس نے میڈیا والوں اور اپنے انٹرویو کے بارے میں کہا جو ابھی دینے جا رہی تھی۔۔۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہو جاؤ کانفرنس روم میں بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

پتہ ہے مجھے حنا سے مل کر آ رہی ہوں اپنے بیگ کو دوسرے چیئر سے اٹھا کر کہا جس کو اس نے آتے ہوئے وہاں رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔۔

گڈ لک! ہر بار کی طرح کسی پیشی پر جانے سے پہلے یا کسی انٹرویو پر جانے سے پہلے جیسے وہ اسے وش کرتا تھا ابھی بھی اس نے اس کو وش کر دیا۔۔۔۔۔۔

تھینک یو، دعا کر دیجئے گا، آپ جانتے ہیں محاذ پر جا رہی ہو، اس نے بورنگ سا منہ بناتے ہوے کہا،

اس نے ایک لمحے میں اپنے ایکسپریشنز کو ایسے چینج کیا جیسے وہ گھنٹوں سے اس کے ساتھ گپ شپ لگا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی یہی اچھی بات تھی کہ وہ کبھی بھی اپنا برا اثر کسی پر نہیں چھوڑتی
تھی۔۔۔۔۔

اس کو پتہ بھی نہیں چلا کہ اس کے اس تھوڑے
سے چنچلے سے کسی کے دل میں بیٹی کی خواہش
ایک بار پھر سے جوش مار گئی ہے۔۔۔۔۔۔

##

سلام ابا حضور ! ! ! ! عثمان ارسلان جو ڈرائنگ روم
میں بیٹھے ہوئے تھے اور مسلسل نیوز چینل کی
سرچنگ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔۔۔
ہلکا سا سر ہلا کے اپنے بیٹے نعمان کے سلام کا
جواب دے کے، اسی طرح بغیر ہلے کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بیٹے نے ایک نظر اس کو دیکھا اور دوسرے صوفے میں جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

دونوں اطراف سے خاموشی تھی، نہ بیٹا کچھ کہہ رہا تھا اور نہ باپ، دونوں کی نظریں سامنے دیوار پر تھی جس پر سکرین لگا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس بار اس جمشید سالے سے پیچھا چڑانا آسان
نہیں ہو گا، بغیر اس کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھوں کو خبروں کے سرخیوں پر گھاڑیں اپنے بیٹے سے کہا۔۔۔۔۔

میں بھی کچھ دنوں سے یہی سوچ رہا ہوں، نبیل کی کیس کی وجہ سے لوگ ہماری پارٹی کے بارے میں باتیں اچھال رہے ہیں، نعمان نے بھی اس کو اپنے خدشات سے آگاہ کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نبیل حرام خور کی وجہ سے تو یہ سب کچھ ہو رہا ہے, باقی سب لوگ بھی اسی نظر سے پارٹی کو دیکھ رہے ہیں "ایک مچھلی نے سارے تالاب کو گندا کر دیا ہے", اوپر سے الیکشنز میں کم وقت رہ گیا ہے۔۔۔۔اس نئے نئے مسلمان کو دیکھو کیسے لوگوں میں چیزیں بانٹ رہا ہے۔۔۔۔۔

اس نے غصے سے سامنے جمشید کو اشارہ کیا جس نے اپنے ووٹس کو بڑھانے کے لیے راشن سکیم کا آغاز کیا تھا اور میڈیا پر اس کا لائیو کوریج دکھایا جارہا تھا۔۔۔۔۔۔

ابا حضور! اگر نبیل کو رہا کروا کر ان سب سے بری کروایا جائے تو ہو سکتا ہے ہماری پارٹی اپنی رپورٹیشن واپس بحال کر دیں۔۔۔۔۔۔

اس گدھے کو واپس باہر نہیں نکال سکتے اس کے علاوہ بھی کافی کیسز اس کے خلاف سامنے آئے ہیں، کسی مرد کے بچے نے اس کے تمام آگے پیچھے کارناموں کے ساتھ اندر کروایا ہے اب اگر اس کو ہم نے واپس پارٹی میں لے بھی لیا تو اور بدنامی ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے کان غصے سے سرخ ہو گئے تھے ایک ہاتھ کا میٹھی بنائے دوسرے ہاتھ میں ریموٹ پکڑے صوفے کے دونوں سائیڈوں پر دونوں بازوں کو رکھیں تھیں۔۔۔۔۔

آپ فکر نا کرے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا میں کچھ دیر میں فرقان سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

نعمان نے فکر مندی سے اس کو کہا اور گلاس میں پانی ڈال کر اس کو دیا جو سامنے میز پر جگ میں پڑی تھی۔۔۔۔۔۔

نعمان!! مجھے ہر حال میں اس الیکشن کو جیتا ہوا چاہیے تم کچھ بھی کرو، پہلے اس میڈیا والوں کا منہ بند کرواؤں جو ہر چینل پر نبیل والے کیس کے بارے میں اور ان کی پارٹی کے خلاف بولنے پر ایک ساتھ اتر آئے تھے.....

ویسے ابا حضور! اس کیس کا تو تقریبا ایک ماہ ہوا ہو گا تقریبا یہ لوگوں کے درمیان ختم ہوا تھا ایک ادھ چینل پر اس کی بات ہوتی تھی مگر یہ پھر سے پہلے سے زیادہ اتنے زور و شور سے نیوز میں کیوں ہائی لائٹڈ ہے۔۔۔۔۔

نبیل کے دونوں بھائیوں نے دو دن پہلے ہماری پارٹی چھوڑ کر مخالف پارٹی میں گئے ہیں اور اس کے

سپورٹ پر یہ لوگ اس کا بیل کروانا چاہتے ہیں، کسی کو بھی نہیں پتہ سوائے
ہمارے اور مخالف
پارٹی کے یہ دونوں ہماری پارٹی سے نکل گئے ہیں
اس لیے میڈیا والے اس کو باہر نکالنے پر اور اس کی
مدد کرنے پر ہمارے پیچھے بات کر رہے ہیں کہ اس کرپٹ کے پیچھے ہم کھڑے
ہیے۔۔۔۔
یہ کب ہوا ہے مجھے تو نہیں پتہ۔۔۔۔۔
یہی تو کہہ رہا ہوا بھی بھی ہمارے پارٹی میں بھی بہت لوگوں کو نہیں علم۔۔۔۔۔
یہ سب ٹھیک نہیں ہو رہا ابا جان ! میں سب سے پہلے ایک پرس کانفرنس کا انتظام
کرواتا ہوں مجھے یقین ہے اس سے میڈیا والوں کا منہ کچھ وقت کے لیے بند ہو
جائے گا۔۔۔
مجھے بھی یہی لگ رہا ہے برخوردار ! تم جاؤ اس نے اس کے کندھے پر تپکی دے کر
کہا

آپ تھوڑا آرام کریں میں بس جا رہا ہوں اور زیادہ ٹینشن مت لیں، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

نعمان اپنے براؤن چادر کو کندھوں پر ٹھیک کر کے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

پیچھے سے عثمان اسی طرح بیٹھا تھا، اس دنیا میں اگر یہ کسی سے سب سے زیادہ سچا تھا تو وہ اس کی پارٹی تھی اور سیاست میں اسکا سیٹ تھا جس کو بہتر بنانے کے لیے یہ ہر حد سے گزر

جانے کو تیار تھا۔۔۔۔۔۔۔

##

دو گھنٹوں کے مسلسل ڈرائیو کے بعد آریان تقریباً

ایئرپورٹ پہنچ گیا تھا مگر اس سے تھوڑے فاصلے

پر اس نے گاڑی کو روک دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

مسلسل ڈرائیونگ کی وجہ سے اچانک بریک لگنے پر

ٹائرز کی چرچراہٹ نے ارد گرد چلنے والوں کو اس
طرف متوجہ کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔
اپنے سیاہ بڑی سی چمکدار گاڑی کو روک کر اپنے
سحر انگیز شخصیت کی وجہ سے لوگوں کو ٹھٹکنے پر مجبور کر کے وہ بے نیاز سا بے
پرواہ ہو کے ایک
فلاور شاپ کے اندر چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔
اپنے بلیک سن گلاسز کو آنکھوں سے ہٹا کر لیفٹ
سائیڈ پر بنے ایک ریک کی طرف بڑھ گیا جس میں
رنگ برنگ فلاورز کی بوکیٹس بہت خوبصورت سی
اور گنائز تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
Sir can I help you,..???
ایک کم عمر لڑکے نے اس سے پوچھا جو یونیفارم
سے یہاں پر کام کرنے والا معلوم ہوتا تھا۔۔۔۔
شیور اس نے ایک نظر اس لڑکے کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

آپ مجھے بتائیں آپ کو کیسے فلاورز چاہیے، وہ لڑکا پروفیشنل انداز سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ویل، مجھے تو white tulips چاہیے۔۔۔۔۔۔

آپ تھوڑا ویٹ کریں میں ابھی لے کر آتا ہوں وہاں سے آگے جا کر ایک خوبصورت فریش white tulips کے بوکیٹ کو ریک سے اٹھایا اس لڑکے نے اور اس کو آریان کے سامنے پیش کیا۔۔۔۔۔۔

سر یہ ٹھیک ہے، اس کا رخ دوسرے طرف تھا۔۔۔۔

ویٹس پرفیکٹ، وہ جیسے مڑا بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔۔۔۔

واٹس دا پرائس فلاورز کو لڑکے سے لیتے ہوئے پوچھا اس نے۔۔۔۔

..... مسکراتے ہوئے وہ لڑکا اس سے کہنے لگا

اوکے اس نے پینٹ جیب سے اپنے والٹ کو نکالا اور 5000 کا ایک نوٹ نکال کر اس لڑکے کو دیا ....

آپ تھوڑا ویٹ کریں میں باقی پیسے آپ کو ریٹرن کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

It's okay I don't need!!

You can take it.....

اس سے فلاورز لے کے وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔آریان ارسلان جہاں سے بھی گزرتا تھا اس کی پرفیوم وہاں پر اپنی خوشبو چھوڑ رہی تھی،
وہاں کے ہر شخص کی آنکھیں اس پر ٹک جاتی تھی، جب بھی کوئی اس کو دیکھتا تھا

وہ بغیر کچھ کہے لوگوں کے دلوں کو اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈرائیونگ سیٹ پر دوبارہ سے بیٹھتے ہوئے لیفٹ
سائیڈ کی سیٹ پر فلاورز کو رکھ کر پھر سے روانہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔
فلائٹ بس 10 منٹ میں لینڈ کرنے والی تھی اس نے اپنی گھڑی کو دیکھا جو اس نے اپنے لیپٹ ہینڈ پر پہنی ہوئی تھی۔۔۔
اس نے ایک ہی سپیڈ میں گاڑی کو چار پانچ منٹ کے اندر اندر ایئرپورٹ کے سامنے کھڑا کر دیا تھا کیونکہ یہاں سے فلاور شاپ ایئرپورٹ سے بس ایک آدھ کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔۔۔۔

ایک سائڈ پر اپنے ڈبلیو ایم کو پارک کر کے وہ اندر ائیر پورٹ میں چلا گیا

ایئرپورٹ کے اندر ہر طرف شور اور گہما گہمی تھی،
اپنے محسوس سٹائل اور مقناطیسی پرسنالٹی کے ساتھ وہ قدموں کو اٹھا رہا تھا

اندر ہر طرف لائٹس چمک رہے تھے، لوگ گروپس کی شکل میں ایک ساتھ کھڑیں ایک دوسرے سے بات کرنے میں مشغول تھے وہ سیدھا آگے جا رہا تھا اور بہت سے سر اس کے پیچھے نظروں سے اس کا طواف کر رہے تھے۔۔۔۔
ان نظروں میں زیادہ تر لڑکیاں تھی، وہ ساحر اپنے سحر کو بکھیر کر بڑھ رہا تھا،
بہت سے دل ایک بار دھڑکے تھیں تو کسی نے بیٹ مس کیا تھا مگر وہ عجوبہ یہاں پر صرف اپنی ماں کو دیکھنا چاہتا تھا جس سے وہ بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پلین اپنے محسوس ٹائم پر لینڈ کر گیا، لوگ نیچے اترنے لگے تھے، ہر کسی کے ساتھ اپنا اپنا مل رہا تھا وہ بھی کھڑا اپنی ماں کا انتظار کر رہا تھا اور ارد گرد لڑکیاں اس ساحر کے ایک نظر کرم کے منتظر تھی۔۔۔۔۔۔

ارے یار یہ بندہ کتنا ہینڈسم ہے کسی لڑکی نے دوسرے سے کہا تھا مگر یہ شخص ان سب سے بہت دور تھا وہ اس لڑکی کے سامنے ایسے گزرا جیسے اس نے کچھ سنا نہ ہو

۔۔۔۔۔۔

اس بچاری کو کیا علم تھا کہ یہ وہ آسمان تھا جس کی چاہت صرف لوگ کر سکتے تھے، ایک ایسا شخص جو سب کی نظروں میں ہوتا تھا، مگر کسی کے ہاتھ نہیں آتا۔۔۔۔۔۔

جس کی موجودگی بھی ایک خواب کی طرح ہوتی ہے محسوس تو ہوتی ہے، مگر حقیقت میں پکڑنا ناممکن جیسے اس لڑکی کو لگا تھا۔۔۔۔

وہ سمندر کی گہرائیوں جیسا ہے، جسے دیکھ تو سکتے ہیں، مگر اس کی تہہ تک پہنچنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں اور یہ بات اس کی ماں سے بہتر کوئی نہیں سمجھ سکتا

۔۔۔۔۔۔

اس کی شخصیت میں ایسا جادو ہے کہ لوگ اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، مگر وہ ہر بار ایک نیا راز بن کر سامنے آتا ہے جیسے اسکا ہر بزنس فرینڈ اور پارٹنر اس کے متعلق جب بات کرتے ہیں تو وہ بلینک ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

وہ وقت کی طرح ہے، جو کسی کے لیے نہیں رکتا،

وہ آسمان کے اس ستارے کی مانند ہے جو چمکتا ہے، رہنمائی دیتا ہے، مگر ہاتھ نہیں آتا۔۔۔۔۔۔

یہاں پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی ایسی ہستی پیدا ہوئی ہے ایک ایسی مورتی ،ایک ایسا وجود جس کی روشنی اس مورت کے سحر کو ماند کر دے۔۔۔۔۔

وہ جو سب کے پہنچ سے دور ہے بالکل کسی سراب

کی طرح کیا کوئی ایسی ہو گی جو اس کو حقیقت میں تبدیل کر سکے۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر کوئی ہو گی تو وہ عام نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔۔

اس کے قدموں کی آہٹ آریان ارسلان کی تقدیر کو بدل ڈالے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک ایسی ہستی ایک ایسا راز ہو گی جس کو جاننے کی طاقت صرف اس کے پاس ہو گی۔۔۔۔

ہو سکتا ہے ایک روز ایک ایسی لڑکی پیدا ہو جائے جو کہانی نہیں کہانیوں کی تخلیق کو سرانجام دینے والی ہو کیونکہ وہی تو ہو گی وہی سے تو شروع ہو گی اصل کہانی کا آغاز خیر یہ سب کچھ تو وقت بتائے گا؟؟؟؟؟

لیکن یہاں پر آخر کار اس کا انتظار ختم ہو گیا۔۔۔۔

عائشہ ارسلان اپنے پرس کو ہاتھ میں ڈالے دوسرے ہاتھ میں موبائل پکڑے بالوں کو سنہرے رنگ سے کلر کر کے پستہ کلر کے کپڑے پہنے ایک خوبصورت

مہرون کلر کی شال کو سائیڈ شولڈر پر پھیلائے اپنے بیٹے کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

یہاں پر کھڑی لڑکیوں میں سے شاید کسی کی دعا

قبول ہو گئی جو اس مورت کو بغیر اس کالی

شیشوں سے ان دو نین کٹوروں کا دیدار کرنے کی تمنا کر رہے تھے۔۔۔۔

اس نے جیسے اپنی ماں کو دیکھا آنکھوں سے بلیک سن گلاس ہٹا کے مسکراتے
ہوے وہ اس کی طرف قدم اٹھانے لگا۔۔۔۔۔۔۔
دونوں ماں، بیٹا ایک دوسرے کے طرف قدم بڑھا
رہے تھے اور اخر کار انھوں نے ایک دوسرے کو
گلے لگا لیا۔۔۔۔۔۔۔۔
ایک کے آنکھوں میں احترام تو دوسرے کے آنکھوں میں خوشی کے آنسوں
تھے۔۔۔۔۔۔۔

Come on mama.....

رونا بند کریں یہاں پر پانی کی کمی نہیں ہے، جو
آپ کے آنسوں سے پورا ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔
تم نے گھر والوں میں سے کسی کو نہیں بتایا نا؟ وہاں پر اس کو اکیلا دیکھ کر وہ آریان
سے پوچھنے لگی تھی۔۔۔۔
وہ اس کے سوال پر اپنے کانوں کو بند کرنے لگا تھا جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو

۔۔۔۔۔۔۔

بد معاش! کہی کہ اب ایسے نظر آرہے ہو مجھے جیسے کہ تم سن ہی نہیں رہے مجھے،
ہر وقت اپنی من مانی کرتے رہتے ہو بغیر کوئی اور بات کیے وہ اپنے شوہر اور سسر
کے بارے میں اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

چھوڑے ماما ابھی ہم بس گھر جارہے ہیں اس کے کندھوں پر ہاتھ پھیلائے وہ ایک
دوسرے سے بات
کرنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھا اور دل میں
ماشاءاللہ کہہ دیا، وہ اتنا ہینڈسم تھا کہ ماں ہو
کر بھی اسکو اپنے نظروں سے ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔۔

آج بہت ٹائم بعد وہ اس کو دیکھ رہی تھی بات تو ویسے ویڈیو کال پر روز ہو جاتی
تھی مگر فیس ٹو فیس تین مہینے بعد اپنے بیٹے سے مل رہی تھی اور اس کی آنکھیں
اس سے ہٹ نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مما ایسے کیوں دیکھ رہی ہے؟ اس نے ہنستے ہوئے پوچھ لیا۔۔۔۔۔

کیوں تمہیں دیکھنے پر پابندی ہے کیا۔۔۔

کرتے ہوئے ایک signature step اپنے بیٹے (آریان) کی طرح اس کا

آئبرو کو اچکاتے ہوئے پوچھا اس

نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صرف آپ کے لئے پابندی نہیں ہے، اپنی ماں پر قہقہ لگاتے ہوئے کہا اس نے جو

اس کو کاپی کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ماں کے لیے گاڑی کا پرنٹ دروازہ کھولا اور خود دوسرے سائیڈ پر مڑ کر

ڈرائیو کرنے کے لیے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

Mom it's for you۔۔۔۔

کو white tulips flowers تھوڑا سا جھکتے ہوئے

آریان نے اس کے حوالے کر دیا جسکو اس نے بیک سیٹ پر رکھ دیا تھا

Thank you so much my son .....

ممتا سے بھرے ہوئے شفیق مسکراہٹ میں لپٹے چہرے سے اس نے فلاورز کو

لیتے ہوئے کہا اس

سے۔۔۔۔۔۔

آریان نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ دیا اس کا ویلکم کرنے کا انداز بھی انوکھا تھا اور اپنے دوسرے ہاتھ سے گاڑی کو سٹارٹ کرتے ہوئے ارسلان مینشن کے طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

ویلکم بیک ناظرین ! ایک بار پھر ہمارے اس پروگرام میں، جیسا کہ آپ کو بتاتے چلیں کہ آج ہم بات کر
کے ساتھ جس کی lawyer رہے ہیں اس کیس کے
وجہ سے نبیل ہمدانی جیسے کرپٹ سیاستدان آج
جیل کے اندر رہے۔۔۔۔
جی ہاں ! ناظرین ہمارے ساتھ ہے ایڈوکیٹ حمائل ماہ رہ رخ جس نے بہت کم عرصے میں وکالت کی دنیا میں اپنا نام بنالیا ہے تو چلتے ہیں بات کرتے ہیں وکیل صاحبہ کے ساتھ اس کیس کے بارے میں۔۔۔۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ حمائل ماہ رخ کیا آپ بتانا پسند کرے گی کہ گورنمنٹ کنسٹرکشن میں
فیک مٹیریل کے
علاوہ بھی نبیل ہمدانی اور غیر قانونی کاموں میں
ملوث تھے۔۔۔۔۔۔
کیمرے کو اس کی طرف موڑتے ہوئے شروع میں ہی اس کا موڈ خراب کر
دیا۔۔۔۔۔۔۔
کنسٹرکشن میں فیک مٹیریل کے علاوہ بھی جو
الیگل کام وہ کرتے تھے ان سب کا ذکر عدالت میں
بہت پہلے ہو چکا ہے مجھے نہیں لگتا یہاں ان سب
کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔
ضرورت تو ہے وکیل صاحبہ۔۔۔۔۔
ہماری عوام جاننا چاہتے ہیں کہ جو کچھ نبیل
ہمدانی کے ساتھ ہوا ہے وہ حق پر ہوا ہے کیونکہ ان
کے ماننے والے اور پارٹی کے سپورٹرز اس کیس کو

دوبارہ ری اوپن کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

دوبارہ مائک کو اس کی طرف گھمائیں اس سے وہی سوال دوسرے لفظوں میں پوچھا گیا۔۔۔۔۔۔

As a responsible citizens.....

ہمیں اس بات پر یقین رکھنا چاہیے کہ عدالتوں میں
کیا ہوا فیصلہ ہمیشہ انصاف پر مبنی ہوتا ہے تو اس
کا مطلب صاف واضح ہے کہ جس جرم کے بنیاد پر
بھی کوئی مجرم اندر جاتا ہے تو یقیناً یہ اسی سزا
کا حقدار ہوتا ہے اور جو شخص یا جو پارٹی کسی
کرپٹ اور چیٹر انسان کو دوبارہ اس غلط راستے پر
نکلوانا چاہتے ہیں یقینا یہی اصل جڑ ہے اس برائی
کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے ووٹس کو دے دے کر اس برائی کو ہم خود ہی
بڑھا رہے ہیں، اگر آج یہی برائی اونچائی کے

سرحدوں کو چھو رہا ہے اور اسی برائی میں ملوث
لوگ عوام اور ملک کے ٹکڑوں پر پل رہے ہیں تو اس
کو وہاں پر پہنچانے والے ہم خود ہیں اس کے ہر لفظ سے اس کا اعتماد ظاہر ہوتا تھا

آپ لوگ غلط نہیں ہیں مگر غلط کا ساتھ دے رہے ہیں، ختم کر دے برائی کا
سپورٹ دیکھتے ہی کیسے یہ آسمانوں کو چھوتا ہے یا پھر پیروں تلے روند دیے
جاتے ہیں آپ سب نے تو یہ سنا ہو گا "کہ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی" یہاں پر
بھی یہی ہو رہا ہے۔۔۔۔۔
اینکرز نے بھی نے اپنے اگلے سوالات کو ترتیب
دینا شروع کیا۔۔۔۔۔
میم کیا یہ سچ ہے کہ آپ پر اس کیس سے ہٹنے کے
لیے جانی حملے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
جی ہاں! یہ بالکل سچ ہے، دو بار مجھ پر حملہ ہوا
ہے ایک بار تو میں بچ گئی تھی لیکن دوسری بار

گولی میری بازو کو زخمی کر گئی تھی مگر اللہ کا
شکر ہے کہ زیادہ نقصان نہیں ہوا اور اب میں بالکل
ٹھیک ہوں.....
میم!! لوگ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ نبیل ہمدانی کے
ساتھ آپ کی ذاتی دشمنی ہے کیا یہ سچ ہے؟؟؟
یہ بالکل جھوٹ ہے!!!!! میں کسی کو نہیں جانتی
تھی اور نہ اب ہو، میرا تعلق صرف میرے کیس سے
ہے میں اپنے پروفیشن میں کبھی بھی پبلک اور
پرسنل کا فرق نہیں ڈالوں گی جس نے جو کیا ہے ان کو اسی کی سزا ملے
گی۔۔۔۔۔۔۔
وکیل صاحبہ! اگر کبھی آپ کو اپنے پروفیشن اور
اپنوں کے درمیان میں کسی ایک کو چننا پڑے تو آپ
کس کو چنے گی؟۔۔۔۔
اس نے ایک منٹ خاموشی سے اس کو دیکھا اور

ہلکاسا مسکراتے ہوئے بولناشروع کیا۔۔۔۔۔

یہ سوال میرا بھی ہے آپ سے کیونکہ آپ کی جاب

میرے جاب سے زیادہ رسکی ہے جو جواب آپ کا

ہو گاوہی میرا ہے۔۔۔۔

وہ انٹرویوراس کواپنے سوالوں سے گرانا چاہتا تھا مگر وہ بھی ایسا کھیلی کہ لاٹی بھی نہیں ٹوٹی اور سانپ بھی مر گیا۔۔۔۔۔۔

میم اگر آنے والے وقتوں میں آپ کواس طرح کا

کوئی کیس مل جائے تو آپ لینا پسند کرے گی

کیونکہ اس میں آپ پر جانی حملے بھی ہوئے

ہیں جیسے کہ اپنے کہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

میں بالکل لوں گی ! کیونکہ زندگی اور موت اللہ کے

ہاتھ میں ہے، اس کے علاوہ میرا کسی کا ڈر نہیں اگر ہم جیسے پڑھے لکھے لوگ ظلم کے خلاف آواز نہیں اٹھائیں گے تو ایک جنگل اور معاشرے میں فرق نہیں

.....رہا

میم آخری سوال۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ ہماری ینگ جنریشن کے لیے رول ماڈل ہے آپ کیا

پیغام دینا چاہتی ہے؟

میں خود کو رول ماڈل نہیں سمجھتی میں ابھی

بھی ایک لرنر ہوں میں بس صرف یہ کہوں گی کہ

ابھی تک جو میں نے سیکھا ہے وہ اپنے بات پر ڈٹے

رہنا ہے، سچ کا ساتھ دینا ہے، اور اپنے اندر

کے فضول خوف کو باہر نکال کر خود کو دوسروں

کے لیے اس قابل بنائے کہ برے وقت میں ان کا ساتھ دے سکے یقین کریں

آپ کی زندگی کو مقصد مل جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کا بہت بہت شکریہ ہمیں اپنا ٹائم دینے کے

لیے ریسپکٹڈ لہجے میں اینکر نے مائک کو اپنی طرف گھما لیا کیمرس ابھی اسی کی

طرف تھا۔۔۔۔۔۔

توجی ناظرین! یہ تھی ہماری مہمان خصوصی
ایڈوکیٹ حمائل ماہ رخ جس نے نبیل ہمدانی
کے کیس کے تمام پس پردہ حقائق کو آپ کے سامنے
خود بیان کیا ہے۔۔۔
یقیناً اب وہ سوالیہ نشانہ ختم ہو گیا ہو گا جو لوگوں نے اس کیس کی وجہ سے عدالت
کے فیصلوں اور انصاف پر لگایا تھا سکرین پر حمائل پورے شان کے ساتھ دکھائی
دے رہی تھی اس کے چہرے پر اطمینان تھا اور آنکھوں میں یقین کی چمک جو کسی
کو بھی اپنے حد سے آگے بڑھنے سے روکنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

##

! سلام میڈم صاحبہ
عائشہ ارسلان رات کے آٹھ بجے گھر میں پہنچ گئی
تھی۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام ! ساجدہ باقی گھر والے کہاں ہیں

گھر میں ادھر ادھر دیکھا مگر کوئی نظر نہیں آرہا

تھا سوائے گھر کے نوکروں کے کیونکہ معمول کے

مطابق تو عثمان ارسلان اپنے بیٹے اور پوتے کے

ساتھ اس وقت ڈرائنگ روم میں کھانے کے بعد

چائے پیتے نظر آتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میڈم وہ بڑے صاحب مغرب سے اپنے روم میں ہیں

اور چھوٹے صاحب کسی ضروری کام سے باہر گئے

ہوئے ہیں۔۔۔۔

دوپٹے کو انگلی میں لپیٹیں ساجدہ نے سب کا بتایا جو یہاں کی شف تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم جاؤ میرا سامان گاڑی میں پڑا ہے ڈرائیور سے اس کو نکلوا کر میرے

کمرے میں سیٹ

کرواؤ اور ہاں ابا جی ! کو میرے آنے کا بتا کر

ڈسٹرب مت کرنا صبح پھر بات ہو گی انشاءاللہ۔۔۔۔۔۔

جیسا آپ کہے میڈم صاحبہ اگر آپ کو کچھ چاہے
تو مجھے بتائیں یا میں جاؤں ؟؟؟؟

ساجدہ نے اس سے پوچھا جو ابھی تک وہاں اسی
طرح کھڑی موبائل پر آریان کا نمبر ڈائل کر رہی
تھی۔۔۔۔۔۔۔

میں ابھی کمرے میں جا رہی ہوں ایک نظر اس کو
دیکھا تھوڑی دیر بعد میرے لیے ایک چائے کا کپ لے
آنا۔۔۔۔۔

اس نے اپنے بیگ کو صوفے سے واپس اٹھایا اور راہداری میں مڑ کر کونے پر بنے
ایک کمرے

میں چلی گئی، وہ اسی طرح موبائل پر آریان کو
کال کرنے میں مصروف تھی جو اس کو دروازے پر
چھوڑ کر اپنے کسی کام کے لیے نکل گیا تھا اب اس
کو گھر پر نہ شوہر دکھائی دے رہا تھا اور نا سسر

صاحب اس لیے وہ بیٹے کو دوبارہ گھر پر بلانا
چاہتی تھی جو کسی میٹنگ پر جانے کے لیے نکل
گیا تھا پر اس کا موبائل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔
پریشان ہو کہ وہ کال پہ کال کر رہی تھی اس کا
نمبر بہت سارے کوششوں کے بعد بھی نہیں لگا
اس لیے اس نے اس کے پی اے کا نمبر ملایا جو
دوسرے بیل پر اٹھائی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ہیلو میں آریان کی ماما بات کر رہی ہوں وہ بات کرنے سے پہلے اپنا حوالہ دینے
لگی۔۔۔۔۔

جی میم بتائیں میں نے آپ کا نام سیو کر دیا ہے اس کا پی اے کافی وقت سے آریان
کے ساتھ کام کر رہا تھا کام کرنے والوں کے ساتھ ساتھ وہ اپنے بوس کے گھر
والوں کے نمبر بھی اپنے ساتھ سیو کر چکا
تھا۔۔۔۔۔۔

میں آریان کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی بہت

دیر سے اس کو کال کرنے کی کوشش کر رہی ہوں
مگر وہ میرا فون نہیں اٹھا رہا کیا آپ بتا سکتے ہیں
وہ اس وقت کہاں ہے؟
میم وہ ابھی تک تو آفس نہیں آیا مگر ان کا فون
تب نہیں لگتا جب اس کی بیٹری ڈیڈ ہوئی ہو آپ
فکر نا کرے وہ جب پہنچ جائے گا میں ان کو آپ
کے فون کے بارے میں انفارم کر دوں گا اس نے
رسپالسبلٹی سے کہا۔۔۔۔۔
تھینک یو بیٹا اس نے نرمی سے کہا۔۔۔۔
اٹس اوکے میم، دس از مائی جاب، موبائل کوڈس کنیکٹ کر کے وہ ابھی واش
روم کے طرف چینج کرنے کے لیے بڑھنے والی تھی کہ ساجدہ نے دروازہ ناک
کر کے آنے کا پوچھ لیا۔۔۔۔
white tulips میم یہ پھول کہاں پر رکھ دوں،
کی بوکیٹ کو ہاتھ میں پکڑے اس سے پوچھ رہی

تھی جو آریان نے اسے دیے تھے۔۔۔۔۔

تم ایسا کرو اس کو اس میں سجاد و شیشے کے

سامنے ایک خوبصورت سی ڈیکوریٹڈ واز کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میں تب تک تھوڑا

فریش ہو کے آتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میڈم صاحبہ! ساجدہ نے فلاورز کو ایک

ایک کر کے واز میں سجانا شروع کر دیا اور جلدی

جلدی چار پانچ منٹ میں سلیقے سے سب کو رکھ

کر وہاں سے عائشہ کے لیے چائے بنانے چلی

گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عائشہ کے نکلنے سے پہلے وہ واپس کمرے میں آ کر اسکی چائے اس کے سائیڈ ٹیبل پر

رکھ گئی اور

خود بھی سائیڈ پر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ بھی باہر نکلی تھی کپڑوں کو چینج کر کے بالوں کو تھوڑا سا باندھ کر وہ باہر نکل کر شیشے کے سامنے کھڑی ہو گئی جہاں پر ساجدہ نے ٹولیپس کو سجایا تھا۔۔۔۔

ہاتھوں پر لوشن لگائے اپنے سامنے سجے ہوئے فلاورز کو ہلکا سا ٹچ کر کے وہ بیڈ پر بیٹھنے کے لیے بڑھ گئی کیونکہ ابھی گھر پر کوئی بھی نہیں تھا، اس لیے وہ معمول کی طرح سونے سے پہلے چائے پی کر تھوڑا آرام کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

ہر بار کی طرح جب بھی کوئی سیاسی مسئلہ گھر
میں پیش آتا تھا نعمان ارسلان گھر سے باہر ہوتا تھا
اور عثمان ارسلان گھر کے اندر کمرے سے نہیں نکلتا
تھا اور اس بار بھی یہی ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

##

آج سنڈے تھا ہر گھر کی طرح شیراز ہاؤس میں

بھی گھر کے سارے مکین اپنے اپنے کام سے چھٹی
پر تھے۔۔۔۔شیر ازاحمد کی بھی آپس سے چھٹی تھی، حمائل کا بھی چمبر سے اوف
تھااور نغمہ بیگم
بھی اپنی میٹنگ سے فری ہو کے رات کو اسلام
اباد سے واپس کراچی اگئ تھی۔۔۔۔۔۔
معمول کی طرح آج کی بریک فاسٹ لیٹ ہونے والی تھی اور آج کی بریک
فاسٹ ایک طرح سے سپیشل بھی تھی کیونکہ نغمہ بیگم ہر سنڈے کو خود ناشتہ
بنواتی تھی۔۔۔۔
وہ ایک پڑھی لکھی پروفیشنل عورت تھی جس نے فیشن ڈیزائننگ میں ماسٹرز کیا
تھااور ابھی اس کے ڈیزائننگ ڈریسز اور اس کے بوتیک کا نام ملک میں ہر جگہ جانا
جاتا تھا۔۔۔۔۔۔
پروفیشنل اور پرسنل لائف کو بیلنس رکھنے کے
لیے ہر کسی کو کسی نہ کسی کی ضرورت ہوتی
ہے اور اس سفر میں نغمہ بیگم کے پیچھے اس

کا شوہر کھڑا تھا جو مشکل کے ہر موڑ پر وہ اس

کو اپنے سامنے کھڑا پاتا تھا۔۔۔۔

شیر ازاحمد زندگی کے دیباچے میں ایک اچھا شوہر، ایک اچھا باپ اور دنیا کے لیے

ایک کامیاب بزنس مین تھا۔۔۔۔

کوئی بھی رشتہ کسی ایک شخص کی کوشش سے گروم نہیں ہوتا دونوں پارٹنرز کو

ایک ساتھ مل کر کام کرنا پڑتا ہے، تب ہی ایک خوشحال خاندان وجود میں آسکتا

ہے۔۔۔۔

اس فیملی کو خوشحال بنانے میں جتنی محنت شیر ازاحمد کر رہا تھا اتنا ہی نغمہ بیگم بھی

کر رہی تھی۔۔۔۔۔

رات کو تھکے ہوئے میٹنگ سے آتے وہ دیر سے سوئی تھی مگر صبح سویرے اٹھ کر

ہر سنڈے کی طرح آج بھی بریک پاسٹ بنانے میں مصروف تھی، پورے چار

گھنٹے سے وہ کچن میں کھڑی ہر ایک چیز کو خود اپنے ہاتھوں سے بنا رہی تھی جس کی

خوشبو پورے شیر ازہاؤس میں بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔

صبح کے 11 بج رہے تھے مگر ابھی تک نہ حمائل

کمرے سے نکلی تھی اور نہ شیر ازاحمد سب کچھ
بریک فاسٹ کے لیے ریڈی تھا ایک ایک چیز کو
سلیقے سے رکھ کے پاس کھڑی ملازمہ کے ہاتھ
ڈائننگ ٹیبل پر لے جایا جارہا تھا جو سنڈے کے
علاوہ یہاں پر کوکنگ کا کام کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔
سب کچھ لگ گیا بیگم صاحبہ۔۔۔۔۔
ٹھیک ہے جاؤ جا کر حمائل کو ناشتے پر بلاؤ اور اس کے بعد پلیز یہ کچن سمیٹو میں بھی
فریش ہونے جارہی ہوں اس نے کوکنگ ایپرون کو اتارا اور ٹیبل پر رکھ کے
کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔
حمائل کا روم دوسرے فلور پر تھا گھر کی طرح وہ
بھی جدید ڈیزائن کے ساتھ لائٹ براؤن اور چاکلیٹ
.... تھا furnished براؤن کلر میں خوبصورتی سے
ونڈوز پر ابھی بھی لمبے گیر دار پردے آویزاں تھے
جو سورج کی روشنی کو اندر آنے سے روک رہی

تھی۔۔۔۔۔

کمرے میں رات کی طرح اندھیرا تھا صرف لیمپس
کی ہلکی روشنی کمرے کو روشن کر رہی تھی وہ
بیڈ پر پڑے بلینکٹ کو سر تک اوڑھے ابھی تک سو
رہی تھی۔۔۔۔۔

اس وقت کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا مگر کوئی آواز نہ آنے پر کوئی اندر کمرے میں
آگیا۔۔۔۔

وہ کوئی اور نہیں اس گھر کی شف سلمیٰ تھی جو ایک درمیانے عمر کی عورت تھی
جس کو نغمہ
بیگم نے حمائل کو اٹھانے کے لیے بھیجا تھا۔۔۔
اٹھ جائیں حمائل بی بی بیگم صاحبہ آپ کو نیچے
ناشتے پر بلا رہی ہے تھوڑا سا اس کو ہلا کے کہا۔۔۔۔
اس نے چہرے سے بلینکٹ کو ہٹایا اور اپنے موبائل
کو اٹھا کے اس میں ٹائم دیکھا جو 11 بجے سے

اوپر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مما آئی ہیں جمائی لیتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ کر

بالوں کا رف سے جوڑا بنا کے اس کو سمیٹنے لگی۔۔۔۔

جی چھوٹی بی بی! بیگم صاحبہ رات کو آئی تھی

مگر انہوں نے کہا تھا کہ آپ کو ڈسٹرب نہیں

کرے ابھی وہ ناشتے پر آپ کا انتظار کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے سلمیٰ آنٹی آپ جائیں میں تھوڑی دیر

میں فریش ہو کے آتی ہوں۔۔۔۔

بیڈ سے پاؤں کو نیچے کر کے وہ بغیر چپلوں کے واش روم کی طرف بڑھنے لگی

سلمیٰ نے اس کے کمرے کے پردوں کو اٹھایا اور بیڈ کے چادر کو واپس صحیح کر کے

کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔

نیچے ٹیبل پر شیراز احمد نغمہ بیگم کے ساتھ بیٹھا کسی بات پر مسکرا رہا تھا، کسی نے

بھی ابھی تک ناشتہ شروع نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد حمائل سیڑھیوں سے نیچے کی طرف

آتے دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Good morning mom and dad.....

دونوں کے ساتھ گلے لگ کے وہ اپنے چیئر پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

مما آپ کو بتانا چاہیے تھا جب گھر آئی تھی اس نے

تھوڑا سا ناراضگی سے کہا۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا! میں رات میں لیٹ آئی تھی اس لیے

میں نے آپ کو ڈسٹرب نہیں کیا۔۔۔۔

میں آپ دونوں سے ڈسٹرب نہیں ہوتی you know that.....

اوکے بابا!!!!!!!اگلی بار جب کچھ اس طرح ہو جائے تو سب سے پہلے آپ کو

.....انفارم کروں گی

ویسے مجھے نہیں لگتا تھا اس ویک اینڈ پر

اتنا اچھا بریک پاسٹ کرنے کو ملے گا حمائل نے

اپنے فیورٹ آلو کے پراٹھے کو سامنے کرتے ہوئے

کہا۔۔۔۔

میری جان میں کیسے بھول سکتی تھی کہ

پورے ویک میں صرف سنڈے پر میری بیٹی تھوڑا

انسانوں والا ناشتہ کرتی ہے ورنہ باقی کے روز تو

ایک بریڈ سلائس لے کے تمہارا چوزوں کی طرح

ناشتہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

ایسا بھی نہیں ہے ماما! یو نو ڈائٹ کا بھی

خیال رکھنا پڑتا ہے ایک آنکھ کو ونک کر کے دیا اس نے۔۔۔۔۔۔۔

حمائل مت کرو یہ حرکت بیٹا اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔

ماما آپ کو کرنے سے تو کوئی پرابلم نہیں ہے یا پھر کوئی یاد آتا ہے اس نے اسکے

شوہر کو اشارہ کر

دیا۔۔۔۔۔

تم بہت بد تمیز ہو اس نے ایک نظر شیراز کو دیکھا جو بیٹی کے اشارہ پر اسکو سر ہلا رہا

تھا ہلانکہ منہ سے کچھ کہا نہیں تھا۔۔۔۔

وہ صرف اس ماں، بیٹی کے گفتگو سے لطف

اندوز ہو رہا تھا کیونکہ جب بھی کبھی ان دو خواتین کے درمیان میں پھنستا ہے تو اس کے صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا یہ ان صاحب کا کہنا ہے اور یہ بات صرف شیر از صاحب خود سے اور اپنے دوستوں سے شیئر کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا! آج آپ اس طرح خاموش کیوں ہے؟ لگتا ہے
مما یہ آپ کے آنے سے خوش نہیں ہے میں تو کہتی
ہوں کراچی کے ٹکٹ واپس کروالیں۔۔۔۔۔۔۔۔

چھیڑتے ہوئے اس نے باپ سے پوچھا۔۔۔۔
ایسے کیسے واپس کروالوں، ابھی تمہارے آنے سے
پہلے مجھ سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے ماں
نے تھوڑا سینٹی ہو کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا تو پھر میرے آنے سے کیوں خاموش ہوئے ہیں
تھوڑا تھوڑا پراٹھا کاٹ کر منہ میں ڈال رہی تھی
اور ساتھ ساتھ تفتیشی انداز سے باپ کو بھی گھور

رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں تپشیشی وکیلوں کی طرح مجھے گھور رہی ہو اپنے نظر کے چشموں کو آنکھوں سے تھوڑا نیچے کر کے اس سے کہا۔۔۔۔

میں دیکھ رہی ہوں بیوی آنے کے بعد آپ بدل جاتے ہیں جیسے ابھی ہوئے ہے

اس نے سیر ئس انداز میں مذاق کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

توبہ کرو لڑکی! ماں ہے تمہاری اور باپ سے کوئی

اس طرح بات کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو میں کون سا کسی دوسرے کے گھر سے آئی ہوں

الحمدللہ پوری طرح سے آپ لوگوں کی پیداوار ہو

پورے اعتماد سے اس نے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لگتا ہے کہی سے کہ تم ایڈوکیٹ حمائل ہو ایسا لگ رہا ہے کسی کی نانی ماں سے بات کر رہا ہو اس کو مزید چھڑانے کے لیے اس کے باپ نے بھی ٹاپک چینج کر

دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ویسے ماما آپ نے مجھے کبھی نانا نانی کے بارے

میں نہیں بتایا اس نے ماں کی طرف دیکھ کر سوال
کیا۔۔۔۔
یک دم سب کی مسکراہٹ کو گرہن لگ گئی، اس
کے ماں باپ دونوں خاموش ایک دوسرے کو دیکھنے لگے، شیراز نے پھر سے اپنا
چشمہ اٹھا کے آنکھوں کے قریب کر دیا۔۔۔۔۔۔۔
کیا ہوا میں نے کچھ غلط پوچھ لیا کیا؟؟؟؟؟ اس نے خود سے کہا۔۔۔۔۔
حمائل ناشتہ کرو اس ٹاپک پر پھر سے بات ہو گی،
شیراز نے اپنے سر کو ناشتے پر جھکاتے ہوئے
کہا۔۔۔۔۔
pause کچھ دیر پہلے جو ہنسنے کی آوازیں آ رہی تھی اب بس ہر کوئی
تھا۔۔۔۔۔
اسے ایسا لگا جیسے کچھ ہے جو اسکے ماں باپ چھپا رہے ہیں، ہر ایک بائٹ سے وہ
ایک نئی سینارئیو اپنے دماغ میں بنا رہی تھی، اسکے بعد وہ خاموش ہو گئی تھی

صرف کانٹے سے انڈے کے کاٹنے کی آواز آرہی تھی جو بار بار کانچ کے پلیٹ سے ٹکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

نائلہ آنٹی آپ سے ملنا چاہتی ہے، سجاد انکل نے
مجھ سے کہا ہے، فری ہو کے ان کو کال کر لیجئے
گا ٹیبل سے اٹھتے ہوئے اس نے کہا پھر سے وہ اپنے
سنجیدہ ٹون میں واپس آگئی۔۔۔۔

اسکا بچپنا کہیں پر اڑان بھر گیا، اس کے سر میں اس وقت بہت سے سوالوں نے جنم لیا تھا اور یقیناً اس کو نکالنا اب حمائل کے لیے فرض بن گیا تھا۔۔۔۔

##

عائشہ کو گھر آئے ہوئے ایک مہینہ ہوا تھا، نعمان ارسلان نے پریس کانفرنس کر کے نبیل کے دونوں بھائیوں کے پارٹی سے لاتعلقی کا اعلان کر لیا تھا مگر ان سب سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔۔

یہ معاملہ روز بروز بڑھتا جارہا تھا اگر ایک شخص اس کو دبانے کی کوششوں میں تھا تو دوسری طرف دوسرا شخص جمشید ہر ممکن اس کو اجاگر کر رہا تھا۔۔۔۔۔

عثمان ارسلان کی بلڈ پریشر ان دنوں میں آسماں پر چڑا ہوتا تھا اس بار پتہ نہیں اس کے الٹے چال بھی نہیں چل رہے تھے اور یہی غم اسے کھایا جارہا تھا۔۔۔۔۔۔

علیشاہ جو عائشہ کی بہن کی بیٹی تھی اپنی خالہ سے رہنے کے لیے امریکہ سے اس کے گھر پر آئی
تھی۔۔۔۔۔

عائشہ کے ساتھ بھی کوئی بات کرنے کے لیے نہیں تھا اس لیے عائشہ بھی علیشاہ کے ساتھ ساری ساری دن بات کرنے میں گزارتی تھی کیونکہ باہر نکلنا یا سفر کرنا اس کے صحت کے لیے بھی ٹھیک نہیں تھا۔۔۔۔۔

علیشاہ ایک کیوٹ سی لڑکی تھی اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی خوبصورت نقوش کے حامل پانچ فٹ تین انچ مناسب قد کاٹ لیے بالوں کو سنہرے کلر سے ڈائی کر کے تقریبا 2322 سال کی تھی۔۔۔۔

ان ہی کچھ دنوں میں آریان کے ساتھ اس کی کافی دوستی ہو گئی تھی دونوں ایک دوسرے کے کمپنی کو انجوائے کرتے تھے، گھر کے اندر لیٹ نائٹ واک میں، شام کے چائے پر جب بھی کبھی آریان گھر پر ٹائم سے آتا تو اس کو شاپنگ کرنے یا آئس کریم کھلانے ضرور جاتا تھا۔۔۔

آریان ارسلان کسی لڑکی کے ساتھ اتنا زیادہ فری نہیں ہوا تھا جتنا یہ علیشاہ کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔

ابھی بھی ڈنر کر کے سب لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے، سامنے والے صوفے پر عثمان بیٹھا تھا، اس کے رائٹ والے صوفے پر نعمان اور لیفٹ سائیڈ کے بڑے صوفے میں عائشہ بیٹھی تھی جس کے ایک سائیڈ پر علیشہ تھی اور دوسرے طرف آریان بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

عثمان صاحب کا غصے سے برا حال تھا، کم تو نعمان بھی نہیں تھا مگر وہ باپ کے سامنے کچھ کہہ نہیں رہا تھا۔۔۔

۔ نبیل والے کیس کی ٹرالنگ میڈیا پر کم پڑ گئی تھی کہ اب اس کے بھائی بھی نعمان کو دھمکیوں پر اتر آئے تھے جو پارٹی کے سی ایم تھے۔۔۔

روز بروز ان کے لیے راستے بند ہو رہے تھے بدنامی اور نفرت والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا تھا، ہر ٹی وی چینل پر ایڈووکیٹ حمائل کی واہ واہ ہو رہی تھی، ہر گزرتے دن کے ساتھ ساتھ حمائل کے شہرت میں اضافہ ہو رہا تھا اور آئے دن کے انٹرویوز اس پر جلتی کا کام کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آجکل ہر نیوز چینل پر اینکرز کے درمیان بات کرنے کے لیے بس صرف وہی ٹاپک تھی۔۔۔۔۔۔

داداجان چھوڑو یہ سب کچھ ایک مہینے سے زیادہ ہو گیا ہے، ہر وقت بس پولیٹکس کے پیچھے پڑے ہوتے ہیں آریان نے تنگ آکر کہہ دیا کیونکہ ان دونوں کی وجہ سے گھر کا ماحول کافی ٹینس بن گیا تھا لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ گھر ہے یا کوئی اپینین ہاؤس۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر وقت اس کا باپ کوئی نہ کوئی مشورہ دیتا رہتا تھا اور اس کے دادا اس میں کوئی نہ کوئی نقص نکال کر ریجیکٹ کرتا تھا۔۔۔۔

دیکھ لو اپنے بیٹے کو! یہ نہیں ہو رہا کہ اپنے خاندانی سیاست میں باپ اور دادا کا ہاتھ بٹالے، الٹا ہمیں کہہ رہا ہے برخوردار کہ ہم بھی چھوڑ دیں جیسے یہ کوئی کھیل ہو۔۔۔۔۔۔۔

اس نے بیٹے کو اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ تم بھی اپنے بیٹے کو کچھ کہو زرا۔۔۔۔

میں تو ابھی بھی کہہ رہا ہوں چھوڑ وان سب کو، کیا مل رہا ہے آپ کو، الٹا ہمارے خاندان کا نام لوگ غلط ناموں سے لے رہے ہیں۔۔۔

آپ لوگوں کو تو فرق نہیں پڑتا کیونکہ پولیٹیشنز سدا کے بے شرم ہے مگر ارسلان فیملی کا نام میرے نام سے جڑا ہے اگر آئندہ آپ کے کسی بندے نے یا کسی دوسرے نے ارسلان فیملی کے خلاف بات کر دی تو آئی پرومس دادا جان! آنے والے دن کو دیکھ نہیں پائے گا اس کے کان پک گئے تھے۔۔۔۔۔

ایک مہینے سے ہر چینل پر اپنے خاندان کے بارے میں بات کرنے سے اور کوئی صحیح لفظوں میں بھی نام نہیں لے رہا تھا ہر کوئی اپنے دل کا بڑاس نکال رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا ہوتا پوتے اگر تم ہمارے ساتھ کھڑے ہوتے "ہوا

میں تیر اڑانا ہر کسی کو آتا ہے"۔۔۔۔

مجھے مر کر بھی نہیں آنا آپ لوگوں کے اس پھیلائے ہوئے گند میں اور نہ ہی میرا کوئی انٹرسٹ ہے ورنہ آپ جانتے ہیں جو چیز میری ضد بن جائے اس کو چھوڑنے والا میں نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔

ابا حضور! اگر ہم اس وقت اس کیس کو جیتتے

تو نا آج نبیل جیل میں ہوتا اور نہ ہمیں ان سب

کا سامنا کرنا پڑتا۔۔۔۔۔

نعمان دادا اور پوتے کے درمیان میں بول پڑا، اس کے علاوہ ان دونوں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کوئی ترکیب اس کے ذہن میں نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کوشش تو اس گدھے نے بھی کیا تھا کہ وکیل

کیس چھوڑ دے، اسنے نبیل کو اشارہ کیا۔۔۔۔

دو بار جانی حملے بھی کیے تھے وکیل پر مگر اس مرد کے بچے نے بھی ایک قدم پیچھے نہیں لیا تھا نہ ہی ہمیں پتہ تھا کہ یہ اتنا آگ اگلے گا۔۔۔۔

ابا جان وہ مرد کا بچہ نہیں تھا بچی تھی جس نے

اس کیس کو ڈیل کیا ہے اس نے عثمان کے معلومات میں اضافہ کر
لیا۔۔۔۔۔۔۔۔
عثمان نے ترچھی آنکھوں سے اس کو دیکھا مطلب وہ ایک عورت تھی جس نے
اس کیس کو لیا تھا۔۔۔ابھی تک اس کو اس پوائنٹ کے بارے میں پتہ نہیں چلا
تھا جس کو وہ اپنے مفاد کے لیے استعمال کرے۔۔۔۔۔
اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک در آئی تھی اس کو ماضی کا ایک سیاہ
جیت یاد آیا تھا۔۔۔شیطان پھر سے تانے بانے جڑنے لگا اب دیکھتے ہیں کہ
آگے کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

حمائل اپنے آپس میں بیٹھی ہوئی تھی گلاسز کو لگائیں اپنے سامنے پڑے ہوئے
فائل میں ریڈ مارکر کے ساتھ ہائی لائٹ کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔

میں آجاؤں ! حنا جو پہلے سے کیبنٹ کے اندر آچکی تھی مگر پھر بھی ہاتھ میں ٹرے پکڑ کر اندر آنے کا پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اب تو ویسے بھی آگئی ہو اب آجاؤ بیٹھو بھی حمائل نے فرینڈلی لہجے میں کہا

۔۔۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے اگر آپ بیٹھنے کے لیے اتنا انسسٹ کرتی ہے تو بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

اس نے احسان جتانے والے انداز میں کہا اور ٹرے کو سامنے میز پر رکھ دیا جس میں دو کپ چائے تھی، پلیٹس میں بسکٹ، نمکو اور سموسے پڑے تھے ساتھ میں لیز کے دو بڑے پیکٹس بھی تھے۔۔۔۔۔

یہ سب کچھ تم کیوں لے کر آئی ہو، حمائل نے حنا سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

اب اگر میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے تو اس کا مطلب تو صاف ہے کہ میں آپ کے لیے لائی ہوں، اس نے سیدھا اپنا لوجک بتایا اسے۔۔۔۔۔

پر میں یہ سب کچھ نہیں کھاتی ہاں ! چائے کے لیے تھینک یو ایک کپ کو اٹھائے سامنے پڑے فائل کو بند کر کے اپنے چشموں کو سامنے ٹیبل پر رکھ کے اس نے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

That's not fair .....

ایڈوکیٹ یہ سب کچھ میں نے اپنے پیسوں سے آپ کے لیے لایا تھا کہ دونوں مل کر چائے پئیں گے ،انجوائے کریں گے اب میں آپ کو اتنی ٹھونسوں لگتی ہو؟ کیا یہ سب میں اکیلی کھا سکتی ہوں؟

نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا،اس نے ہنستے ہوئے ایک گھونٹ بھرا اور چائے کا کپ سامنے میز پر رکھ کے اس سے کہا، حمائل کا انوسنٹ موڈ گھر کے بعد اور اس کے کلوز فرینڈز کے بعد حنا کے ساتھ ان ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

آپ بس رہنے دیں آپ آج کل سیلیبریٹی بن گئی ہے، ہم جیسے معصوموں سے کہا چائے پینا پسند کرے گی۔۔۔۔۔

بیٹھ جاؤ ڈرامہ کوین کر رہی ہوں تمہارے ساتھ پارٹی وہ بھی اپنے ڈائٹ کو خراب کر کے، حنا جو اٹھنے لگی تھی اس کے اس بات پر جٹ سے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

مجھے پتہ تھا آپ مجھے انکار کر ہی نہیں سکتی ہنستے ہوئے وہ ایک لیز چپس کھولنے لگی

اور تمہیں ایسی خوش فہمی کیوں ہے اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا

کیونکہ میرے ماں باپ کہہ رہے ہیں کہ میں بہت کیوٹ ہوں اور معصومیت کا نام مجھ پر شروع ہوا اور مجھ پر ہی اختتام کو پہنچ گیا ہے۔۔۔۔۔

بس بس حنا! بہت ہو گیا، اس کا موڈ جو کچھ دیر پہلے خراب ہوا تھا اس فائل کو سٹڈی کرنے سے منٹوں میں واپس فریش ہو گئی حنا کے مذاق سے۔۔۔۔۔۔

ہیں۔۔۔۔ lawyer ویسے حنا! آپ کہیں سے بھی نہیں لگتی کہ آپ تو لگنے یا نہ لگنے سے کیا ہوتا ہے میں تو ویسے بھی ہوں اور آپ کی شاگردی میں رہ کر میں اپنی معصومیت سے وکالت کے دنیا میں ایسے جھنڈے گاڑھ دو گی کہ مجرم خود بخود کہے گا، کہ جرم ہم نے کیا تھا۔۔۔۔

..... ہاتھوں کو ہلا ہلا کے وہ جیسے یہاں پر پرفارمنس دے رہی تھی

دوسری طرف حمائل جس نے ابھی چائے کا ایک گھونٹ بھرا تھا اس کا وکالت نامہ سن کر ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہو رہی تھی اور چائے جو اس کے منہ میں تھی نیچے جانے کی کوششوں میں ایک پرش کے ساتھ سارا زمین پر پھینک دی گئی

یااللہ خیر کیا کر رہی ہے ایڈوکیٹ تھوڑا آرام سے کچھ دنوں میں آپ کی بہت اہم پیشی ہے عدالت میں۔۔۔۔۔

کرسی سے آگے ہو کے سیریس انداز میں اس سے پوچھنے لگی جس کا چہرہ ہنس ہنس کے سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ کو نظر لگ گئی ہے، میری نانی کہتی ہے کہ پیاری لڑکیوں کو نظر جلدی لگ جاتی ہے اور تو اور زیادہ تیار ہونے پر جن بھی چمٹ جاتے ہیں۔۔۔

مجھے لگتا ہے تمہارے اس پیشن گوئیوں سے مجھے جلدی ہارٹ اٹیک ہونے والا ہے آنکھوں کے کونوں کو انگلی سے صاف کیا جس میں ہنسنے کی وجہ سے پانی آ گئ تھی۔۔۔۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں میری دادی صحیح کہہ رہی ہے کیونکہ اس وقت آپ اس طرح بہکی بہکی باتیں نہ کرتی، آپ تھوڑا سا ویٹ کریں میرے بیگ میں میرے ساتھ سرخ مرچ پڑے ہیں میں ابھی لے کر آتی ہوں۔۔۔

اس نے سوچا اس نے کیا بہکی بات کر دیا ہے، پھر یاد آیا اس نے اس کے مزاق کے بارے میں کہا تھا اب پاگل خود کو تو پاگل نہیں کہتا اور نہ مانتا ہے۔۔۔۔۔

آپ ابھی کہا جا رہی ہے چیئر سے اٹھتے ہوئے حنا سے اس نے پوچھا۔۔۔۔۔۔

بتایا تو ہے مرچیں لے کر آ رہی ہوں آپ کی نظر اتارنے کے لیے مڑتے ہوئے اس نے جواب دیا۔۔۔۔۔۔

مجھے کوئی نظر نہیں لگی واپس بیٹھ جاؤ اس نے دوبارہ چیئر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اسے لگا وہ مذاق میں بات کر رہی ہے مگر وہ تو سیریس ہو گئی تھی

آپ کو کیا پتا ابھی تو آپ کسی کے بد نظروں کے حصار میں ہیں، آپ نے کہیں دیکھا ہے کہ کسی چور نے خود کو چور کہا ہے، دوبارہ اپنی جگہ آ کے چیئر کے اوپر والے حصے پر ہاتھ رکھے جھکتے ہوئے اسے اپنے تجربے سے آگاہ کیا۔۔۔۔۔

حنا میں 100 پرسنٹ شور ہو گئی ہوں کہ تم وکالت کی دنیا میں ضرور اپنے جھنڈے گاڑو گی، حمائل نے ابھرنے والے قہقہے کو روکنے کے لیے پیٹ پر ہاتھ رکھ دیا جس کا دماغ حنا نے کچھ ہی وقت میں گھما دیا تھا۔۔۔۔۔

آپ نے دیکھ لیا کس طرح میری مرچوں کا سن کر آپ کے حصار میں دراڑ پڑ گئی ایک اور بونگی ماری اس نے، اور یہی پر حمائل کی بس ہو گئی۔۔۔۔

ایک جاندار قہقہے سے اس نے چیمبر کے دوسرے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر دیا جو حنا بی بی کے رحم و کرم سے اس کے چہرے پر آیا تھا۔۔۔۔

حنا اس کی ہنسی میں کھو گئی تھی اور حمائل کی ہنسی رکنے پر نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

باہر کیبنٹس میں بیٹھے ہوئے کولیگز اپنے چیئرز کو رول کرتے ہوئے حیرانی سے آپس میں بیٹھی ہوئی ایڈووکیٹ حمائل کو دیکھ رہے تھے جس کو ہمیشہ صرف انہوں نے سیریس موڈ میں پایا تھا۔۔۔۔۔۔

##

بھائی عثمان ارسلان آیا ہوا ہے باہر آپ کا ویٹ کر رہا ہے، فرقان کے ایک گارڈ نے اسے آگاہ کیا جو اپنے کمرے میں ٹیرس پر کھڑا سیگرٹ پی رہا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹھاوں اسے میں کچھ دیر میں آتا ہوں اس نے ہاتھ کے اشارے سے گارڈ کو جانے کے لیے کہا اور اپنے موبائل سے کسی کا نمبر ملانے لگا۔۔۔۔

ہیلو مال کب تک پہنچ رہا ہے اس نے جبار کو کال کرتے ہوئے پوچھا جو ہر اللیگل کام کرنے میں فرقان کے لیے آگے رہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بھائی ابھی تو ہم کچھ مناسب موقع دیکھ رہے ہیں یہاں کا پہرا سخت ہو گیا ہے ہر طرف پولیس کھڑے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم ایسا کرو ابھی تک کچھ بھی نہ کرو، میں تمہیں کچھ دیر میں کال کرتا ہوں۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی جیسے آپ کہے موبائل کو ہاتھ میں لیے نیم جلے ہوئے سیگریٹ کو وہاں پر پھینک دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا، سیدھا اس طرف چلنے لگا جہاں پر عثمان کو بٹھایا تھا۔۔۔۔۔

خیریت تو ہے عثمان صاحب آج ہمارے غریب خانے پر کیسے آئے فرقان جس نے ڈرائنگ روم میں قدم رکھتے ہوئے عثمان ارسلان سے پوچھا۔۔۔۔۔

اس کا چہرہ دیوار کی طرف تھا اور کمر اس کی طرف تھی، مڑ کر کچھ دیر کے لیے فرقان کو دیکھا مجھے لگا تھا کہ تم تو آنے والے نہیں ہو ہمارے غریب خانے پر، اس لیے ہم نے اپنے دیدار کا شرف بخش دیا اس نے ہشاش بشاش انداز میں فرقان سے کہا اور مسکرا کر اس سے بغل گیر ہوا۔۔۔۔۔۔

ویسے تم سیاستدانوں کی یہ عادت، ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنا لیتے ہو۔۔۔۔ دونوں آمنے سامنے صوفوں پر بیٹھ کر ایک دوسرے پر باتوں سے فائرنگ کر رہے تھے۔۔۔۔

تو تم مانتے ہو کہ تم ایک گدھے ہو شاطر مسکراہٹ کے ساتھ فرقان کی آنکھوں میں دیکھ کر وہ پوچھا

میں وہ سانپ ہوں جو زہر ہونے کے باوجود بھی آپ جیسے لوگ پالنا چاہتے ہیں، اگر ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر حساب برابر کرنے کا ایک موقع دونوں ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک کہہ رہے ہو تم فرقان کبھی کبھار بچنے کے لیے سانپ کے خون کو بھی پینا پڑتا ہے معنیٰ خیزی سے اس کو اپنے پوائنٹ پر لے آیا۔۔۔۔۔

مطلب؟؟؟؟؟ جانتے ہوئے بھی انجان ہو کر اس نے عثمان سے پوچھا۔۔۔۔

جیسے کہ تم جانتے نہیں ہو آئی برو کو اچکھاتے ہوئے اس سے دوبارہ پوچھا مگر

بدلے میں فرقان نے کچھ نہیں کہا سوائے ایک سرد مسکراہٹ کے۔۔۔۔

ٹھیک ہے اگر تم مجھ سے دوبارہ کہلوانا چاہتے ہو تو سنو! فرقان اسکو سر ہلانے لگا کہ آگے بولو۔۔۔الیکشنز میں کم وقت رہ گیا ہے وہ صوفے میں تھوڑا سا ہل کے صحیح سے بیٹھ گیا ہماری پارٹی ہر طرح سے میڈیا پر ٹانٹ ہو رہی ہے، ہر طرف لوگ ہمارے خلاف بات کر رہے ہیں پر مجھے پھر بھی یہ الیکشن جیتنا ہے اور اس کے لیے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے ڈینجر زون میں ہو کر بھی اس کی اکڑ ختم نہیں ہوئی۔۔۔۔۔

اگر میں آپ کی مدد کروں تو اس کے بدلے مجھے کیا ملے گا، اسکے آنکھوں میں دیکھ کر اس نے پوچھا، جیسے اس کو کرنے کی اسے 100 فیصد یقین ہوں۔۔۔

تمہیں کیا چاہیے اس نے پوچھنا مناسب سمجھا۔۔۔۔

کچھ زیادہ نہیں بس کچھ دنوں میں میرا کچھ پیسہ الیگل طریقے سے آرہا ہے اس کو بلیک سے وائٹ منی میں چینج کرنا ہے بس، عثمان سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ کام میں خود بھی کر سکتا ہوں مگر کچھ دنوں سے ایجنسیز والوں نے مجھ پر نظر پھنسا ہوا ہے اس لیے میں خاموش on the way رکھا ہوا ہے اور میرا پیسہ ہوں، عثمان کسی گہرے نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

زیادہ سوچنے کی بات نہیں ہے عثمان صاحب ویسے بھی یہ تو آپ کے لیے روز کا کام ہے، عثمان اس کے آنکھوں میں دیکھ رہا تھا اس وقت اس کو سچ میں اس کی آنکھیں سانپ کی طرح لگ رہی تھی جس میں عجیب سی سرد مہری تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا وہ اپنے کارکردگی کے آشکار ہونے پر انجان بننے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ بھی اس شخص کے سامنے جو اس کی دنیا سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔۔۔

کیا بات کر رہے ہیں عثمان ارسلان صاحب تھوڑا سا ہنس کے اوپر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہمارا تعلق ایک قبیلے سے ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ آپ وائٹ کپڑوں میں اپنا دھندا کرتے ہیں اور میں بلیک کپڑوں میں، اور ویسے بھی مجھ سے آپ کیا چھپا رہے ہیں ڈائمنڈز کا الیگل سمگلنگ یا پھر ڈرگز کا الیگل سمگلنگ جو آپ پچھلے 10 سالوں سے سرانجام دے رہے ہیں اور آپ کے گھر والے سوائے آپ کے بیٹے کے اس سے بے خبر ہے۔۔۔۔۔۔

اس کے سارے دھندوں سے تو وہ باخبر تھا۔۔۔۔۔۔۔

اگر تم یہ سب کچھ جانتے ہو تو یہ بھی جانتے ہوں گے کہ اس الیکشنز کے لیے میں کتنا سنجیدہ ہوں، اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا اب سب کچھ چھپنے سے تو رہا اس لیے اس نے بھی سیدھا سیدھا کہہ دیا۔۔۔۔

میں نے تو اپنا بتا دیا اب اگر آپکو مسئلہ نہ ہو تو میں ڈیل پکا سمجھوا پنا سارا بوجھ پاؤں پر ڈالے تھوڑا سا جھک کے فرقان نے عثمان سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے ہم دونوں کے لیے یہ ٹھیک رہے گا گمبھیر لہجے میں اس نے رضامندی کا اظہار کر دیا جس میں اس کی مرضی بالکل بھی شامل نہیں تھی، وہ بری طرح پھنس گیا تھا کس نے کس کو زیر کر دیا یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا اس لیے

ہم نے بھی اس کو وقت پر چھوڑ دیا جس نے دنیا کے ہر پردے پر روشنی ڈال کر دنیا کے سامنے اسے روشناس کروایا ہے یقیناً اس سے بھی پردہ ہٹ کر رہے گا کیونکہ یہ قدرت کا قانون ہے جو اس کے خلاف جاتا ہے وہ زیادہ دیر تک نہ چھپتا ہے اور نہ قائم رہتا ہے.....

##

آپ کب آئے مجھے تو پتہ بھی نہیں چلا علیشاہ ابھی اپنے روم سے نیچے اتری تھی، اس نے سامنے بیٹھے آریان سے پوچھا جو لیپ ٹاپ پر آفس کا کچھ کام کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کچھ ٹائم ہو گیا ہے تم کہاں تھی؟ بغیر سر کو اٹھائیں ایک نظر بھی اسکو دیکھے اس سے پوچھا، جو ساتھ والے صوفے پر پیروں کو اوپر اٹھائے گود میں دونوں ہاتھوں کو رکھ کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

میں سو گئی تھی آپ چائے لیں گے یا کافی میں ویسے بھی بنانے جا رہی ہوں

صوفے سے دوبارہ اٹھتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔۔

بیٹھ جاؤ میں نے شف سے کہا ہے وہ ابھی لے آئے گی، اس نے لیپ ٹاپ کو بند

کر کے اپنے ساتھ سائیڈ صوفے پر رکھ دیا۔۔۔۔

علیشاہ اسکو دیکھنے لگی، آپ ہر وقت اتنے سیریس کیوں رہتے ہیں دوبارہ اسی

طرح اپنی پوزیشن میں بیٹھ کر ہر بار کی طرح ابھی بھی وہی سوال پوچھنے لگی

۔۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے ہر انسان کو اتنا سیریس ہونا چاہیے وہ لوگ مجھے سخت برے لگتے ہیں

جو کام کم اور بات زیادہ کرتے ہیں۔۔۔۔

ہمممم تو آپ اپنے اس سٹیٹمنٹ کے اپوزٹ لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔۔۔۔

I love quit and tight ppl..... یس آف کارس

میری تو سانس بند ہوتی ہے اگر میں تھوڑی دیر کے لیے چپ کر کے بیٹھ جاؤں وہ

اپنے طرف اشارہ کرنے لگی۔۔۔۔

ویسے ایک بات بتائے آپ میرے ساتھ بھی نفرت کرتے ہیں کیا؟اس نے بھی کیا دماغ لگایا تھا۔۔۔۔۔

کیوں؟آئی برو کو اچکھاتے ہوئے اس کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

کیونکہ میں بھی تو ہر وقت بولتی رہتی ہو اپنے دماغ میں ابھرے خدشوں کے بارے میں اس نے آریان کو آگاہ کیا۔۔۔۔۔۔

میرے رولز ریگولیشنز کے بھی سٹینڈرڈز ہوتے ہیں،اس کو ہر کسی پر میں آپلائی نہیں کرتا کیا تھا یہ بندہ؟.....

تو اس کا مطلب آپ میرے ساتھ نفرت نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔

اور میں ایسا کیوں کروں گا شرٹ کے آستینوں کو فولڈ کرتے ہوئے دوبارہ اس سے پوچھا؟

تھینک گاڈ ورنہ میں نے تو بور ہو کے یہاں سے بھی بھاگنا تھا اپنے بھورے بالوں کو دونوں کانوں کے پیچھے کرتے اس نے کہا۔۔۔۔۔

تم گھر سے بھاگ کر آئی ہو، اس نے علیشاہ سے پوچھا اور آنے والے شف کی طرف متوجہ ہوا جس نے ٹرے میں دو کپ رکھے تھے ایک کپ چائے کا اور ایک کپ کافی کا۔۔۔۔۔

میری جان مجھے بہت پیاری ہے، آپ کو پتہ بھی نہیں ہے میرے ماں باپ کتنے سٹریکٹ ہیں اگر میں گھر سے بھاگ گئی نہ تو سیدھا انہوں نے مجھے اوپر پہنچانا ہے، ٹرے میں رکھے ہوئے کافی کے کپ کو علیشاہ نے اٹھایا اور چائے کو آریان نے۔۔۔۔۔

ویسے تم نے جو نقشہ کھینچا ہے وہ تمہارے ماں باپ سے زیادہ خطرناک لگتا ہے چائے کا ایک گونٹ بھر کے ادیان نے اس سے کہا۔۔۔۔۔۔

بہت ڈراؤنہ ہے آپ ڈر گئے نا اس نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے نمونے سے کہا

۔۔۔۔۔۔

بغیر کچھ کہے آریان نے اس کو دیکھا جس کا مطلب تھا کہ اس دنیا میں میں اپنے باپ سے نہیں ڈرتا تو تمہارے والد سے خاک ڈروں گا مگر کیا فائدہ سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی اس کورڈز کو ڈیکورڈ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

آریان ایک تو میں آپ کی اس عادت سے بہت تنگ آگئی ہو، پتہ نہیں کچھ بولتے نہیں ہیں اور اشارے کرتے رہتے ہیں جس کی سمجھ تہ مجھے بالکل بھی نہیں آتی

کا سامنا ہوتا ہے پھر وہ دونوں introvert اور extrovert جب اس طرح اپوزٹ پولز میں تو فلو کریں گے جسطرح چائے اور کافی دو الگ نیچرز کے دو الگ مشروب ہے یہاں پر بھی ایسا ہی تھا ایک منہ کی بات سمجھتا ہے اور دوسرا آنکھوں سے کہنے کی کوشش کرتا ہے مگر اس کو سمجھنا ہر کسی کی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔

تمہاری دنیا بہت مختلف ہے اسلئے تم مجھے نہیں سمجھ سکتی، ویسے بھی میری کمپنی ہر کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

چھوڑے اسے بس میں دعا کروں گی کہ آپ کی بیوی کو اللہ تعالی بہت بڑا دل دے کیونکہ اس طرح آپ کے ساتھ رہنا تو مشکل ہے ہنستے ہوئے اس نے کہا اور ٹیبل پر پڑے ریموٹ کو اٹھا کے ٹی وی کو ان کر دیا۔۔۔۔۔۔

ٹی وی جیسے ہی ان ہوا سامنے سے کسی چینل پر حمائل کی انٹرویو چلنے والی تھی جو کچھ دنوں پہلے ریکارڈ ہوا تھا، کسی درمیانی بریک کی وجہ سے انٹرویو کو درمیان میں روک دیا گیا تھا۔۔۔حمائل کی تصویر ایک سائڈ پر نمایاں ہو رہی تھی، دوسری طرف اس کی انٹرویو چل رہی تھی اور درمیان والے حصے میں پروگرام کا ہوسٹ اور گیسٹ الیکشن کے بارے میں اور نبیل والے کیس کے بارے میں بات کر رہے تھے۔۔۔۔

تھوڑا والیوم لاؤڈ کر دو آریان نے اس سے کہا۔۔۔دونوں اپنے اپنے کپ سے ایک ایک گھونٹ بھر رہے تھے اور سامنے اینکرز کی گل افشانیاں بھی سن رہے تھے۔۔۔۔

عثمان ارسلان ہاتھ میں اخبار پکڑے اپنے سٹڈی سے نکل گیا وہ اپنے کمرے کی طرف جانے والا تھا مگر سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر اس کی طرف مڑنے لگا اور صوفے پر بیٹھ گیا وہاں پر بیٹھا کوئی بھی کچھ نہیں کہہ رہا تھا سب اس اینکرز کو سن رہے تھے۔ٹی وی پر بولا جا رہا تھا اور یہاں پر صرف سنا جا رہا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر میں حمائل کی انٹرویو پھر سے چلنے لگی اس کا اعتماد اور آنکھوں کی چمک دیکھنے کی لائق تھی۔۔۔۔۔۔۔

ابا حضور یہ ہے ایڈوکیٹ حمائل ماہ رخ جس نے نبیل ہمدانی کو اندر کروایا ہے، نعمان نے باپ سے کہا جو کچھ دیر پہلے باہر سے آیا تھا اور اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا، سب لوگ ٹی وی دیکھنے میں اتنے مصروف تھے کہ کسی نے اس کو نوٹس نہیں کیا۔۔۔

دیکھ لو اسے ابھی تک پوری طرح سے زمین پر کھڑی بھی نہیں ہوئی اور پوری دنیا اس کے پیچھے ہے، پتہ نہیں اور کیا کرے گی یہ چٹانک بھر کی لڑکی۔۔

ہاتھ میں پکڑے اخبار کو ہاتھوں میں جنجوڑتے اس نے کہا، جس کی آنکھوں سے غصہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

داداجان آپ کے سیاست اور سیٹ کا تو کوئی فائدہ نہیں ہوا ایک دو ٹکے کی لائر کی وجہ سے ارسلان فیملی کا نام ہر طرف گالیوں سے نوازا جا رہا ہے اگر آپ لوگ اپنے کالے کرتوتوں کو چھپا نہیں سکتے تو پھر اس کے کرنے کا کانفیڈنس بھی نہیں

ہونا چاہیے آریان اپنے کپ کو سامنے شیشے کے ٹیبل پر پھٹکتے ہوئے اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔۔

آریان ٹیک کہہ رہا ہے ہمیں اس لڑکی سے بات کرنا ہو گا سارے میڈیا چینلز کو ہم نہیں روک سکتے مگر اس سے بات کر سکتے ہے ہو سکتا ہے بات بن جائے۔۔۔۔

عثمان نعمان کو کھانے کے لئے تیار ہو گیا تھا وہ اسکو ایسے گھور رہا تھا، اسکا بیٹا نہ آسکے قابو تھا اور نہ اب وہ اپنے کنٹرول میں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

آپ جانتے تو ہیں آریان کتنا پوزیسیو ہے ارسلان فیملی کے نام اور رپوٹیشن کے بارے میں اس کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ اگلے الیکشنز میں ہمارے ساتھ کھڑا ہو جائیں۔۔۔۔۔۔

علیشاہ نے آریان کا کپ اٹھایا اور اس کے کمرے کی طرف بڑھنے لگی وہ بھی ان دونوں کو اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔۔۔

تم کل اس سے ملنے کا بندوبست کرو وہ حمائل کو اشارہ کرنے لگا جسکی تصویر ٹی وی پر چل رہی تھی اور میں کمرے میں جا رہا ہوں پھر ڈنر پر بات ہو گی۔۔۔۔۔۔۔

ہو جائے گا، آپ آئے میں آپ کو کمرے تک چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں اخبار کو مزید مروڑتے ہوئے اس نے زمین پر پھینک دیا اور اپنے کمرے کی طرف جانے لگا پیچھے نعمان پریشان بیٹھا ہوا بیٹے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

##

ماما میں آپ کی ہیلپ کر دوں، حمائل نے نغمہ بیگم سے کہا جو کب سے کچن میں کام کر رہی تھی۔۔۔

نغمہ نے مڑ کر دیکھا حمائل شیلف کے ساتھ کھڑی تھی تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ جاؤ جا کے بھابی کے ساتھ بیٹھ جاؤ وہ اکیلی ہو گی۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے نائلہ بیگم اور بیرسٹر سجاد رحمانی شیراز ہاؤس میں آئے تھے ان کے ساتھ ان کا بیٹا بھی تھا جو امریکہ سے سافٹ ویئر انجینیئرنگ مکمل کر گیا تھا اور ابھی ایک ایجنسی میں کام کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تم جاؤ نا حمائل یہاں پر گرمی ہے اسکے کہنے پر بھی وہ نہیں گئی تھی، اور بھابی کے ساتھ بھی کوئی نہیں ہے، تم جانتی تو ہو تمہارے بابا اور سجاد بھائی جب باتوں میں لگ جائے کسی کو نہیں دیکھتے۔۔۔۔۔۔۔

ماما ان کے ساتھ ڈیڈ ہے آپ یہاں پر اکیلی کام کر رہی ہے اور بس کریں اور کتنے چیزیں پکائے گی

اس نے پلیٹس میں سجے کھانے کے چیزوں کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

میرے ساتھ سلمیٰ ہے وہ میری ہیلف کر رہی ہے میں بس کچھ دیر میں آتی ہو۔۔۔۔

ٹھیک ہے جلدی آجائیں، میں آپکا ویٹ کر رہی ہو اور نائلہ آنٹی بھی، پلیٹ سے ایک پکوڑا اٹھاتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔

باہر شیراز اپنے دوست سجاد رحمانی کے ساتھ فل موڈ میں گپ شپ لگانے میں مصروف تھا، نائلہ بیگم اور سدیس بھی انہی کے ساتھ مسکرا رہے تھے

پتہ نہیں یہ ہماری بیگم کیوں نظر نہیں آرہی، شیراز صاحب نے مست موڈ میں حمائل سے پوچھا وہ انہی کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ انکل انٹی کے لیے زبردست سی چائے لا رہی ہے اس نے پورے اسپائسی انداز میں کہا۔۔۔۔

دیکھ لو سجاد میری وجہ سے آج تم ہماری بیگم صاحبہ کے ہاتھ کے چائے پیو گے اس نے فخریہ انداز سے کہا۔۔۔۔

یہ موقع ہمیں بھی دیا کرو کبھی کبھار، سجاد نے بھی اسی طرح جواب دیا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں میرے یار ہم سب تمہارے گھر میں ڈیرے کے لیے پلان کر رہے ہیں کیوں بھابی اس نے نائلہ بیگم سے پوچھا۔۔۔۔۔

بھائی جان ہم آپ کا ویٹ کریں گے ویسے بھی مجھے اور سجاد کو ایک بیٹی کی کتنی خواہش تھی مگر جو اللہ کی مرضی ہم دونوں تو حمائل کو دیکھ کر اپنی بیٹی کا نقشہ آنکھوں میں سجاتے ہیں، میں تو کہہ رہی ہو آپ لوگ ہمارے ہاں شفٹ ہو جائے ماحول میں بیٹی والی بات پر خاموشی چھا گئی تھی، سجاد اور شیراز کی نام ختم ہونے والی باتیں بھی رک گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تھینک یو انٹی آپ بہت اچھی ہیں وہ اسکے قریب ہو گئی، مجھے جب بھی موقع ملے گا میں آپ سے ملنے ضرور آؤں گی لیکین آپ نے جو افر دیا ہے اس پر بھی سوچا جا سکتا اس نے اسکے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔۔

خوش رہو بیٹا وہ مسکرائی تھی ماحول میں تناؤ کم ہونے لگا سبھی ان دونوں کو دیکھ رہے تھے واپس ان کے زبانوں نے بھی حرکت کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سدیس آپ کیوں چپ بیٹھے ہیں حمائل نے اس سے پوچھا جو کچھ دیر پہلے ان سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

میں آج صرف دیکھنا چاہتا ہوں کیونکہ تین سالوں سے میں حمائل نامہ سن رہا ہوں۔۔۔۔

تو کیا آپ بور ہو رہے ہیں حمائل نامے سے۔۔۔۔

میں نے تو ایسا نہیں کہا مسکراتے ہوئے وہ صفائی دینے لگا۔۔۔۔۔

کیا کرتے ہیں آپ سدیس بیٹا؟؟؟؟؟ شیراز صاحب نے اس سے پوچھا۔۔۔

انکل میں ایک ایجنسی میں کام کر رہا ہوں پہلے امریکہ میں کرتا تھا، وہاں پر اس کی ایک برانچ تھی اب یہاں پر آنے کے بعد میں نے یہاں کمٹینیو کر لیا۔۔۔۔۔۔

ویلڈن بیٹا آپ جیسے لوگ ہمارے ملک کا مستقبل ہیں، رکنا نہیں ہے جتنا کر سکتے ہو کروں یاد رکھو یہ تمہارا وقت ہے۔۔۔۔۔

تھینک یو انکل، یو میڈ مائ ڈے۔۔۔۔

شیراز نے صرف سر ہلایا تھا کچھ دیر میں شیراز صاحب اور سجاد صاحب کے درمیان ایک اور ٹاپک پر بات کرنا شروع ہوئی۔۔۔۔۔۔

آجاؤں سدیس لان میں چلتے ہیں ویسے بھی ڈیڈ اور انکل کا گپ شپ لیول ہائی ہونے والا ہے اس نے سامنے صوفے کے طرف اشارہ کیا جس میں سجاد اور شیراز صاحب بیٹھے تھے وہ پھر سے باتوں میں مشغول ہو کر ارد گرد کو بھولنے لگے

۔۔۔۔۔

آنٹی آپ ٹینس مت ہو، ماما آنے والی ہے آپ کو کمپنی دینے کے لیے جاتے ہوئے اس نے نائلہ بیگم

سے کہا۔۔۔۔

سدیس اور حمائل دونوں اٹھ کر لان کے طرف جا رہے تھے اور نغمہ بیگم فریش ہو کر اپنے کمرے سے باہر نکلنے لگی تھی وہ بھی تقریباً فارغ ہو گئی تھی دونوں ایک دوسرے کو کراس کرنے لگے۔۔۔۔۔۔

ماما جلدی جائے آنٹی اکیلی بیٹھی ہوئی ہے راستے میں حمائل نے ماں سے کہا۔۔۔

تم دونوں کہاں جا رہے ہو حمائل کے ساتھ سدیس کو دیکھ کر اس نے پوچھا

۔۔۔۔

ہم لان میں جا رہے ہیں۔۔۔۔

جلدی آ جاؤ پھر چائے بس لگنے والی ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بس ہم دس منٹ میں آ رہے ہیں، روز کی طرح آج بھی حمائل لان میں کچھ دیر کے لیے چہل قدمی کے لیے باہر آئی تھی مگر آج اس کے ساتھ سدیس بھی تھا دونوں ساتھ ساتھ قدم اٹھا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

میں نے بابا سے آپ کے بارے میں بہت کچھ سنا ہے سدیس نے حمائل کو دیکھ کر کہا جس کے بال ہلکے ہلکے ہوا سے اڑ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

اچھا کیا سنا ہے اس نے سمائل پاس کرت ہوئے تجسس سے پوچھا۔۔۔۔

یہی کہ آپ ایک اچھی لائر ہیں۔۔۔۔

یہ بات میرے ڈیڈ سے پوچھ لو تو پتہ چل جائے گا وہ کہہ رہے ہیں کہ میں پچھتا رہا ہوں کہ میں نے تمہیں لاء کیوں پڑھایا ہے۔۔۔۔۔۔

آج کل آپ کے انٹرویوز بھی خاصی وائرل ہو رہے ہیں میں نے بھی بہت دفعہ دیکھے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس اس کے علاوہ اور کام نہیں ہے ہمارا اسنے منہ کو بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیا آپ کو اچھا نہیں لگتا سدیس نے پھر سے سوال پوچھا۔۔۔۔۔

مجھے فضول کا ہلہ گلہ نہیں اچھا لگتا اور یہ میڈیا ٹی وی چینلز یہ صرف آگ لگا رہے ہیں کوئی صحیح سے اپنا کام نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ جس پوزیشن پر ہے وہاں پر پہنچنے کے لیے لوگوں کو بہت سال لگ جاتے ہیے وہ اس کو اس کے اہمیت کا احساس دلا رہا تھا اور رہی بات میڈیا کی تو جو ٹرینڈ میں اسی کے لئے میڈیا ہے وہ اسکو دیکھ کر کہنے لگا جو اپنے بالوں کو بار بار چہرے سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا ویسے بھی میرا تعلق صرف میرے کام سے

ہے۔۔۔۔۔۔

ویسے ایک بات پوچھوں آپ سے، سدیس نے اجازت لیتے ہوئے اس سے کہا

۔۔۔۔

ہاں کہیے اس نے ایک نظر اس کو دیکھا کہ آخر ایسا کیا پوچھنے والا ہے۔۔۔۔۔

آپ جب میرے ساتھ باہر آ رہی تھی آپ کا موڈ کافی اچھا تھا اور اب آپ بہت سیریس موڈ میں ہیں وہ مسکرائی تھی اور دوبارہ سے آہستہ آہستہ قدم اٹھانے لگی

۔۔۔۔۔۔

یہ میری عادت ہے اس لیے میرے ساتھ کوئی ٹکتا نہیں ہے میرا اگر کسی کے ساتھ ٹائم سپینڈ نہ ہوا ہو تو اس طرح میرے موڈ سونگز ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔

کیا آپ کو برا لگا پھر سے رکتے ہوئے سدیس سے اس نے پوچھا۔۔۔۔۔

مجھے برا نہیں لگا تھوڑا سا عجیب لگا وہ اسکو دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔۔۔۔

چلو اندر چلتے ہیں ماما نے آپ لوگوں کے لیے چائے بنایا ہے اور ویسے بھی میری ماما کے ہاتھ میں کافی ٹیسٹ ہے آپ کو مس نہیں کرنا چاہیے۔۔۔۔۔

شیور ویسے بھی میرا چائے کے بغیر دن گزارنا بہت مشکل ہے۔۔۔۔

دونوں اندر کی طرف بڑھنے لگے ڈائننگ ٹیبل پر سب لوگ چائے کے لیے بیٹھے تھے، حمائل اور سدیس بھی آمنے سامنے چیئرز پر چائے کے لیے بیٹھ گئے ہر کوئی ہنس رہا تھا، مسکرا رہا تھا یہ چھوٹی سی فیملی بالکل کسی رونق کی طرح لگ رہی تھی تھی۔۔۔۔

##

مبارک ہو ایڈووکیٹ آخر کار تمہارا یہ کیس بھی سالو ہو گیا، حمائل کے ایک سینیئر کولیگ نے اس سے کہا جو ابھی بس کوٹ سے آئی تھی مگر عدالت سے نکلنے کے بعد لائیو انٹرویو ہونے کی وجہ سے حمائل کے پہنچنے سے پہلے، سب لوگ کیس جیتنے کے بارے میں جان گئے تھے۔۔۔۔۔

تھینکس ایوری ون یہ سب کچھ آپ لوگوں کے سپورٹ کی وجہ سے ممکن ہوا ہے، آج کل کے ٹائم میں کون سچائی کا ساتھ دے کر اپنے آپ کو خطرے میں ڈالتا ہے، آئی ایم لکی آپ جیسے سینیئرز مجھے ملے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کانفرنس روم میں بہت سارے لوگ جمع ہوئے تھے جن میں زیادہ تر حمائل سے سینیئر تھے۔۔۔۔۔

سر سجاد کہاں ہے بیرسٹر کو وہاں پر نہ دیکھ کر حمائل نے اپنے ایک کولیگ سے پوچھ لیا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے کسی ضرور کام سے کچھ دیر پہلے گئے تھے، کچھ دیر میں ہو سکتا ہے آجائے

۔۔۔۔۔۔۔۔

جب وہ آئے پلیز مجھے انفارم کر دیجئے گا میں اپنے کیبنٹ میں جا رہی ہوں اپنے بیگ اور کیس فائل کو اٹھا کر وہ کانفرنس روم سے نکلنے لگی جس میں آج کے جیتے ہوئے کیس کو سیلیبریٹ کیا جا رہا تھا۔۔۔۔

یہ کیس اتنا ہائی پروفائل تو نہیں تھا مگر اس سے پہلے حمائل نے جو کیس سالو کیا تھا میڈیا والوں کی نظر اس پر پڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ مہینے پہلے سجاد رحمانی کے چیمبر میں ایک کیس آیا تھا جس میں ایک لڑکے کی ساری پراپرٹی کو اس کے چچا اور چچازاد بھائیوں نے ہڑپ لیا تھا، باپ کے مرنے کے بعد لڑکے سے رہنے کے لیے گھر کا چھت بھی چھین لیا گیا تھا، جتنے بھی لائرز اور ایڈوکیٹ تھے چیمبر میں سب اپنے اپنے کیسز میں مصروف تھے، اس کے علاوہ جتنے بھی ثبوت تھے سارے کے سارے اس لڑکے کے خلاف جا رہے تھے

۔۔۔۔۔

لڑکے کے چچا اور چچازاد بھائیوں کا کہنا تھا، اس کے باپ نے زندگی میں ہی اپنے سارے پراپرٹی کو سیل کروایا ہے اور انہی کے ساتھ کلیئر کٹ ثبوت موجود تھے جس کو وہ عدالت میں پیش کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حمائل نے کیس لے تو لیا مگر شروع شروع میں اس کو بھی کوئی سمجھ نہیں آ رہی تھی، پھر ایک کے بعد ایک کڑے جڑنے میں اس کو سات مہینے لگ گئے اور آج عدالت میں کیس کا نتیجہ سنوایا گیا، جس میں اس لڑکے کو اس کے باپ کی پراپرٹی

واپس دی گئی اور اس کے چچا اور چچازاد بھائیوں کو کچھ سالوں کے لیے قید اور بھاری جرمانے کی سزا سنائی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ حمائل کی ایک اور بڑی کامیابی بننے والی تھی اور اس میں میڈیا کا بہت اہم رول تھا۔۔۔۔

جس طرح ہر ایک پروفیشن کا ایک خاص ٹائم پیریڈ ہوتا ہے، جس میں کامیابی کے چانسز عروج پر ہوتے ہیں حمائل بھی اسی سٹیج پر تھی۔۔۔۔

ہر انسان زندگی میں اس پیز سے کزرتا ہے ہر کسی کے ساتھ خود کو نمایاں کرنے" ہوتی ہے اگر اس وقت کچھ کرنے کی ضرورت ہوتی opportunity کی ہے تو صرف محنت اور یقین کی ہوتی ہے اس کے بعد آپ کا کریئر امر ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا یقینا یہ سب کچھ آسان نہیں ہوتا مگر دنیا آپ کو تب دیکھتی "ہے جب آپ عروج پر ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ آپ سے عثمان ارسلان ملنے کے لیے آئے ہیں, فون پر ریسپشنسٹ لڑکی نے کال کر کے حمائل کو انفارم کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں تو ابھی فری نہیں ہو مجھے گھر کے لئے نکلنا

ہے آپ ان سے کل کا کہے۔۔۔۔۔

میم وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے آپ سے ارجنٹ ملنا ہے، گیٹ اپ سے بھی اچھے خاصے لگتے ہیں حمائل نے ہاتھ میں پہنے ہوئے واچ کے طرف دیکھا۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے بھیج دو انہیں۔۔۔۔

میم ایک چینل والے بھی آئے ہیں، وہ بھی ملنے کا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔

میں ایک سے ملو گی اب جو بھی کرنا ہے۔۔۔۔۔۔

ان کو بیجھ دو اندر چینل والوں کو پھر کا کہہ دے گے ریسپشنسٹ لڑکی نے اپنے رائے کا اظہار کر کے پھر سے حمائل سے آنے کی پرمیشن جاننا چاہی۔۔۔۔

اس کے سر میں بہت درد ہو رہا تھا ابھی کچھ دیر پہلے وہ چائے کا کہہ کر آئی تھی ،ٹھیک ہے بھیج دو انہیں۔۔۔۔۔۔۔

سر آپ جا سکتے ہیں ریسپشنسٹ لڑکی نے حمائل کا پیغام دے کر عثمان سے کہا جو تھوڑی دیر کے لیے دیوار میں بنے کھڑکی سے باہر کی طرف روڈ پر دیکھ رہے تھے ،اس کے گارڈ اس کے ارد گرد تھوڑے فاصلے پر اس سے کھڑے تھے۔۔۔

عثمان نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے پیچھے گارڈز کو آنے سے روک دیا اور وہاں کے ایک ہیلپر کے تھرو حمائل کے آفس میں پہنچ گیا۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کی وہ کیبنٹ کے اندر قدم رکھتا اس کے فون پر اس کے بیٹے کی کال آنے لگی۔۔۔

ہاں نعمان! خیریت تو ہے عثمان نے بیٹے سے کہا جو صبح الیکشن کے سلسلے میں کسی سے میٹنگ کرنے کے لیے گیا تھا۔۔۔۔۔

جی ابا حضور! سب ٹھیک ہے آپ وکیل سے ابھی ملنے تو نہیں گئے؟؟؟

نہیں بس ملنے والا تھا تمہاری کال آگئی اس کے چیمبر میں ہوں۔۔۔

آپ تھوڑا ویٹ کریں میں بس پہنچ گیا ہوں، چار پانچ منٹ میں نعمان سیاہ شلوار قمیض اور سیاہ کوٹ پہنیں سجاد رحمانی کے چمبر میں پہنچ گیا عثمان ارسلان بھی رک کر اس کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

چلیں ابا حضور نعمان نے باپ سے کہا جو وہاں کے ایک صوفے پر ویٹنگ ایریا میں بیٹھا تھا۔۔۔

تم کیوں میرے پیچھے آئے ہو، تمہاری تو میٹنگ تھی صوفے سے اٹھ کر اپنے کپڑوں کو تھوڑا سا جھٹکا دے کر نعمان سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ سے ملتے ہیں وہ جلدی میں لگ رہا تھا اس کے بعد آپ کو سب کچھ بتا دوں گا۔۔۔۔۔

چلو آؤں چلتے ہیں، دونوں حمائل کے کیبنٹ میں داخل ہو گئے، وہ چائے پی رہی تھی اور ساتھ میں لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کرنے میں بھی مصروف تھی السلام علیکم نعمان نے سلام کر کے اس کو اپنی طرف متوجہ کر دیا۔۔۔۔

وعلیکم السلام آئے بیٹھے، ان کو سامنے چیئر زپر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔۔

جی بتایئے آپ مجھ سے کس سلسلے میں ملنا چاہتے تھے باری باری دونوں کو دیکھ کر ان سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

وکیل صاحبہ مل تو ہم بہت پہلے ہو چکے ہوتے اگر ہمیں یہ وقت پر علم ہو جاتا کہ نبیل ہمدانی کو آپ نے اندر کروایا ہے، ایک پیر کو دوسرے پیر پر رکھ کر حمائل سے عثمان نے اپنے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

اسکیوزمی! آپ ہیں کون بہتر ہوگا کہ آپ سیدھا پوائنٹ پر آجائیں کیونکہ میرے پاس فضول ٹائم بالکل بھی نہیں ہے، اس نے چڑھنے والے انداز میں عثمان سے کہا جس کی بات کم اور دھمکی زیادہ لگی اس کو۔۔۔۔۔۔۔

نبیل ہمدانی اس وقت میرے پارٹی میں تھا جس وقت تم نے اس کے کیس کو لے لیا تھا ایسا کہہ رہا تھا جیسے کہ سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی اس کی رعایا ہو۔۔۔۔۔۔

اب کیس تو ختم ہو گیا مگر تمہارے دن بدن کے انٹرویوز کی وجہ سے ہماری پولیٹیکل ساخت کو بری طرح اثر انداز کر رہا ہے، بہتر ہوگا کہ تم اپنے اس انٹرویوز کو تھوڑا بریک لگاؤ جس طرح یہ ہمارے ریپوٹیشن کو خراب کر رہا ہے ہو سکتا ہے آپ پر بھی اپنا برا اثر چھوڑ دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلے تو آپ ذرا تصحیح کریں، میں آپ کے لیے تم نہیں ہو آپ ہو اور دوسری بات آپ کی دھمکیوں سے میں ڈرنے والی نہیں ہوں۔۔۔

لگتا ہے آپ کو پتہ نہیں ہے کہ آپ کے پارٹی سے تعلق رکھنے والے اس کرپٹ کریمینل نبیل ہمدانی نے بھی مجھے ڈرانے کی بہت کوشش کی تھی مگر اس نے بھی منہ کے بل کھایا۔۔۔۔

اگر وہ اپنے عمر کا خیال نہیں رکھ رہا تھا فضول بکا جا رہا تھا تو وہ کیوں کرے، دل جلانے والی سمائل کے ساتھ اس کے آنکھوں میں آنکھیں کے ڈال کر عثمان سے اس طرح بات کر رہی تھی جس طرح اس کا ٹون تھا۔۔۔۔۔۔

لگتا ہے تم مجھے جانتی نہیں ہو لڑکی جتنی عمر تمہاری ہے اس سے دگنا میرا تجربہ ہے ،دو منٹ نہیں لگیں گے مجھے تمہارے اس وکالت کو ختم کرنے میں عثمان نے اپنے بے عزتی پر تیز آواز میں اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اباجی کیا کر رہے ہیں آپ تھوڑا آرام سے بات نہیں کر سکتے نعمان نے باپ سے قریب ہو کر تنبیہ کیا۔۔۔۔

میری مانے تو اپنے اباجی کے تجربے کو ذرا اپڈیٹ کیجئے حمائل نے نعمان صاحب سے کہا جو باپ سے آہستہ کرنے والی بات کو ان انٹینشنلی حمائل کے کانوں تک پہنچا دیا تھا۔۔۔۔

چلیں میں آپ کو سمپل سا مشورہ دیتی ہوں لیپ ٹاپ کو سائیڈ پر کرتے ہوئے وہ شروع ہو گئی، جیسے کہ سامنے بیٹھا ہوا شخص بس یہی کرنے کے لیے آیا ہے.....

آپ جائیں اور اس بار میرے بارے میں پوری ہوم ورک کر کے واپس آئے گا کیونکہ اس طرح کی جو کس تو میں روز سنتی ہوں، عثمان کے آنکھوں میں پھر سے دیکھتے ہوئے اپنے ایک ایک لفظ سے اس کا خون جلانے کا ٹان چکی تھی۔۔۔۔۔

عثمان اس کی آنکھوں میں اس اعتماد کو دیکھ رہا تھا جس کی بنیادیں بہت گہری تھی، جس کو ہلانا ہر کسی کے بس کا کام نہیں تھا جو اعتماد صرف آپ کے اندرونی شفافیت اور اچھائی سے بن کر دوسرے لوگوں کے آنکھوں کو چندھیا سکتا ہے اس کے زبان کو بھی لگام لگ گیا تھا۔۔۔۔۔

دیکھیے آپ سمجھنے کی کوشش کیجئے اگر آپ تھوڑا سا کا پریٹ کر کے اپنے انٹرویوز کو تھوڑا لیٹ کر دے گی تو ہمارے لیے اچھا ہو گا نعمان نے ایک بار نرمی سے بات بنانے کی کوشش کر دی۔۔۔۔۔۔

انٹرویوز کرنا یا نہ کرنا یہ مجھ پر ڈیپینڈنٹ ہے کسی اور کے کہنے سے میں اپنے فیصلے نہیں بدلتی اور یہ بات آپ بھی جانتے ہوں گے کہ یہ کیس دوبارہ سے ہائی لائٹڈ آپ کے مخالفین کی وجہ سے ہوا ہے جو نبیل ہمدانی کو باہر نکلوانے کے لیے اس کیس کو دوبارہ ری اوپن کرانا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

لہجے کو حد درجہ سنجیدہ رکھتے ہوئے اسی طرح ہر بات کا جواب دے رہی تھی
جس طرح سامنے والے کا انداز ہوتا تھا یہی تو اسکی خاصیت تھی۔۔۔۔۔۔
مجھے لگتا ہے آپ جو کہنا چاہتے تھے آپ کہ چکے ہیں اب آپ لوگ جا سکتے ہیں وہ
دوبارہ سے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوئی، اس کا دماغ بری طرح سے ان
دونوں کی وجہ سے خراب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔
ایڈوکیٹ حمائل ماہ رخ عثمان نے ٹیبل پر پڑے نیم پلیٹ کو ہلکا سا ٹچ کیا جس پر
اس کا نام لکھا ہوا
تھا۔۔۔۔۔
مجھے تمہارا یہ انداز یاد رہے گا اس نے اس کی طرف دیکھا جو ٹھیڑی نظروں سے
اس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔
مجھے لگتا ہے آپ جانے والے ہیں اپنے لہجے کو بہت مشکل سے کنڑول میں رکھ
کے اس سے ان ڈائریکٹلی یہاں سے دفع ہو جانے کو کہا۔۔۔۔
چلیں ابا حضور نعمان نے باپ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اسے اٹھنے کے لیے کہا
جس کا ارادہ کہیں سے بھی اٹھنے کا نہیں دکھ رہا تھا۔۔۔۔

یہ سر پھرا آدمی جاتے جاتے حمائل کو گھوریوں سے نوازنا نہیں بھولا یہاں پر بھی بات بننے سے پہلے بگڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی بار اپوائنٹمنٹ کے بغیر مت آئے گا، دو قدم لینے کے بعد پیچھے سے حمائل نے آواز دے کر انہیں کہا نعمان نے تھوڑا مڑتے ہوئے اس کو دیکھا جو چائے کا کپ منہ سے لگائے ایک ایک گھونٹ بھر رہی
تھی۔۔۔۔۔۔

بغیر ایک لکیر بھی چہرے پر لائے اس نے اس کے باپ (جو ایک ٹھیڑا پولیٹیشن تھا) کی اینٹ سے اینٹ بجادی جس کے ساتھ گھر اور باہر دونوں میں کوئی بھی بات کرنے سے پہلے کئی مرتبہ سوچتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

##

مام آپ کیوں آئی مجھے بلایا ہوتا، آریان نے عائشہ بیگم سے کہا، اس کا کمرہ دوسرے فلور پر تھا ہارٹ سرجری ہونے کی وجہ سے اوپر چڑھنا عائشہ بیگم کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

تم کیوں ڈنر کے لیے نہیں آئے بڑے سے صوفے پر آریان کے ساتھ بیٹھ کر اس کے بالوں کو ماتھے سے ہٹایا جو کچھ دیر پہلے فریش ہو کے واش روم سے نکلا تھا

۔۔۔۔

موڈ نہیں کر رہا تھا جب بھوک لگے گی تو کھالوں گا آپ ٹینشن مت لیں۔۔۔

آپ بتائیں آپ نے کھانا کھالیا اور میڈیسنز لے لیے ہیں، اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اس سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

میں نے لے لیے ہیں اور کھانا بھی کھالیا ہے مگر تمہاری وجہ سے نیند نہیں آرہی

۔۔۔۔۔۔۔۔

کہا نا مام میں کھالوں گا آپ ریسٹ کر لیں۔۔۔۔

کیسے ٹینشن نہ لوماں ہو تمہاری، تم نے ابھی تک کچھ بھی نہیں کھایا اور میں سو جاؤں کوئی فکر کرنے والی لاؤں اپنے لیے میں بھی سکون کی نیند پھر سو سکوں گی۔۔۔۔۔۔

ماما آپ نے پھر سے اپنا فیورٹ ٹاپک شروع کر دیا ہے میں بچہ تھوڑی ہوں اپنا خیال خود رکھ سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔

یہی تو میں تمہیں کہہ رہی ہوں ماشاءاللہ سے 30 سال کے ہونے والے ہو اب تو شادی کر لو ورنہ تمہارے جتنے نخرے ہیں نا مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں اس طرح بوڑھے نہ ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

ماما آپ کا بیٹا بوڑھا ہو کے بھی اتنا ہی ہینڈسم لگے گا جتنا ابھی ہے اپنے خوبصورت مسکان کے ساتھ اس نے ماں کے سارے خدشوں کو دور کر دیا۔۔۔۔۔۔

تمہاری آنکھیں ریڈ کیوں ہو رہے ہیں عائشہ بیگم نے قریب سے اس کے آنکھوں میں دیکھا جس میں سرخ دوڑے صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں بس سر میں تھوڑا سا درد تھا، پین کلر لیا ہے ابھی ٹھیک ہو جائے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔

اور تم کہہ رہے ہو کہ میں اپنا خیال رکھ سکتا ہوں یہ خیال رکھ رہے ہو تم، اس کی ماں نے اپنا خیال رکھنے پر چوٹ کر کے ڈانٹتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔

اب آپ پلیز شادی نامہ پھر سے شروع مت کرنا ماں کی منہ کی بات کو چھین لیا اس نے۔۔۔۔۔۔

تو کیا برائی ہے شادی کرنے میں کبھی نہ کبھی تو کرنی ہے بہتر ہے کہ ابھی کسی اچھی سی لڑکی سے شادی کر کے سیٹل ہو جاؤ دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے یہ مائیں بیٹوں کے ہر مسئلے کا حل بس شادی میں ڈھونڈتی ہے۔۔۔۔۔۔

مما میں جس طرح کی لڑکی چاہتا ہوں وہ اس دنیا میں ابھی پیدا نہیں ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

اب جب تم نے اپنے سٹینڈرڈز کو برج خلیفہ پر رکھے ہیں تو وہاں پر پہنچنا کسی لڑکی کی بات تو نہیں ہے نا، عائشہ بیگم نے اس کے نخریلے مزاج پر طنز کرتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔۔

کیوں نہیں پہنچ سکتی جب میرے سٹینڈرڈز وہاں پر پہنچ سکتے ہیں تو اس لڑکی کو بھی ہر لحاظ سے وہاں تک پہنچنا ہو گا جس کا نام آریان ارسلان سے جڑے گا۔۔۔۔

میرے بیٹے تمہارا تو اللہ ہی حافظ ہے چھوڑو اب اسے، نیچے آؤں میرے ساتھ تم کھانا کھالو پھر ساتھ میں چائے پیئیں گے۔۔۔۔۔

بابا آئے ہے کیا؟ دونوں ہاتھوں کو ماں کے ارد گرد لپیٹے کمرے سے نکل کر سیڑھیوں میں ایک ایک سٹیپ لیتے ہوئے اس نے ماں سے پوچھا۔۔۔

ہاں آئے ہے سٹڈی میں ابا جان کے ساتھ ہیں۔۔۔۔۔

بابا کو بھی تھوڑا سا احساس نہیں ہے کہ وہ آپ کو ٹائم دیا کرے۔۔۔۔۔۔۔۔

الیکشنز کے دنوں میں ایسا ہی ہوتا ہے ویسا بھی میرے ساتھ ساری ساری دن علیشاہ بیٹھی ہوتی ہے اور شام میں تم آجاتے ہو میرے لیے اتنا ٹائم کافی ہے سچ میں اس ماؤں کا دل بڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

##

ہیلو مسٹر آپ کہا جا رہے ہے۔۔۔۔۔

حنا جو اپنے کیبنٹ سے کچھ دیر پہلے باہر نکلی تھی کسی انجان شخص کو دیکھ کر اس کے طرف بڑھنے لگی جو دوسرے فلور پر جانے والا تھا۔۔۔۔

اسکیوزمی آپ کون ہیں بغیر کوئی جواب دیے اس نے بھی سوال کیا۔۔۔۔

پہلے سوال میں نے کیا تھا نا تو پہلے میرے سوال کا جواب بنتا ہے، ایک ہاتھ کو کمر پر رکھ کر اس کے سامنے لڑاکا عورتوں کی طرح کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

اس شخص نے ایک سٹیپ پیچھے کی طرف لیا اور اس پٹاخہ کو اوپر سے نیچے کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

وہ ہیلو آئنسٹائن کے رشتہ دار کیا اوپر نیچے دیکھ کر سکین کر رہے ہو۔۔؟ حنا نے اس کے نظروں سے الجھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔

نہیں دیکھ رہا ہوں کہ اتنی ہوں نہیں جتنی باتیں تم نے ابھی کر لی، اس شخص کو اس کی باتوں پر ہنسی آ رہی تھی کیونکہ وہ یہاں پر ایسا کوئی نمونہ ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تمیز سے بات کریں آپ، مجھے لگتا ہے کہ آپ کو اپنے نظروں کا علاج کروانا چاہیے جو آپ کو میں نظر نہیں آ رہی۔۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑے فائل سے اس کی آنکھوں کے طرف اشارہ کرتے ہوئے سائیڈ سے جانے والی تھی کہ پھر سے دو تین قدم لینے کے بعد رک گئی۔۔۔۔۔

آپ نے تو بتایا بھی نہیں کہ کہا جارہے ہو دوبارہ سے یاد آنے پر ہاتھ کو کان تک لے جاتے ہوئے بچوں کی طرح کہنے لگی۔۔۔۔۔۔

آپ آج یہاں پر کیسے ؟؟؟ خیریت تو ہے ؟ حمائل نے سامنے کھڑے ہوئے شخص سے پوچھا جو سیڑھیوں سے نیچے کی طرف آرہی تھی۔۔۔۔۔

میں اسلام آباد جارہا تھا، سوچا اس سے پہلے بابا سے ملو اور آپ سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔۔۔۔

تو آپ یہاں پر کیوں کھڑے ہیں آئے نا ویسے بھی سجاد سر اوپر ہے۔۔۔۔۔

ایک منٹ حنا نے جلدی سے کہا جوان دونوں کو حیرانی سے دیکھ رہی تھی کیونکہ یہ شخص اس نے پہلے یہاں پر کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ حمائل ہر کسی کے ساتھ اس طرح بات کرتی تھی۔۔۔۔

آپ جانتی ہیں انہیں سیڑھیوں میں حمائل اور سدیس کے درمیان کھڑی ہو کر حمائل سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں میں جانتی ہوں یہ سدیس رحمانی سجاد سر کے بیٹے اور ہمارے فیملی فرینڈ ہیں اور یہ ہے حنا زبیر میری کولیگ اور ٹیم ممبر بھی اس نے دونوں کا تعارف کروایا۔۔۔۔

اچھا یہ بات تو میں ان سے پوچھ رہی تھی پر یہ تو کچھ بول نہیں رہے تھے حنا نے سدیس کو اشارہ کیا کیونکہ اب اس کے الجبرک کا سوال حل ہو گیا تھا۔۔۔اس نے دونوں ہاتھوں کو پینٹ کے جیبوں میں رکھ کے اس کے باتوں پر ہنس رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

آپ یہاں پر بھی شروع ہوئی تھی حمائل نے سر کو ناں میں ہلاتے ہوئے حنا سے پوچھا۔۔۔۔۔

تو میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا اس لیے میں پوچھ رہی تھی معصوم چہرہ بناتے ہوئے اس نے اپنے دفاع میں کہا۔۔۔۔۔

سدیس آپ آئے ویسے بھی اس کا کچھ نہیں ہو سکتا حنا کو سٹیئرز میں اس طرح چھوڑ کر دونوں اوپر کی طرف بڑھنے لگے پیچھے حنا اپنے کہے ہوئے باتوں پر پچھتا

رہی تھی مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ چڑیا چک گئی تھی

کھیت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

عثمان ارسلان آپ سے ملنے کے لیے کل چیمبر آیا تھا

بیرسٹر سجاد نے حمائل سے پوچھا جو سدیس کے ساتھ اس کے آفس میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

یہ کون ہے؟ حمائل نے نا سمجھی سے سجاد رحمانی کو دیکھ کر پوچھا کیونکہ اس نے واقع میں اس طرح کا کوئی نام نہیں سنا تھا۔۔۔۔۔۔۔

نبیل ہمدانی جس پارٹی سے تعلق رکھتے تھے عثمان ارسلان اس کا سی ایم ہے جو کل تمہارے آفس میں آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اچھا آپ اس کی بات کر رہے ہیں آیا تو تھا اس کا بیٹا بھی شاید اس کے ساتھ تھا مگر میں نے نام نہیں پوچھا تھا اور نہ ضروری سمجھا تھا اس لیے مجھے نام نہیں معلوم۔۔۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہے تھے؟ بیرسٹر سجاد نے اب اصل سوال پوچھ لیا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بس مجھے ایک جوک سنانے کے لیے آئے تھے بے پرواہی سے اس نے کہا جیسے ان کا آنا اس کے لیے روز کی بات ہو۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا؟ بیرسٹر نے اپنے چشموں کو آنکھوں سے ہٹائے پریشانی سے پیشانی پر ایک دو بل کو بنائیں آگے ہوتے ہوئے حمائل سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

وہ مجھے ان ڈائریکٹلی دھمکی دے رہے تھے کہ میں اپنی انٹرویوز کو بند کروں کیونکہ اس سے ان کا پولیٹیکل کریئر ڈیمج ہو رہا ہے اور اگر میں نے ایسا نہیں کیا تو میرے لیے اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔

حمائل اس نے آپ کو دھمکی دیا ہے اور آپ ابھی مجھے بتا رہی ہے اور وہ بھی ایسے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو بیرسٹر سجاد نے تھوڑا غصے میں حمائل سے کہا کیونکہ وہ اس کے مکروہ چہرے سے بہت پہلے واقف تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

سجاد انکل مجھے تو ہر کیس میں اس طرح کی دھمکیاں لوگ روز دیتے رہتے ہیں اب اس کا مطلب تو یہ نہیں ہے کہ میں گھر میں بیٹھ کر رونا شروع کر دوں۔۔۔۔۔۔

باقی لوگوں میں اور عثمان ارسلان کے دھمکیوں میں بہت فرق ہے، آپ نہیں جانتی اس کو، اس نے پریشانی سے ماتے کو سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تو آپ کے ساتھ کون سا دوستی میں رہ گیا ہے اس نے تکا لگایا تھا مگر وہ بالکل جگہ پر لگا تھا۔۔۔۔

بیرسٹر نے ایک دم سر اٹھا کے حمائل کو دیکھا جو بغیر کوئی فرق لیے اسی طرح اپنے کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔

کیا میں نے کچھ غلط کہا بیرسٹر کی خاموشی سے اس کو کچھ غلط لگنے کی بو آ رہی تھی اس لیے اس نے اس سے پوچھا جو اس وقت اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جامد جھیل کی طرح اسکے یادوں کے پردے پر ماضی کی ایک تصویر لہرا گئی تھی
ایسی تصویر جسکو ڈیلیٹ کرنا اسکے کنڑول سسٹم کے حدود سے باہر تھا۔۔۔۔۔۔
شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو میرے ساتھ کچھ ایسے ہی تعلقات رہ گئے ہیں ارسلان
فیملی کے، جو دوستی سے بھی بڑھ کر تھے مگر پھر اس کو برائی کی زنگ نے آلودہ کر
دیا زو معنی لفظوں میں اس نے اپنے ماضی کو بیان کیا۔۔۔۔۔۔۔۔
حمائل ابھی خاموش بیٹھی تھی دھاگے دور دور سے کہیں پر جڑنے لگے تھے

۔۔۔۔۔۔

خیر آپ چھوڑو اس بات کو ابھی میری بات غور سے سنو حمائل گارڈز کے بغیر
آپ کہی بھی نہیں جائے گی اور اپنی یہ انٹرویوز وغیرہ کچھ دنوں کے لیے پوسٹ
پونڈ کر دو پاس گلاس میں پڑے پانی سے ایک گھونٹ پی لیا اس نے۔۔۔۔۔
سجاد انکل میں کسی کی وجہ سے اپنے پرسنل لائف میں بالکل بھی کوئی چینج نہیں
لاؤں گی اور انٹرویوز کے لیے تو آپ مجھے فورس کرتے تھے اب جب میں آپ
کی بات پر عمل کر رہی ہوں تو اپنے بات سے آپ پیچھے نہیں ہٹے ویسے بھی یہ

دھمکیاں میرے پروفیشن کا حصہ ہیں اگر میں نے اس سے پیچھے ہٹنا تھا تو میں اس فیلڈ کو کبھی جوائن نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو آپ یہاں پر بھی اپنی من مانی کرے گی یہ کوئی کھیل نہیں ہے اور نہ کوئی عدالت کا کٹہرا ہے کہ آپ مجھے کنوینس کر رہی ہیں، یہاں پر آپ کی زندگی کا سوال ہے، سیریس لہجے میں سجاد صاحب نے حمائل کو سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔۔۔۔

سر آپ فکر نا کریں مجھے کچھ نہیں ہو گا ویسے بھی آپ لوگوں کی دعائیں میرے ساتھ ہے چہرے پر مسکان لیے سیدھا فارمل انداز میں انکل سے سر کہنے میں ایک منٹ نہیں لگایا اس لڑکی نے، جس کا مطلب صاف تھا کہ میرے فیصلوں میں مجھے فورس نہیں کیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔

لگتا ہے مجھے شیراز سے بات کرنا پڑے گا سجاد نے حمائل کو دیکھ کر کہا کیونکہ اب تو بغیر کسی شک کے یہ واضح ہو گیا تھا کہ یہ اس کی بات سمجھنے والی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

پلیز سر انہیں کچھ نہیں کہیے گا آپ جانتے تو ہے وہ میرا بھی باپ ہے، قدم قدم پر انویسٹیگیشن آفسر بنا ہوتا ہے۔۔۔۔

اس سارے صورتحال میں اس بار وہ کرسی سے تھوڑا آگے ہوتے ہوئے سجاد سے ریکویسٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

حمائل تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ہر بار ضد کرنا اچھی بات نہیں ہوتی وہ بیرسٹر کی آنکھوں میں اپنے لیے پریشانی دیکھ رہی تھی مگر وہ کسی ایک انسان کے ڈر سے خود کو کسی بھی خوف میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی جس کے ڈر سے وہ مفلوج ہو کہ پھر کبھی نا نکل سکیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سجاد رحمانی کی شادی جب نائلہ بیگم سے ہوئی تو تین سال بعد اللہ نے انہیں بیٹے کی نعمت سے نوازا دونوں کی شادی ارینج میرج تھی۔۔۔۔

نائلہ بیگم ایک سٹائلش اور سلجھی ہوئی خاتون تھی جس کے ماں باپ کینڈین شہری تھے، وہ بھی کینیڈا میں ہی پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔

شادی کے بعد سجاد صاحب اور نائلہ بیگم ہنسی خوشی زندگی گزار رہے تھے، دونوں میں دن بدن محبت بڑھتی جا رہی تھی، ان کی پہلی اولاد سدیس کی پیدائش

کے بعد دو سال بعد ان کے ہاں ایک خوبصورت سی بیٹی پیدا ہوئی نائلہ بیگم اور سجاد صاحب اتنے خوش بیٹے کے پیدائش پر بھی نہیں ہوئے تھے جتنے یہ لوگ بیٹی کے پیدائش پر ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

دونوں نے مل کر اس کا نام عروج حفصہ رکھ دیا تھا، عروج کا نام ماں کو پسند تھا اور حفصہ نام سجاد صاحب کو پسند تھا۔۔۔۔

وقت آہستہ آہستہ گزر رہا تھا سجاد رحمانی کے چھوٹی سی فیملی وقت کے ساتھ کھل رہی تھی عروج حفصہ کی پانچویں سالگرہ منانے کے لیے سجاد رحمانی کے گھر میں ایک ہفتہ پہلے تیاریاں شروع ہوئی تھی، ہر سال کی طرح نائلہ بیگم اپنے دونوں بچوں کے برتھ ڈیز کو پورے جوش سے مناتی تھی۔۔۔۔۔

ان دنوں سدیس کینیڈا انانی کے گھر گیا تھا، وہ ہر روز کال کر کے عروج کے ساتھ گھنٹوں فون پر باتیں کرتا رہتا تھا عروج اور سدیس کے عمر میں دو سال کا فرق تھا وہ ہمیشہ اپنی بہن کو ڈول کہہ کے پکارتا تھا۔۔۔۔۔۔

ایک دوپہر نائلہ بیگم کچن میں کچھ کام کر رہی تھی کہ ان کی دنیا اس روز الٹ گئی۔۔۔۔۔۔

عروج دوسرے فلور پر اپنے ٹوئز سے کھیل رہی تھی کہ اچانک دوسرے فلور سے نیچے گر گئی اور اسی وقت اس کی جان نکل گئی۔۔۔۔

گھر کے گارڈز نے پھر بھی عروج کو جلدی سے ہسپتال پہنچا دیا تھا کیونکہ سجاد صاحب گھر پر موجود نہیں تھے مگر ان کی بد قسمتی تھی کہ خون دماغ میں جانے کی وجہ سے وہ موقع پر ہی جاں بے حق ہو گئی تھی اور نکلتی بھی کیوں نہ ننھی سی جان تھی آخر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نائلہ بیگم نے جب اپنی بیٹی کی لاش کو خون میں لت پت دیکھا وہ وہی پر گر کے بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔

عروج کی ڈیٹ آف برتھ سکس مارچ تھی، اس دن جب حمائل اپنے بابا کے ریفرنس سے بیرسٹر سجاد رحمانی کے چیمبر میں جب آئی اور انہوں نے ڈاکومنٹس پر اس کا ڈیٹ آف برتھ بھی سکس مارچ دیکھ لیا تو اس کو اپنی بیٹی کی عکس حمائل میں نظر آئی یہی وجہ ہے کہ بیرسٹر صاحب حمائل کو ایک ایڈوکیٹ سے زیادہ اہمیت دیتا ہے اور یہی بات کچھ دن پہلے حمائل کو شیراز صاحب کی وجہ

سے معلوم ہوئی تھی اس لیے وہ بھی ہمیشہ ان کے ساتھ نرمی سے بات کرنے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔۔۔

ابا حضور آپ نے بلایا تھا نعمان ابھی ابھی باپ کے کمرے میں آیا اسکے باپ نے اسکو دیکھا بھی نہیں تھا وہ اپنے شطرنج میں اتنا مصروف تھا۔۔۔۔۔

بیٹھ جاؤ سامنے والے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کو کہا، کچھ دیر کے لیے منہ پر ہاتھ رکھ کے چیس بورڈ پر اپنے مہروں کو دیکھ رہا تھا جو ہر طرف سے گھیرے ہوئے تھے اور بادشاہ بھی ہر طرف سے خطرے میں تھا۔۔۔۔

فرقان کا پیسہ کچھ دنوں میں اللیگل طریقے سے آنے والا ہے عثمان نے بات کرنا شروع کر دیا۔۔۔

ہاں آپ نے بتایا تھا نعمان نے باپ سے کہا۔۔۔

وہ کہہ رہا ہے کہ اگر ہم نے ان کا پیسہ سیفلی باہر نکالا اور اس کو وائٹ منی میں چینج کر لیا تو اس الیکشن کو ہمارے فیور میں کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

ابا حضور آپ کو پتہ بھی ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں ہر طرف تو ہم ویسے بھی میڈیا والوں کی زبانوں پر ہے اب اگر کہیں سے یہ شوشہ نکل گیا تو ہم کسی کو منہ دکھانے کہ لائق بھی نہیں رہیں گے

میں سب جانتا ہوں تم سے بہتر اس نے ابھی سر اٹھا کو اسے دیکھا مگر اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔۔۔۔

جس سے بھی ہمیں توقع تھا ساتھ دینے کے لیے سب نے پیٹ دکھایا ہے اور ویسے بھی میں نے زبان دے دیا ہے وہ سیدھا بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

آپ ایک بار مجھ سے پوچھ تو لیتے۔۔۔۔۔۔

تمہارے پاس ایسے کیا منصوبے ہیں جو بازی کو پلٹا سکتے ہیں، نہ خود کسی کام کے ہو اور نہ تمہارا وہ ڈریکولا بیٹا بیزاری سے اس نے کہا۔۔۔۔

ایک تواس بد تمیز لڑکی نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے،اس کی باتیں میری کھوپڑی میں گھسی ہوئی ہیں,اپنی کنپٹی کو اس نے دو انگلیوں میں دبا دیا جیسے اس باتوں کو نکالنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔۔

اچھا آپ زیادہ غصہ مت کریں آپ کا بی پی شوٹ ہو جائے گا،بتائیں کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نعمان نے بے عزتی ہونے کے بعد بھی باپ سے پوچھا کیونکہ اس کو بھی اب عادت ہو گئی تھی بہو کی طرح یہ بھی باپ سے ساسوں کی طرح ہر دوسرے دن باتیں سنتا رہتا تھا۔۔۔۔

پہلے تواس کو چھپانے کا کہیں انتظام کرو اور کسی سے رابطہ کر کے جہاز کا راستہ بدلوا دو۔۔۔۔۔۔

کمینے کے پیچھے ایجنسی والے لگے ہوئے ہیں اس کو لیگلی چینج کرنے کے لیے میں بعد میں کچھ سوچتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دوبارہ سے چیس بورڈ پر جھک گیا اس کے ساتھ صرف ایک راستہ تھا دوسرے مہروں کو آگے کروا کے بادشاہ کے لیے قربانی دینا۔۔۔۔۔۔۔

اوراس نے بھی یہی کیا تھااپنے ایک مہرے کو بادشاہ کے لیے مار گرا کے دشمن کے چال میں دراڑ ڈال کر خود اس کے مورچوں میں داخل ہو گیااور اپنے جال کو بننے لگا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کھلاڑی باہر بھی یہی کھیل کھیل رہا تھا،اسی چالوں کو آگے بڑھا رہا تھا، بادشاہ بننے کے لیے وہ خود کو خطرے میں ڈالنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔۔

##

کیا بات ہے بیگم صاحبہ میں دیکھ رہا ہوں آپ کچھ دنوں سے پریشان نظر آرہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

شیراز صاحب نے نغمہ بیگم سے پوچھا جو شیشے کے سامنے سٹول پر بیٹھی ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی مگر اس کے سوچوں کا مرکز کہی اور تھا۔۔۔۔

نہیں تو ایسی تو کوئی بات نہیں ہے اس نے اس کے طرف چہرہ کرتے ہوئے شیراز صاحب کو مطمئن کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

شیر از صاحب جو بیڈ پر بیٹھے ہاتھ میں کتاب پکڑے اسے پڑھ رہا تھا، اس کو بند کر کے سائیڈ پر رکھا اور نغمہ بیگم کے پاس آکر اس کے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر، صوفے پر آرام سے بٹایا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دن پہلے میں نے ابا حضور اور بھائی جان کو ٹی وی پر پریس کانفرنس کرتے دیکھا ہے وہ خود شروع ہو گئی۔۔۔۔۔

مجھے حمائل کے بارے میں پریشانی ہو رہی ہے اگر اس کو پتہ چل گیا تو کیا ہو گا، اس نے اپنے پریشانی آخر کار اپنی زبان پر لادی جس کو کچھ دنوں سے اپنے ذہن اور دل میں پال رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تم پریشان مت ہوں، صحیح ٹائم آنے پر میں اسے خود بتا دوں گا اور ماشاءاللہ سے ہماری بیٹی ایک سمجھدار لڑکی ہے مجھے یقین ہے وہ ہماری بات سمجھ جائے گی اس کے دونوں ہاتھوں کو نرمی سے سہلا کر اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

آپ نے دیکھا تھا کس طرح سے اس دن حمائل نے ہم سے سوال پوچھا تھا، مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے شیر ازا گر اس نے ہمیں غلط سمجھا تو پھر کیا ہو گا نغمہ بیگم کی

ایک ہی کمی اور کمزوری تھی اور وہ تھی اس کی ماضی کا ایک تاریک حصہ جو اس کے اپنوں کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں ہو گا نغمہ، تم ریلیکس کروں اور آؤں تھوڑا سا ریسٹ کروں۔۔۔۔

اس نے ایک ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا تھا اور دوسرے ہاتھ کو اس کی گرد لپیٹیں بیڈ میں لیٹنے کے لیے لے آیا، اس کے اوپر بلینکٹ صحیح کر کے اس کے ساتھ بیٹھ گیا اور اس کی سونے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما اور ڈیڈ کس بات کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو مجھے نہیں پتہ حمائل نے خود سے کہا۔۔۔۔؟؟؟

کچھ دیر پہلے پیاس لگنے کی وجہ سے وہ نیچے آ گئی تھی اس نے کمرے میں پانی دیکھا مگر جگ خالی تھا اس لیے اس کو بھرنے کے لیے وہ کچن کے طرف بڑھنے لگی

۔۔۔۔۔

شیراز صاحب کے کمرے کا دروازہ ہلکا سا کھلا تھا، دونوں بات کرتے ہوئے باہر سنائی دے رہے تھے، نغمہ بیگم کے رونے کی آواز سن کر حمائل جوان کا کمرہ پاس کر کے کچن میں جانے والی تھی اس کے قدم سست پڑ گئے اور بے دھیانی سے

دونوں کی باتیں سننے لگی اس کے آنکھیں سونے کی وجہ سے بھاری ہو رہے تھی
مگر ماں باپ کی باتیں سن کر اس کے دماغ میں گھنٹیاں بجنے لگی۔۔۔۔۔۔۔
سوچوں کا پہاڑ سر میرے لیے اس نے کچن سے جگ کو بھر دیا اور اوپر واپس اپنے
کمرے میں چلی
گئی۔۔۔۔۔۔۔
مسلسل 15 منٹ سے وہ کمرے میں ادھر ادھر گھوم رہی تھی اس کے دماغ میں
بہت سارے سوال تھے آخر ایسا کیا تھا جو اس کے ماں باپ اس کو کرنے سے ہچکچا
رہے ہیں اور وہ بھی ایسے ماں باپ جو اس کے ساتھ ہمیشہ دوستوں کی طرح پیش
آتے ہیں، جسے کبھی کسی چیز کے لیے انھوں نے منع نہیں کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔
وہ جتنا سوچتی تھی اتنا وہ مزید الجھتی جا رہی تھی، نیند تو کہیں پر چھو منتر ہو گئی تھی،
سائڈ ٹیبل کے دراز سے اس نے ایک بوتل سے سلیپنگ فلز کو اٹھا کر کھا لیا اور
دوبارہ سے سونے کے لیے بیڈ میں آڑھی ترچھی گرنے لگی۔۔۔۔۔
گلاس ونڈو سے کمرے کے پردے تھوڑے ایک سائڈ پر ہو گئے تھے، چاند کی
سفید روشنی اپنے نرم کرنوں سے کمرے میں روشنی بکھیر رہی تھی ستاروں کی

ٹھم ٹھم خوبصورت ردھم کے ساتھ حمائل کو بھی اپنے سوچوں سمیت نیند کے وادیوں میں لے گئ، نیند کی دیوی مسکرانے لگی ایک اور تھکا ہوا اس کے آغوش میں پر سکون ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

سر کچھ دیر میں آپ کی میٹنگ ہے خان انڈسٹری والوں کے ساتھ ہے، اگر ہم 30 منٹ پہلے نکل گئے تو ٹائم پر پہنچ جائیں گے۔۔۔۔۔

آریان اپنے میٹنگز کے فائل کو اوور ویو کر رہا تھا اس کے پی اے نے اس کو کہا

۔۔۔۔

چلو نکلتے ہیں لیپ ٹاپ کو بند کر کے اپنے موبائل کو اٹھایا ٹیبل سے اور آفس سے نکلنے لگا۔۔۔۔۔۔

کمال تھا یہ شخص بھی سیاہ کپڑوں (تھری پیس فارمل سوٹ) میں سیاہ عمارت سے (آفس)

نکل کر اپنے سیاہ (بی ایم ڈبلیو) گاڑی میں اپنے منزل کی طرف نکلنے لگا۔۔۔۔

Black is the lifestyle of Aryan Aarsalan...

اگر اس کے لیے یہ کہا جائے تو اس پر یہ بالکل پورا
Extreme اترے گا، اس کی ہر چیز بس دیکھنے کی لائق تھی وہ ایک
Melanophile ۔۔۔۔۔۔۔۔ تھا۔

(وہ شخص جو بلیک کلر کا ایڈیکٹ ہوتا ہے اس کو میلانو پائل کہتے ہیں)۔۔۔۔

اس کی گاڑی ہموار سے روڈ پر چل رہی تھی، ڈرائیور نارمل انداز میں ڈرائیو کر رہا تھا، اس کا پی اے ڈرائیور کے ساتھ آگے بیٹھا ہوا تھا اور پیچھے کے سیٹ پر یہ شان سے بیٹھا گاڑی کے کالی شیشوں سے باہر کی دنیا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر میں گاڑی اپنے منزل کے سامنے کھڑی ہو گئی، خان انڈسٹریز کا بلڈنگ جس کے شیشوں سے سورج کی شعائیں ٹکرا کے دوسرے بلڈنگز کے دیواروں پر قوس قزاح کی طرح رنگ بنا رہے تھے، جس کے ساتھ کام کرنے کے لیے بزنس کی دنیا مری جا رہی ہے، اس کا اونر پچھلے ایک سال سے آریان ارسلان کے ساتھ پارٹنرشپ قائم کرنے کی کوششوں میں خوار ہو رہا ہے۔۔۔۔

دنیااندھا کنواں ہے نہیں دیکھتا کہ اسکے ساتھ کتنی ہے، ہر کوئی دوسروں کا گنتا" رہتا ہے، کتنا پیسہ ہے، کتنے اکاؤنٹس ہے، کن کن بینکوں میں ہے، جائداد کتنی ہے ،ٹوٹل مالیت آٹھ، نو ہندسوں میں لکھا جاتا ہے کہ نہیں بس یہی اتار چڑھاؤ ہے "_____

گاڑی سے اتر کر آریان اندر کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس کے ساتھ اس نے ایک کمبائن پروجیکٹ سائن کیا تھا اور اس کی لاسٹ میٹنگ آج یہاں پر ہونے والی تھی_____

میٹنگ روم تقریباً خالی ہو گئی تھی مگر جیسے اس نے اندر کے طرف قدم اٹھایا کسی کے ساتھ ٹکراتے ٹکراتے بچ گیا_____

بلیو کلر فورمل سوٹ پہنیں، ہاتھ میں لیپ ٹاپ لیے گیٹ اپ سے وہ شخص کسی اچھے خاصے گھر کے لگ رہا تھا اس نے ایک نظر آریان کو دیکھا اور سوری کہہ کے سائیڈ سے نکل گیا____

آریان کو وہ لڑکا کہیں سے دیکھا ہوا لگ رہا تھا مگر ابھی وہ شیور نہیں تھا کہ اس نے کہا دیکھا تھا___

ویلکم آریان ہم آپ کا ویٹ کر رہے تھے نسیم خان جو خان انڈسٹریز کا اونر تھا اس کو دروازے میں کھڑا دیکھ کر خود بھی کھڑے ہو کر اس سے کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

تھینک یو، آئی ہوپ ہم ٹائم پر پہنچ گئے ہیں، اپنے بلیک سن گلاسز کو ہٹاتے ہوئے اس نے کہا اور دوسرے طرف کے سربراہی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

جی بالکل آپ پرفیکٹ ٹائم پر پہنچ گئے ہیں اپنے سامنے وال کلاک پر اس نے نظر دوڑاتے ہوئے کہا جو پورے 12 بجے دکھا رہے تھے اور میٹینگ بھی پورے بارہ بجے ہونے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا لیں گے چائے یا کافی نسیم نے آریان سے فورمل انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

پہلے جس کام کے لیے آئے ہے وہی کرتے ہیں پھر اس کی بات ہو گی، اس نے اپنے ازلی عادت سے مجبور ہو کے کہا، پہلے کام اور صرف کام۔۔۔۔۔

ایزیو وش نسیم نے ٹیبل پر پڑے ایک بٹن نما بیل کو پریس کیا اور کچھ دیر میں دو فائلز ایک وکیل کے ساتھ میٹنگ روم میں آ گئے۔۔۔۔۔

سب کچھ پہلے سے تیار ہو کے ریڈی ہوا تھا صرف ان دونوں کے سائنز رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

وکیل نے دونوں کے سامنے ایک جیسے فائلز رکھ دیے جس پر دونوں سائن کر کے لیگلی طور پر اس پروجیکٹ میں 50،50 پرسنٹ کہ اونر بن گئے تھے اس پروجیکٹ میں اب یہ دونوں پارٹنر تھے اور یہ فائلز اس کا ثبوت تھا۔۔۔۔۔۔۔

I think we should to start work on it....

نسیم نے آریان کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں بالکل جتنا جلدی یہ پروجیکٹ کمپلیٹ ہو گا اتنا زیادہ یہ پرافٹیبل ہو گا آریان نے بھی رضامندی سے کہا کیونکہ اب دونوں اس پروجیکٹ میں برابر کے حصہ دار تھے اور ایک دوسرے کے رائے کو اہمیت دینا ایک اچھے بزنس مین کی ہی خاصیت ہوتی ہے۔۔۔۔

مجھے امید ہے یہ پارٹنر شپ ہمارے لیے فائدہ مند ثابت ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہوپ سا ہلکا سا سمائل پاس کرتے ہوئے اس نے بھی اپنے نیک خیالات کا اظہار کر دیا مگر اس کے انداز میں اتنی گرم جوشی نہیں تھی جتنا نسیم ظاہر کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپ تو سب کچھ ہو گیا آپ بتائیں ابھی کیا لیں گے آپ چائے یا کافی۔۔۔۔۔
نو تھینکس مجھے ابھی نکلنا ہو گا اس نے ہاتھ میں پہنے واچ کے طرف دیکھتے ہوئے کہا اور چیئر سے اٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

آریان صاحب آپ کو ہمارا ریفریشمنٹ مس نہیں کرنا چاہیے نسیم نے پھر سے چائے کی آفر دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

رئیلی۔۔۔۔ایک آئی برو کو تھوڑا سا اچکاتے ہوئے چیلنجنگ انداز سے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

یس اب کورس یعنی کے چیلنج قبول کر دیا گیا
لٹس ٹرائے اٹ ہلکا وہ کھڑا ہو کر اسکوں آنکھوں سے چلنے کا اشارہ کرنے لگا، اس کو چیلنجز پسند تھے چاہے وہ اپنے لیے ہو یا دوسروں کے لیے ہو۔۔۔۔

دونوں میٹنگ روم سے نکل گئے بلڈ نگ جتنا باہر سے شاندار لگ رہا تھا اندر سے بھی وہ اتنا ہی اچھا لگ رہا تھا ہر طرف لوگ کام کرنے میں مصروف تھے۔۔۔۔۔۔آریان کے وہاں سے گزرنے سے اس کی پرفیوم کی خوشبو بھی وہاں پر پھیلنے لگی بہت سے لوگوں نے اس کے بارے میں جاننے کے لیے تجسس پیدا کیا۔۔۔

نسیم کچھ دیر پہلے جو لڑکا میٹنگ روم سے نکلا تھا وہ کون تھا آریان جو کب سے اس کو یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس کو یاد نہیں آ رہا تھا اس لیے اس نے کچھ دیر بعد اس سے پوچھا۔۔۔۔

اویس کے بات کر رہے ہو نعمان نے چائے کا ایک سپ لیتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔۔

آپ نہیں جانتے اسے نسیم نے شیورٹی کے لیے آریان سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

میں نے کہیں پر دیکھا ہے پر ابھی مجھے یاد نہیں آریان نے پر سوچ انداز میں جواب دیا

ایم این اے جمشید جو پریس کانفرنس کر رہا تھا اس کے ساتھ کھڑا تھا یہ اس کا بھتیجا ہے آریان کو بھی یاد آنے لگا، گھر میں دادا اور باپ کے ساتھ تو دیکھا تھا اس نے وہ کانفرنس مگر وہ پولیٹکس سے چڑتا تھا اس لیے اس سے ریلیٹڈ کوئی بھی چیز یاد رکھنا ضروری نہیں سمجھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آپ کا کوئی پروجیکٹ چل رہا ہے اس کے ساتھ مزید معلومات کے لیے آریان نے نسیم سے پوچھا۔۔۔۔۔

ابھی تو نہیں ہے ہو سکتا ہے کچھ دنوں میں ہو جائے ان کے پروڈکٹس کے ڈیمانڈ آج کل مارکیٹ میں زیادہ چل رہا ہے، نسیم نے اپنے پلانز کے بارے میں اسے بتایا۔۔۔۔۔

دوسری طرف جمشید کا نام سن کر آریان کے کانوں میں غصے سے دھواں نکلنے لگا تھا وہ جتنا برا بھلا کہہ سکتا تھا ارسلان فیملی کے خلاف ووٹس اور لوگوں کے ہمدردی بٹورنے کے لیے، اس نے کیا تھا اس سے بدلہ لینے کے لیے ایک سرا اس کے ہاتھوں لگ گیا تھا ابھی اس کو بس صرف ایگزیکیوٹ کرنا باقی تھا۔۔۔۔۔

##

خان انڈسٹریز کے ساتھ میٹنگ کرنے کے بعد وہ گاڑی میں جیسے بیٹھا اپنے پلان کے مطابق کسی کو کال کرنے لگا فون جلدی پک کر دی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں جمال میں آپ کو ایک پک بھیج رہا ہوں مجھے شام تک اس کی ساری ڈیٹیل چاہیے اسپیشلی بزنس ریلیٹڈ آریان نے اویس کی تصویر کو اپنے ایک جاننے والے کو فارورڈ کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے دماغ نے کسی کو جھٹکا دینے کے لیے سوچ لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

او کے آریان سر آپ بھیج دیں میں آپ کو شام تک ساری انفارمیشن مل جائے گی،

جمال جو ایک پاسٹ کمپیوٹر ایکسپرٹ تھا پچھلے دو سالوں سے آریان کے لیے کام کرتا تھا کسی کا بھی ڈیٹا نکلوانا ہو آریان کے لیے جمال سے بہتر آپشن کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔

جمشید تیری تو خیر نہیں ہے میرے نام (ارسلان فیملی) کا مذاق اڑادیا تھا تم نے اب دیکھتے جاؤ تم میں تمہارے بزنس ایمپائر کا کیا حال کرتا ہوں سوچوں میں اپنے نئے بنے ہوئے دشمن کو مخاطب کر کے اسے وارننگ دینے لگا۔۔۔۔۔۔

آریان فطری طور پر ایک سلف باؤنڈڈ شخص تھا مگر حد سے زیادہ ایکسٹر مسٹ بھی تھا۔۔۔۔۔۔

کسی کے بھی معاملے میں ٹانگ اس وقت تک نہیں اڑاتا تھا جب تک یہ پرسنلی طور پر اس سے لنک نہ کر جائے، اچھا خاصا یہ اپنے باپ دادا کے الیگل دھندوں سے واقف تھا مگر کبھی ان پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ اس کے اس سارے ہتکنڈوں کا یہ علم رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

اس کے نظر میں ہر شخص اچھے اور برے کا ذمہ دار خود ہوتا ہے جو جس کا کام ہے اس کو وہی کرنا چاہیے اور اس مسئلے میں بھی وہ خود کو وہی جگہ پر کھڑا رکھنا چاہتا تھا ، وہ نہ کبھی اپنے باپ اور دادا کی مدد کرتا تھا اور نہ اس کے خلاف ہو جاتا تھا البتہ وہ رشتوں کو ان سب سے دور رکھ کے اہمیت دیتا ہے۔۔۔۔

باہر کے دنیا کے لیے اس کے باپ اور دادا جتنے بھی دو نمبر کیوں نہ ہوں اس کے لیے یہ معنی نہیں رکھتا ایک رشتے کے ناطے سے وہ اس کیلئے قابل احترام تھے اور رہیں گے کیونکہ گھر کے اندر انہوں نے یہی نام کمایا ہے اور اپنے کاموں سے باہر کے دنیا میں اپنا نام۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا ہو یا برا سب ان کے ہاتھ میں تھا اگر انہوں نے اپنے لیے یہ چوز کر لیا ہے تو اس کو نتیجے کی ذمہ داری بھی خود لینی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔

جمشید نے جب کچھ دن پہلے اپنے نفرت اور مقابلے کے آگ میں سارے کے سارے ارسلان فیملی کو دنیا کے سامنے برا بھلا کہا آریان کو اس وقت سے سخت غصہ میں تھا مگر وہ کچھ کرنا نہیں چاہتا تھا وہ اچھی طرح سے علم رکھتا تھا کہ جس گند میں اس کے باپ اور دادا نے قدم رکھا ہے اس کے چھینٹے کبھی نہ کبھی اس کے نام کو بھی داغدار کرے گا

ایک گھر میں ہو کر وہ ان سے دور تھا اگر وہ اس کے مقابل نہیں تھا تو اس کے ساتھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

اس کے فون پر میسج کی ٹون بج گئی، رات کے ساتھ بج رہے تھے کچھ دیر پہلے، وہ گھر میں آیا ہوا تھا ٹیرس پر کھڑا سیاہ آسمان میں ٹھم ٹھم ستاروں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے پیچھے دیکھا اس کا موبائل سائڈ ٹیبل پر پڑا چمک رہا تھا موبائل کو اٹھا کے اس نے دیکھا جمال نے اپنا کام کر لیا تھا۔۔۔۔۔

الف" سے لے کر "ی" تک سارا کا سارا ڈیٹا اویس کے بارے میں اس کے ای" میل ان باکس میں پڑھا دکھائی دے رہا تھا کلک کر کے اس نے پڑھنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

اویس جمشید کے ساتھ رہتا تھا اس کے ماں باپ کا انتقال ہو گیا تھا، جمشید کا اپنا بیٹا تو دن رات عیاشی میں لگا رہتا تھا اس لیے اس نے اویس کو سارا کا سارا بزنس ہینڈ اور کر دیا اور سیاست کے میدان میں خود نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

بزنس کے ساتھ ساتھ جمشید بھتیجے کو سیاست میں بھی آہستہ آہستہ لا رہا تھا کبھی کسی پولیٹیکل میٹنگ میں اس کے ریفرنس سے اس کے ساتھ ہوتا تھا اور کبھی کانفرنس میں اس کے ساتھ بیٹھا نظر آتا تھا ان کا بزنس اچھا خاصا چل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

جمال کے انفارمیشن کے مطابق ان کے پروجیکٹس ملک کے بڑے بڑے بزنس ہولڈرز کے ساتھ ایگریمنٹڈ تھے اور جو صورتحال آج کل بزنس کی دنیا میں رواں دواں تھا اس کو دیکھتے ہوئے ان کے پروڈکٹس کی ڈیمانڈ آنے والے وقتوں میں بڑھنے کے امکانات صاف دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

آنے والے کچھ سالوں میں تو معلوم ہوتا تھا کہ جمشید اپنی جگہ پر بھتیجے کو بٹھانا چاہتا ہے یہ بات کچھ دنوں سے گردش کر رہی تھی آریان نے غور سے ایک ایک چیز کو ذہن نشین کر کے دوبارہ موبائل کو وہاں پر رکھ دیا اور دوبارہ جا کر ٹیرس پر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

اس کے سر میں سوچوں کا ایک نیا راستہ کھل گیا تھا، آسمان پر ستارے اسی طرح چمک رہے تھے پر جس ستارے کو وہ دیکھ رہا تھا وہ کہیں پر کھو گیا تھا اس کے تلاش

میں نظروں کو گھما کے آسمان کو دیکھ رہا تھا دور کہیں پہ وہ اس کو نظر آ گیا جس کے ٹمٹماہٹ نرم پڑ گئی تھی شاید اس تاروں کو بھی اپنا آپ نظر انداز کرنا برا لگتا ہے جو کچھ دیر کے لاپرواہی سے آپ کے نظروں سے کہیں کھو جاتے ہیں۔۔۔۔۔

##

حمائل ناشتہ تو کر کے جاؤں، نغمہ بیگم نے پیچھے سے آواز دے کر کہا جو ایک بریڈ سلائس کو ہاتھ میں لیے آفس کے لیے بھاگی جا رہی تھی۔۔۔۔

نو ماما مجھے لیٹ ہو رہا ہے آج جوگنگ میں تھوڑا ٹائم لگ گیا نغمہ بیگم کو پیچھے سے ہگ کر کے باہر کی طرف بھاگ گئی۔۔۔۔

ہیلز کے ٹک ٹک سے شیراز ہاؤس میں اس کی موجودگی کی خبر ہو رہی تھی اپنے بلیک اور وائٹ مردانہ کوٹ اور پینٹ میں بالوں کو لوز پونی میں مقید کر کے روز کی طرح عام سا تیار ہو کے وہ آپس کے لیے اپنے گاڑی میں نکلنے لگی۔۔۔۔۔۔

اس کو ڈرائیو کرتے ہوئے کچھ ہی منٹ گزرے تھے کہ ایک گاڑی اس کے تعاقب میں نکلنے لگی۔۔۔۔۔۔

فرنٹ مرر سے اس نے گاڑی کو دیکھ لیا تھا مگر اس نے کچھ خاص نوٹس نہیں کیا۔۔۔۔

راستے میں ایک دو بار مڑ کر بھی جب وہی گاڑی اس کے پیچھے پیچھے اس نے اپنے بیک ویو مرر سے دیکھ لیا تب اس نے گاڑی کو سپیڈ لگا دی مگر اللہ کی بندی آفس پہنچنے کے لیے نہیں پیچھے گاڑی والے کے دماغ کو چکرانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔

ایک ہی راستے سے بار بار یوٹرن لے کر وہی جگہ پر پہنچ کر وہیں سے پھر گھوم جاتی تھی، پانچ چھ بار وہ اسی راستے پر اس طرح گول گول گھوم رہی تھی اور ساتھ میں پیچھا کرنے والی گاڑی بھی اسی طرح جھولے لگاتے ہوئے اس کا پیچھا کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

یہ بھی کہہ رہا ہو گا کہ کس سائیکو سے پالا پڑا ہے مرر سے گاڑی کو دیکھ کر اس نے کہا مگر شیشے بلیک ہونے کی وجہ سے وہ کچھ دیکھ نہیں پا رہی تھی کہ اندر گاڑی میں کون ہے، الو کے پٹھے نے غلط جگہ پنگا لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت ہوئے یہ چکرے اب میں نے یہاں سے نکلنا ہے خود سے کہتے ہوئے اپنے سائیڈ مرر سے گاڑی کو دیکھا جو اس سے تھوڑے زیادہ فاصلے پر اس وقت آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے گاڑی کی سپیڈ کو ایک بار میں تیز کر کے وہ منٹوں میں دوسرے راستے پر پہنچ گئی اور وہاں پر ٹریفک ہونے کی وجہ سے روڈ پر کھڑی گاڑیوں میں کھو گئی۔۔۔۔

پیچھے گاڑی میں بیٹھے ہوئے شخص کو اس کے اگلے سٹیپ کے بارے میں علم نہیں تھا اس لیے جب تک وہ اس کے پیچھے پہنچتا تھا وہ اپنا کام کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح صبح اس کا موڈ فریش ہو گیا تھا اپنے پیچھے کوئی نہ دیکھ کر اس کے موتی جیسے دانت دکھنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج اس کور کی ٹریفک بھی بری نہیں لگ رہی تھی، کچھ دیر میں گاڑیاں آہستہ آہستہ حرکت میں آگئی کیونکہ ٹریفک سگنل دے چکا تھا۔۔۔۔

کھڑا گاڑیوں کا ہجوم پھیلنے لگا تھا اس نے آج پیچھا کرنے والے کے چکر میں لمبا روٹ لیا تھا آفس کے لیے اب ٹائم پر تو پہنچنے نہیں والی تھی مگر پھر بھی چیمبر میں جانا تو تھا اس لیے تیزی سے راستے کو عبور کرنے کی کوششوں میں گاڑی کی سپیڈ کو اس نے مزید بڑھا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پیچھے آنے والے گاڑی میں بیٹھے ہوئے شخص نے کسی کو کال ملانے کی کوشش کی جو تین چار گھنٹیوں کے بعد اٹھائی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ہیلو کسی نے مردانہ آواز میں رسپانس دیا۔۔۔۔۔

صاحب آپ نے جس گاڑی کا کہا تھا وہ ٹریفک میں کہیں پر کھو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔

کیسے کھو گئی ہے تم کیا سائیکل چلا رہے تھے غصہ ہو کر دوسرے سائیڈ سے وہ اس کو ڈانٹنے لگا۔۔۔۔صاحب اس نے ہمیں دیکھا تھا، ایک ہی راستے پر بار بار گھمانے کے بعد پتہ نہیں رش میں کہیں پر گم ہو گئی۔۔۔۔۔۔

میں آخری بار کہہ رہا ہوں کان کھول کر سن لو اگلی بار اگر ایسا ہوا تو تمہاری خیر نہیں ہے اب دفع ہو جاؤں، وہ اس وقت اپنے آفس جاتی ہیں وہاں پر کھڑے ہو کر اس کو فالو کرتے رہنا اور کہیں پر بھی جائے تم نے پیچھا کرنا ہے سمجھے تم

سمجھ گیا صاحب، میں بس جا رہا ہوں وہ دوبارہ فون بند کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف کون تھا کوئی پتہ نہیں چلا مگر وہ کسی کو سختی سے حمائل پر پہرا دینے کے لیے کہہ رہا تھا آنے والے وقتوں میں اس کی زندگی میں کیا ہونے والا تھا کوئی نہیں جانتا؟؟؟؟؟؟؟

##

ایڈوکیٹ میں فارغ بیٹھ کر تنگ آگئی ہوں چلو چلتے ہیں کہیں باہر، حنا حمائل کے کیبنٹ میں آکر منہ بنائے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔

کیوں آپ کا کوئی کام نہیں ہے؟

نہیں نہ کوئی کام نہیں ہے، ویسے بھی میرا کام تو آپ سے ہے اب جب کوئی نیا کام آئے گا، میرا مطلب ہے کسی نئے کیس کے بعد ہم پھر سے بزی ہوں گے۔۔۔۔۔

میرے ساتھ تو ایسا بالکل بھی نہیں ہے دیکھ نہیں رہی ابھی بھی کیس فائل سٹڈی کر رہی ہوں، ٹیبل پر فائل کو اشارہ کرتے ہوئے کہا جو اس کے سامنے کھلی تھی۔۔۔۔۔۔

آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں آسکوں تو صدمہ لگا تھا، آپ کو کیس لینے سے پہلے مجھ سے پوچھ لینا چاہیے تھا میں آپ کی ٹیم میٹ ہوں چاہے جونیئر ہی صحیح، آخر میں جونیئر کے بات پر تھوڑا سا سست ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

حمائل چشموں کو آنکھوں سے نیچے کر کے اس کو دیکھ رہی تھی مگر آخری بات پر نا چاہتے ہوئے بھی اس کے ہونٹ پھیلنے لگے۔۔۔۔۔۔

حنا نے وائٹ شارٹ فراک کے ساتھ بلیک کوٹ اور بلیک ہیلز پہنی ہوئی تھی، چھوٹے چھوٹے ایئر رنگز کانوں میں لگائے اپنے بھورے بالوں کو کھلا چھوڑ دیا تھا جو اس کے کمر سے تھوڑا اوپر تک تھے۔۔۔۔۔

وہ شکل سے تو کہیں سے بھی وکیل نہیں لگ رہی تھی اور نہ ہی گیٹ آپ سے اگر اس سے یہ بلیک کوٹ نکالا جائے اوپر سے اس کی حرکتیں اور باتیں اسے 18، 19 سال کی لڑکی بنا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ بہت کیوٹ تھی کسی کو بھی دیکھ کر اس پر پیار آسکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آپ بتائیں نا اب کس کی باری آئی ہے جیل کے ہوا کھانے کی اس کے سامنے کھلے فائل کے بارے میں پھر سے پوچھا جس پر وہ جھکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ذوہیب سر کے کیس کے فائلز ہیں۔۔۔۔۔۔

اور نہیں لیا میں نے کوئی کیس اب اگر آپ کی
انویسٹیگیشن ختم ہوئی ہو تو میں اس کو دیکھ سکتی ہوں، اسے پتہ تھا اصل بات بتانے سے پہلے تو یہ جائے گی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اللہ جی آپ تو غصہ ہو گئی اگر آپ نے مجھے کیس جیتنے کا ٹریٹ نہیں دینا تھا، تو ایسے ہی کہتی میں ویسے بھی آپ کو فورس نہیں کر سکتی
تھی۔۔۔۔

حنا آپ کو لائیر نہیں جو کر بننا چاہیے تھا حمائل افسوس سے سر ناں میں ہلانے لگی

ارے قسم سے یہی تو میں بھی سوچ رہی تھی کیونکہ ابھی تک تو کوئی کیس میں نے لڑا نہیں ہے البتہ روز لوگوں کو ہنسا ہنسا کے اب مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ میں ایک جوکر ہوں۔۔۔۔

حنا اس وقت فل موڈ میں تھی یہاں سے کہیں باہر جانے کے لیے اور اس کا مشن تھا حمائل کو اپنے ساتھ راضی کرانا اسلئے وہ اسکے کسی بھی بات کا برا نہیں مناتی تھی، خیر وہ تو وہ ایسے بھی نہیں مناتی، اب یہاں پر تو اسکا پورا کا پورا مقصد تھا۔۔۔۔۔

تو آپ جانے والی نہیں ہیں اس نے کنفرم کرنا چاہا کہ ہو سکتا ہے حنا بی بی ٹل جائے، اپنی بات سے مگر اس کی یہ کوشش بے سود تھی۔۔۔۔۔وہ نفی میں سر کو بغیر رکے ہلا رہی تھی۔۔۔

اس نے باہر جانے کے مشن کو ہر حال میں پورا کرنا تھا۔۔۔

پلیز چلتے ہیں ویسے بھی آپ تو منٹوں میں کیسز کو سالو کرتی ہے اور ویسے بھی یہ تو آپ کا ہے بھی نہیں،۔ سر چشما ٹو سے کہوں کہ خود اپنے کیس کے بارے میں سٹڈی کریں۔۔۔۔۔

تمیز سے بات کرو حنا وہ ہم سے سینیئر ہے اگر انہوں نے سن لیا تو کتنا برا لگے گا حمائل نے اس کو احساس دلانا چاہا جو ایڈوکیٹ ذوہیب کے چشموں سے اس کا نام چشما ٹو رکھ چکی تھی۔۔۔۔

ان کو بالکل بھی برا نہیں لگے گا وہ بہت اچھے ہیں، جیسے کہ وہ اس کا ماما لگتا ہو اور اس نے اسے پرمیشن دیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ مجھے ایک بات بتائیں آپ مجھ سے اتنا فری کیوں ہو رہی ہے، باقی ٹیم میٹس کی طرح آپ کیوں سیرئس نہیں ہوتی, ہر وقت بس مذاق کرتی رہتی ہو اپنے فائل کو بند کر کے چشموں کو آنکھوں سے ہٹایا اور اس سے سنجیدہ انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔۔۔۔

سچ بتاؤ یا جھوٹ سسپینس ڈالتے ہوئے چیئر میں سیدھی بیٹھ کر اس راز کو کھولنے کے لیے اجازت طلب تھی، پتا نہیں اپنے خیالات کے روشنی میں وہ کیا کہنے والی تھی۔۔۔۔

اف کورس سچ بتاؤ، حمائل نے اجازت دیتے ہوئے کہا اب سچ جیسا بھی تھا حمائل کو سننا تھا کیونکہ اجازت اس نے بھی خود دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دیکھیں میں ایمانداری سے بات کروں گی حمائل نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

ماشاءاللہ سے آپ اتنی پیاری ہیں غصے میں ہو کر بھی مجھے ڈر نہیں لگتا آپ سے اور میں نے آپ کو کہاں پر دیکھا ہے چنگیز خان کی طرح کسی کا سر قلم کرتے وقت، اس نے کوئی ریکشن شو نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

آپ سیریس ہو کے تھوڑا تھوڑا میڈم والی وائبر دیتی ہے مگر جس دن آپ مجھے مسکرائی تھی اس دن میرے دل میں جو غلط غلط خدشات تھے آپ سے مذاق کرتے وقت عزت کا فالودہ بننے میں اور وغیرہ وغیرہ، وہ بھی کہیں پر جا کے سو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

اپ جانتی تو ہے، میں خود بھی پوری پہنچی ہوئی چیز ہوں باقی کا کام میں نے کر دیا، خود کو اشارہ کرتے ہوئے اپنے کالر کو تھوڑا سا اٹھاتے ہوئے اس نے فخریہ کہا اس کے ساتھ مزید روشنی ختم ہو گئی تھی اپنے خیالات کو مزید پر نور بنانے کے لیے اس لیے خاموش ہو کے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف حمائل جو کچھ اور جواب دینے کی امید کرتی تھی اس کے جواب پر مسکرانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکی۔۔۔۔۔۔

ہر شخص کا کوئی نا کوئی روپ صرف ایک خاص شخص کے سامنے کھلتا ہے اور حمائل کا یہ انوسنٹ موڈ صرف حنا کے طرح لوگوں کے سامنے کھلتا ہے، جو دل کے صاف اور زندگی سے بھرپور ہوتے ہیں۔۔۔۔

اور کتنا انتظار کرواؤ گی پلیز چلیں نا اب بور ہو رہی ہو اسکا صبر بھی جواب دینے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمممم چلو چلتے ہیں آخر کار اس کی بات ماننے پر حمائل مجبور ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

تھینک یو یو یو! ایکسائٹڈ میں آکر وہ حمائل سے گلے لگنے والی تھی کہ جلدی سے سوری کہہ کے رک گئی، اس کے پھیلے ہوئے ہاتھ ہوا میں ایسے رہ گئے جیسے اس نے اٹھائے تھے۔۔۔۔۔

اٹس اوکے اب چلو اس کے دونوں ہاتھوں کو نیچے کرتے ہوئے وہ اسے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔

کھلکھلاتے ہوئے سارے راستے پر وہ کوئی نہ کوئی بات کر کے حمائل کو ہنسنے پر مجبور کرتی رہتی تھی اس کا ہر دن آج کی طرح ٹینشن فری ہو جاتا تھا جب بھی کبھی یہ حنا سے ٹائم سپینڈ کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

سب کچھ آپ کے کہنے کے مطابق چل رہا ہے ابا حضور میں نے رات میں فون کیا تھا راستے کو چینج کروایا ہے انہوں نے، اب مال کی ڈیلوری کراچی فورٹ پر ہو گی

ہمارے بندے وہاں پر کھڑے ہیں دو دنوں تک سب کچھ سیفلی پہنچ جائے گا۔۔۔۔۔

عثمان بیٹے کے آفس میں آیا تھا۔۔۔۔ تھا تو ابھی بھی آفیشلی عثمان کا کیونکہ اس کے پارٹی کا سی ایم ابھی تک وہی تھے مگر اپنے ناساز طبیعت کی وجہ سے اب ہر کام عثمان کے بحالف پر نعمان کرتا

تھا۔۔۔۔۔

رکھنے کا انتظام کہا پر ہے پر سوچ لہجے میں اس نے اس چوری کے خزانے کو چھپانے کا پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

فیکٹری میں ہمارا جو بیسمنٹ ہے وہی کا کہہ دیا ہے میں نے۔۔۔۔۔۔

نعمان یہ معاملہ کراچی میں دفنا دو کہیں پر اس کی بھنک بھی اسلام آباد تک نہیں پہنچنا چاہیے اگر کسی کو بھی اس کے بارے میں علم ہوئی تو سمجھو ہمارا سب کچھ ختم ہوا، آنے والے صورتحال سے وہ بیٹے کو آگاہ کر رہا تھا۔۔۔۔

بحری لٹیرے اپنے اس خزانے کو ہوا کے چھونے سے بھی بچانا چاہتے تھے، چیز بورڈ پر بادشاہ کو بچانے کے لیے جو داؤں اس نے کھیلا تھا اگر یہ برباد ہوا تو سیدھا

اگلا ٹارگٹ بادشاہ کو مار گرانے کا تھا جس کو کم از کم اس وقت افورڈ کرنا ان کے لیے ناممکن تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابا کراچی میں ہمارے پاس ایسی کوئی بھی جگہ محفوظ نہیں ہے جس میں ہم اتنا سارا مال رکھ دیں۔۔۔۔۔۔

میرے بہت جاننے والے ہیں وہاں پر میں کسی سے رابطہ کرتا ہوں تم اسکی فکر نا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا مشورہ مانے ابا حضور، اس وقت ہم کسی پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتے اسلام آباد ٹھیک رہے گا۔۔۔۔۔۔۔

میری بات سمجھنے کی کوشش کرو نعمان کسی بھی قیمت پر اسلام آباد میں یہ سیف نہیں ہو گا، ہر کوئی ہمارے تعاقب میں ہے ان سب کے نظروں سے اس کو چرانا یہاں پر نا ممکن ہے دور اندیشی میں تو اس کا کوئی ثانی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر تو ہمارے پاس کراچی میں ایک جگہ بچتی ہے جس پر ہم یقین کر سکتے ہیں اور اس مال کو بھی وہاں پر سیفلی رکھ سکتے ہیں نعمان نے خاموش نظروں سے باپ کو دیکھ کر کہا مگر اس کے رد عمل کے بارے میں فکر مند ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

کون سی جگہ۔۔۔۔؟؟؟؟ہر طرف سے گرے بادشاہ نے امید کے نظروں سے اپنے وزیر کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

ہماری پرانی حویلی جو کراچی میں ہے،اس سے سیف جگہ مجھے کوئی اور معلوم نہیں ہو رہی۔۔۔۔

تم جانتے ہو کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اچھی طرح سے جانتا ہوں ابا حضور آپ بھی سوچ لیں کیونکہ ہمارے ساتھ تو دوسرا کوئی بھی آپشن نہیں ہے۔۔۔۔

وہ خاموش ہو گیا تھا کچھ لمحے یوں ہی گزر گئے شاید فیصلہ کرتے وقت انسان ایسے ہی آگے پیچھے ہوتا ہے جب اسے معلوم ہو کہ اس کا ہر قدم اس کے حال اور مستقبل دونوں کو بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں جیسے مناسب لگتا ہے ویسا کر لو میرا دماغ کام نہیں کر رہا مگر یاد رکھو ہماری ہار اور جیت اس پر منحصر ہے اگر کسی نے دیکھ لیا ہمیں تو لات مارنے سے پہلے ہم گر جائیں گے اور اگر اس کو بچانے میں ناکام ہوئے تو بھی وہی کھڑے رہ جائیں گے جہاں پر ابھی ہے۔۔۔۔

ایک آپشن ہے ہمارے پاس ہر حالت میں اس کو سیفلی کہیں پر پہنچاؤ میں گھر جا رہا ہوں مجھے اپڈیٹ کرتے رہنا اس کے ماتے پر بلوں کا جال صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بادشاہ نے اختیارات کو وزیر کے ہاتھوں میں دے دیا آگے کیا ہونے والا ہے کوئی نہیں جانتا دیکھتے ہیں اس بار بھی کہ یہ رسی خدا اور کتنا دراز کرتا ہے یا پھر اس کی لمبائی کا آخری حد یہی پر ختم ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

####################№##########

کیا کر رہے ہیں ڈیڈ حمائل اپنے کمرے سے اتر کر سٹڈی میں چلی گئی جس کی لائٹ آن تھی۔۔۔۔

رات کے 12 بج رہے تھے وہ اپنے لیپ ٹاپ پر ایک پریزنٹیشن دیکھ رہا تھا جو کچھ دیر پہلے اس کے ایک کولیگ نے اس کو فارورڈ کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے کچھ کام تھا وہی بس فینش کر کے آ رہا ہوں۔۔۔۔

ابھی تو بہت لیٹ ہو گیا ہے آپ چھوڑ واسے صبح کر لیں گے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کے نرمی سے اس کو دبانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا یہ امپورٹنٹ ہے اس کو مجھے ابھی کرنا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ ایسا کریں مجھے دے دیں میں کر لوں گی اب جا کر سو جائیں۔۔۔۔۔۔۔

کل میٹنگ ہے اور اس کے لیے یہ ضروری ہے، آپ کے لیے مشکل ہو جائے گا اس بار جو پروجیکٹ ہو رہا ہے کافی بڑا ہے اس لیے غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھ جاتی ہوں آپ کام کرتے رہے اور میں آپ کو کمپنی دیتی رہوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

..... تم نے صبح آفس نہیں جانا کیا۔؟ شیراز صاحب نے یاد ہانی کے لیے پوچھا جانا ہے اور ویسے بھی آپ کو تو بھی جانا ہے اس لیے چھپ چھاپ اپنا کام کرے تاکہ میں بھی سونے چلی جاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔

حمائل تم روز بروز مزید ضدی بنتی جا رہی ہو اس نے نہ میں سر ہلایا جس کی بات اس کے سر کے اوپر گزر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

بھول گئے کیا لائر بن گئی ہو اب تو اور بھی ضدی، اکڑو، بد تمیز اور پتہ نہیں کیا کیا بنوں گی دو منٹوں میں اس نے اصل بات کو مروڑتے ہوئے باپ سے کہا۔۔۔۔۔۔

جو بھی بن جاؤ تم ویسے بھی رہو گی تو میری بیٹی شیراز صاحب نے ایسے کہا جیسے اسکا ہر روپ اسے عزیز ہیں۔۔۔۔۔

ہاں بالکل نا میں نے کہی جانا ہے اور نہ آپ کو کہیں پر جانے دینا ہے چیئر کو گھسیٹتے ہوئے باپ کے قریب کر کے وہ اس میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

بابا اس پروجیکٹ میں بڑا کیا ہے اس نے لیپ ٹاپ کو دیکھتے ہوئے پوچھا جس پر شیراز صاحب کچھ ڈاکومنٹس غور سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

اس پروجیکٹ کو ہم پہلی بار انٹرنیشنل لیول پر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور پاکستان کے ٹاپ بزنس اونرز اور کمپنیز اس میں پارٹیسپیٹڈ ہے۔۔۔۔ایک طرح سے یہ ایک ڈریم پروجیکٹ ہے ہر بزنس مین کے لیے کیونکہ عام طور پر جوار ننگ ساری زندگی لگا کر کی جاتی ہے اس پروجیکٹ کو کرنے کے بعد وہ پرافٹ ایک بار میں مل جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

بابا اپ اتنے محنت کر رہے ہیں ماشاءاللہ سے ہمارے پاس کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہے مجھے آپ کی صحت سے زیادہ کچھ بھی عزیز نہیں ہے۔۔۔۔

وہ دیر تک جاگنے کی وجہ سے اس سے ناراض ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو میں کون سا روز روز آدھے آدھے رات تک جاگتا رہتا ہوں ضروری کام ہے اس لیے آج تھوڑا لیٹ ہو گیا ہے اور ویسے بھی دیکھ نہیں رہی میں بالکل فٹ اور ینگ ہوں خود کو اشارہ کرتے ہوئے مذاق میں بیٹی سے کہا جو منہ بنائے بیٹھی تھی اس کے ساتھ خود بھی مفت میں آدھی رات تک جاگ رہی تھی۔۔۔

میں ماما کو بتاؤں گی کہ آپ کہہ رہے تھے کہ میں اس سے زیادہ ینگ ہوں وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

تم کتنی جھوٹی ہو میں نے تو ایسا نہیں کہا۔۔۔۔۔

آپ کی باتوں سے تو مجھے یہی لگا ترچھے نظروں باپ کو دیکھتے ہوئے اس کو چھیڑنے میں اسے مزہ آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تم مجھ سے جیلس ہو رہی ہو اس لیے تمہیں ایسا لگا ورنہ میں نے تو بات سیدھی کر دی تھی شیراز صاحب نے صفائی دینے والے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

مجھے اس وقت اس پروجیکٹ سے جیلسی ہو رہی ہے کیونکہ آپ میرے سے زیادہ اپنے لیپ ٹاپ پر فوکسڈ ہے اس کے طرف نہ دیکھنے پر وہ باپ کو سنا رہی تھی مگر اس سنانے میں بھی کتنا مزہ تھا اس کے باپ سے کوئی پوچھتا تو یہ تو ایک پروجیکٹ تھا وہ ساری دنیا قربان کر لیتا اس پر۔۔۔

حمائل کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے ایک نظر اس کو دیکھا اور لیپ ٹاپ کو بند کرنے لگا۔۔۔۔۔زیادہ سینٹی ہونے کی ضرورت نہیں ہے میری ماں جاؤ تم چائے بناؤ میں نے کام کر دیا ہے۔۔۔۔

آپ نے میرا ایک گھنٹہ خراب کر دیا اپنے اس کام کی وجہ سے، ابھی میں نے ایک گھنٹہ زیادہ سپینڈ کرنا ہے آپ سے، صبح پھر سے میری آنکھ ٹائم پر نہیں کھلے گی، میں آفس سے لیٹ ہو جاؤں گی اور اس کے ذمہ دار آپ ہوں گے۔۔۔

ارے بھائی اس کے باپ نے تھوڑی دیر کے لیے اس سے بڑھ کر کام پر توجہ دیا تھا اب اس کا ناراض ہونا اور ایٹیٹیوڈ دکھانا تو بنتا تھا۔۔۔۔۔۔

ہمممممم۔۔۔۔۔ایسا کرتے ہیں کل انشاءاللہ زیادہ ٹائم سپینڈ کرنے کے لیے ہم جلدی اپنا پروگرام بنا دیں گے وہی پر تم اپنے ایک گھنٹے والے ادھار کو بھی پورا کر

دو گی شیر از نے سوچنے والے انداز میں اوپر کے طرف دیکھتے ہوئے حمائل سے کہا۔۔۔۔۔۔

تواب کیا کرے اس کو یہ پلین پسند آیا تھا مگر مسئلہ یہ تھا کہ اب کیا کیا جائے

۔۔۔۔۔

تم چائے بناؤ اس کو پی کر دونوں سونے چلے جاتے ہیں آپ بھی ٹائم پر صبح اٹھ جائے گی اور کوئی مسئلہ بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ایسا کرتے ہیں میں چائے بنانے جا رہی ہوں آپ اپنی بات یاد رکھیے گا، آج کے پرو گرام نہ ہونے کو اس نے دل پر لے لیا تھا۔۔۔۔۔۔

ہر سنڈے میں رات کے ٹائم حمائل ہمیشہ باپ کے ساتھ بیٹھ کر ٹائم سپینڈ کرتی تھی شیر از صاحب اپنے اس عمر میں بھی باپ ہو کر ایک دوست کی طرح ایکٹ کر کے حمائل کے ساتھ دنیا جہان کی باتیں کرنے میں مصروف ہو جاتا تھا۔۔۔ اگر کبھی پرو گرام باتوں کا بنتا تو مسئلہ ہمیشہ کی طرح شیر از صاحب اجاگر کرتے اور اس پر روشنی ڈالنے کی ذمہ داری حمائل کے کندھوں پر ہوتی۔۔۔۔ دونوں دنیا جہان کے مسئلوں کو اپنے اپنے پوائنٹ اف ویو سے بیان کرنے میں مصروف

ہوتے تھے۔۔۔۔ کبھی کبھار رات کے وقت دونوں باپ بیٹی کچن میں کچھ نہ کچھ بنانے کہ ایکسپیریمنٹ میں لگے ہوتے تھے۔۔۔۔۔

نغمہ بیگم کو بھی ان کی اس روٹین کی عادت ہو گئی تھی صبح سویرے جب وہ کبھی کچن میں جاتی اور اس کو الٹے حالت میں دیکھتی تو بغیر پوچھیں وہ سمجھ جاتی تھی کہ آج پھر سے کوئی نہ کوئی تجربہ ہوا ہے۔۔۔۔۔

دن کے وقت شیراز صاحب دوستوں اور پھر اپنی بیوی کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے میں مصروف ہوتے اور رات کے وقت اسپیشلی بیٹی کے ساتھ اپنے تھکے ہوئے دن کو زیر زبر کر کے لیٹ رات کو دونوں سونے جاتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

چاندرات کا دوسرا پہر تھا ہر طرف اندھیرا پھیل گیا تھا، آسمان پر بادل ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں دکھ رہا تھا فضا پر بادلوں نے ایک دھند سا چھایا تھا۔۔۔۔آج کے اندھیرے کو دیکھ کر من میں ایک عجیب سا ڈر سر اٹھا رہا تھا۔۔۔۔

اسی پہر سمندر کے کنارے پر کچھ ہیولے دکھائی دینے لگے سمندر کے لہریں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے رات کے اس خاموشی میں شور برپا کر رہے تھے، بگلے اپنے آوازوں کو لہروں کے شور سے ملا کر ایک دھن بجانے میں مصروف تھے، دور دور کسی بھی جاندار کا پتہ بھی معلوم نہیں ہو رہا تھا یہ جگہ رات کے اس حصے میں کسی اور دنیا کا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک ایسا منظر جیسے طوفان پورے ہتھیاروں کے ساتھ یہاں پر پہرہ دینے کے لیے آرہا ہے یا پھر سب کچھ لے کے جا رہا ہے۔۔۔۔

ہوا کی ایک بھرپور گزرنے ساحل کے ریت کو اڑاتے ہوئے لوگوں کے قدموں کے نشانوں کو مٹا دیا جو دن کے روشنی میں اس پر لئے گئے تھے، ریت کا وہ چادر پھر سے صاف ہو گیا ہر انسان کے برے یاد سے، اچھے یاد سے۔۔۔۔۔

دور سے سمندر میں کچھ سنہری روشنی دکھائی گئی سمندر کے پانی میں روشنی کا عکس دیکھ کر اس پر جلتے چراغوں کا گمان ہو رہا تھا، کسی چیز نے تھوڑی سی حرکت کر کے ریت کے چادر پر دو قدم آگے ہو گیا، غور کرنے سے وہ آدمی لگ رہا تھا اس کے پیچھے، وہاں سے دو لوگ اور بھی ہیولوں کے شکل میں نکل گئے جو کہیں پر چھپکے بیٹھے تھے، ان کے آگے پیچھے کا پتہ کرنا ناممکن تھا وہ پوری طرح سے خود کو کور کر کے وہاں پر کھڑے کسی چیز کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ روشنی قریب سے قریب تر ہوتی گئی وہ روشنی کسی بڑے سمندری جہاز کے چھوٹے چھوٹے روشندانوں سے نکل رہی تھی جس میں سنہرے بلب اور بڑے بڑے لالٹینیں لگے ہوئے

تھے۔۔۔۔۔۔

جہاز کے اندر کا کچھ بھی نہیں معلوم ہو رہا تھا، سناٹے کے ساتھ وہ جہاز سمندر کے کنارے پر رک گیا کچھ دیر میں بہت سارے لوگ اس سے نکلنے لگے۔۔۔۔

بڑے بڑے ڈبے جیسے چیز کو دو دو لوگ ہاتھوں میں اٹھاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔۔۔

وہاں پر پہلے موجود آدمیوں میں سے، ایک نے جہاز سے نکلنے والے لوگوں کو کچھ کہا دیا تھا، اس کے ہاتھ کے اشاروں سے تو یہی معلوم ہوتا تھا جیسے وہ ان سامان کو ترتیب دینے کے لیے انہیں گائیڈ کر رہا ہو۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے ریت کے چادر پر بہت سارے بڑے بڑے ڈبے نما چیزوں کو لاد دیا گیا اور آئے ہوئے لوگ جہاز میں سوار ہو کے پھر سے واپس ہو گئے، جہاز جب کنارے سے تھوڑے فاصلے پر دکھائی دیا ایک سیٹی جیسی آواز بج گئی

ایک ایسی آواز جیسے جنگل میں کوئی سردار اپنے فوج کو شکار پر حملہ کرنے کے لیے کرتا ہے۔۔۔۔۔

اس سیٹی کی آواز سن کر گروپس کی شکل میں چار پانچ ٹولیں وہاں کہیں سے نکل گئے، دو تین آدمی آگے ہو کے بڑی سی چادر ایک گاڑی سے کھینچنے لگی جو

اندھیرے میں ایک بڑا سا سیاہ چٹان لگ رہا تھا وہ گاڑی جسامت سے اتنا بڑا تھا جتنا کہ ایک ٹرک یا پھر وہ ایک ٹرک ہی تھا۔۔۔۔۔۔

اس میں سوار آدمی نے اسے سٹارٹ کر کے اس کا رخ اس کی طرف کیا جس راستے سے وہ اس بحری خزانے کو بھگانا چاہتے تھے۔۔۔۔

وہاں پڑے ڈبے ایک ایک کر کے ٹرک میں رکھ دیے گئے شاید یہ لوگ اس طرح کے کام کرنے کے عادی تھے اس کا مہارت اس کے کام کرنے کی گواہی دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ریت کی چادر پھر سے خالی ہو گئی وہی لوگ سامان کے ساتھ سوار ہو گئے تھے شاید اس کا منزل کہیں اور تھا یہی پر تو اس کے کام کا شروعات ہونے والا تھا۔۔۔۔۔کچھ دیر میں ٹرک مین روڈ پر آ گیا اس کے پیچھے کوئی شخص ہیلمٹ پہنے احتیاط سے آ رہا تھا۔۔۔۔۔اللہ جانے وہ اس وقت بھی یہاں پر موجود تھا جس وقت وہ لوگ سامان کو ٹرک میں ڈال رہے تھے۔۔۔۔۔

جس راستوں پر یہ لوگ رواں تھے وہاں پر ہر طرف سے شانتی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ پورے پلاننگ کے ساتھ یہ کام ہو رہا ہے۔۔۔۔

تقریباً4030منٹ کے بعد وہ گاڑی ایک بہت بڑی حویلی کے سامنے رک گئی ،وہ ٹرک پورے سامان کے ساتھ حویلی کے دروازے کے اندر چلا گیا جس کے دروازے کو کھڑے گارڈز نے کھولا تھا۔۔۔۔

وہ لوگ جیسے حویلی کے اندر ہو گئے،اس کے پیچھے آنے والے شخص نے اپنے بائک کو تھوڑے فاصلے پر کھڑا کر کے،پیدل بے آواز قدموں کے ساتھ پیچھے والے سائیڈ سے دیوار پر چڑھ کر حویلی میں کودنے لگا۔۔۔۔

نیچے پکے فرش پر اس کے جوتوں کی آواز نے وہاں کے ارد گرد گارڈز کو چوکھنا کر دیا۔۔۔۔۔

کون ہے وہاں پر ایک گارڈ نے تیز آواز میں کہا،اس کے ہاتھ میں بارودی بندوق تھا باقی سب گارڈز کی طرح جو یہاں پر کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا، کون ہے وہاں پر ایک اور آدمی اس کے پاس آ کر اس سے پوچھنے لگا اس کے ہاتھ میں ٹارچ تھا جس سے وہ ارد گرد دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

پتہ نہیں کسی چیز کے کودنے کی آواز آ گئی تھی۔۔۔۔

تو تم یہاں کیوں کھڑے ہو، جاؤ جا کے پچھلے سائیڈ سے دیکھو میں یہاں دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ شخص جہاں پر تھا وہ حصہ خالی ہو گیا تھا شاید قدرت بھی اس کا ساتھ دے رہا تھا ۔۔۔۔

اس جگہ کے دیوار کے پیچھے سے کھڑے ہو کر اس ٹرک کو دیکھنے لگا جس سے سامان کو سیڑھیوں سے اتار کر زمین کے کسی نچلے حصے میں رکھا جا رہا تھا۔۔۔۔

اس نے ارد گرد دیکھا اور جیب سے ایک چھوٹے سے ڈیوائس کو نکال لیا جس میں ایک چھوٹا سا کیمرہ پکس ہوا تھا، اس نے کیمرے کے لینز کی مدد سے وہاں کے تمام کاروائی کو اس میں محفوظ کر

لیا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کون تھا وہ شخص جس نے خود کو موت کے منہ میں ڈال لیا تھا، آخر ایسی کیا وجہ تھی اس کے پیچھے جس کے گرم تپش نے اس کو یہاں تک لایا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کتنی بھیانک تھی یہ رات کا اندھیرا بھی جسے ہر غلط کام کے لیے چنا جاتا ہے، جس میں لوگ اپنے ضمیر کی سودا گری کرتے ہیں، جسے ہر برائی کے آغاز کے لیے چنا جاتا ہے۔۔۔

کیا خدا نے اس تاریکی کو اس درندگی کے لیے بنایا تھا اس کو جواب دینا پڑے گا اور یقیناوہ اپنے گناہوں کے سزا پائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##########################

اگلے 72 گھنٹوں میں اویس کے لاسٹ میٹنگز دوسرے کمپنیز اینڈ انڈسٹریز والوں کے ساتھ ہے، یہ لوگ اپنے پروڈکٹس کو مارکیٹ میں تب تک نہیں لانچ کر سکتے ہیں جب تک ان کے یہ ٹینڈرز ان کو مل نہیں جاتے۔۔۔۔۔۔

جمال نے اویس کا ای میل ہیک کر کے ان کے کانفیڈنشل انفارمیشن کو آریان تک پہنچایا تھا، جو اس وقت اس کے موبائل کے ای میل ان باکس میں پڑا تھا

آریان کنسٹرکشن سائڈ پروزٹ کے لیے نسیم خان کے ساتھ آیا تھا، ابھی کچھ دیر گزرا تھا کہ اس کو جمال کا ای میل موصول ہوا نسیم اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا نقشے کو ہاتھ میں پکڑے اسے دیکھ رہا تھا جس کو آریان نے اپنے پروفیشنل ایکسپرٹ انجینیئرز سے یہاں پر کنسٹرکشن کے فریم ورک کے لیے بنایا تھا۔۔۔۔

اپنے ہاتھ میں پہنے بلیک کلر کے مردانہ بریسلٹ میں لگے اس سیاہ موتی کو وہ انگلی میں گھما رہا تھا، اس کے سوچو کا مرکز کہیں اور تھا مگر وہ دیکھ زمین کو رہا تھا جسے وہ یہاں پر کہیں سے دفنائے ہوئے خزانے کے نشانوں کو آنکھوں سے سکین کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

یہ اس کی عادت تھی جب بھی کبھی وہ کسی چیز کے بارے میں سوچتا تھا تو اسی طرح ہاتھ میں پہنے بریسلٹ کے موتی کو گھمائے ایک جگہ پر نظروں کو گھاڑیں کھڑا ہو جاتا تھا اس کے دماغ میں ابھی بھی کچھ چل رہا تھا مگر کیا کچھ معلوم نہیں تھا

کہ آخر یہ بندہ سوچ کیا رہا ہے اس کا چہرہ ہر ایکسپریشن سے صاف دکھتا تھا جسے کسی نے اس کو ماسک پہنا دیا ہو۔۔۔۔

آپ کچھ سوچ رہے ہیں نسیم نے اس کو پیچھے سے آکر کہا اس وقت وہ کسی اور دنیا میں پہنچ گیا تھا اس کے پوچھنے سے اس کے سوچوں میں خلل پڑ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہ تھنگ سپیشل اس کی طرف چہرہ کرتے ہوئے اس نے جواب دیا کھلے آسمان میں بغیر چھت کے کھڑے اس کے آنکھوں میں ارٹیفیشل بلیک لینز قریب سے صاف دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔۔۔

چلو آپس چلتے ہیں وہی پر پھر بات ہو گی۔۔۔

نسیم نے اسے کہا جو کافی دیر سے دونوں یہاں پر آئے تھے اس نے اس کے بات پر سر ہلایا اور اپنے گاڑی کی طرف چل پڑا کچھ ٹائم بعد نسیم آریان کے آفس میں اسی کے ساتھ بیٹھا نظر آرہا تھا۔۔۔۔

اس نے آریان کا دیا ہوا نقشہ اپنے کمبائن پروجیکٹ کے لیے اپروو کر دیا تھا، اس لیے کسی دوسرے نقشے کی ضرورت انہیں محسوس نہیں ہوئی۔۔۔۔

جو بھی ان دونوں کے درمیان ڈیسائڈ ہو رہا تھا آریان کا پی اے جو اس کے ساتھ سائیڈ پر کھڑا تھا اپنے نوٹ پیڈ میں اس کو نوٹ کر کے اس کے مطابق آنے والے ڈے پلانز کو ترتیب دیتا تھا۔۔۔

آریان کی نظر سامنے والے دیوار پر پڑی جس پر ایل ای ڈی لگی ہوئی تھی اور اس پر ایک ریپیٹڈ پروگرام دکھایا جا رہا تھا، نیچے حمائل کی انٹرویو کو سرخ ہائی لائٹس کے ساتھ نمایاں کر رہا تھا اور دو تجزیہ کار بھی بات کرتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

ایل سی ڈی کا والیوم سلو ہونے کی وجہ سے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا، آریان نے ٹیبل پر پڑے ریموٹ کے ساتھ اس کے والیوم کو سیٹ کر دیا۔۔۔۔۔ نسیم بھی سکرین کے طرف متوجہ ہوا، دونوں تجزیے کار حمائل کے کام کی تعریف کر رہے تھے اور ایک اینکر ان سے وقت بہ وقت ایسے ایسے سوالات پوچھنے میں مصروف تھا جس سے کہیں پر ان کو بات بڑھانے کے لیے ایک پوائنٹ مل جائے۔۔۔۔۔

پروگرام کے اندر ایک اور انٹرویو لگا یا دیا گیا اب سکرین پر صرف حمائل کی تصویر دکھ رہی تھی اور نیچے کہ کارنر سکوئر سائڈ ایریا زمیں باقی لوگ جو اس وقت اس پروگرام میں ایزاے گیسٹ تھے ان کے تصویروں کو چھوٹا کر کے دکھایا گیا

حمائل اپنے خوبصورت پرسنلٹی کے ساتھ سکرین پر بہت لوگوں کے دلوں کے تار چھیڑ چکی تھی بہت سی لڑکیوں نے اس کے طرح بننے کی خواہش کی تھی

اس لڑکی کے انٹرویوز دن بدن وائرل ہو رہے ہیں نسیم نے سکرین کو دیکھتے ہوئے آریان سے کہا جو حمائل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

میں نے بھی ایک دو بار اس کے لائو انٹرویوز کو دیکھا ہے کافی اچھا بولتی ہے

ٹھیک کہہ رہے ہو اس نے حامی بھری پورے سوشل میڈیا پر آگ لگا یا ہے اس نے پتہ نہیں کیا چاہتی ہے دھیمے آواز میں آریان نے سرگوشی کی۔۔۔۔

اس بات کا کیا مطلب ہے کیا،اس سے آپ کا کوئی کنیکشن ہے، نسیم نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

ناٹ اٹ ال میرا کوئی کنکشن نہیں ہے وہ اسی طرح سکرین کو دیکھ رہا تھا بغیر پلک جھپکے۔۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے اس پولیٹیشنز کے خیر نہیں ہیں اگر ان کا سامنا اس جیسے ایڈوکیٹ کے ساتھ ہوا نسیم نے اس کے بولڈ انداز پر تھوڑا سا سائیڈ سمائل کرتے ہوئے خود سے اپنے رائے کا اظہار کیا۔۔۔۔

آریان نے ایک نظر نسیم کو دیکھا جو اس کو دیکھ رہا تھا اور پھر کیا تھا کہ ٹی وی کی جگہ اب اس کے چہرے نے گھورنے کی جگہ لے لی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کیوں گھور رہے ہو میں نے آپ کو تو یاد نہیں کیا چڑتے ہوئے مذاق میں اس نے آریان سے کہا کبھی کبھار نسیم اس طرح فنی ہو جاتا تھا مگر آریان ہمیشہ کی طرح بس سرد چہرے کے ساتھ یا تو گھورتا رہتا تھا یا اپنے لبوں کو بات کرنے کے لیے صرف ضرورت کے وقت زحمت دیتا تھا۔۔۔۔۔۔

میں دیکھ رہا ہوں آپ کچھ زیادہ اس ایڈوکیٹ کے بارے میں بات کر رہے ہیں، یعنی کہ اس کھڑوس کو اس کے منہ سے اس کا تعریف کرنا اچھا نہیں لگا۔۔۔۔۔ کیا کہ رہے ہو آریان وہ چیئر میں سیدھا ہو گیا اس کا مطلب ابھی نسیم کو سمجھ میں آیا۔۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ سے میں ایک شادی شدہ انسان ہوں اور ایک بیٹے کا باپ بھی بننے والا ہو، اس طرح آپ کا شک کرنا مجھے کچھ اچھے وائبز نہیں دے رہے ہیں اس نے جانچتے ہوئے نظروں سے اس کے آنکھوں میں دیکھا جہاں پر تالاش سے بھی کچھ نہیں مل رہا تھا کم از کم اس وقت تو نہیں۔۔۔۔۔۔

اپنے وائبز سینسرز کو تھوڑا چارج کر دیجئے کچھ ڈیفالٹ آیا ہو گا میرے فریکونسیز بالکل سٹیبل پوزیشنز میں ہیں مجال ہے کی آریان کھڑوس اپنی بات سیدھے طریقے سے مانیں۔۔۔۔۔۔

اگر آپ کہہ رہے ہیں تو میں مان لیتا ہوں ورنہ میرے سنسز بالکل ٹھیک ٹھاک چار جز اور ایفیشنٹ ہے، اس کو بھی خود پر پورا یقین تھا۔۔۔۔

ویسے ایک بات کہوں جو چیز یا جو شخص تعریف کرنے کے لائق ہو اس کی تعریف کرنا مجھ پر فرض ہو جاتا ہے نسیم نے تھوڑا سا جھکتے ہوئے ہاتھ کو ماتے تک لے جاتے ہوئے آریان سے کہا جیسے کہ تم بھی تھوڑا سا انسانوں والے موڈ میں آ جاؤ۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے بھابی کو بتانا پڑے گا آپ کے ارد گرد پروٹیکشنز شیلز لگوانا ضروری ہے آریان نے دھمکی دیتے ہوئے اس کے بیوی کا ذکر کیا جو کچھ دن پہلے نسیم نے پارٹنر شپ کے خوشی میں اسے گھر پر ڈنر کے لیے بلایا تھا وہی پر آریان کی ملاقات اس کی بیوی کے ساتھ ہوئی تھی۔۔۔۔

میرے دوست آپ کی بھابی مجھ سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں اس نے ایک زبردست قہقہہ لگایا۔۔۔

وہ تو مجھ سے بھی زیادہ حسن کی دیوانی ہے آپ کے ڈنر کے آنے کے بعد ساری رات مجھ سے آپ کی تعریفیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھ میں پہنے ہوئے واچ کو دیکھا یہاں پر آتے ہوئے اس کو کافی ٹائم ہو گیا تھا، آدھے گھنٹے میں اسکی میٹنگ ہونے والی تھی۔۔۔۔۔۔

آریان نے کچھ نہیں کہا تھا وہ سچ ے لگا اسکے ساتھ اس جیسی ملی ہے۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے اب مجھے جانا چاہیے وہ چیئر سے اٹھتے ہوئے اپنے کوٹ کے بٹن کو بند کرتے ہوئے آریان سے کہنے لگا۔۔۔۔۔ پھر ملیں گے انشاءاللہ اس نے اس کے ساتھ ہاتھ ملایا اور دروازے کی طرف بڑھ

گیا۔۔۔۔۔۔

ویسے اس ایڈوکیٹ کی تعریف کرنا بنتا ہے دروازے میں کھڑے ہو کر تھوڑا سا مڑتے ہوئے اس نے آریان سے کہا اور نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیور اس نے بھی وہ جواب دیا جو وہ ایکسپیکٹ کر رہا تھا ویسے بھی اسے کیا فرق پڑ رہا تھا۔۔۔۔

##

خیریت ہے عثمان آپ نے مجھے اتنے ارجنٹ میں بلوالیا۔۔۔۔۔۔

فرقان اس وقت اپنے پرسنل ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا اور کچھ دیر سے فرقان کے آنے کا انتظار کر رہا تھا جس کو اس نے فون کر کے بلایا تھا۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے بس تمہیں کچھ یاد کروانا تھا عثمان نے اس کو الجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا ایسا کیا تھا جو مجھے یاد نہیں آ رہا فرقان نے آنکھوں کو سوچنے والے انداز میں چھوٹا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تمہارے ڈلیوری میں نے سیفلی ریسیو کر لیا ہے اور وہ اب میرے پاس محفوظ ہے، اب تم بتاؤ تم نے جو کہا تھا وہ کر لیا ہے یا پھر صرف منہ سے تم بات کرتے رہتے ہو اس نے للکارتے ہوئے شیر کو میدان میں اتارنے کے لیے دعوت دیا تھا۔۔۔۔۔

میں کہتا نہیں ہوں کرتا ہوں، مجھے اس کے بارے میں رات کو پتہ چل گیا تھا اور رہی بات میرے کرنے کی تو آپ کو تین دنوں میں پتہ چل جائے گا۔۔۔۔ عثمان نے تو اپنا چال چلا یا تھا اور کافی حد تک اس میں کامیاب بھی ہوا تھا مگر اس کو پتہ چلنے کی بات عثمان کے لیے پریشانی کی تھی۔۔۔۔۔

تم نے کہا دیکھا ہے، یہ تو طے تھا کہ یہ دونوں ایک دوسرے پر یقین نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔۔

کہی تم میرا پیچھا تو نہیں کر رہے تھے عثمان نے ماتے پر بلوں کا جال بنائے اپنے دل کے بات کو منہ سے کہتے ہوئے فرقان سے پوچھ رہا تھا، جو ایک پاؤں کو دوسرے پر ڈالے آرام سے بیٹھا تھا۔۔۔۔

کتنا مزہ تھا اس نشے میں بھی کہ بادشاہ مہرے کے سامنے جھک کے پریشانی سے سوال پوچھ رہا تھا عثمان صاحب آپ اسے چھوڑیں آپ اپنے الیکشن کے جیتنے کی تیاری کرے۔۔۔۔

اور ایک بات۔۔۔۔آپ نے ابھی آدھا کام کیا ہے

بادشاہ (عثمان) کو مہرے کے باتوں سے تذلیل کا شدید احساس ہو رہا تھا مگر اس نے گدھے کو باپ بنالیا تھا اب اس کے مطابق کام کرنا تو تھا۔۔۔۔۔۔۔

جب تین دن بعد تم مجھ سے ملو گے اس کا انتظام بھی ہو گیا ہو گا عثمان نے تسلی دیتے ہوئے فرقان سے کہا اور جب اس نے کہا ہے تو اس کا مطلب ہے اس کے دماغ پھر سے کسی نئے منصوبے کو پائے تکمیل تک پہنچایا ہے۔۔۔۔

فرقان نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔۔۔

عثمان نے مینیو کارڈ کو اٹھایا اور ایک ویٹر کو اشارہ کرتے آنے کا کہا۔۔۔۔

جی سر آپ کیا لیں گے ایک ویٹر ہوٹل کے یونیفارم میں کھڑے ہاتھ میں پین اور نوٹ بک پکڑے ان سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

بلیک کافی عثمان نے ایک چیز کو آرڈر کرنے کا

کہا۔۔۔۔

سر آپ کیا لیں گے وہی لڑکا اب فرقان سے پوچھ رہا تھا مجھے ایک آئس کافی چاہیے ایک نظر کو مینیو بک پر ڈالا اور اس کو واپس ٹیبل پر رکھ دیا وہ لڑکا سر ہلا واپس جگہ پر چلا گیا۔۔۔

سنو۔۔۔۔۔۔ کسی نے اس کو پیچھے سے پکارا اس نے مڑتے ہوئے اس کو دیکھا، جس نے ویٹرز کا یونیفارم پہنا تھا۔۔۔۔۔

عمر سے اچھے خاصے 2625 سال کا لڑکا معلوم ہو رہا تھا سر پر بلیو کلر کی کیپ پہنی تھی اور ہاتھ میں ٹرے کو پکڑا تھا گیٹ اپ سے تو یہاں کا ویٹر لگ رہا تھا مگر اس کو یہاں پر پہلی بار دیکھا گیا تھا اس نے گلے کو تھوڑا سا کھنکارا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کچھ پوچھ رہے ہیں اس ویٹر نے اس کا بھرپور جائزہ لینے کے بعد اس سے کہا

اگر میں آپ سے کچھ پوچھوں تو آپ بغیر کوئی سوال کرے مجھے اس کا جواب دیں گے وہ سیدھا کام کے بات کو کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ ویٹر ابھی اس کو نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

ڈرو نہیں الجبرا کے سوال نہیں پوچھ رہا اس نے تھوڑا سا مذاق کرتے ہوئے اپنے بات کو ہموار کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

جی کہیے آپ نے کیا پوچھنا ہے دونوں کی کمر اس طرف تھے جہاں پر فرقان اور عثمان بیٹھے تھے

پہلے آپ بتائیں آپ کی سیلری کتنی ہے۔۔۔۔

جی ی ی!!!!! ویٹر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

میں نے کہا تھا نا کوئی سوال نہیں پوچھنا صرف جواب دینا ہے اس نے سمائل کرتے ہوئے سیریس انداز میں اس سے کہا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔

ہزار۔۔۔اس کے آنکھوں میں دیکھتے اس ویٹر نے اس سے سچ کہا تھا دور 30 سے اس کے باڈی لینگوئج سے ایسا لگ رہا تھا کہ یہ شخص اس کو کسی چیز کے بارے میں گائیڈ کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔۔۔۔

اگر میں آپ کو 40 ہزار روپے دوں تو کیا آپ میرا ایک کام کریں گے اس ویٹر کی آنکھیں حیرت اور نہ سمجھی سے پھیلے ہوئے تھے کہ آخر یہ شخص کیا کرنے اور کہنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔۔

زیادہ پریشانی کی بات نہیں ہے، بس جب تم اپنے اس آرڈر کو پاس کرو گے تو یہ دونوں چپس ان دو آدمیوں کے پیروں میں پھینک دو جو میرے پیچھے اس ٹیبل پر بیٹھے ہیں۔۔۔

اس نے اپنے جیب سے دو چھوٹے چھوٹے ربڑ کی طرح چکور سائز ڈیوائسز کو سامنے ٹرے پر رکھ دیا جس میں وہ اس آڈر کو لے کر جا رہا تھا۔۔۔۔۔

آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں، اس نے پھر سے سوال پوچھا لڑکے نے اس کو گھور کر دیکھا جسے کہ تم پھر سے سوال کر رہے ہو۔۔۔۔

اورا گر میں پکڑا گیا اس نے جلدی سے کہا اس کو اس کے گھورنے کا مطلب سمجھ آیا تھا یعنی کے وہ اس کام کو کرنے کے لیے تیار تھا۔۔۔۔۔

اگر تم اپنے کام کو صحیح سے کروگے تو کیوں پکڑو گے یہ لو جیب سے ایک چیک کو نکال کر سامنے پڑے چپس کے ساتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔۔

کام ہو جانا چاہیے وہ اس کے کندھے کو تھوڑا سا ہلا کے وہاں سے نکل گیا، اس کے ہاتھ میں جو ٹرے تھی آتے وقت اب اس کو یہیں پر چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔

اس ویٹر نے پہلے ان چپس کو دیکھا اور پھر سامنے چیک کو جو 40 کی جگہ 50 ہزار کا تھا اب تو انکار کی گنجائش بھی نہیں تھی کیونکہ اس کے سوچ سے بھی زیادہ اس کو مل رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ٹرے کو اٹھایا جس میں وہ دونوں ٹائپ کا فیز لے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ٹرے کے نیچے والے ہاتھ میں دونوں چپس کو چھپایا اور چیک کو اپنے جیب میں رکھ کر اپنے ٹارگٹ کی طرف روانہ ہوا جس کو کسی انجان شخص نے اس کو 50 ہزار روپے کے بغوض دیا تھا۔۔۔۔

ٹیبل پر وہ دو لوگ ایک دوسرے سے بات کرتے ہوئے نظر آرہے تھے کچھ دیر پہلے مگر ابھی دونوں خاموش بیٹھے تھے۔۔۔۔

آپ کچھ سوچ رہے ہیں عثمان صاحب۔۔۔۔۔

فرقان نے اس سے پوچھا جو کب سے خاموش بیٹھا نظر آرہا تھا اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا ویٹر ان کے آرڈرز لے کر آ گئے۔۔۔

دونوں ویٹر کو دیکھ کر پھر سے خاموش ہو گئے۔۔۔اس نے دونوں کی آرڈر کافی کو ان کے سامنے رکھ دیا، ٹرے کو دوبارہ اٹھاتے ہوئے اسی ہاتھ سے جان بوجھ کر گلاس کو تھوڑا سا ٹچ کیا اور اس کو نیچے گرا دیا۔۔۔۔۔۔۔

کانچ کے ٹوٹنے کی آواز سے دونوں نے ایک ساتھ اس کو گھورا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سوری سر میں ابھی صاف کرتا ہوں۔۔۔

اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی کچھ کہتا وہ نیچے بیٹھ کے ٹوٹے ہوئے گلاس کی ٹکڑوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑے ٹرے میں جمع کرنا شروع کیا اس نے ایک ایک کر کے سارے کے سارے شیشے کے ٹکڑوں کو اس ٹرے میں جمع کیا۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں خاموش بیٹھے تھے۔۔۔۔

تھوڑاسااوپر دیکھتے اس نے ایک آنکھ سے دونوں کو دیکھااور جلدی سے ہاتھ میں پکڑے ان چھوٹے سے ڈیوائسز کوان کے پیروں کے سامنے اس طرح رکھ دیا کہ تھوڑاسا ہلنے سے وہ اس کے پیروں تلے چپکنے کے لیے بالکل تیار پڑے تھے۔۔۔۔۔

اس نے ٹوٹے شیشوں والا وہ ٹرے ہاتھ میں اٹھایااور ایک بار پھر سے سوری کہہ کے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

اسکے جاتے ہوئے عثمان نے اس کے پیٹ کو گھورا۔۔۔۔

وہ ویٹر واپس اپنی جگہ پر آگیا،اس نے تھوڑاسا ان کے ٹیبل پر دیکھا جو پھر سے اپس میں بات کرنے لگ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

##

اویس جمشید کے ساتھ لان میں بیٹھا تھا، دونوں عثمان کے خلاف بات کرنے میں مصروف تھے۔۔۔۔زیادہ بات جمشید کرتا تھااور اس کے ساتھ ہاں میں ہاں ملانے کے لیے اویس اس کا بھرپور ساتھ دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں پیسوں کے لیے کہا تھا الیکشن کے لیے مجھے فنڈ نگز کی ضرورت ہے ۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب جمشید نے کوئی ایسی بات کہی ہو جس میں نعمان اور عثمان کا ذکر نہیں تھا۔۔۔

انکل کچھ دنوں میں مل جائیں گے آپ کو پیسے،

ہمارے ٹینڈرز ملنے کے بعد ہم اپنے پروڈکٹس کو مارکیٹ میں لانچ کر دیں گے۔۔۔۔

آپ فکر نا کریں اس نے جمشید کو تسلی دیتے ہوئے کہا کیونکہ اس سے پہلے تو وہ بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا یہ پہلی بار ہوا تھا کہ ان کے آفیشل ٹینڈرز اپروول میں اتنا ٹائم لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جلدی کرنا ہے سب کچھ، میں زیادہ ویٹ نہیں کر سکتا اس کی بے صبری سے معلوم ہو رہا تھا کہ اس کو اس وقت پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اویس نے بغیر کچھ کہے صرف سر کو ہلایا وہ بھی آج کل کے بزنس مسائل سے کافی پریشان ہو رہا تھا، ان دونوں کے درمیان کچھ لمحوں کے لیے خاموشی نے قدم رکھا تھا۔۔۔۔

اویس نے اپنے چچا کو ایک نظر دیکھا اور پھر وہ بات کہنے لگا جو اس سے کب کا کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

میں نے آپ کو کچھ دکھانا تھا۔۔۔۔

اس نے تھوڑا سسپنس والے انداز میں بغیر کچھ اور بولے اپنے ٹاپک کے طرف سیدھا لانے لگا۔۔۔۔۔

جمشید نے ایک نظر اس کو دیکھا اویس اس کے طرف متوجہ تھا، دونوں ایک دوسرے کو تھوڑی دیر کے لیے بغیر کچھ کہے اسی طرح دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

کیا دکھانا ہے،اس خاموشی کو توڑنے کے لیے جمشید نے اس سے

پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے آپ کو واٹس اپ کر دیا ہے آپ خود دیکھ لیں۔۔۔

اس نے سامنے ٹیبل پر اپنے موبائل کے سکرین پر نئے آئے ہوئے میسیجز کے

نوٹیفکیشنز کو دیکھا جس میں سب سے اوپر اویس کا ڈی پی شو ہو رہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جمشید نے ایک نظر اس کو دیکھا اور اپنے موبائل کو ان لاک کر کے واٹس ایپ کو

کھولنے لگا۔۔۔۔

اس نے جو سینڈ کیا تھا وہ اوپن کر کے دیکھنے لگا، جیسے جیسے وہ اسکو دیکھتا گیا آہستہ

آہستہ چیئر میں سیدھا ہوتا گیا۔۔۔۔

یہ تمہیں کہاں سے مل گیا ہے اس کی آواز بھاری ہو رہی تھی،اس کی آنکھوں

میں حیرت دیکھ رہی تھی پتہ نہیں ایسا کیا تھا جس کی وجہ سے وہ اس طرح ری

ایکٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا کل کسی نے مجھے یہ سینڈ کیا تھا، میں نے کئی بار کال کرنے کی بھی کوشش کی ہے اس نمبر پر فون بند جا رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

جمشید ایک بار پھر سے اس فائل کو دیکھنے لگا جیسے کہ وہ یقین کرنا چاہ رہا ہوں۔۔۔ وہ دوبارہ اپنے ٹون میں آنے لگا اس کے حیرت کا لیول اپنے جگہ پر آنے لگا اور پھر اس نے ہوا میں ایک زبردست قہقہہ لگایا اس کے آنکھوں سے زیادہ ہنسنے کی وجہ سے پانی بہنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔

اویس تم نے میرا دل خوش کر دیا ہے میرے بچے تو تو میرا شیر نکلا۔۔۔ آجا میرے گلے لگ جا اپنے جگہ سے کھڑے ہو کے اس نے اپنے ہاتھوں کو اس کے لیے کھول لیے تھے وہ بھی اسکے قریب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

عثمان اب تمہاری ہار پکی ہے اس نے تیز آواز میں کہا وہ اپنے خوشی میں مست ہو رہا تھا جیسے کہ اس کو کوئی خزانہ ملا ہو۔۔۔۔۔۔

اویس ابھی تک اس کے گلے لگا ہوا تھا وہ بھی اپنے چچا کے ذہنیت سے اچھی طرح واقف تھا اور جانتا تھا اس وقت یہ انفارمیشن کتنا فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔۔

۔۔۔۔۔

میری بات غور سے سنواویس کو سامنے کر کے اس نے دونوں ہاتھوں کو اس کے کندھوں پہ
سنجیدگی سے رکھا۔۔۔۔
مجھے یہ ساری ڈیٹیلز آج رات کے آٹھ بجے نیوز میں ہائی لائٹ چاہیے، کچھ دیر پہلے والے موڈ نے اب پلاننگ موڈ کے جگہ کو لے لیا تھا۔۔۔۔
ہر چینل پر مجھے یہ انفارمیشن ملنا چاہیے اور مرچ مصالحہ لگانے کے لیے جتنے پیسے لگ سکتے ہیں لگالو تمہارے بغیر اس معاملے میں میں کسی اور پر بھروسہ نہیں کر سکتا تم سمجھ رہے ہو میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔
میں سب سمجھ رہا ہوں شام تک کر لوں گا آپ کا کام، مجھے لگتا ہے اب آپ کو بھی زیادہ فنڈز کی ضرورت نہیں ہو گی الیکشن کے لیے۔۔۔۔
دونوں ایک دوسرے کہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک دوسرے کو اپنے دانت دکھا رہے تھے آج ان کی لاٹری لگ گئی تھی منانا تو بنتا تھا۔۔۔۔۔

##

جی ناظرین آج کی تازہ ترین خبروں کے ساتھ ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ مشہور سیاستدان اور پاکستان کے سب سے ایکٹو پارٹی کے سی ایم عثمان ارسلان پر غیر قانونی دھندوں اور اپنے ایک نوکر پر تشدد کرنے اور اس کے مڈر کے رپورٹ ہمارے پاس ایک خوفیہ ذرائع سے منظر عام پر آئے ہیں جو کچھ سالوں پہلے انہوں نے اپنے اصل رسوخ کے ساتھ دفنائے تھے۔۔۔۔

سکرین پر موجود رپورٹس آپ دیکھ سکتے ہیں جس میں ان کے خلاف ایف آئی آر صاف دکھائی دے رہے ہیں۔۔۔۔۔

یہ کیس جو وکیل ان کے خلاف لڑنے کے لیے تیار کر رہا تھا وہ بھی اسی وقت سے غائب ہے۔۔۔۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کو بھی میدان سے ہٹانے والا عثمان ارسلان ہے، ان کے غیر قانونی دھندوں میں بلیک منی اور ڈرگز کی سمگلنگ سر فہرست ہے

۔۔۔۔۔۔

ناظرین اس سے پہلے نبیل ہمدانی جوان کے پارٹی سے تعلق رکھتا تھا غیر قانونی دھندوں میں اندر کروایا گیا ہے اور اب ان کا سی ایم پورے جوش و خروش سے اپنے غلط کاموں میں پکڑے گئے ہیں۔۔۔۔۔

دیکھتے ہیں اس بار کہ اس ملک کا یہ عدالت اور یہاں کا سسٹم انصاف کرتا ہے یا پھر اس کو جھوٹ قرار کران جیسے کرپٹ لوگوں کو معصوم قرار دیتے ہیں۔۔۔۔۔

ہر ٹی وی چینل پر یہی خبر چل رہی تھی پورے پاکستان کو تقریبا خبر ہوئی تھی مگر ابھی بھی عثمان اور نعمان آرام سے لان میں بیٹھے تھے۔۔۔۔

شاید زمین پر پھینکنا اور بے خبری کے موت مرنا اسے کہتے ہیں۔۔۔۔۔

آپ لوگ تو ایسے بیٹھے ہیں جسے کچھ ہوا ہی نہیں، آریان اندر سے نکل کران کے طرف آتے ہوئے پوچھنے لگا اور ان کے ساتھ باہر لان میں چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔

کیوں کیا ہوا ہے عثمان نے پوتے کو دیکھ کر پوچھا آپ کو نہیں پتہ کیا آپ لوگوں کے دھندے پورے پاکستان میں دکھائے جا رہے ہے۔۔۔۔

وہ ایسے کہہ رہا تھا جیسے وہ کسی پرائے کے بات کر رہا ہو بالکل ریلیکس انداز میں تھا جیسے اس کو کوئی بھی فرق نہیں پڑ رہا ہو۔۔۔۔۔۔۔

ویسے دادا جان مجھے بہت افسوس ہوا، آپ کو اتنا بھی نہیں گرنا چاہیے تھا اور آپ بابا تھوڑا شرم کر لیتے اپنے باپ کے کالے دھندوں میں ساتھ دینے کے لیے تو شاید مجھے آج آپ کو باپ اور دادا کہتے ہوئے شرم نہیں آتی اس کو اصل میں دکھ ہو رہا تھا کیونکہ اب تو جو ہونے والا اس کا تماشہ پوری دنیا کرنے والا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تم کیا بک رہے ہو پتہ بھی ہے تمہیں، ان دونوں کا رنگ پک گیا تھا اور وہ کب سے بولا جا رہا تھا۔۔۔۔

مجھ پر چلانے کی ضرورت نہیں ہے دادا جان اس کے برعکس اس نے نیچے آواز میں کہا کیونکہ اس کی ضرورت بہت جلد آپ کو ہونے والی ہے۔۔۔۔

جائے جا کے ٹی وی کو ان کریں سب کچھ پتہ چل جائے گا عثمان نے بیٹے کو دیکھا اور تیزی سے کرسی سے اٹھ کر اندر کی طرف بڑھ گیا لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے وہ لاؤنج میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

لاؤنج میں لگے ہوئے بڑے سے سکرین کو ریموٹ سے ان کیا جو وہاں پر پڑا تھا، بغیر کسی چینل کو بدلتے ہوئے سامنے ثبوتوں کے ساتھ اس کے کارنامے دکھائے جارہے تھے۔۔۔۔

پرانے کیسز کو دوبارہ سے منظر عام پر دکھائے جارہے تھے اس کے ہاتھ میں ریموٹ نے جتنے بٹنز پریس کر لیے تھے چینل کو بدلنے کے لیے، ہر ایک پر بس یہی ایک بات پر بحث چڑھی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس الیکشنز کو جیتنا اب کسی معجزے سے کم نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

جس نے بھی اس کھیل کو کھیلا تھا بالکل صحیح وقت میں اس نے اپنا نشانہ لیا تھا اب تو عثمان کو منسٹری کے خواب کو خیر آباد کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔ کیونکہ ابھی کا گیم خود کو بچانے کا تھا اور جب جان ہو گی تو آپ کی جہان آباد ہے۔۔۔۔

اس بار ان کا ٹکر کس سے ہونے والا ہے۔۔۔

ظاہر ہے کیس کھل گیا تھا تو عدالت میں لڑی بھی تو جائے گی لیکین اس بار کون لڑیں گا اسکے

خلاف عدالت میں۔۔۔۔

اس بار کون لیتا ہے ہاتھ میں اس انگار کو۔۔۔۔

اس آگ میں کتنی تپش ہے اس بار۔۔۔۔

میدان میں کون کودتا ہے اس بار خود کو جلانے کے لیے۔۔۔۔۔

##################################

کہاں گئے ہیں میرے فائلز، کب سے حمائل اپنے کبرڈ اور ٹیبل پر اس کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کو مل نہیں رہی تھی۔۔۔۔

سلمہ آنٹی نیچے اترتے ہوئے اس نے تیز آواز میں آواز لگایا۔۔۔۔۔

جی حمائل بی بی ہاتھ میں کھانے کا بڑا سا چمچہ پکڑے کچن سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

میرے کچھ فائلز نہیں مل رہے آپ نے تو کہی پر نہیں رکھے۔۔۔۔۔

چھوٹی بی بی وہ بڑی بیگم صاحبہ نے کہا تھا کہ آپ کے کمرے کی صفائی کروں، آپ کے سارے فائلز سٹور روم میں رکھے ہیں۔۔۔۔

پر ابھی میں کھانا پکا رہی ہوں فارغ ہو کے آپکے کمرے میں رکھ دوں
گی۔۔۔۔۔۔

آپ کام کریں اپنا میں خود دیکھ لوں گی وہ ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھنے
لگی۔۔۔۔۔۔

شکریہ چھوٹی بی بی وہ واپس کچن کے اندر چلی گئی۔۔۔۔

حمائل نے ٹیبل پر پڑے پانی میں سے ایک گلاس پانی کو پیا اور سٹور روم کی
طرف چلی گئی جو زمین سے دو تین سٹیپس کے گہرائی میں بنائی گئی تھی جس میں
گھر کے سارے پرانے چیزیں پڑے رہتے تھے۔۔۔۔۔۔

اس نے دروازے کے ہینڈل کو گھمایا اور اس کے اندر چلی گئی۔۔۔۔

اندر بالکل تاریکی تھی دروازے کے پیچھے سے الیکٹرک بورڈ میں اس نے ایک
بٹن کو دبایا اور وہاں کے سارے لائٹس کو ان کر دیا۔۔۔۔۔

روشنی ہو گئی تھی، اس کے ڈاکومنٹس سامنے پڑے تھیں جس کو وہ اتنے دیر سے
ڈھونڈ رہی تھی، اس نے ایک لمبی سانس کو باہر نکالا اور اپنے فائلز کو وہاں سے
الگ الگ کر کے پھر سے کمرے میں لے جانے کے لیے اٹھانے لگی۔۔۔۔۔

اہہہہہ۔۔۔۔۔حمائل نے جیسے مڑتے ہوئے قدم اٹھایا ایک درمیانے سائز کی سوٹ کیس اس کے پیروں پر گرنے لگی اس کی ایک پیر اس کے نیچے دبنے لگی۔۔۔

اب اس کو بھی گرنا تھا، تھوڑا سا نیچے ہوتے ہوئے گرے ہوئے سوٹ کیس کو ہٹانے لگی جس کے نیچھے اس کا پیر اٹکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس میں کیا ہو سکتا ہے، خود سے کہتے ہوئے اپنے فائلز کو سائیڈ پر رکھا اور اس کو کھولنے کے لیے زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

زیادہ ٹائم ہونے کی وجہ سے اس کے لاک کو زنگ لگ گیا تھا سیدھا کر کے دونوں لاکس کو غور سے دیکھا اس نے۔۔۔

ہر لاک کے سائیڈ پر ایک ایک بٹن تھا اس نے ایک بٹن کو زور سے دبایا اور وہ لوک کلک آواز کے ساتھ کھلنے لگی اسی طرح دوسرے لوک کو بھی زور سے انلاک کر کے دوبارہ سے زمین پر رکھ دیا۔۔۔۔۔

وہ بوکس وہ کھولنے لگی اس کے اندر کچھ پرانے کاغذات پڑے تھے جو ڈسٹ سے بھرے تھے۔۔۔

یہ کیا ہو سکتا ہے، اس نے ایک فائل کو اٹھایا اس کو پڑھنے کے
اس نے ایک فائل کو اٹھایا جس کو پڑھنے کے لیے اس پر اوپر لکھا ہوا نام کافی
تھا۔۔۔۔۔۔

Naghma Arsalan the daughter of Usman Arsalan.....

اس نے ہاتھ مار کر اس سے ڈسٹ کو ہٹایا اور سب کچھ واضح ہو گیا وہ اسکوں دیکھنے لگی اور پھر وہ ایک ایک کر کے پڑھتی گئی۔۔۔۔

سارے کے سارے کاغذات کو اس نے پڑھ لیا تھا اس کو آج ایک بہت اہم سچائی کا علم ہوا تھا جس کو چھپانے کے لیے اس کے ماں نے اتنے سال گزارے تھے ، جس کے پوچھنے پر ہر بار زبانوں اور آوازوں کو گرہن لگ جاتی تھی مگر کیوں سوال اس کیوں کا تھا جس کا جواب اس کے پاس نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسی طرح بغیر وہاں سے کچھ اٹھائے اوپر کے طرف اپنے کمرے کو واپس بڑھنے لگی۔۔۔۔۔

آج کی اترتی شام اور سہ پہر کے اس تھوڑے وقت میں سالوں کے یادیں زندہ ہو گئیں، دن کی روشنی تاریکی کا لبادہ اوڑھنے لگی، کوئی اپنے سوچوں کے ساتھ آسمان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ جس شخص سے اس کو پہلی نظر میں نفرت محسوس ہوئی تھی وہ اس کے ماں کا باپ تھا، رشتے میں اس کا نانا لگتا تھا، جس کے ہتھکنڈوں سے آج پوری میڈیا پر بات ہو رہی تھی۔۔۔

بہت سوچا اس نے لیکن پھر بھی اس کو اپنی ماں کے چھپانے کا وجہ معلوم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

آخر ایسی کیا بات تھی جو اس رات مامارو تے ہوئے اس پر مجھے یقین نہ ہونے سے ڈرتی تھی۔۔۔۔

کئی بار تو اس نے سوچا کہ جاؤں اور سیدھا ان سے پوچھ لو کہ کس وجہ سے عثمان ارسلان کی سچائی کو مجھ سے چھپا رہی تھی مگر پھر رک جاتی تھی اس نے ڈیسائڈ کر لیا تھا کہ جس طرح وقت نے اس پر یہ ثابت کر دیا وہ اس سے بھی آخر کار پردہ اٹھا دے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

##

السلام علیکم انکل، حمائل ابھی کچھ دیر پہلے چیمبر میں پہنچی تھی روز کی طرح اس نے بیرسٹر سجاد کو اس کے آفس میں جا کر سلام کر دیا۔۔۔اس نے سر ہلا کے سلام کا جواب دیا اور سامنے والے چیئر پہ آنکھوں سے اشارہ کر کے بیٹھنے کا کہا۔۔۔۔۔

سر اگر آپ بزی ہے تو میں بعد میں آجاتی ہوں۔۔۔

اس کے آپس میں آج کوئی گیسٹ آیا تھا گیٹ اپ سے تو وکیل لگ رہا تھا اور عمر میں بھی سر سجاد کے لگ رہا تھا، وہ اس کے ساتھ بات کرنے میں بزی لگ رہا تھا اس لیے اس نے بعد میں بعد آنے کا کہا۔۔۔۔

آجاؤ حمائل بیٹھو اس نے پھر سے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

اسکے پھر سے کہنے پر وہ واپس آگئی تھی، اس کی باتیں بھی اس بیٹھے ہوئے شخص سے بند ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

حمائل یہ میرے بہت پرانے دوست بیرسٹر شبیر ہے،اور یہ میرے چیمبر کی سب سے بریلینٹ ایڈوکیٹ حمائل ماہ رخ اس نے دونوں کا تعارف کروا لیا۔۔۔۔۔

وہ شخص اسکو دیکھنے لگا نائس ٹو میٹ یو اس نے فارملی سا کہا اور اس کی سائڈ والے چیئر پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

ان کو تو میں جانتا ہوں، آج کل نیوز میں روز دیکھ رہے ہیں ماشاءاللہ سے اتنے کم عرصے میں اتنا کامیاب ہو گئی ہے۔۔۔۔

اس نے متاثر کو نظروں سے سجاد کو دیکھا جیسے کہ کہنے کو کوشش کر رہا ہوں کہ

She is the such a gym.....

تھینک یو سر آپ لوگ ہمیشہ ہمارے ائیڈیل رہیں گے،

اس نے اپنے خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

ارے بیٹے آج کل تو ہم آپ کے فین بن گئے ہیں۔۔۔۔۔

اٹس الاٹ سر تھینک یو سو مچ۔۔۔۔۔۔۔

چلو اچھا ہوا آپ بھی آگئی، میں ان سے اپنے کیس کے بارے میں ڈسکس کرنا چاہتا تھا اگر آپ جیسے قابل ایڈوکیٹ ہو گی تو ہو سکتا ہے ہمیں بھی آسانی ہو جائے اگر آپ اس میں ہمارا تھوڑا سا ہیلپ کرنا چاہے تو۔۔۔۔

اف کورس مجھے خوشی ہو گی کہ میں آپ کے کچھ کام آؤں اس نے ایک نظر سجاد کو دیکھا جو اس کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

آج کسی انجان شخص سے اس کا تھوڑا موڈ لگ گیا تھا اسکے موڈ سونگز آج کسی نئے شخص کو دیکھ کے اس پر ہاوی نہیں ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو شبیر تمہارا تو کام ہو گیا مجھے امید ہے دو تین پیشیوں میں تمہارا کیس راؤنڈ ہو جائے گا، اب بتاؤ کس کیس کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ویل دیکھتے ہیں امید ہے ایسا ہو جائے۔۔۔۔۔۔

تم بتا تو دوں تمہارا کیس کیا ہے۔۔۔۔۔۔

میں عثمان ارسلان کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں، 24 گھنٹے ہو گئے ہیں مگر ابھی تک کسی نے بھی اس کے خلاف کیس کو لینے کی جرآت نہیں کی۔۔۔۔

میرا اس سے کچھ گھنٹوں پہلے تک کوئی کام نہیں تھا مگر پھر مجھے اپنا آپ بالکل بیکار لگنے لگا۔۔۔اگر ہم کسی مجرم کو صرف اس لیے ایکسپوز کرنا نہیں چاہ رہے کہ وہ پاور فل ہے تو ہم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں رہا اگر وہ ظلم کر رہے ہیں تو ہم بھی خاموش رہ کر ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔۔۔اس لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ابھی اس کیس کو میں لڑوں گا۔۔۔

اس نے پہلے سے ہر اس بیریئر کو کلوز کر دیا جس کی وجہ سے کوئی اسے منع کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو تو ہم کچھ کہہ بھی نہیں سکتے میرے دوست کیونکہ تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔۔۔بہر حال اب اگر آپ نے فیصلہ کر لیا ہے تو ہم آپ کے ہیلپ کرنے کا بھرپور کوشش کریں گے۔۔۔۔

سجاد اس کو منع کرنا چاہتا تھا مگر ایز اے پروفیشنل بیرسٹر اس کو یہ کہنا زیب نہیں دیتا تھا۔۔۔۔۔۔

آپ کیا کہتے ہو بیٹا اس نے حمائل سے پوچھا اس نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔

یس سر وی آر ودیو۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنے چہرے پر آئے اور گزرے ہوئے رنگوں کو جلدی سے کنڑول کر لیا تھا، وہی شخص آج یہاں پر بھی ذکر ہو رہا تھا جس کی وجہ سے وہ ساری رات سوئی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

آپ نے اناؤنس کر لیا ہے؟؟؟؟؟۔۔۔۔۔

ہاں کچھ گھنٹے ہو گئے ہیں ابھی تک تو عثمان کو پتہ بھی چل گیا ہو گا۔۔۔۔۔

تو پھر کب سے شروع کر رہے ہو کیس پر کام۔۔۔۔۔ جیسے گھر جاؤں گا کام شروع ہو گا، کل عدالت میں پیشی ہے مجھے اپنے پہلے اٹیمپٹ کے لیے بھرپور تیاری کرنی ہو گی ورنہ عثمان جیسے مچھلی کو جال میں پکڑنا آسان کام نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

آپ فکر نا کریں شبیر اس کیس کے فائل کی ایک کاپی یہاں پر چھوڑ دیں ہم مل کر کچھ نہ کچھ کر لیں گے۔۔۔

سجاد جانتا تھا کہ جس جنگ میں اس نے حصہ لے لیا ہے اس کو جیتنا آسان کام نہیں ہے اس لیے دوست کو تسلی دیتے ہوئے کہنے لگا تھا۔۔۔۔۔

ایسا کریں آپ ہمارے گھر میں سہ پہر میں آجائے وہاں بیٹھ کر ڈسکس کر لیں گے ،اس نے دونوں کو دیکھا اور اپنے گھر پر انکو انوائیٹ کیا۔۔۔۔

تم کیا کہہ رہے ہو حمائل بیٹا اس نے اس سے پہلے پوچھنا مناسب سمجھا

۔۔۔۔۔۔۔

او کے سر میں آجاؤں گی اس نے حامی بھر لی۔۔۔۔

اور آپ سجاد اگر بھابی اجازت دے دے تو تھوڑا سا مذاق کرتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔۔۔

کیوں شرمندہ کر رہے ہو آجاؤں گا ویسے بھی میں آپ کو نہ تھوڑی کر سکتا ہوں اسی بہانے سے تو آج تم ملے ہو مجھ سے۔۔۔۔۔

شکریہ دوست ابھی کے لیے میں نکلتا ہوں پھر میرے گھر میں ملاقات ہو گی

۔۔۔۔

خیال سے جاؤ چیئر سے اٹھتے ہوئے سجاد نے اسے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس نے ایک نظر حمائل کو دیکھا جو ان کے کھڑے ہونے سے خود بھی اٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

اوکے بیٹا میں نکل رہا ہوں پھر ملاقات ہو گی اس کے سامنے سے گزرتے ہوئے وہ اپنے نرم لہجے میں کہنے لگا۔۔۔۔

اللہ حافظ سر اس نے پیچھے سے کہا اور وہ آپس سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔

اب آفس میں صرف حمائل اور سجاد رہ گئے تھے۔۔۔۔

آپ پھر میرے گھر آنا تھوڑا ٹائم پر نائلہ سے بھی مل لو گی اور پھر دونوں ساتھ نکل جائیں گے۔۔۔۔۔وہ کسی سوچ میں پوری طرح ڈوبی ہوئی تھی اس لیے اس کی بات کو نہیں سن سکی۔۔۔۔

ایڈوکیٹ میں آپ سے بات کر رہا ہوں کہا کھو گئی ہے۔۔۔اس کے کوئی جواب نہ ملنے پر وہ اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔۔

سوری میں تھوڑا دور گئی تھی، کچھ کہہ رہے تھے آپ، ابھی کہیں میں سن رہی ہوں کرسی میں سیدھا ہو کے غور سے اس کی طرف متوجہ ہونے لگی۔۔۔۔۔

آپ کی آنکھیں ریڈ ہو رہی ہے، رات کو نہیں سوئی صحیح سے سجاد نے اس کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔۔نو انکل، میرا سر میں تھوڑا درد ہو رہا ہے، میں میڈیسن لے لوں گی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔

آپ ابھی جائیں کیپیٹیریا میں، کچھ کھالے پہلے، ریلیکس کرے پھر ہو گی آپ سے بات۔۔۔۔۔

اس کو اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی، اس لیے اس کو تھوڑا ریفرشمنٹ کے لیے کہا

تھینک یو انکل، وہ اٹھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

اٹس او کے بیٹا، اس کو بھی محسوس ہو رہا تھا اپنی طبیعت کا مگر وہ اپنے بات کو اس وقت نہیں سن رہی تھی، پر سجاد نے اس کے لیے فیصلہ کرنے میں آسانی کر دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آفس سے نکلے وہ تھوڑی دیر کے لیے کیپیٹیریا میں آئی، ایک سٹرونگ چائے کا کپ وہاں سے لیے گلاس والز سے باہر کی طرف دیکھنے لگی کچھ موڈ رات سے اس کا خراب تھا اور کچھ یہاں پر آکر ہوا یہ شخص اس کے زندگی کے ارد گرد گھوم رہا تھا۔۔۔۔

##

ہیلو کیا آپ بیر سٹر سجاد بول رہے ہیں۔۔۔۔

جی میں ہی ہوں آپ کون بات کر رہے ہیں۔۔۔۔

دوپہر کے دو بج رہے تھے سجاد اپنے چیمبر میں بیٹھا ہوا تھا اس کے موبائل پر کسی انجان شخص کی کال آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

دراصل سر آپ کا نمبر ہمیں یہاں کی ایک پیشنٹ کے موبائل سے ملا ہے، ان سے ریسنٹلی آپ کی بات کل شام کو ہوئی تھی، ان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے وہ ابھی آئی سی او میں ہے آپ پلیز آ گر اسکے۔۔۔۔۔

آپ کس ہاسپٹل سے بات کر رہے ہیں، اس کے بات پورا ہونے سے پہلے وہ بولا

۔۔۔۔

میں ابھی پہنچ رہا ہوں اس کے دل میں بہت سارے وسوسے آ رہے تھے وہ دعا کر رہا تھا کہ وہ سب غلط ہو۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں آپ کو لوکیشن اس نمبر پر سینڈ کرتا ہوں آپ آ جایئے گا۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں بس آرہاہوں،اس نے اپنے کوٹ کوہاتھ میں اٹھایاجواس کے ہینگر میں آویزاں تھا، ٹیبل سے کیزاور والٹ کواٹھایااور لمبے لمبے ڈگ لیتے ہوئے باہر نکل گیااس کو یاد تھاکل شام اس کی بات شبیر سے ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ ڈاکٹر کے بات سے سمجھ گیا تھاکہ شبیر کی بات کررہاہے مگر جوایکسیڈنٹ کاوہ کہہ رہاتھاوہ اچانک تھایاپھر ایک پلین سازش کاحصہ تھایہ نہیں کہاجاسکتا تھا

۔۔۔۔۔

گاڑی کی سپیڈ کو تیز کرتے ہوئے وہ جلداز جلداس سے پردہ اٹھانے کے لیے پہنچنا چاہتاتھا۔۔۔۔

جولوکیشن اس نمبر پر سینڈ ہواتھایہاں پر سے دو تین کلومیٹر کے فاصلے پر وہ ہسپتال واقعہ تھا۔۔تقریبا2530منٹ میں وہ ہسپتال کے دروازے سے انٹر ہوگیا،ادھرادھر دیکھااس نے ہر کوئی اپنے کام میں مصروف نظر آرہاتھا،وہ دوبارہ اس نمبر پر کال کرنے لگاجس پر اسکواطلاع ملی تھی۔۔۔۔

دو تین بیلز کے بعد کال ریسیو کرلی گئی۔۔۔

آپ کہاں پر ہیں میں پہنچ گیاہوں۔۔۔۔

پتہ نہیں دوسرے سائڈ پر کون تھا جس سے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

آپ دوسرے فلور پر آجائے، میں وہاں پر کھڑا

ہوں۔۔۔۔

سجاد نے کان سے موبائل لگاتے ہوئے لیفٹ کے طرف بڑھنے لگا، کچھ دیر میں

وہ سیکنڈ فلور پر پہنچ

گیا۔۔۔

سامنے ایک شخص کھڑا تھا جس نے وائٹ لیب کوٹ پہنا تھا چہرے سے اچھے

خاصے عمر کا لگ رہا تھا۔۔

وہ تو ٹھیک ہے نا اس کے پاس پہنچتے ہوئے، جلدی سے اس کے بارے میں پوچھنے

لگا۔۔۔

آپ آئے میرے ساتھ بغیر کوئی جواب دیے وہ سجاد کو اپنے پیچھے پیچھے چلنے کے

لیے کہنے لگا۔۔۔

ایک کمرے نما آفس کے اندر دونوں داخل ہو گئے اس نے اپنے کوٹ کو اتارا اور

اپنے چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔

اس کے سامنے سجاد چیئر پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

آپ ان کے کیا لگتے ہیں سامنے والے شخص نے اس سے پوچھا۔۔۔

ان کا نام شبیر ہے میرا دوست ہے۔۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں اس کا نام میں نے اس کے والٹ میں پڑے آئیڈنٹٹی کارڈ میں دیکھا تھا، پر ہمارا اسٹاف جلدی میں آپ کو اور کوئی انفارمیشن نہیں دے سکا وہ جلدی میں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

دیکھیں بیرسٹر صاحب میں پوائنٹ پر آتا ہوں اس نے اسکے یونیفارم کو دیکھ کر کہا

۔۔۔۔

میں سن رہا ہو۔۔۔۔۔

جس طرح ایکسیڈنٹ ہوا ہے وہ نیچرلی نہیں ہے، یہاں پر کوئی بھی انکے ٹریٹمنٹ کو سٹارٹ نہیں کر رہا تھا جب تک ان کے فیملی میں سے کوئی رپورٹ پولیس میں رجسٹر نہ کروالے کیونکہ یہ ہمارے ہاسپٹل کے رولز ہیں۔۔۔۔۔

میں نے یہاں کے رولز کے خلاف جا کر ان کو ٹریٹمنٹ دیا ہے، مزید یہ کہ اگر ہم تھوڑا سا بھی ٹریٹمنٹ سٹارٹ کرنے میں دیر کر لیتے تو شاید پھر بہت دیر ہو

جاتا۔۔۔آپ پلیز یہاں کے ڈاکومنٹس کلیئر کریں تاکہ مزید یہاں پر کوئی کمپلیکیشنز نہ ہو جائے۔۔۔۔۔۔

آپ جو کلیئرنس کروانا چاہتے ہیں میں کرنے کے لیے تیار ہو آپ مجھے اس کی کنڈیشن کے بارے میں بتائیں۔۔۔۔۔۔۔

He is stable now۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ گھنٹوں تک ابزرویشن میں رہے گا ہسپتال میں،اس کے بعد آپ انہیں گھر لے جا سکتے ہیں۔۔۔۔۔

تھینک یو ڈاکٹر میں آپ کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے۔۔۔۔۔۔

الویزویلکم میں نے صرف اپنا فرض نبھایا ہے اس نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا اور کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

آپ کے دوست روم نمبر 31 اے میں ہے،آپ ان سے مل سکتے ہیں مگر کوشش کیجئے گا کہ زیادہ ڈسٹربنس کریییٹ نہ کریں۔۔۔

اوکے ڈاکٹر ہم خیال رکھیں گے وہ وہاں سے نکل کر شبیر کے کمرے میں جانے لگا

۔۔۔۔

اس نے جو سوچا تھا ویسا ہی ہوا تھا عثمان اس کو کیس سے ہٹانے کے لیے اپنا پہلا وار کر چکا تھا۔۔۔روم کے دروازے کے شیشے میں اس نے اندر دیکھا شبیر بیڈ پر نڈھال پڑا تھا۔۔۔۔

اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں ٹوٹ گیا تھا، سر پر بھی بہت سارے چوٹیں آئیں تھیں، سفید پٹیوں میں وہ سارا کا سارا بندھا ہوا تھا اسکے حوش میں آنے کے لئے وہ باہر کھڑا ہو گیا اسکے دماغ میں بہت سارے سوچوں نے جنم لیا تھا۔۔۔۔۔

##

شام کے چھ بج رہے تھے اندھیرا اترا ہوا تھا سجاد اور حمائل دونوں اس کے روم میں کھڑے تھے۔۔۔ چیمبر سے آنے کے بعد حمائل نے سجاد کو کال کر لیا تھا اس نے شبیر سے ہونے والے ایکسیڈنٹ کے بارے میں اسے بتایا تھا۔۔۔۔

ایک گھنٹے میں وہ بھی سجاد کے ساتھ بیرسٹر شبیر کے کمرے کے سامنے ہسپتال میں کھڑی دکھائی دے رہی تھی۔؟۔۔۔

اب آپ کیسے فیل کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

تین گھنٹے بعد شبیر کو مکمل خوش آیا تھا ڈاکٹر اسکا چیک اپ کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔۔

I am okay right now.....

شبیر نے ڈاکٹر کو مسکراتے ہوئے جواب دیا جو اسکا چیک اپ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

میں ان کو ڈسچارج کر رہا ہوں ان کے سر پر زخم زیادہ گہرے نہیں ہیں مگر ہاتھ اور پاؤں کے لیے کچھ وقت تک احتیاط کرنا ہو گا۔۔۔۔

پروفیشنلی وہ ڈاکٹر سجاد سے اس کے بارے میں بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔ریسپشن سے آپ ڈسچارجنگ فائل لے لیجیے گا کوئی بھی پرابلم ہو تو مجھ سے پھر کانٹیکٹ کر لیے مجھے امید ہے آپ کا دوست بہت جلدی ریکور کر لے گا۔۔۔۔۔

تھینک یو ڈاکٹر ونس اگین۔۔۔۔

سجاد نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے بھی خوشی ہوئی آپ لوگوں کے کام آکر ابھی میرے پیشنٹ میرا ویٹ کر رہے ہیں آپ سے انشاءاللہ پھر سے ملاقات ہو گی۔۔۔۔

ڈاکٹر دوسرے پیشنٹ کے پاس گیا اور سجاد واپس روم میں آ گیا۔۔۔۔

ابھی شبیر پہلے سے کچھ بہتر لگ رہا تھا۔۔۔۔

وہ اس کے بیڈ کے پاس آ کر خاموش کھڑا ہو گیا شبیر چھت کے ایک نقطے کو فوکس کر کے اسے دیکھ رہا تھا، سجاد نے حمائل کو دیکھا جو سائیڈ پر خاموش کھڑی تھی وہ بھی کچھ سوچ رہی تھی اس نے گلا کھنکارا۔۔۔۔

شبیر کے ساتھ حمائل بھی اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔۔

کیا ہم بات کر سکتے ہیں، طریقے سے اس نے خاموشی کے اس دیوار کو ہلایا۔۔۔

بات کرنے کے لیے کیا رہ گیا ہے، شبیر نے ہارے ہوئے انسان کی طرح سجاد کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

تم شیور ہو کہ یہ ایکسیڈنٹ عثمان ارسلان نے

کروایا ہے وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

میں شیور نہیں اپنے آنکھوں اور کانوں سے سنا بھی ہے وہ اس کے اس سوال پر تھوڑا برہم ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب سجاد نے تھوڑا الجھتے ہوئے آنکھوں کو چھوٹا کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

مطلب یہ کہ میرے کار کا جب ایکسیڈنٹ ہوا، ایک آدمی نے چہرے کو چھپایا تھا، میرے قریب آکر مجھ سے کہنے لگا کہ اگر میں نے یہ کیس نہیں چھوڑا تو اگلی بار صرف ایکسیڈنٹ نہیں ہوگا جنازہ بھی اٹھے گا اگر وہ نقاب پوش میرے پاس آکر یہ نہیں کہا ہوتا تو میں بھی یقین نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔

سجاد نے ایک سرد آہ بھری، میں آپ کو کہنا چاہتا تھا، اس سے منع بھی کرنا چاہتا تھا مگر میں آپ کے ارادوں کو لڑکھڑانا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

میں نے خود کو سمجھا لیا کہ ہو سکتا ہے جو میں سوچ رہا ہوں ایسا نہ ہو، وہ افسوس سے کہ رہا تھا اتنا عرصہ بیتنے کے بعد بھی وہ کمینہ ایسے کا ایسا ہے۔۔۔۔۔۔

اب تو آپ اس کیس کو بھی نہیں لڑ سکتے حمائل یہاں پہلی بار بولی تھی۔۔۔

آپ کے اس ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ڈاکٹر نے آپ کو سکس منتھ کا ریسٹ کرنے کو کہا ہے اس نے اس ایکسیڈنٹ کا وہ نتیجہ منہ سے اناؤنس کر دیا جس کو لفظوں میں لانے سے یہ لوگ ڈرتے تھے۔۔۔

ایک اپنے دوست کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا اور دوسرا اپنے بے بسی کو بیان نہیں کرنا چاہتا تھا جو اس وقت وہ اس ہاسپٹل کے بیڈ پر وہ محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہو تم وہ پر سے جیت گیا مجھے نہیں لگتا اب کوئی بھی آدمی اس کو لینے کی جرآت کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

اگر میں اتنے برے طریقے سے زخمی نہیں ہوتا تو میں کبھی بھی اس سے پیچھے نہیں ہٹتا، اب تو میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا اس کے چہرے پر دکھ صاف نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تم فکر مت کرو شبیر ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے یہ بھی اپنے زوال کو چھوئے گا ایک بار ضرور، وہ اس

کو ہمت دلاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

سر میں ایک بات کہوں۔۔۔۔۔

حمائل اس کے بیڈ کے پاس تھوڑا قریب ہوئی جو پہلے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔۔۔

کہوں بیٹے کیا کہنا ہے اس نے ایک بار سجاد کو دیکھا اور پھر شبیر کو۔۔۔۔

اس کیس کو میں پروسیڈ کرنا چاہتی ہوں اگر آپ مجھے اس قابل سمجھیں تو۔۔۔

وہ جو سوچ رہی تھی کہنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ جانتی ہیں آپ کیا کہہ رہی ہے، جو تمہارے سامنے ہسپتال کے بیڈ میں پڑا ہے یہ اسی کیس لینے کا انجام ہے۔۔۔۔

پلیز انکل ہم میں سے کسی نہ کسی تو آگے بڑھنا ہو گا وہ سجاد سے کہنے لگی ورنہ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا۔۔۔۔

میں جانتی ہوں یہ بالکل بھی آسان نہیں ہے بس آپ لوگ پلیز میرا ساتھ دیجئے

وہ اپنے بات پر اٹل معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ایک بار پھر سوچ لو بیٹا اگر آپ سے عمر میں دگنا شخص وہ اپنے بات سے پیچھے کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو تم اپنا اندازہ لگا لو وہ تمہارے ساتھ کیا کچھ کر سکتا ہے، شبیر اس کو حقیقت بتا رہا تھا۔۔۔۔

سر جب تک میں میڈیکلی ٹھیک ہوں میں اس سے پیچھے نہیں ہٹوں گی، چاہے وہ اپنا کوئی بھی چال چلا لے وہ مجھے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹا پائے گا۔۔۔۔۔

میں اس کیس کے تمام فائلز تمہیں ہینڈاور کرلوں گا کل پیشی ہے اس لیے تمہیں اس پر جلد از جلد کام کرنا ہو گا یعنی کہ وہ راضی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ابھی تم گھر جاؤ کیس کی تیاری بھی کرنی ہو گی میں اپنے ڈرائیور سے کچھ دیر میں تمہیں کیس ریلیٹڈ مٹیریلز بھیجتا ہوں تمہارے گھر پر۔۔۔۔

تھینک یو سر مجھ پر ٹرسٹ کرنے کے لیے میں پوری کوشش کروں گی کہ آپ کو ناامید نہ کروں۔۔۔۔

ابھی میں گھر کے لیے نکل رہی ہوں آپ اپنا خیال رکھیں۔۔۔۔۔

رکو میں ڈراپ کرتا ہوں تمہیں وہ جیسے مڑی پیچھے سے سجاد نے اسے آواز دیا وہ جانتا تھا اس معاملے میں اب یہ سننے والی نہیں ہے ناراض یا غصہ ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہونے والا۔۔۔۔۔۔

آپ شبیر سر کے ساتھ رہے میں خود چلی جاؤں گی تمہیں ڈراپ کرنے کے بعد میں واپس آرہا ہوں یہاں پر۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے انکل جیسے آپ کی مرضی۔۔۔۔

جیسے کہ تم ہر بات میری مرضی سے کرتی ہو نا اس نے طنزیہ لہجے میں کہا وہ بالکل بھی اس کیس کو لینے کے فیور میں نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پلیز انکل آپ مجھ پر غصہ مت ہو میں جانتی ہوں کہ کس طرح ابھی میں ماما اور ڈیڈ کو مناؤں گی جب ان کو پتہ چل جائے گا، وہ اس کے سامنے کھڑی اس کا راستہ روک گئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔۔

پلیز انکل آپ میرے سٹیمنا کو ریسٹور کرنے میں میری مدد کرے تاکہ میں وہاں پر اس کو استعمال کر سکوں چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت لائے وہ اس شخص کو کسی بھی طرح سے ناراض نہیں کر سکتی تھی جو اس میں اپنی بیٹی کے عکس کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

بس تمہارے اس باتوں کی وجہ سے میں مجبور ہو جاتا ہوں۔۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے انکل میں مما بابا کے بعد جس کی زیادہ بات مانتی ہو وہ آپ ہے۔۔۔۔۔

اب زیادہ مصالحے مت لگاؤ کیس پر فوکس کرو یاد ہے نا کل عدالت میں پیشی ہے۔۔۔۔۔۔

راجر باس گاڈ آخر کار وہ مان گیا تھا، جیسے آپ کہے اس نے سر کو تھوڑا جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

سجاد کی ناراضگی کہیں پر رفو چکر ہو گئی اس کے چہرے پر ایک نرم مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔

دونوں گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے سجاد ڈرائیو کرتے وقت حمائل کو کیس کے بارے میں تھوڑا سا کلو دینے لگا تھا جو انہوں نے آج پڑھا تھا دوپہر کو شبیر کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔

##

ابا حضور کل پیشی ہے۔۔۔

جانتا ہوں پر جب کیس کو لڑنے کے لیے وکیل نہیں ہو گا تو عدالت کس بات کی لگے گی۔۔۔۔۔

اگراس کیس کو کسی اور کے حوالے کر دیا گیا تو پھر تو ہو سکتا ہے اس نے ایک نظر بیٹے کو دیکھا نعمان اس سے وہ بات کہنے لگا جس کے بارے میں وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

جاؤں جا کے ٹی وی ان کرو، پتہ چل جائے گا تمہیں اس کیس کو لینے والے کے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا اب کوئی دوسرا اجل کا مارا اس میں ہاتھ ڈالے گا وہ پورے یقین سے کہہ رہا تھا کہ اب کوئی اس کیس کو لینے کی جرآت نہیں کر سکتا۔۔۔۔

باہر لوگ ہمارے خلاف بہت سارے باتیں کر رہے ہیں ہم نے جو محنت اس الیکشن کو جیتنے کے لیے کیا تھا سب ضائع ہو گیا۔۔۔۔۔

اس الیکشن کو جیتوانا ہمارے لیے فرقان کرے گا، ہمارا کام اس گڑے مردوں کو واپس قبروں میں سلانا ہے۔۔۔۔

اس کو ابھی بھی کوئی فرق نہیں پڑا تھا اس کے ارادے وہی کے وہی تھے۔۔

سارا کا سارا میڈیا پورے مرچ مصالحے کے ساتھ ہمارے خلاف پروگرامز اور کانفرنسز کر رہے ہیں ان کا کیا کریں، ہم جتنا بھی کچھ کریں ان سب کا کوئی نہ کوئی

اثر ہمارے خلاف ضرور نکلے گا۔۔۔ نعمان تھوڑا سا آگے جاتے ہوئے ٹیرس پر لگے جنگلے پر ہاتھ رکھتے ہوئے نیچے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پیسے اور فاور میں بہت طاقت ہوتی ہے برخوردار تم دیکھ لینا کچھ دنوں میں یہ لوگ اس کو بھول جائیں گے۔۔۔۔

ابا حضور ہم پھر سے غلطی کر رہے ہیں نبیل ہمدانی کے کیس میں بھی ہمیں یہی لگتا تھا۔۔۔

آپ نے بھی دیکھا کس جگہ پر اس خبیث نے ہمیں لا کر کھڑا کر دیا جس کو ہم کچھ سمجھتے بھی نہیں تھے۔۔۔۔

عثمان تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گیا اس کا بیٹا جو کہہ رہا تھا اگر ایسا ہوا تو پھر کیا ہو گا اس نے تو یہ سوچا بھی نہیں تھا اس کے ماتھے پر بل بننے لگے وہ جو چیئر میں بیٹھا آہستہ آہستہ ہل رہا تھا رک گیا، اس کے چہرے کا تناؤ بڑھنے لگا، دماغ میں اس کا پھر سے کچھ پکنے لگا تھا۔۔۔

تم نے فرقان کے پیسے کا کیا کیا ہے، نئے پلان کو ترتیب دینے کے لیے معلومات اکٹھا کرنا تو ضروری تھا۔۔۔

آپ نے جو کہا تھا وہی کیا ہے، سارے کے سارے پیسے پارٹی کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کروانے کا کام ہو رہا ہے۔۔۔۔

ٹھیک کیا ہے اس کا دماغ کسی دوسرے پوائنٹ پر اٹک گیا تھا۔۔۔۔

آپ کیا سوچ رہے ہیں ابا حضور وہ ٹیرس سے آتے ہوئے اس کے قریب سامنے والے صوفے میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

نعمان کیا تم پتہ کروا سکتے ہو کہ ہمارے خلاف یہ سب کس نے وائرل کر دیا ہے

۔۔۔۔۔

الیکشن کے دن ہیں ہر طرف مقابلہ بازی چل رہی ہے ہمارے کسی سیاسی خریف نے کر لیا ہو گا ورنہ اتنے پرانے باتوں کو کون اکھاڑ سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

یہی تو میں سوچ رہا ہوں کہ ایسا کون ہے جس نے میرے جڑوں کو ہلانے کی کوشش کی ہے۔۔۔

اس کے جھریوں سے بھرے چہرے کے ہر ایک لکیر میں تیز طراری اور شاطر فن اس کے آنکھوں کے طرح صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو کس پر شک ہے نعمان نے باپ سے پوچھا۔۔۔

میں کچھ نہیں کہہ سکتا مجھے بھی اس طرح کوئی یاد نہیں آرہا اور نہ کسی پر شک ہے

جمشید بھی تو ہو سکتا ہے اس نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس گدھے میں اتنی قابلیت نہیں ہے نعمان، یہ کام جمشید تو ہر گز نہیں کر سکتا۔۔۔۔

کون ہو سکتا۔۔۔،،، کون ہو سکتا ہے وہ دماغ پر زور ڈالنے لگا ایک یہی سوال بار بار وہ خود سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

یادوں کے تختی پر کہیں سے بھی کوئی نام یا کوئی چہرہ نمودار نہیں ہو رہا تھا رولنگ چیئر سے اٹھ کر وہ کمرے کے ایک طرف قدم اٹھانے لگا اور پھر وہاں سے دوبارہ دوسری طرف قدم لینے لگا اسی طرح ایک بار، دو بار اور پتہ نہیں کتنے چکر لگائے اس نے اس کو خود بھی معلوم نہیں تھا۔۔۔

نعمان بھی کمرے سے خاموشی کے ساتھ باہر نکل گیا تھا چیز بورڈ پر بادشاہ خوفیہ راستے میں آنے والے کلیور ٹپس کو ذہین میں ویجولائز کر کے مہروں کو اس کے مطابق چلانے کا سوچ رہا تھا مگر اس کو کوئی سرا ہاتھ میں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

##

چارنج گئے تھے عدالت میں کیس شروع ہوا تھا حمائل ساری رات جاگ کے بھرپور تیاری کے ساتھ کوٹ آئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اپنے پہلے اٹیمپٹ میں جج کو فیصلہ لینے پر مجبور کر لیا تھا، اتنے ثبوتوں کو بار بار ایک ایک کر کے عدالت میں دکھایا تھا کہ پہلے پیشی میں ہی عثمان ارسلان کے خلاف اریسٹ ورنٹ کے آرڈرز دے دیے گئے تھے اور ساتھ میں ارسلان فیملی کے تمام ممبرز کو عدالت کے طرف سے ملک سے باہر جانے پر بھی بین لگایا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کیس کو لینے کی خبر حمائل کہ گھر میں کسی کو بھی نہیں تھی، نہ ہی میڈیا والوں کو اس وقت تک پتہ چلا تھا جب تک اس پہلی پیشی کا نتیجہ نہیں نکلا تھا

۔۔۔۔

وہ خود اس کے ساتھ آیا تھا، رات دیر تک ویڈیو کال پر لیپ ٹاپ سے دونوں آج کے لیے تیاری کر رہے تھے۔۔۔۔

اس کے اس کامیابی پر حمائل سے زیادہ سجاد خوش ہو رہا تھا اور اس سے بڑھ کر بریسٹر شبیر خوش ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

حمائل بیرسٹر سجاد کے ساتھ پورے شان سے عدالت سے نکل گئی تھی، عدالت کے سامنے میڈیا والوں اور رپورٹرز کی ایک جھرمٹ لگی ہوئی تھی چلو اب آخری کام کرنا بھی ختم کرو حمائل نے اس کو دیکھا سجاد نے آنکھوں سے سامنے میڈیا والوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔

چلو یہ بھی کر لیتے ہیں اس نے مسکراتے ہوئے کہا اس کا موڈ ابھی اچھا تھا وہ عدالت کے حدود سے نکل کر اس نے جیسے پہلے سیڑی پر قدم رکھا بہت سارے مائکس سوالوں کے ساتھ اس کے سامنے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میم اب یہ کیس آپ ہینڈ اور کرے گی۔۔؟؟؟

کیا یہ سچ ہے کہ بیرسٹر شبیر کا ایکسیڈنٹ ایک منصوبے کے تحت ہوا ہے؟؟؟؟

آپ یہ کیس کیوں لڑنا چاہتی ہے جب اس میں آپ کے جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے؟؟؟؟؟؟؟؟؟

کیا یہ سب آپ شہرت اور نام کے لیے کر رہی ہے؟؟؟

کیا عثمان ارسلان کے مخالفین آپ کو اس کیس کو لینے کے لیے مجبور کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر طرف سے سوالوں کی بوچھاڑ تھی ہر کوئی ایک الگ سوال پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

میم پلیز جواب دے ہمیں پیچھے سے آوازیں آنے لگیں، سب کے سب میڈیا ورکرز اور اینکرز اپنے سوالوں کے جواب لینا چاہتے تھے وہ خاموش کھڑی کنفیوز ہو کر کبھی ایک کو دیکھ رہی تھی تو کبھی دوسرے کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھیے آپ سب ایک ایک کر کے پوچھیں تو ہم جواب ضرور دیں گے ن بیرسٹر نے سب کو شانت رہنے کے لیے کہا۔۔۔۔۔

اب سارے مائک صرف حمائل کے بولنے کے لیے پکڑے گئے تھے، جتنے سوالات انہوں نے پوچھنے تھے ان کے جواب اب بس رہ گئے تھے۔۔۔۔

بیرسٹر نے اس کو بولنے کے لیے اشارہ کیا تھا جس کے سامنے بہت سارے لوگ اس کے جواب کی منتظر تھے۔۔۔۔۔۔اس نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

اس کیس کو لڑنے والا شخص بیرسٹر شبیر تھا مگر بدقسمتی سے ان کا کل کار ایکسیڈنٹ ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ اس کو پروسیڈ نہیں کر سکتے۔۔۔

وہ اعتماد سے بات کرنے کا آغاز کرنے لگی تصویریں لینے سے کیمرے کی بیک لائٹس کی چمک اور روشنی اس کے چہرے پر بار بار پڑھ رہی تھی

ایکسیڈنٹ پری پلان تھا یا پلان اس کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتی، ابھی انہوں نے اس کو مجھے پرد رپروسیڈ کرنے کو دیا ہے اس لیے اس کیس کو ابھی میں لیڈ کروں گی، بہت سارے کیمروں نے اسکا سٹیٹمنٹ ریکارڈ کر دیا تھا۔۔۔۔۔

جس طرح ہر ایک کام میں کوئی نہ کوئی ڈینجر زون ہوتا ہے تو اگر اس میں مخالف پارٹی سے آپ کے جان کو خطرہ ہے تو یہ ایک ایڈوکیٹ کے لیے اس کا ڈینجر زون ہے، اس سے بھاگنا یا ڈرنا اگر آپ کو ہے تو آپ کو یہ ایزاے کیریئر نہیں چوز کرنا چاہیے تھا، اس کے باتوں سے لگ رہا تھا کہ وہ اپنے پروفیشن سے پوری طرح لائل اینڈ اوپن مائنڈڈ تھی اس سے پوچھے گئے تمام سوالوں کے جواب دے دیے تھے اس نے۔۔۔۔

میم کیا آپ یہ کیس جیت پائے گی جب کہ آپ بات کر رہی ہے اس ملک کے سب سے بڑے پولیٹیشن کے خلاف ایک اور سوال ذرا دور کھڑے شخص نے

کیااس کے ہاتھ میں ایک کیمرہ تھااور کالر کے ساتھ بٹنز میں اس نے ایک مائیکرو مائک لگایا تھا۔۔۔۔

ہم کوشش پورا کریں گے باقی سب کچھ وقت کے ساتھ دیکھا جائے گا اگر اسی طرح نام، پیسے اور پاور کے پیچھے ہم ایک ایک انچ گرتے رہیں گے تو یہ ملک اور اس کا سسٹم کبھی بھی کرائم سے صاف نہیں ہو گا رائٹ سائیڈ پر کھڑے سجاد کو اس نے دیکھا جس کا مطلب تھا مجھے یہاں سے ابھی نکالوں جس کے چانسز ابھی تو کم لگ رہے تھے کیونکہ وہ درمیان میں کھڑی تھی اس کے ارد گرد لوگوں نے ہجوم کو بنا یار کھا تھا۔۔۔۔

میم۔۔۔۔۔ میم ابھی عدالت میں کیا فیصلہ سنایا گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عدالت میں جو بھی فیصلہ ہوا ہے وہ آپ لوگوں تک پہنچ جائے گا ابھی کے لیے اتنا کافی ہے وہ یہ کہ کر آگے کی طرف روانہ ہوئی۔۔۔۔

سجاد بھی اسی کے ساتھ اس کے پیچھے پیچھے آرہا تھا گارڈز کو پہلے سے اس نے وہاں پر بلایا تھا راستہ بنانے کے لیے، وہ اس ہجوم کو سامنے سے ہٹانے میں لگ گئے تھے۔۔۔۔۔

اس کے پیچھے ابھی بھی بہت سارے سوالوں کی آواز آرہے تھے وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتے ہوئے جلدی سے کار کے اندر جانا چاہتی تھی، بیرسٹر نے جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ کو سنبھال لیا تھا گاڑی کو موڑتے ہوئے وہ یہاں سے نکلنے لگے اس کے پیچھے تھوڑے فاصلے پر گارڈز کی گاڑی آرہی تھی جس کو سجاد نے ہائر کیا تھا وہ دونوں کوٹ سے ڈائریکٹ ہسپتال کے لیے نکلنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

ویل ڈن ینگ لیڈی تم نے تو کر لیا شبیر نے بھی اس کا کچھ دیر پہلے والا انٹرویو دیکھا تھا، اس کے آنے کے بعد اس کے کچھ کہنے سے پہلے اس سے کہنے لگا وہ ابھی کافی بہتر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

تھینک یو سر اگر آپ مجھ پر ٹرسٹ نہیں کرتے تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔

سچ کہو تو پہلے مجھے بھی یہی لگا تھا کہ تم ابھی اس کیس کو لینے کے لیے پریپیرڈ نہیں ہوں لیکن تم نے مجھے غلط ثابت کر دیا مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

ہم پر بھی اپنا نظر کرم کر دیجیے، ہم بھی اس کے ساتھ کھڑے ہیں اگر آپ کو نظر آئے تو، اس سے پہلے کہ حمائل کچھ کہتی سجاد نے تھوڑا سا شوخ انداز میں کہا۔۔۔۔۔

حمائل تھوڑا سائڈ پر ہو گئی سجاد شبیر سے گلے لگنے لگا۔۔۔۔

تمہیں کہاں بھول سکتے ہیں میرے دوست یا نظر انداز کر سکتے ہیں تم تو پورے کے پورے ماؤنٹ ایوریسٹ ہو کیوں بیٹا اس نے حمائل کو بھی ساتھ میں کہا جو سائیڈ پر کھڑی ہوئی تھی اور ان دونوں کو ابھی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ دونوں بہتر سمجھ سکتے ہیں، کون کے ٹو ہے اور کون ایوریسٹ تینوں ایک ساتھ اس بات پر ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے تھے اس کے فون پر رنگ بج گئی تھی کسی کا فون آ گیا تھا اس نے سکرین پر دیکھا اوپر نمبر ڈیڈ کے نام سے سیو تھا وہ کال کو کٹ کرنے لگی تھوڑی دیر میں پھر سے اس کا ڈیڈ کال کرنے لگا۔۔۔۔۔

کون ہے بار بار کیوں کاٹ رہی ہو سجاد نے اس سے اس بار اس کی طرف متوجہ ہو کے پوچھنے لگا۔۔۔۔

بابا کال کر رہے ہیں لگتا ہے ان کو پتہ چل گیا ہے اس لیے میں ابھی فون نہیں اٹھا رہی، مجھے پتہ ہے وہ اس بات کے لیے بالکل بھی نہیں مانیں گے۔۔۔۔

تو اب تم کیا کرو گی شبیر نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

کچھ نہ کچھ کر کے اسے تو منانا پڑے گا کیونکہ ماما کو منانا میرے بس کی بات نہیں ہے اس کے چہرے پر ٹینشن کہ اثار دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

ایک بات یاد رکھو جو ارریسٹ وارنٹ تم نے عثمان کے خلاف نکلوایا ہے وہ اس کے لیے چٹکی بجانے جتنا ہے، اصل کام تو ابھی شروع ہو گا اور اصل پریشر بھی ابھی پڑے گا اگر تم ابھی بھی پیچھے ہٹنا چاہو تو پھر بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے نہیں۔۔۔۔

نو سر اس کے آفر میں نے خود کیا تھا آپ سے کیونکہ اس کو میں کرنا چاہتی تھی آپ پریشان مت ہو میں بابا اور ماما کو بھی منالوں گی اور انشاءاللہ یہ کیس بھی ہم

جیتیں گے ابھی میں گھر کے لیے نکل رہی ہوں سجاد آنکل آپ ان کے ساتھ
رہیے گا میں گارڈز کے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔
اللہ کے امان میں جاؤں شبیر اس کے پیچھے کہنے
لگا۔۔۔
وہ اپنے گاڑی کی طرف جانے لگی پارکنگ ایریا میں اس کی گاڑی کھڑی تھی، زیادہ
رش ہونے کی وجہ سے اس کو اپنا کار نہیں دیکھ رہا تھا، اپنے بیگ سے کار کیز کو نکالا
اور اس میں ایک لگے بٹن کو پریس کیا اس کے گاڑی کے لائٹس نے اس کو مینٹ
دیا چار پانچ گاڑیوں کے درمیان میں اس کی گاڑی بھی کھڑی تھی۔۔۔۔۔
اس نے اپنے کار کو احتیاط سے باہر نکالا اور اس کو اپنے گھر کے طرف گھیر دیا،
اسکے تھوڑے فاصلے سے اس کے گارڈز آرہے تھے۔۔۔۔۔۔۔
،وہ نارمل سپیڈ میں ڈرائیو کر رہی تھی اس کو باپ سے زیادہ ماں کی فکر ہو رہی تھی
،پرنٹ مرر سے اس نے دیکھا آج وہی گاڑی اس کا پیچھا نہیں کر رہی تھی جو پچھلے
15 دنوں سے اس کے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔۔۔۔

اتنے سارے سوچوں کا انبار تھا کہ اس پر دھیان دینے کے لیے اسے ٹائم بھی نہیں ملا، وہ پھر سے ذہنی طور پر ہر طرح کے حالات کے لیے تیاری کرنے لگی وہ جتنا بھی راستے کو لمبا کرنا چاہے، گاڑی کو سلو چلاتے ہوئے آخر کار اس کو گھر تو پہنچنا تھا۔۔۔۔

اور وہ پہنچ گئی تھی، اس نے اپنے گھر کے دروازے کے سامنے گاڑی کو موڑتے ہوئے بیل دیا۔۔۔۔

چوکیدار نے دروازہ کھولا گیراج میں کار کو پارک کر کے اندر کے طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔

گھر کا دروازہ کھولتے وقت وہ تھوڑی دیر کے لیے ہاتھ کو ہینڈل پر ساکت رکھی ہوئی تھی، آنکھیں بند کر کے ایک لمبی سانس کو خارج کر کیا اور ہاتھ پر زور دیتے ہوئے وہ دروازہ کھولنے لگی راہداری سے گزرتے ہوئے وہ ڈرائنگ روم میں چلی گئی وہ جانتی تھی دونوں یہی پر بیٹھے ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

کال کرو وکیل کو عثمان نے بیٹے سے کہا۔۔۔۔

آباجی آپ نے تو کہا تھا کہ کچھ نہیں ہو گا ہم نے تو کسی بھی وکیل سے بات نہیں کی۔۔۔۔۔۔

تم ہمیشہ ہاتھی کے کان میں سوتے رہو میں نے رات کو نعیم سے بات کی تھی، نعیم اس کا پرانا وکیل تھا اس کے کان غصے سے سرخ ہو گئے تھے۔۔۔۔

کل رات مجھ تک اگر بات پہنچا سکتے تھے تو اس طرح کے کچھ روکنے سے کچھ عمل بھی کرنا تھا، منہ کے آدمی ہو صرف ہر وقت کہتے رہتے ہو، کرتے کچھ نہیں ہو وہ سخت غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابا حضور ہر کام تو آپ کرتے ہیں، میں تو ہر بار صرف آپ کو کہتا ہوں یہ بھی کہا تھا کہ یہ کس کسی اور کے ہاتھوں میں بھی جا سکتا ہے مگر آپ کو بہت یقین تھا کہ کوئی اسے نہیں لے سکتا۔۔۔۔۔۔

تم اپنا منہ بند کرو ذرا، اس کا میٹر گھوم گیا تھا وہ کہا برداشت کر سکتا تھا کوئی اس کے دروازے پر اس کو ہتھکڑی پہنانے کے لیے بھی آجائے چاہے یہ کچھ بھی کرے

مجھے اس لڑکی کے بارے میں اس کے پشتوں تک کا سارا کا سارا معلومات چاہیے، اس کو تو میں چھوڑنے والا نہیں ہو۔۔۔اس کو وہ آفس والی بے عزتی یاد آگئی ہوں ویسے بھی میرا پرانا حساب نکلتا ہے اس سے سکرین پر اس کے انٹرویو کو دیکھتے ہوئے خود سے کہا پوری آگ لگائی تھی اس نے جو کچھ بچا کچھا تھا وہ بھی راکھ ہو گیا تھا۔۔۔

اریسٹ ورنٹ اس کے لیے بڑی بات نہیں تھی، اس کا وکیل اس کے لیے ایک گھنٹے میں بیل کروا سکتا تھا مگر مسئلہ یہ تھا کہ یہ کیس کھولنے لگا تھا کہیں نہ کہیں یہ سفید کالر کا غنڈا بری طرح سے اس سفید دیوی سے ڈر رہا تھا مگر اس کے لیے یہ قبول کرنا شرمندگی کی بات تھی۔۔۔۔۔۔

تمہارا وہ بے غیرت بیٹا کہاں ہے، اس کا باپ دادا یہاں پر مشکل میں ہے اور اس سے اتنا بھی نہیں ہوتا کہ گھر آجائے۔۔۔

تیروں کے نشان آریان کے طرف ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

اس وقت آفس میں ہوتا ہے، ابھی بھی وہی ہو گا۔۔۔اس کے ہونے یا نہ ہونے سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے تم بتاؤ نعمان۔۔۔۔۔

وہ پہلے سے پریشان تھا اوپر سے اس کے باتیں ہارٹ اٹیک کروانے کے لیے کافی تھے ایک گھر میں ہو کر بھی وہ ہم سے میل دور ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

بڑے صاحب باہر پولیس آئے ہے ایک گارڈ نے آکر اطلاع دی۔۔۔۔

کہاں پر ہے عثمان نے پوچھا۔۔۔۔

باہر کھڑے ہے آپ کا پوچھ رہے ہیں۔۔۔

اندر آنے دو اسے گارڈ واپس باہر اطلاع دینے کے لیے چلا گیا۔۔۔۔

کچھ دیر میں ایک پولیس آگے اور اس کے پیچھے پیچھے اس کی نفری گھر کے اندر آ گئی۔۔۔

نعمان کھڑا تھا عثمان ابھی بھی آرام سے بیٹھ کر ایک ہاتھ کو صوفے پر پھیلائے اسی طرح بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عثمان صاحب آپ کے خلاف ہمارے پاس اریسٹ وارنٹ ہے ہم آپ کو پولیس سٹیشن لے جانے آئے ہیں آفیسر کہ رویے میں شرمندگی تھی وہ آرڈر نہیں تھا جو ایک پولیس کو زیب دیتا ہے۔۔۔۔

اپنے لفظوں پر غور کرو آفیسر ٹیڑھے نظروں سے عثمان نے اسے دیکھا۔۔۔۔

بھول رہے ہو تم ہمارے ٹکڑوں پر پل رہے ہو غراتے ہوئے اس نے کہا

رشوت کا انجام تو پھر یہی ہوتا ہے اس کا بھی یہی حال تھا۔۔۔۔

نعمان صاحب آپ پلیز انہیں سمجھائیں ہم مجبور ہیں ورنہ ہم اس طرح کبھی بھی آپ کے دروازے پر قدم نہیں رکھتے، اس شخص کے دھمکیوں سے یہ اچھی طرح واقف تھا اس نے اپنی جان خود اس کے ہتھیلی پر رکھ دیا تھا، اس لیے سفار ش کروانے والے انداز میں اس کے بیٹے سے کہا۔۔۔

تم اپنی الٹی گنتی کو گننا شروع کرو حرام حور، تمہاری تو خیر نہیں ہے وہ صوفے اٹھ گیا تھا، پولیس آفیسر کے بس میں اگر ہوتا تو اس کو اریسٹ کرنے کے لیے کبھی نہیں آتا مگر بد قسمتی سے اس علاقے کے تانے کا سینیئر افیسر یہی تھا لیکن اس نے اپنے وردی کو بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جس کو سر جھکانا چاہیے تھا وہ تو شاہانہ انداز سے کھڑا تھا جیسے اس کو گرفتار کرنے نہیں چائے پینے کے لیے لے کر جا رہے ہیں اور جو اس کو لے کر جا رہا تھا وہ نوکروں کی طرح سر کو جھکائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

میں نے نعیم سے بات کر لیا ہے کچھ دیر میں آپ کی بیل ہو جائے گی نعمان نے باپ کے قریب آتے ہوئے کہا جو کام کرنے کو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔میرے آنے سے پہلے مجھے اس وکیل کی ساری معلومات میری سٹڈی میں چاہیے۔۔۔۔

جیسے آپ کہے ابا حضور!!!!!! وہ آہستہ آہستہ اس سے چلتے ہوئے کہہ رہا تھا اس کے پیچھے پولیس آ رہے تھے بغیر کوئی ہتھکڑی پہنے آج وہ تھوڑی دیر کے لیے پولیس اسٹیشن میں چائے پینے کے لیے جانے والا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

آنے کے بعد وہ ڈرائنگ روم میں چلی گئی، نغمہ بیگم نے رو رو کے برا حال کر دیا تھا شیراز اس کو چپ کروانے کی کوششوں میں ناکام ہو رہا تھا ادھر حمائل فون مسلسل کاٹ رہی تھی دبے قدموں سے وہ ان کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔۔

ماما اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اسے پکارا۔۔۔۔

حمائل تم فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی وہ صوفے سے کھڑی ہو گی اُس کی آواز سن کے وہ شروع ہوئی۔۔۔

کہاں چلی گئی تھی رونے سے اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔۔

کیوں لیا ہے تم نے یہ کیس ہم میں سے کسی کو بھی بغیر بتائے وہ بغیر کوئی جواب سنیں سوال پہ سوال کر رہی تھی۔۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتی تم یہ کیس نہیں لڑو گی کل تم اس کے فائلز واپس کرو گی وہ بچوں کی طرح ضد کر رہی تھی اس سے کوئی بھی بات کرنا اس وقت حمائل کو مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ماما کیا ہوا ہے آپ کو، وہ صوفے کے سامنے آ گئی چپ کر جائیے پلیز، میری طرف دیکھیں رونا بند کریں، اس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا اس کے آنسوؤں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

حمائل بیٹا پلیز اس کیس کو نہ لڑوں وہ بغیر کسی کو موقع دیے پھر سے شروع ہو گئی،
تم نہیں جانتی یہ لوگ بہت ظالم ہیں اگر تم کو کچھ ہوا نا تو میں مر جاؤں گی

مما مجھے دیکھے میں آپ کی سامنے بیٹھی ہوں، دیکھیں مجھے میں بالکل ٹھیک ہوں،
کوئی مجھے کچھ بھی نہیں کر سکتا کیونکہ میرے ساتھ آپ دونوں ہے اس نے ٹیبل
پر پڑے پانی کا گلاس اٹھایا جو کچھ دیر پہلے شیراز نے بھر دیا تھا۔۔۔۔
آپ پانی پی لیں اس نے اس کا ہاتھ جھٹکا، پلیز ماں تھوڑا سا پانی پی لیں آپ کا گلا
خشک ہو رہا ہے دوبارہ جھٹکنے پر وہ ماں کو منت کرنے لگی ایک دو گھونٹوں کو لیا اس
نے اور شیراز کی طرف دیکھا۔۔۔۔ وہ سائڈ پر کھڑے غصے سے حمائل کو دیکھ رہا
تھا تینوں ابھی خاموش ہو گئے تھے کوئی کچھ نہیں کہہ رہا تھا، حمائل نے دونوں کی
طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔
ماما بابا مجھے آپ دونوں سے کچھ کہنا ہے پلیز میری بات سنیں وہ شروع ہو گئی اس
خاموشی کو توڑنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

میں نے آپ لوگوں سے یہ بات اس لیے چھپائی کیونکہ اس کے کرنے کا پرمیشن آپ میں سے کوئی بھی نہیں دیتا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیس میں نے کل لیا ہے، بیرسٹر شبیر کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے ورنہ آج میری جگہ عدالت میں وہ اس کیس کے لیے لڑتے۔۔۔۔۔

اس نے جان بوجھ کر ایکسیڈنٹ کا نہیں کہا ویسے بھی وہ تو پہلی بھی نہیں مان رہے تھے اس بات کا سن کے تو مکمل بائیکاٹ ہونے والی تھی۔۔۔۔

میں اس کو نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔۔

اس نے دونوں کو دیکھا اس کے اس بات پر دونوں کے چہرے کے امپریشنز بدلنے لگے، تھوڑی دیر کے لیے وہ بھی اپنے اگلے جملوں کو ترتیب دینے لگی۔۔۔۔

میں اس کیس کو اس لیے نہیں چھوڑوں گی کیونکہ میرا تربیت مجھے اس بات کرنے کا اجازت نہیں دیتا وہ اپنے سافٹ لینگویج سے کام لے رہی تھی اس وقت۔۔۔۔۔

ماماوہ اس کے آنکھوں میں دیکھنے لگی کیا آپ نے مجھے یہ کرنا سکھایا ہے اگر آپ مانتی ہیں کہ آپ مجھے غلط اور صحیح کا فرق نہیں سکھایا تو میں بھی سب کچھ چھوڑنے کے لیے تیار ہوں اور ڈیڈ آپ وہ شیراز صاحب کی طرف دیکھنے لگی جس نے خاموش رہ خود کو کچھ بھی کہنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔۔

اگر میں اپنے پروفیشن سے لائل ہو، اپنے کام کو ہر رکاوٹ کے ساتھ بغیر کوئی بہانہ بنائیں سچائی سے سرانجام دے رہی ہو تو آپ کا یہ خاموش غصہ کس چیز کا اشارہ کر رہا ہے مجھے کہ میں غلط ہوں؟؟؟

بابا مجھے لاء پڑھانا بھی آپ کی خواہش تھی یہ سب آپ پہلے سے جانتے تھے کہ اس کو پریکٹس کرتے وقت مجھے کن کن چیزوں کا سامنا کرنا پڑے گ۔۔۔۔۔

تم جو نہیں جانتی حمائل اس کے بارے میں بات مت کرو۔۔۔۔۔۔۔

آج یہ جو بھی کریں اس کے ماں باپ اس کے باتوں میں آنے والے نہیں تھے، ان کے چہرے پر اپنے بات کو بدلنے کے کوئی اثار نہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

اس طرح ایموشنل ہو کے تم ہمیں نہیں منا سکتی، وہ سنجیدگی سے اس کے سارے باتوں کو اپنے ایک جملے میں دبا گئے۔۔۔۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ڈیڈ میں نہیں جانتی سب کچھ اس کو بھی اندازا ہو گیا تھا کہ اس کے پرانے ٹرکس آج کام کرنے والے نہیں ہیں۔۔۔۔۔

اس لیے آج میں آپ سے پوچھ رہی ہوں بتائیں مجھے ماما بابا میں کیا نہیں جانتی پلیز اس سے میرا بھی اس کیس کے متعلق تھوڑا مائنڈ کلیئر ہو جائے گا۔۔۔۔۔

یعنی کہ تم نے فیصلہ کر لیا ہے، اس کی ماں نے اس کے آخری جملے کو پکڑ لیا تھا

۔۔۔۔۔

جی ماما میں اس کو سالو کرے بغیر اس سے نہیں ہٹوں گی وہ سر کو نیچے کرتے ہوئے ماں باپ کے سامنے اپنے بات پر آڑی رہی اس کے سامنے اب اور کوئی آپشن نہیں تھی بغیر اپنے بات پر ڈٹے رہنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری ماں ٹھیک کہہ رہی ہے حمائل تم کل اس کے فائلز واپس کروں وہ دو قدم آگے ہوئے کہنے لگے۔۔۔ڈیڈ مجھے اس کے لیے کوئی سولڈ ریزن بھی چاہیے آئی

ایم سوری پر یہ میرا کریئر ہے اس کو اس طرح ڈرتے ہوئے میں خراب نہیں کر سکتی وہ اپنے ٹون کو بھی بدلنے لگی تھی اب تو یا ہار ہو گا یا پار۔۔۔۔۔۔

حمائل تمہیں ہمارا کوئی پرواہ نہیں ہے، ہم سے زیادہ تمہارا کریئر تمہیں عزیز ہے اس کی ماں پر سے رونا شروع ہوئی۔۔۔۔

مما آپ لوگ صرف مجھے اس لیے روک رہے ہیں کہ وہ بہت بڑا پولیٹیشن ہے یا بہت زیادہ پاور پل ہے ماں کا رونا اس کو اچھا نہیں لگ رہا تھا، یا پھر اس لیے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بات کو ادھورا چھوڑ گئی دونوں اسکو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

کے کیا اس کے باپ نے اس سے پوچھا اس سچائی کو وہ آشکار کرنا نہیں چاہتی مگر اب وہ مجبور تھی۔۔۔۔۔۔

خاموش کیوں ہو حمائل کے کیا۔؟؟؟؟؟

وہ پھر سے اپنے سوال کو دہرانے لگا، اس کے ماں کا رونا بھی رک گیا تھا وہ بھی اس کے جواب کا منتظر تھی اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہ وہ میرا نانا ہے اور آپ کے بابا ہیں نغمہ بیگم کو دیکھ کر وہ اپنے ادھورے بات کو مکمل کر گئی۔۔۔۔۔۔ جس بات کو چھپانا چاہتے تھے وہ تو پہلے سے علم رکھتی تھی اس کے بارے میں، اب تو چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا وہ دونوں تو سٹل ہو گئے تھے اخر کب اس نے اس بارے میں جانا۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں اس کو دیکھ رہے تھے، حمائل بھی خاموش بیٹھی تھی، وہ بھی کہانی کے آنے والے پلاٹس کے بارے میں انٹرسٹ رکھتی تھی مگر اس کہانی کا علم صرف اس کے ماں باپ رکھتے تھے۔۔۔۔۔

ک ک کب سے پتہ ہے تمہیں اس بارے میں نغمہ نے لڑکھڑاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اس نے ماں کو دیکھا اس کے چہرے پر ڈر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دنوں پہلے میرے کچھ فائلز کو سلمی آنٹی نے سٹور روم میں رکھے تھے وہی لینے گئی تھی وہاں پر میں نے کچھ فائلز دیکھ لیے تھے۔۔۔۔

پر مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آرہی کہ آخر کیوں آپ لوگ کیوں مجھ سے یہ بات چھپا رہے ہیں واقعی میں یہ بات کنفیوزنگ لگ بھی رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

نغمہ خاموش بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

ماما مجھ سے بات کرے وہ اس سے پھر پوچھنے لگی۔۔۔کیا ہے ایسا جس کو آپ کرنے سے ڈرتی ہے، آج اس نے بھی ٹان لیا تھا کہ اصل بات کو جان کر کے چھوڑے گی۔۔۔۔

اس نے اس کے دونوں ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ماما میں آپ کی بیٹی ہو آپ کیسے سوچ سکتی ہے کہ میں آپ کو کبھی غلط سمجھوں گی۔۔۔۔

اسکی بات پر اس نے آنکھوں کو حرکت دیتے ہوئے اس کو دیکھا جو کب سے نیچے کی طرف دیکھتے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے سر میں جو چل رہا تھا حمائل اس کے سامنے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔

بابا پلیز انہیں کہیں، آپ جس چیز سے ڈر رہی ہے اس کو باہر نکال لیں، میں آپ کو اس طرح روتی ہوئی ڈرے چہرے کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔

پلیز ماما پلیز وہ اس کے ہاتھوں پر آہستہ آہستہ دباؤں بڑھا رہی تھی وہ اس کو یقین دلانا چاہتی تھی کہ وہ جو کہنا چاہتی ہے آج کہے، کوئی اس کو غلط نہیں سمجھے گا

۔۔۔۔۔

شیراز بھی اس کے قریب آگیا اس کے ساتھ قریب صوفے میں بیٹھ کر اس کے ایک ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لینے لگا۔۔۔۔۔

اس نے اس کے طرف دیکھا وہ ہاں میں سر ہلانے لگا، وہ بھی اپنی بیوی کو اس اذیت سے نکالنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

نغمہ بیگم شوہر اور بیٹی کے درمیان میں بیٹھ کر اپنے ماضی کے تاروں کو چھیڑنے لگی اور پھر اس نے کہانی شروع کی 22 سال پہلے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##########################

ماضی

یہ بات ہو رہی ہے آج سے تقریبا 2220 سال پہلے کی، جب عثمان کے باپ سلام ارسلان نے اپنے پارٹی میں بیٹے کو اپنے جگہ پر چیئرمین بنا دیا، اس وقت اس کے باپ کی طبیعت بالکل بھی سازگار نہیں تھی اور خاندان کا ایک ہی وارث تھا

عثمان، یہ بات تو ہر عرض اور شک سے صاف تھی کہ اس خاندان کا وارث اور اب مالک یہی ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وقت گزر رہا تھا، دن گھنٹوں کے رفتار سے نکل رہے تھے اور ایک دن عثمان کا باپ سلام ارسلان اپنے اخری سانسوں کو مکمل کر گئے۔۔۔۔

کچھ دنوں تک ہر طرف سے سناٹا تھا عثمان بھی خاموش تھا، میڈیا پورے زور و شور کے ساتھ سابقہ چیئرمین کے موت کے خبروں کو اچھال رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

سلام ارسلان ایک ریپیورٹڈ سیاستدان تھا اس کے دور میں اس طرح کوئی بھی واقعہ پیش آنے سے پہلے سنبھل جاتا تھا، جس سے کہیں پر بھی ان کے سیاسی ساق کو نقصان پہنچے۔۔۔۔

عثمان ہمیشہ باپ کے ساتھ سیاست کے کاموں میں سر گرم رہتا تھا، اس کو شروع سے ہی فاور اور حکومت کرنے کا نشہ تھا، اس کا دماغ ہر طرح سے چلتا تھا مزید یہ کہ جس طرح کی سوچ اور حکمت عملی ضروری ہوتی ہے سیاست کے میدان میں عثمان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔۔۔۔۔

مگر پھر بھی ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے اور ہر تجاوز کرنے والی چیز فائدہ کی جگہ نقصان دیتا ہے، بالکل اسی طرح اس کے بے جا اکڑ اور غصے کی وجہ سے بہت سے لوگ اس سے خار کھاتے تھے۔۔۔۔

اپنے تمام تر خامیوں کے باوجود اس نے خود کو ثابت کر دیا، کچھ مہینوں میں اس نے سیاست کے میدان میں پوری طرح سے اپنا قبضہ جما لیا تھا۔۔۔۔

بڑے بڑے سیاستدان اب عثمان کے مٹھی میں آ گئے تھے۔۔۔۔

سوسائٹی اور ان کے سرکل میں اس کی حیثیت پہلے سے کہیں زیادہ ہو گئی تھی، وجہ اس کا روز بروز اپنے تعلقات اور سرگرمیوں کو وقت کے ساتھ اپڈیٹ کرنا تھا۔۔۔۔

اچھے لوگ، برے لوگ ہر طرح کے لوگوں سے اس کا اٹھنا بیٹھنا شروع ہوا تھا

۔۔۔۔

شروع میں تو اس کے ستارے پورے چمک کے ساتھ اس کا ساتھ دے رہے تھے اور بعد میں بھی ایسا ہی تھا مگر کچھ اور تبدیلیاں بھی وقت کے ساتھ آ گئے تھے۔۔۔۔۔

ایک روز ارسلان مینشن میں انہوں نے ایک گرینڈ گیٹ ٹوگیدر پارٹی ارینج کر دیا تھا۔۔۔۔

شہر کے بڑے بڑے نامور آفیسرز، بزنس مینز، جنرلز اور پولیٹیشنز اس میں انوائٹڈ تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رک جائے بڑے بھیا ایک خوبصورت نین و نقوش کے حامل لڑکی نے پیچھے سے آواز دیا۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو گڑیا۔۔۔

نعمان حویلی کے دوسرے سائیڈ پر کھڑا پارٹی کے انتظامات کو ایک نظر دیکھنے کے لیے آیا تھا۔۔۔۔۔

میں آپ کو کب سے دیکھ رہی ہوں، آپ مل نہیں رہے تھے، آپ کے گارڈ سے پوچھ کر ابھی آپ کے پیچھے یہاں پر آئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

سانس تولوں میں یہیں پر ہوں۔۔۔۔

اس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔

آپ اسے چھوڑیں میرے ساتھ مول چلے، میرا دوپٹہ جل گیا ہے اور میرے ساتھ اس طرح میچنگ دوپٹہ نہیں ہے، اماں جی سے کہا ہے پر وہ میرے ساتھ نہیں جا رہی، کہتی ہیں مجھے کام ہے۔۔۔۔۔۔۔

اچھا تم موڈ خراب مت کرو۔۔۔

اس نے اس کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

چلو چلتے ہیں وہ اس کا مسئلہ منٹوں میں حل کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کے اس لڑکی کے آنکھوں میں چمک بڑھ گئی تھی۔۔۔

تھینک یو بھیا آپ سب سے اچھے بھائی ہیں۔۔۔۔

آپ دو منٹ رک جائیں، میں جلدی سے اپنے کپڑوں کو لے کر آتی ہوں۔۔۔۔

بغیر کوئی اور بات کر کے وہ بھاگ کر اندر کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔۔

جلدی آنا گڑیا مجھے بھی کچھ کام ہیں۔۔۔

وہ اس کے پیچھے اسے کہنے لگا۔۔۔۔

اس کے موبائل پر عثمان کے کالز آرہے تھے،اس نے جان بوجھ کر کال کو پک نہیں کیا تھا۔۔۔

اس نے اپنی جان سے پیاری بہن کے ساتھ باہر جانے کا کہا تھااور اس فون کو سننے کا ایک ہی مطلب تھا پھر سے کسی کام کو انجام تک پہنچانا۔۔۔۔۔

وہ بغیر کال کو سنیں اپنے گاڑی کی طرف بڑھنے لگا

اماں میں جارہی ہوں، بھیا مجھے لے کر جارہے ہیں مول، آپ بتادیں اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو۔۔۔۔۔

وہ نیچے اترتے ہوئے سیڑھیوں سے شروع ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کی ماں نورین بیگم سفید اور گولڈن کلر کی ساڑی پہنے نیچے ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھی۔۔۔۔اس کے ساتھ بہت سارے ملازم کھڑے تھے۔۔۔ حویلی کے اندر کے تمام ذمہ داریاں عثمان کے زوجہ نورین صاحبہ انجام دیتی تھی۔۔۔۔۔

اماں جی جلدی کریں، بھائی باہر کھڑے ہیں، آپ ان سے بعد میں بات کریں

۔۔۔۔

وہ جو ایک ملازمہ سے کچھ رکھنے کا کہہ رہی تھی، اس کو درمیان میں ٹوک گئی

تھوڑا صبر کر لو لڑکی، دو منٹ نہیں رک سکتی

تم-----

اماں جی میں جا رہی ہوں، آپ آنے کے بعد مجھے ڈانٹنے پر----------

وہ گلے میں اپنے دوپٹے کو ڈالنے لگی جس کو پہلے اپنے ساتھ زمین پر کھینچ رہی تھی

چلی جاؤ، مجھے اگر کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوئی، میں پھر کسی کو بھیج دوں گی،

ابھی سب کچھ پورا ہے میرا خیال سے------

اوکے میں بس نکل رہی ہوں----

وہ جلدی جلدی میں قدم اٹھا رہی تھی، ڈرائنگ روم سے باہر تک کا راستہ کور کر

دیا اس نے مگر حویلی کے سامنے والے دروازے پر بہت رش لگا ہوا تھا-----

بہت سارے لوگ اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوئے تھے، کوئی حویلی کے گارڈن

کو ڈیکوریٹ کرنے کے لیے سامان کو باہر سے اندر کروا رہا تھا، کوئی چیئرز کو ٹیبل

کے گرد برابر کرنے میں مشغول تھا، کوئی لائٹس کو کنکشن دینے کے لیے ایک دوسرے کے پیچھے آوازیں لگا رہا تھا ہر طرف گہما گہمی تھی۔۔۔۔۔۔

اللہ اب کہاں سے جاؤں۔۔۔۔

دو قدم اگے آتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔اس نے نعمان کے پیچھے نظروں کو دوڑایا مگر یہاں پر وہ اس کو نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اپنے بیگ سے موبائل کو نکالا اس نے اور اس کے پیچھے کال کرنے لگا۔۔۔۔

بھیا کال اٹھائے کہاں پر ہے آپ، کچھ بیلز کے بعد فون کو دوسری طرف سے اٹھایا گیا۔۔۔۔۔۔

کہاں پر ہو گڑیا تمہاری پانچ منٹ ختم ہو رہی ہے کہ نہیں۔۔۔۔

وہ اس کے کہنے سے پہلے بول پڑا۔۔۔۔

بھیا میں تیار کھڑی ہو حویلی کے دروازے کے سامنے مگر یہاں پر بہت زیادہ رش ہو رہا ہے۔۔۔۔

باہر کا راستہ بند ہے میں کہاں سے نکلو۔۔۔

اور آپ کہاں پر ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

میں گاڑی میں باہر ویٹ کر رہا ہوں تمہارا، تم رکو میں آتا ہوں۔۔۔۔

وہ گاڑی سے اترنے کے لیے دروازے کو کھولنے لگا تھا۔۔۔۔

آپ نہیں آئے، وہ جلدی میں بول پڑی۔۔۔۔

میں حویلی کے دوسرے سائیڈ والے دروازے سے آجاتی ہوں۔۔۔۔

چلو جلدی آؤں وہ اس کی بات کو سن کر گاڑی کا دروازہ پھر سے بند کرنے لگا تھا، ابھی تک حجرے میں بھی کوئی مہمان آنا نہیں شروع ہوا تھا اس لیے اس کو بھی دوسرے سائڈ پر آنا مناسب لگا۔۔۔۔

جلدی جلدی میں وہ حویلی کے دوسرے دروازے تک پہنچنے کے لیے تیز تیز قدم اٹھا رہی تھی۔۔۔۔

یہ دروازہ حجرہ کے ساتھ بنا ہوا تھا اور حویلی کے آخر میں بھی تھا، زیادہ تر یہ دروازہ کوئی استعمال بھی نہیں کرتا تھا، ہاں البتہ حجرے سے شارٹ کٹ لے کر حویلی کے اندر آنے جانے کے لیے گھر کے لوگ استعمال کرتے تھے ابھی وہ دوسرے دروازے سے باہر نکلی ہی تھی کہ کسی چٹان نما شخص کے ساتھ ٹکرا گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ زمین پر گرنے والی تھی اگر سامنے والا شخص اس کو بازو سے پکڑ نہیں لیتا۔۔۔

اندھے ہو کیا، نظر نہیں آرہا۔۔۔۔

وہ اپنے بازو کو اس سے کھینچ کر تھوڑا دور ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کے بال کھلے ہونے کی وجہ سے اس کے چہرے کے ارد گرد بکھر گئے تھے۔۔۔ وہ ابھی تک اوپر کے طرف بغیر دیکھے اپنے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرنے میں مشغول تھی۔۔۔۔۔

سامنے والا شخص مبہوت ہو کر اس کو دیکھ رہا تھا، اس نے تو کچھ سنا بھی نہیں تھا کہ اس نے سیدھا سیدھا اس کو اندھے ہونے کا لقب دیا ہے۔۔۔۔۔

اس فری پیکر نے ابھی اوپر دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

اصل بجلیاں تو ابھی گری تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں وہ ناگواری بہت خوبصورت لگ رہی تھی جو اس سے ٹکرانے پر آئی تھی۔۔۔۔۔۔

آپ مجھے راستہ دیں گے یا پھر یہاں پر کھڑے رہ کر مجھے تاڑتے رہنا ہے۔۔۔۔

وہ اس کے گھورنے پر چھیڑتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

اس کو کیا پتہ تھا کہ وہ کچھ سن نہیں رہا، صرف دیکھ رہا ہے۔۔۔۔اس نے ابھی بھی صرف اتنا دیکھ لیا تھا کہ وہ اپنے لبوں کو ہلاتے ہوئے کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔۔ اس کے چہرے پر اس کے ایکسپریشن سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ بہت غصے میں ہے، اس کے گال اور ناک غصے کی وجہ سے اس کے کپڑوں کی طرح ہلکے گلابی ہو گئے تھے۔۔۔۔وہ کسی تازہ پھول کے پنگڑی کی طرح اپنے ناز کی سے سامنے والے شخص کو پوری طرح ہلا چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تھوڑا سا سائیڈ پر ہو گیا تھا۔۔۔۔

ہوا کے جھونکے کی طرح، وہ بھی اس کے سامنے سے گزر گئی تھی۔۔۔اس کا دوپٹہ اس کے پیچھے پیچھے تھوڑا سا گلے میں لٹکے ہوئے، وہ اس کے لیے ہوئے قدموں کو مٹا رہی تھی۔۔۔۔اس کے ہر قدم سے اس کے بال ایک نئے انداز سے بکھر رہے تھے۔۔۔۔اس کے کومل چہرے کو چھو رہے تھے۔۔۔۔ کسی ملکہ کی طرح اس کا ہر ایک قدم جو اس کو دور کرتی جا رہی تھی۔۔۔۔ پیچھے کھڑے انسان نما مجسمے کے لیے، اس کو دوبارہ سے، کسی صحرا میں ایک پیاسے کی طرح،

بیجنے کے مترادف لگ رہا تھا۔۔۔جس نے اپنے آپ کو کچھ لمحے پہلے اس کے دیدار سے معطر کرایا تھا۔۔۔اب پھر سے اس کو سب کچھ بنجر لگنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

##

رات کے 10 بج رہے تھے۔۔۔ارسلان مینشن بھرپور تیاری کے ساتھ رات کے اس اندھیرے میں پر رونق روشنیوں سے چمک رہا تھا۔۔۔ہر طرف لائٹس ڈیکوریشن لگے ہوئے تھے۔۔۔حویلی کے اندر لان کو سفید فلاور سے ڈیکوریٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔ایک ٹیبل کے ارد گرد چار چار کرسیوں کو اس طرح آرگنائز کر دیا گیا تھا کہ ہر ٹیبل پر سفید فلاور سے بنا ایک خوبصورت بکٹ پڑا نظر آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

سویمنگ پول کے چاروں سائیڈز کو کینڈلز سے کور کر لیا گیا تھا۔۔۔خوبصورت بڑے بڑے فانوس سٹین میں لگے ہوئے انٹرنس ایریا کے دونوں سائیڈز پر رکھ دیے گئے تھے۔۔۔۔

آج کی یہ رات ہر کسی کے زبان پر یاد رہنے والی تھی، یہ تو صاف صاف یہاں کا ماحول ظاہر کر رہا تھا۔۔۔ہر طرف سے لوگ ابھی آنے شروع ہوئے تھے۔۔۔ہر کسی کی آنکھوں میں تسخیر کی ایک تصویر دکھ رہی تھی۔۔۔۔

عورتیں، بچے، آدمی، لڑکے، لڑکیاں سب کے سب یہاں پر نظر آرہے تھے۔۔۔۔

یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ یہ ایک گیٹ ٹو گیدر پارٹی ہے۔۔۔اتنا خرچہ تو کوئی شادیوں پر بھی نہیں کرتا جتنا یہاں کے سیٹ اپ اور ہر چیز کے آرائش سے معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔یہ نہیں تھا کہ یہاں کوئی اس طرح پہلی بار دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔

ہر کوئی ایک سے بڑھ کر ایک تھا مگر اس وقت جو وائبز سپریڈ ہوئے تھے یہاں پر، لوگوں کی نظروں اور باتوں سے اس کی گواہی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ٹولیوں کے شکل میں ہر کوئی ایک دوسرے سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔
عثمان صاحب بیٹے کے ساتھ ایک ایک شخص سے باری باری مل رہا تھا۔۔۔
دونوں نے سیاہ شلوار قمیض کے ساتھ براؤن چادر کو کندھوں پر لیا تھا۔۔۔۔اس کی بیوی نورین بیگم بہت سارے عورتوں کے درمیان میں کھڑی بات کرتے ہوئے نظر آرہی تھی۔۔۔۔وقفے وقفے سے وہ شوہر اور بیٹے کو بھی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔
نعمہ ابھی سب سے لیٹ لان میں نظر آگئی۔۔۔
اس نے نیلے آسمانی کلر کے فراک کو پہنا ہوا تھا۔۔۔بالوں کا جوڑا بنائے دونوں طرف سے بالوں کو تھوڑا سا کرل کر لیا تھا۔۔۔۔اس کے گھنگریالے لٹ اس کے بھاری سفید جھمکوں کے ساتھ اس کے چہرے کو چھو رہے تھے۔۔۔۔
ہر کسی کی نظروں کا مرکز اب وہ بن گئی تھی۔۔۔وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔اس سارے مجمع میں جو جس کا انتظار کر رہا تھا اخر کار وہ بھی آگئی تھی۔۔۔۔اپنے فراک کو تھوڑا سا سامنے پیروں سے ہاتھوں میں اٹھائے وہ ماں کے پاس چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ بیٹا بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔نورین بیگم نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ باری باری سب کے ساتھ نورین نے اس کا تعارف بھی کروادیا تھا اس نے۔۔۔۔

کچھ دیر بعد نعمان باپ سے تھوڑا ہٹتے ہوئے ماں کے پاس آگیا تھا، اس کے ساتھ نعمہ ابھی بھی کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا بیٹا کچھ چاہیے تھا کیا۔۔۔۔

نعمان نے ماں کے کندھوں پر ہاتھ رکھا تھا، نورین بیگم نے اس کو دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔

نہیں اماں جان میں تو گڑیا کو دیکھ کر یہاں پر آیا تھا، اس نے بہن کو دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

تو ایسے آئے کیوں ہے، اس کو موقع مل گیا تھا۔۔۔بتائیں مجھے میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔۔۔

چلو اب تم بھی بتادو اسے، اتنے سارے لوگوں کے تعریفوں کو سمیٹنے کے بعد بھی یہ تم سے اپنا تعارف کروانا چاہتی ہے۔۔۔۔

وہ ماں کے بات پر مسکرایا تھا، جو بیٹی کا مذاق اڑا رہی تھی۔۔۔۔

بتائیں نا بڑے بھیا میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔

وہ منہ بناتے ہوے پھر سے اپنے سوال کو پوچھ گئی تھی۔۔۔۔

تم بہت پیاری لگ رہی ہو گڑیا، اس نے دل سے کہا تھا۔۔۔اب خوش ہو گئی تم

۔۔۔۔

اس وقت وہ کسی کو بھی تعریف کرنے پر مجبور کر سکتی تھی اور جو نہیں کرتا وہ اس سے خود کرواتی تھی۔۔۔۔۔۔

آپ بھی اچھے لگ رہے ہیں، بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں۔۔۔

وہ اپنے کمپلیمنٹ میں کریکشن کر گئی۔۔۔۔۔۔۔

تمہارا تو پھر سے کوئی کام نہیں بنا۔۔۔۔

وہ اس کے تعریف پر طنز کرتے، آنکھوں کو چھوٹا کرتے ہوئے اسے پوچھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہے بھیا میں جب بھی آپ کی تعریف کرتی ہوں آپ ایسے کہتے ہیں۔۔۔۔

وہ اس کے مذاق پر برا مان گئی تھی۔۔۔۔

میری پیاری بہن تم صرف اپنے مطلب کے لیے میرے تعریف کرتی ہو۔۔۔۔

وہ اس کے کندھے کے گرد بھی اپنے ہاتھ کو پھیلانے لگا۔۔۔۔۔

ماں اور بہن کے درمیان میں کھڑا دونوں کے چہرے کو نرمی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ایک خوبصورت پریم میں لگے تصویر کی طرح وہ ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے۔۔۔۔

نغمہ کے موبائل پر رنگ بجنے لگا۔۔۔

اس نے اپنے موبائل کو دیکھا وہ آرام سے ماں اور بھائی سے تھوڑا کسک گئی۔۔۔۔

تم کہاں جا رہی ہو نغمہ، اس کی ماں نے پیچھے سے اس کو آواز دیا۔۔۔۔۔۔۔

اماں جان میرا فون آرہا ہے۔۔۔ یہاں پر شور ہے، بات نہیں کر سکتی، کسی سائڈ جگہ پر جا رہی ہو۔۔۔۔

اس کی بات پورا سننے سے پہلے نورین کے پاس کوئی عورت آگئی۔۔۔۔وہ اس کے ساتھ بات کرنے میں لگ گئی۔۔۔

وہ تھوڑا کم رش والے سائیڈ پر آگئی۔۔۔۔

اس نے پھر سے وہ نمبر ڈائل کر دیا۔۔۔دوسری طرف سے پہلے گھنٹی پر کال اٹینڈ کی گئی جیسے کہ دوسرے سائیڈ والے شخص کو بہت جلدی ہو رہی تھی۔۔۔۔

میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہی، کب سے کالز کر رہا ہو، وہ غصے سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

کہا بھی تھا گھر میں پارٹی ہو رہی ہے، ہر طرف گیسٹ ہے۔۔۔کہاں پر میں آپ سے بات کروں۔۔۔

وہ اس کو سمجھاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا اگر ایسی بات ہے تو میں بھی آ رہا ہوں۔۔۔۔

وہ بھی اس کو دیکھنے کے لیے تیار بیٹھا تھا، پارٹی تو بہانہ بن گئی تھی۔۔۔۔

آپ بالکل بھی نہیں آئیں گے سمجھے، وہ جلدی سے کہنے لگی۔۔۔۔

میں یہاں پر کوئی بھی تماشہ بنانا نہیں چاہتی، وہ جانتی تھی اس شخص سے کوئی بھی امید رکھی جا سکتی تھی۔۔۔

تمہارے کھڑوس باپ پر مجھے بہت غصہ آ رہا ہے۔۔۔۔

شرم نہیں آتی آپ کو میرے بابا کے بارے میں ایسے کہتے ہوئے۔۔۔۔
اس کی بات پورا ہونے سے پہلے وہ کہی تھی، اس کو برا لگا تھا۔۔۔۔
شرم تم کر لو میری جان۔۔۔۔
اس کے اسی سوال پر اس کا ہمیشہ یہی جواب ہوتا تھا۔۔۔۔
میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔۔۔۔ میں سیدھا کہہ رہا ہوں اپنے پیرنٹس سے بات کروں، میں دو دنوں میں اپنے ماں باپ کو بھیج رہا ہوں۔۔۔۔
وہ سیریئس انداز میں بات کر رہا تھا ابھی۔۔۔۔۔۔۔
آپ بھی کبھی کبھی مجھے ڈراتے ہیں شیراز، جس طرح یہاں میرے ابا جان کا رویہ ہو جاتا ہے، آپ بھی کبھی کبھی کبھار مجھے اس طرح لگتے ہیں، وہ افسوس سے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔
اس کو بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ جس کو وہ چاہتا ہے، وہ اس کو اس طرح اپنی باتوں سے وارن کرے، چاہے وہ ان کے ملن کے لیے کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔۔
دوسری طرف اس کی باتوں سے شیراز کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا۔۔۔۔

سوری ڈیئر پر تم خود سوچو، ایک ہفتے سے تم یونی بھی نہیں آ رہی، ہر دن کہتی ہو آج ملو گی اور پھر کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

کس سے بات کر رہی ہو تم اس سے پہلے کہ وہ شیراز کو کوئی جواب دیتا پیچھے سے کسی مردانہ آواز نے اس کو بات بند کرنے پر مجبور کیا۔۔۔۔۔

آپ کون ہیں مجھ سے پوچھنے والے۔۔۔۔

اس نے مڑتے ہوئے موبائل کو کان سے ہٹاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

تم بہت جلد جان جاؤ گے وہ تھوڑا اس کے قریب ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس طرح کی کوئی بھی شوق میں نہیں پالتی۔۔۔اس نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

اس کو یاد آیا تھا یہ تو وہی شخص تھا جو دو پہر میں اس سے ٹکرایا تھا اس کا دو پہر والا غصہ پھر سے ابل گیا تھا، اسکا چہرہ پول گیا تھا۔۔۔۔

سامنے والے شخص کو اس کی یہ ادا اچھی لگی تھی مگر اس کہ منہ سے کسی شیراز نامی شخص کا نام سن کر اس کو ابھی تک بھولا نہیں تھا۔۔۔۔

تیاری کر لو بلبل اس طرح کے شوق پالنے کی،

وہ تھوڑی دیر کے لیے اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کیونکہ بہت جلد تم میرے پاس آنے والی ہو۔۔۔۔

اس کے ایک لٹ کو ہلکا سا ٹچ کر کے ایک سائیڈ سے سمائل کرتے ہوئے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

پیچھے نغمہ اس کے باتوں کو سوچ رہی تھی۔۔۔۔

اس کے سر میں درد شروع ہوا تھا۔۔۔۔

وہ اسی جگہ اسی طرح کھڑی تھی۔۔۔

اس کو بس صرف اب ایک بات کرنی تھی اپنے باپ سے کہ اس کو اس کی دوست کی بیٹی پسند آگئی ہے، باقی کا کام اس سے بہتر اس کا باپ کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

##

صفدر کہاں مر گئے ہو کب سے آوازیں دے رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

بڑے صاحب وہ تو آج نہیں آیا اس کی جگہ اس نے بیٹے کو بھیجا ہے۔۔۔۔۔

ایک دوسرے گارڈ نے عثمان کے آواز کو سن کر، اس
اطلاع دینے کے لیے آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔
جاؤ بلاؤ اسے اور اس کو بھی فون کر دو، میرے فائلز کہا پر رکھے ہیں۔۔۔۔ آج
اس گدھے کو بھی نہیں آنا تھا، میرے فائلز جلدی سے مجھے سٹڈی میں چاہیے
۔۔۔۔

وہ دوبارہ سے اپنے بات پر زور دینے لگا اور سٹڈی میں اندر رہو گیا۔۔۔۔
اب وہ گارڈ حویلی میں ایک ایک جگہ کو اس کے تلاش میں دیکھ رہا تھا۔۔۔
سنو تم نے صفدر کے لڑکے کو کہی پر نہیں دیکھا وہ ایک گارڈ سے پوچھنے لگا۔۔۔۔
نہیں میں نے کہیں نہیں دیکھا۔۔۔۔
وہ ایک گارڈ سے پوچھ کر اب دوسرے کے پاس گیا جو حویلی کے اندر ڈیوٹی کر رہا
تھا۔۔۔۔
تم نے صفدر کہ لڑکے کو کہیں پر دیکھا ہے۔۔۔
میں نے نہیں دیکھا کہی پر، ہر طرف سے انکار ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کہاپر چلا گیا،اس کو خود بھی نہیں مل رہا تھا، بڑے صاحب کواب میں کیا جواب دوں۔۔۔۔

وہ تو کہیں پر دکھ بھی نہیں رہا، پوری حویلی کو چان لیا ہے ایک ایک جگہ دیکھ لیا، اس کا پتہ کہی پر بھی معلوم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گارڈاب سٹڈی میں جارہا تھا عثمان کو اطلاع دینے کے لیے کہ وہ لڑکا حویلی میں نہیں ہے۔۔۔۔

سٹڈی کے راہداری سے گزرتے ہوئے اس نے کسی کو کان لگاتے ہوئے دیکھا

۔۔۔۔

وہ اندر کے باتوں کو سن رہا تھا اور اس وقت وہاں پر عثمان کے کسی کے ساتھ میٹنگ ہو رہی تھی۔۔۔بغیر کچھ کہنے کا موقع دیے بغیر وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے پسٹل سے اس کے سر پر وار کر گیا، وہ لڑکا بے ہوش ہو کے وہاں پر ایک ہی وار سے گرا۔۔۔۔

پسٹل کے مارنے کی آواز اندر بھی چلی گئی۔۔۔۔۔

وہاں پر ایک تو خاموشی تھی اور دوسری بات وہ لڑکا جس نے مارا تھا کچھ ہی فاصلے پر کھڑا تھا اس لیے آسانی سے کسی بھی چیز کی آواز اندر جا سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

عثمان بھی اسی آواز کے پیچھے وہاں پر آیا تھا۔۔۔اس نے دیکھا جس گارڈ کو اس نے فائل لانے کے لیے کہا تھا اس کے ہاتھ میں پسٹل تھا اور ایک چھوٹا 15 سال کا لڑکا زمین پر بے ہوش پڑا تھا۔۔۔

اس کے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا اور وہی فائل جو وہ کب سے دیکھ رہا تھا لڑکے نے ہاتھ میں ابھی بھی پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

کون ہے یہ لڑکا اور تم یہاں پر کیا کر رہے ہو۔۔۔

وہ غصے میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بڑے صاحب میں آپ کو اس کے اطلاع دینے کے لیے آیا تھا، پوری حویلی میں دیکھ لیا تھا پر کہیں پر بھی نہیں ملا مجھے، یہاں پر آکر میں نے دیکھا کہ آپ لوگوں کے باتیں کان لگا کر سن رہا تھا۔۔۔۔

اس کا چہرہ دوسرے طرف تھا اس لیے میں نے بغیر دیکھے اس کے سر پر گن مار دیا۔۔۔۔۔

عثمان کا چہرہ تو کچھ لمحوں کے لیے سپاٹ ہو گیا تھا۔۔۔۔

اندر وہ اپنے نئے نئے بنے ہوئے اللیگل کاروبار کے پہلے پرافٹ اور لاس کے بارے میں بات کر رہا تھا۔۔۔۔

اگر یہ خبر سچ میں اس نے سنا تھا۔۔۔تو پھر تو عثمان صاحب کی خیر نہیں تھی۔۔۔۔۔

اٹھاؤ اسے اور سرونٹ کارٹر میں بند کرو، کسی نے بھی باہر نکالا اس کو، تو تمہاری خیر نہیں ہے۔۔۔۔اس کے ہوش آنے کے بعد اب پتہ چلتا کہ اس نے کیا سنا ہے اور کیا نہیں۔۔۔۔

وہ گارڈ اس لڑکے کو کندھے پر اٹھائے وہاں سے چلا گیا، پیچھے عثمان چہرے پر ہاتھ پھیرے وہاں کھڑا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اندر سٹڈی میں واپس چلا گیا۔۔۔خاموش چہرے کے ساتھ وہ ادھر ادھر سٹڈی میں ٹہل رہا تھا۔۔۔۔

کیا بات ہے عثمان کچھ ہوا کیا۔۔۔

پریشان ہو کر بلے نے بھی اس سے پوچھ لیا جو کب سے اس طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ قدم لیتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا، سب ٹھیک ہے۔۔

وہ واپس ابھی اپنے چھوڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا اس کے چہرے کا تناؤ کچھ دیر کے لیے کم ہو گیا

تھا۔۔۔۔۔

تو پھر کہاں سے شروع کریں۔۔۔

بلے اس سے اپنے چھوڑے ہوئے بات کو کہ مٹینیو کرنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔۔

اس بار دونوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ مال کی ڈلیوری بائی واٹر ہو گی کیونکہ اس میں پکڑنے کی چانسز کم ہوتی ہے ان دونوں کے ملنے کا مقصد بھی آج یہی تھا۔۔۔۔۔

تم جو کرنا چاہتے ہو کر لو مجھے ساری ڈیٹیلز پھر فارورڈ کرو جو ڈیل فکس ہوئے ہیں، اس کو پہنچانے کا انتظام کرو۔۔۔۔

ویسے بھی آدھے پیسے تو ہم نے لیے ہیں مگر یاد رکھو کسی کی نظر نہ پڑے ہم

پہ۔۔۔۔

وہ اس کو زبان کے ساتھ آنکھوں سے بھی سمجھا رہا تھا۔ نیا نیا کام تھا ویسے بھی اختیاط کرنا تو بنتا تھا۔۔۔

آپ فکر نہ کریں عثمان، یہ کام آپ کے لیے نیا ہے، ہمارے لیے عمرو کا ہے۔۔۔۔ ہم ویسے بھی پکڑنے والے نہیں ہیں بہت سے لوگ ہمارے انڈر کام کر رہے ہیں۔۔۔ اگر ہم پکڑے بھی گئے تو وہ حرام خور اپنے روزی روٹی کو کب حلال کریں گے۔۔۔۔

اس کے بات پر وہ بھی اپنے دانتوں کو دکھا گیا تھا۔۔۔۔ کسی حد تک وہ بھی صفدر کے بیٹے کو بھول گیا تھا۔۔۔۔

یہ پاور کا نشہ ہی کچھ ایسا ہے، اپنے سامنے کسی اور چیز کو چھوڑنے نہیں دیتی، ہر سوچ پر باری پڑ جاتی ہے۔۔۔۔

کچھ مہینوں پہلے عثمان ایک پولیٹیکل میٹنگ میں بلے کے ساتھ مل گیا تھا اور وہاں پر اس کو کسی سیاسی شخص نے کسی کام کرنے کے لیے بلوایا تھا۔۔۔۔ بلے ایک ہائڈ کریمینل تھا ہر غلط کام چاہے سمگلینگ ہوں، کسی کا مرڈر ہو یا پھر کسی کو کڈنیپ کرنا ہو بلے کے لیے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

بلے صرف ایک شخص نہیں تھا، بلے یہ ایک پورا کا پورا گینگ تھا۔۔۔اس کو پکڑنا کسی بھی شخص کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

ہر طرف گورنمنٹ اداروں اور انسٹیٹیوٹس میں ان کے آدمی تھے چاہے پولیٹکس ہو پولیس ہو یا لاء اینفورسمنٹ ایجنسیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر طرف سے بچنے کے لیے یہاں پرفل سسٹم بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔

ان دنوں عثمان کے کچھ پرانے دوستوں کا پتہ چلا کہ یہ الیگل ارمز سپلائی کرنے کا بزنس کرتے ہیں اور سب کچھ بلے کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔۔۔۔۔بہت عرصہ ہو گیا ہے مگر ابھی تک کسی نے ان کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں سنا، نہ ہی پولیس نے ان کے خلاف کچھ پکڑا ہے۔۔۔۔

وہیں پر عثمان کے سر میں بھی بہت سے خرافاتی سوچوں نے جنم لیا تھا اور ان سب کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ ایک دن عثمان نے بلے کو اپنے فارم ہاؤس میں میٹنگ کے لیے بلایا۔۔۔اس کا سیدھا سیدھا مقصد ان کے ساتھ مل کے کام کرنا تھا

۔۔۔۔

عثمان کو بھی زیادہ محنت کرنی نہیں پڑی کیونکہ کراچی میں ارسلان نام کا سکہ چلتا تھا۔۔۔۔

بلے کے لیے بھی ایک نئے مہرے کی ضرورت تھی اور اس سے بہتر اس کو کوئی مل نہیں سکتا تھا۔۔۔کچھ مہینوں تک وہ انہی کے ساتھ کام کر رہا تھا ارمز سمگلنگ اس کی کوششوں اور مشوروں سے انہوں نے ہائی پیک پر پہنچایا تھا۔۔۔۔ وہ تو پورا کا پورا شیطان تھا اب شیطانوں والے کاموں میں یہ آگے نہیں ہوتا تو کرتا کیا؟؟؟؟

یہی تو اس کی اصل قابلیت تھی کہ معاملے کو دیکھ کر وہ اس طرح داؤ پیچ کر لیتا کہ مسئلہ ہو جانے پر بھی سب کچھ پہلے جیسے ہو جاتا تھا۔۔۔۔

بلے اس کے اس عادت سے بہت متاثر تھا۔۔۔

اس لیے جب اس نے ڈائمنڈ اور ڈرگز کے اللیگل بزنس شروع کرنے کا مشورہ دیا تو وہ فوراً سے مان گیا۔۔۔ان کا منافع ابھی جو ہو رہا تھا اس سے دگنا پیسہ آنا شروع ہوا تھا۔۔۔۔

ان کے تجوریاں سر تک بھر گئے تھے۔۔۔۔

عثمان کے لیے یہ پیسہ لیگل کرنے میں اتنا سر درد نہیں ہوتا،اس لیے وقت کے ساتھ ساتھ اس دھندے میں صرف بلے اور عثمان پارٹنرز بن کر باقیوں کو گیٹ اؤٹ کر چکے تھے۔۔۔۔۔

آج بھی ایک ڈلیوری کے بارے میں یہ میٹنگ کرنے کے لیے عثمان سے ملنے یہاں پر آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

##

آبا حضور آپ نے بلایا تھا مجھے۔۔۔۔

نغمہ اس کے کمرے میں آ کے کہنے لگی،اس کے ساتھ نورین بیگم بھی ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا ہم تم سے کچھ ضروری بات کرنا چاہتے ہیں،آؤں بیٹھو۔۔۔۔

اس نے سامنے والے صوفے پر اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

اس نے دونوں کو ایک نظر دیکھا جس کا مطلب صاف تھا کہ کوئی ضروری بات ہو رہی تھی ورنہ یہ دونوں ابھی اس طرح خاموش نہیں ہوتے خاص کر اس کا باپ۔۔۔۔۔۔۔۔

جی ابا جان کہیے میں سن رہی ہوں، اس کی خاموشی کو ختم کرنے کے لیے اس نے شروع کیا۔۔۔ورنہ عام وقتوں میں یہ فریضہ عثمان کو سرانجام دینا پڑتا تھا۔۔۔وہ کہاں پر کسی کو اپنے سامنے بات کرنے کی اجازت دیتا تھا لیکن یہاں پر بات اس کی مطلب کی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

میرا ایک دوست ہے اس نے تمہارا رشتہ اپنے بیٹے کے لیے مانگا ہے۔۔۔۔

وہ نیچے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا، اس کے اس بات پر نعمہ کی رنگ اڑ گئی تھی۔۔۔۔

اس کا بیٹا ہمارے سامنے پلا بڑا ہے اور باپ بھی ہماری طرح پولیٹیشن ہیں۔۔۔ کھاتا پیتا گھرانہ ہے، اس لیے ہم نے اس کو زبان دیا ہے کہ اس کا بیٹا ہمارا داماد بنے گا۔۔۔جمعہ کو ہم نے چھوٹا سا منگنی کا فنکشن رکھا ہے، مجھے امید ہے کہ تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے بات کے آخر میں اس کو دیکھنے لگا وہ ایسی لگ رہی تھی۔۔۔ جیسے کسی نے اس سے سانس چھین لیا ہو۔۔۔۔ بغیر کچھ کہے وہ وہاں سے بھاگنے لگی۔۔۔

نورین بیگم اور عثمان اس کے پشت کو دیکھتے رہ گئے، وہ دونوں سمجھ گئے تھے کہ یہ اس بات سے خوش نہیں ہے مگر پھر بھی دونوں خاموش تھے۔۔۔۔ نورین بیگم ماں ہونے کے بعد بھی اپنے بچوں کے زندگی کا فیصلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

اس لیے وہ بھی خاموشی سے سب کچھ دیکھتی تھی جو ہو رہا تھا۔۔۔۔

ایک دو بار تو اس نے بھی اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی اس معاملے میں مگر عثمان کو اپنے بات کے لیے منانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔۔۔۔ جمعہ کو منگنی کا فنکشن ہو گا۔۔۔۔

اس کی جانے کے بعد دوبارہ سے وہ نورین بیگم کو دیکھ کے اپنے بات پر زور دینے لگا۔۔۔۔ نورین بیگم نے اس کے آنکھوں میں دیکھا اس کے آنکھوں میں کہیں سے بھی نرمی کی ایک لکیر بھی نہیں دکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

سمجھاؤ اپنی بیٹی کو میری عزت کا جنازہ نکالنے کی کوشش نہ کریں، ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ میری کوئی بیٹی بھی تھی۔۔۔۔

اپنے کندھے پر چادر کے ایک پلو دوبارہ سے ڈالے غصے میں وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

نغمہ نے جو حرکت کیا تھا وہ بغیر کچھ کہے انکار کے مترادف تھا، اس لیے وہ ابلنے کو تیار ہو گیا تھا پیچھے سے نورین بیگم شوہر کے جلالی طبیعت اور باتوں کو سوچ سوچ کے پریشان ہو رہی تھی۔۔۔۔

نعمہ کمرے میں جا کر اپنے پیچھے دروازہ بند کر گئی تھی۔۔۔اس کو ابھی بھی سب کچھ ایک خواب لگ رہا تھا۔۔۔۔اس کو تو یقین بھی نہیں آ رہا تھا کہ اس کی شادی یا منگنی اتنی جلدی اس کا باپ طے کر دے گا اور وہ بھی اس سے بغیر پوچھے اور اس طرح بتائے جیسے کہ وہ اس کی بیٹی نہ ہو رعایا ہو۔۔۔۔۔۔۔

ہچکیوں کے ساتھ وہ منہ پر ہاتھ رکھ کے کمرے کے دروازے سے پیٹھ لگائیں رو رہی تھی۔۔۔۔

وہ جس سے شادی کرنا چاہتی تھی، جس کے بارے میں اپنے جلاد باپ سے بات کرنے کا سوچ چکی

تھی،اس سے پہلے اس کے سارے سوچوں اور ارادوں پر پانی پھیر دیا گیا تھا

۔۔۔۔

بہت سارا رونے کے بعد وہ لرزتے ہوئے ہاتھوں سے شیراز کا نمبر اپنے فون میں ڈائل کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔پہلی بار اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اس کو فون کرنے میں۔۔۔۔۔۔

اس کو ہر حال میں شیراز کو اس سب کے بارے میں بتانا تھا۔۔۔۔آنکھوں سے بہتے آنسوں سے اس نے فون کو دیکھ لیا آخری بار اور اس کو کان سے لگایا۔۔۔۔۔

دوسرے طرف سے کچھ گھنٹیوں کے بعد فون اٹھادی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ہماری کچھ زیادہ یاد نہیں آرہی۔۔۔۔

وہ تیسری بار کال کر رہی تھی آج۔۔۔۔دو بار اس کی بات پہلی بھی ہوئی تھی اس کے ساتھ،اس لیے تھوڑا شوخ ہوتے ہوئے وہ اسے کہنے لگا۔۔۔۔

بغیر یہ جانے کہ اس پر اس وقت کیا بیت رہا ہے۔۔۔۔

تم کچھ بول کیوں نہیں رہی۔۔۔۔

اس نے موبائل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔کال ابھی بھی جا رہی تھی مگر کوئی دوسری طرف سے رسپانس نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

نغمہ تم رو رہی ہو میں جانتا ہوں۔۔۔تم تب بات نہیں کرتی جب روتی ہو۔۔۔۔

یہ شخص اسکو کتنا جان گیا تھا،اس کے آنسوؤں میں اور بھی اضافہ ہو گیا تھا، یہ سوچ بھی اس کے لیے سوہان روح تھا کہ اب اس کو ہمیشہ کے لیے اس کا باپ اس سے دور کروانا چاہ رہا ہے۔۔۔

شیراز!!!!ووووہ ممم میری منگنی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔

اٹک اٹک کے وہ اپنے جملے کو مکمل کر گئی۔۔۔۔

وہ جان گیا تھا کہ اپنے باپ کے بارے میں بات کر رہی ہے۔۔۔۔وہ جو لیٹا تھا اس کے بارے میں سوچ کے پریشانی سے بیٹھ گیا۔۔۔۔

نعمہ میری بات سنو اور رونا بند کرو۔۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کو اس حویلی نما جہنم سے بھگا کر لے جائے۔۔۔۔

آنسو صاف کرو، وہ ایسے کہہ رہا تھا جیسے وہ اس کے سامنے بیٹھی

ہے۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف نعمہ بھی ویسے کرتی تھی جیسے وہ کہہ رہا تھا، اس نے اپنے آنسو کو اپنے ہاتھ کے ہتھیلی سے رگڑا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تمہارے بابا کبھی بھی نہیں مانیں گے ہمارے لیے۔۔۔۔

نغمہ اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔

اگر تم ایک بار پھر سے بات کرنے کی کوشش کرنا چاہتی ہو تو کر لو میں منع نہیں کر رہا لیکن اگر تم ناکام ہوئی تو پھر ہم کورٹ میرج کریں گے، اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔۔۔۔

ہمممم-ایسے-کیسے-کر-سکتے-ہیں... میں ایسا نہیں کر سکتی شیراز، کوئی اور راستہ نکال لے آپ، میں اس طرح کچھ بھی نہیں کروں گی، وہ ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

تم چاہتی ہو کہ تمہارا باپ تمہیں کسی اور کے ڈولی میں بٹھائے۔۔۔۔بتاؤ مجھے، تمہارا وہ باپ اعتبار کرنے کے لائق ہے اگر منگنی کی جگہ اس نے کسی کے ساتھ تمہارا نکاح پڑوایا تب کرو گی پھر۔۔۔۔

وہ سخت غصے میں لگ رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا کہ جائے جا کے اس کے عقل کو ٹکانے لگائے۔۔۔۔کوئی باپ اس طرح خود عرض کیسے ہو سکتا ہے وہ ابھی تک صرف ہی سوچ رہا تھا، نغمہ کے باتوں نے اس کو منہ سے کہنے پر مجبور کر دیا

نغمہ شیراز کے باتوں سے پھر خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔

وہ جو کہہ رہا تھا وہ بھی تو ٹھیک تھا، جو شخص بغیر بتائے آپ کو کسی بھی شخص کے ساتھ باندھنے کا کہہ سکتا ہے، وہ باندھ بھی تو سکتا ہے۔۔۔۔

وہ جتنا سوچ رہی تھی اس کے سر میں درد ہو رہا تھا۔۔۔نہ وہ باپ کے خلاف جانا چاہتی تھی اور نہ کسی اور شخص کے ساتھ شادی کرنے کا سوچ سکتی تھی

اااا چھاااا آپ تو غصہ مت کریں۔۔۔۔۔آپ بھی اپنا غصہ مجھ پر نکالتے ہیں۔۔۔۔

اس کی طرف سے خاموشی سن کر وہ بات کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

لگتا ہے تمہیں میری بات سمجھ آگئی ہے۔۔۔۔

وہ بغیر اس کا کوئی جواب دیے اس سے اپنے سوال کا جواب مانگ رہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے پر ایک بار میں ماں جی سے بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

تم جسے بھی بات کرنا چاہو کروا گر وہ نہیں مانے تو پھر تمہیں میری بات ماننا پڑے گا۔۔۔۔میرا یقین کرو نغمہ میں زندگی کے ہر موڑ پر تمہارے ساتھ رہوں گا۔۔۔

اس دو سالوں میں تمہارا تھوڑا سا بھی یقین نہیں ہوا مجھ پر۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ جو کہ رہی ہیں دل سے نہیں کہ رہی، وہ اس کو یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں میں آپ پر بھروسہ کرتی ہوں ورنہ اس وقت آپ سے بات نہیں کرتی۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا تھا اس نے دروازے کو دیکھا جو اس طرف سے بند تھا۔۔۔۔۔۔

میں بند کر رہی ہوں کوئی آیا ہے۔۔۔۔

نغمہ بیٹا دروازہ کھولو۔۔۔۔

اس کی ماں اسے پکار رہی تھی اس نے فون کو بند کر کے دروازے کو انلاک کر دیا ۔۔۔

اس کے چہرے کو دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ ابھی تک رو رہی تھی۔۔۔۔بغیر کچھ بھی کہے وہ اس کو گلے لگا گئی۔۔۔۔ماں کے سینے سے لگ کے اپنے دل کا سارا بڑا اس پانی کی صورت میں آنکھوں سے باہر نکال گئی۔۔۔۔۔

اماں جان میں نے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔

بہت سارا رونے کے بعد وہ روتے چہرے کو نیچے کرتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

اس نے اس کے بہے آنسو کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا۔۔۔۔

بیٹا میں جانتی ہوں جو تم کہنا چاہتی ہو۔۔۔۔

وہ ماں تھی اس کی، کیسے بیٹی کے خوشی اور غم سے لاعلم رہ سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ماں آپ نہیں جانتی جو میں کہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

وہ سمجھ رہی تھی کہ اس رشتے سے نہ خوش رہنے کی بات کر رہی ہے وہ۔۔۔۔۔

میں شیراز کے بارے میں بھی جانتی ہوں۔۔۔۔

اس کو یاد تھا اس کا ذکر تو اس نے کسی کے ساتھ بھی نہیں کیا تھا مگر نورین بیگم نے کئی بار اس کو بات کرتے ہوئے سنا تھا، پہلے تو وہ بھی اس کو اس کا دوست سمجھ رہی تھی مگر رشتے کے بات پر اس کا جو چہرہ ہو گیا تھا وہ اصل بات سمجھ چکی تھی

۔۔۔۔۔۔

اماں جان پلیز ابا حضور سے بات کریں۔۔۔

وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے رونے لگی وہ اس کو منت کر رہی تھی، اگر اس کو سب پتہ تھا تو اس کو اسے سمجھانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی ۔۔۔۔جو کہنا چاہتی تھی سیدھا اس سے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں وہ نہیں مانیں گے، چاہے میں کچھ بھی بولوں بیٹا، اب وہ اپنے بات سے نہیں ہٹے گا۔۔۔۔ماں میں اس منگنی کو نہیں کروں گی، میں شیراز سے محبت کرتی ہوں، اس کو پسند کرتی ہوں پلیز ماں مجھے بچالے۔۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔۔۔

وہ بیٹی کے چہرے پر رقم اس درد کو دیکھ رہی تھی جو اس کے شوہر کی وجہ سے آیا تھا۔۔۔۔

تم پرسوں بلالو اسے۔۔۔۔

اس نے پرسوچ چہرے کے ساتھ کہا اس سے۔۔۔۔۔

نغمہ کا رونا بھی بند ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ یقین کرنا چاہ رہی تھی کہ جو اس نے سنا ہے وہ سچ ہے یا پھر اس کے کانوں میں آوازیں گونج رہی ہے۔۔۔۔

نورین بیگم اس کے ہاتھوں کو تھوڑا سا دبا گئی۔۔۔۔

پ-پپر-یہ-سب-کچھ-کیسے ہو گا؟؟ابا تو نہیں مان رہے۔۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔۔

مم ماں آپ سے کہہ رہی ہوں۔۔۔۔وہ پھر سے کہنے
لگی۔۔۔۔وہ اپنے سوچوں سے نکل گئی تھی۔۔۔
تم سب چھوڑو، جو کہا ہے وہ کرو، باقی میں دیکھ لوں گی۔۔۔۔
وہ اس کے گلے لگ کے پھر سے رونا شروع ہوئی۔۔۔۔
تھینک یو ماں جی اگر آپ بھی آبا جیسی ہوتی تو پھر کیا ہوتا۔۔۔
وہ ان ڈائریکٹلی ماں سے باپ کی شکایت کر رہی تھی۔۔۔۔اس کی ماں اس کی کمر
کو پیچھے سے سہلانے لگی۔۔۔
رونا بند کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔
اس کے دل کا تھوڑا بوجھ تو کم ہو گیا کیونکہ اس کے ساتھ اب اس کی ماں تھی،
شیراز کے بارے میں اس کے گھر میں کوئی تو جان گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

##########$##########################

کچھ بولا اس لڑکے نے۔۔۔۔۔

.... نہیں صاحب مارا ابھی بہت ہے مگر کچھ کہہ نہیں رہا

وہی گارڈ عثمان کے سامنے کھڑے ہو کے صفدر کے بیٹے کے بارے میں بتا رہا تھا،

جس کو اس کے کہنے پر سرونٹ کوارٹر میں بند کیا گیا تھا۔۔۔۔

وہ 1514 سال کا چھوٹا سا لڑکا پچھلے 24 گھنٹوں سے اس کا ٹارچر سہ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

سنا اس نے جو کچھ بھی تھا اگر وہ کہہ بھی دیتا سچ ان کو۔۔۔۔تب بھی یہ لوگ اس کو چھوڑنے والے نہیں تھے۔۔۔۔اب تو مار کر بے ہوش ہو کے چھوڑ دیتے

کیونکہ ابھی تک ان لوگوں کو کچھ بھی صحیح سے معلوم نہیں ہوا تھا۔۔۔۔اگر اس نے کہہ دیا کہ وہ سب کچھ سن چکا ہے پھر تو اس کی موت پکی تھی۔۔۔

عثمان کسی سوچ میں ڈوبا تھا، وہ اتنا تو شیور تھا کہ اس نے کچھ نہ کچھ سنا ہے اور یہی

چیز اس کا سر درد بن رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بڑے صاحب اس کے ساتھ کیا کرے۔۔۔۔۔

دو بار اس کا باپ بھی حویلی آیا تھا کہ اس کا بیٹا گھر پر نہیں پہنچا۔۔۔۔۔۔۔

بھاڑ میں جائے اس کا باپ وہ غصے سے کہنے لگا اور صوفے سے کھڑا ہوا۔۔۔

اس بار اگر آئے تو سیدھا کہہ دینا اسے کہ یہاں پر نہیں آیا تھا اور ہاں، وہ اس کو تھوڑا قریب ہو کے کہنے لگا۔۔۔۔

وہ کچھ نہ کچھ ضرور جانتا ہے کچھ بھی کر کے اس سے اگلوالوں، میں کچھ نہیں جانتا، میں ویسے بھی کوئی ان دنوں میں خطرہ پالنے کا شوق نہیں رکھتا۔۔۔۔۔۔

اگر اس بار بھی میں نے تمہارے منہ سے "کچھ نہیں جانتا" کا جواب سنا تھا تو تمہاری بھی خیر نہیں ہے۔۔۔۔۔۔اس کی آنکھوں سے غصہ اور لفظوں سے زہر پھوٹ رہا تھا۔۔۔

وہ گارڈ اپنے جان کے کو بچانے کے لیے اب کچھ سوچنے لگ گیا تھا۔۔۔پہلے تو مسئلہ اس کا نہیں تھا اب تو اس بازی میں اس بیچارے کی جان بھی لٹکائی گئی تھی

۔۔۔۔

اس کو بھی غصہ آنے لگا تھا صفدر کے کمبخت بیٹے کی جاسوسی کی وجہ سے اس کی بینڈ بجنے والی تھی۔۔۔۔

یہاں کا تو ہر ایک شخص عثمان کو اچھے سے جانتا تھا اور یہ تو پھر اس کا پرسنل گارڈ تھا اچھے سے معلوم تھا اسے کہ جو کہہ رہا ہے وہ کر بھی سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

سٹڈی میں وہ کب سے یہی باتیں سوچ رہا تھا۔۔۔ عثمان تو اپنا کہہ کے کب کا چلا گیا تھا۔۔۔ وہ بھی یہاں سے سیدھا سرونٹ کوارٹر کی طرف چلا گیا۔۔۔۔ جس کمرے میں اس کو بند کر دیا تھا اس کے سامنے دو گارڈز کھڑے تھے اس نے زور سے دروازے کو لات مار کے کھول لیا۔۔۔۔۔۔

اندر صفدر کا بیٹا بے ہوش ہو کے زمین پر خون میں لت پت پڑا تھا۔۔۔۔

اٹھاؤ اس کمینے کے بیٹے کو، یہاں پر سونے کے لیے نہیں لائے ہم۔۔۔۔

وہ اپنے کالے بوٹ سے اس کو لات مارتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

اس کے جسم میں کوئی بھی حرکت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

گارڈز جو باہر دروازے پر کھڑے تھے، ان میں سے ایک نے سائیڈ پر پڑے بالٹی کو اٹھایا اور اس میں پڑے پانی کو اس لڑکے پر انڈیل دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکا پانی کے ٹھنڈک سے سر کو ادھر ادھر ہلانے لگا، اس کا سارا جسم درد سے کراہ رہا تھا۔۔۔۔

انسان کا بچہ بن جاؤ گدھے۔۔۔ مجھے سیدھی طرح سے بتا دو تم نے کیا سنا ہے۔۔۔۔

وہ پہلے والا گارڈ پاؤں پر نیچے بیٹھ کر اس کو بالوں سے دبوچتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔
وہ لڑکا اپنے آنکھوں کو پوری طرح سے کھول گیا تھا اس کے سر میں ایک تصویر بن گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس کو یاد آیا تھا اس کی ماں ایک رات درد سے تڑپ رہی تھی اور اس کا باپ عثمان کے وجہ سے اس کو اس طرح چھوڑ کے اپنے مالکوں کے پاس گیا تھا۔۔۔۔
اس کے باوجود بھی غصے میں شیشے کے گلاس کو تھوڑا سا لیٹ ہونے پر عثمان نے اس کے پیروں میں مار کر اس کو زخمی کر گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ پانچ دن اپنے باپ کو، اپنے زخمی پاؤں کے ساتھ ان کے پیچھے پیچھے خوار ہوتے دیکھ چکھا تھا۔۔۔۔۔۔ اگر یہ لوگ اس کو پیسے دے رہے تھے، تو وہ بھی تو اپنی جان لگا کر ان کے کام کرتا رہتا تھا۔۔۔ اگر سب کچھ برابر تھا تو یہ لوگ اس کے، اور اس جیسے بہت سے لوگوں کے ماتوں کو اپنے سامنے کیوں جھکانا چاہتے ہیں۔۔۔۔

یہ معصوم ہمیشہ باپ کو بے بسی میں دیکھ کے گھنٹوں اپنے تکیے پر سر رکھ کے روتا رہتا تھا۔۔۔۔

صبح اس نے جب عثمان کو اپنے پارٹنر بلے کے ساتھ بات کرتے ہوئے سنا تو نا چاہتے ہوئے بھی ان کی باتیں سننے لگا۔۔۔۔۔

وہ اتنا بھی چھوٹا بچہ نہیں تھا کہ اچھے اور برے کام کی تمیز کو نہیں جان سکتا تھا۔۔۔

اس نے بھی وہی کھڑے ہو کر بہت کچھ سنا تھا مگر شاید اس کی نصیب اتنی اچھی نہیں تھی اس لیے وہ پکڑا گیا تھا۔۔۔۔

اس کی حالت ایسی ہو گئی تھی کہ مزید ایک بھی تھپڑ سے وہ سیدہ اوپر پہنچ سکتا تھا

۔۔۔۔۔۔

وہ گارڈ اس کے خاموشی سے تنگ آ گیا تھا۔۔۔۔

اس کے فرشتوں کو بھی پتہ نہیں تھا کہ جو درد اس معصوم لڑکے نے اپنے باپ کو اس حالت میں دیکھ کے محسوس کیا تھا ادھر تو سب جسمانی تھا۔۔۔۔۔

تم کچھ بول رہے ہو کہ نہیں وہ اس کو جھنجھوڑنے لگا۔۔۔۔۔۔مارنے کی وجہ سے اس کے کندھے ہلنے سے بھی باز آ گئے تھے۔۔۔۔

اس کے جھنجوڑنے سے اس کے منہ سے کراہنے کی آوازیں نکلنے لگی۔۔۔

وہ گارڈ وہیں پر اس کو واپس گرا چکا تھا شاید اس کو بھی اس پر ترس آ گیا تھا۔۔۔
پانی پلاؤ اسے اور کچھ کھانا بھی دو۔۔۔۔
مر جائے گا اگر ایک مکہ بھی کھا لیا مزید اس نے۔۔۔۔وہ اس کو دیکھ کے پیچھے
کھڑے دوسرے گارڈ سے کہنے لگا۔۔۔۔۔
اس کو یاد آیا اس کا بیٹا اس سے تین چار سال چھوٹا ہو گا۔۔۔۔
مممیں نن نے کوئی حرام کھانا نہیں ک ک کھانا۔۔۔وہ لڑکا اٹک اٹک کی کہہ رہا
تھا۔۔۔۔
اسسس سسسے بہتر ہے کہ میں مر ہی جاؤں شاید اس کو اس کے باپ کا بدلہ لینا
اسطرح لگ رہا تھا۔۔۔کسی نے کچھ بھی نہیں کہا تھا، اس کے بات پر سب بس
آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔
وہ گارڈ واپس حویلی کے اندرونی حصے میں چلا گیا۔۔۔۔۔
وہ سرونٹ کوارٹر والا کمرہ پھر سے بند ہو گیا۔۔۔۔
وہی اندھیرا پھر سے اس کے اندر پھیل گیا۔۔۔۔دروازے پر پہرہ دار کھڑے ہو
گئے۔۔۔

کیا یہ برائی اتنی کمزور ہوتی ہے کہ ایک چھوٹے سے لڑکے سے بھی اتنا ڈرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

##

بڑی بی بی میر ایقین کریں، میر ابیٹا یہی پر آیا تھا۔۔۔ تین دن ہو گئے ہیں ابھی تک وہ گھر نہیں لوٹا۔۔۔۔۔

صفدر ہر روز کی طرح آج بھی حویلی آیا تھا، گارڈز کو منتیں کر کے عثمان سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔

اس کے غمزدہ چہرے پر جھریوں کے ساتھ اس کی بے بسی کو دیکھ کر کوئی بھی ترس کھا سکتا

تھا۔۔وہ تیز آواز کے ساتھ گارڈز کے پیروں میں گر کر اپنے بیٹے کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

نورین بیگم اوپر چت پر کھڑی تھی۔۔۔۔بہت دیر سے وہ بھی اس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

صفدر بھی کافی ٹائم سے یہاں پر کام کر رہا تھا اس لیے وہ اس کو پہچان گئی تھی۔۔۔ نیچے اتر کر وہ حویلی کے مین گیٹ تک آگئی، صفدر ابھی بھی زور و قطار کر کے رو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہاں کے سارے گارڈز نے جیسے کانوں میں روئی ڈال لیا تھا، مجسموں کے طرح بغیر سنے دیکھے کھڑے تھے۔۔۔۔۔

بڑی بیگم صاحبہ آپ کو کچھ چاہیے تھا۔۔۔۔

ایک گارڈ اس کو دیکھ کر اس کے پاس جا کر کہنے لگا۔۔۔۔

صفدر اس کو دیکھ کر دوڑ کے اس کے پیروں میں گر گیا۔۔۔۔۔

بڑی بی بی خدا کے لیے میری مدد کرے۔۔۔۔

اس کے آنسو جو چہرے پر بہہ رہے تھے اس کے بے بسی کو ظاہر کر رہے تھے

۔۔۔۔۔۔۔

اٹھ جاؤ یہاں سے، گارڈز کہاں پر مر گئے ہو تم لوگ۔۔۔ایک گارڈ اس کو پکڑا باہر کی طرف کھینچ رہے تھے۔۔۔۔۔باہر نکالو اسے۔۔۔۔

چھوڑ دو تم، نورین بیگم اسی گارڈز کو صفدر کو چھوڑنے کا کہہ گئی تھی، وہ دوبارہ اس کے پیروں پر ہاتھ رکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

صفدر اٹھ جاؤ کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ، وہ اس کی بات سننے کے لیے کہہ رہی تھی

۔۔۔۔

کسی پیاسے کی طرح، جس طرح کسی کنویں پر پانی کے لیے جھپٹتا ہے وہ بھی اپنے فریاد کو سنانے لگا۔۔۔۔

نورین بیگم نے بھی کچھ نہیں سنا تھا۔۔۔گھر میں اس کے بیٹے کے بارے میں۔۔۔۔اس لیے کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

تمہارا بیٹا یہاں پر نہیں آیا ہو گا ورنہ وہ یہی سے کہا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

بڑی بی بی دو دن پہلے جب میں یہاں پر آیا تھا باورچی کہہ رہی تھی کہ وہ یہاں تھا مگر پھر دوسرے دن جب میں نے اس سے پوچھا وہ مکر گئی تھی کہ اس نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بڑی بی بی میرا بیٹا چھوٹا ہے، اگر اس سے کوئی غلطی بھی ہوئی ہو تو میں آپ کے پیر پکڑ کے معافی مانگتا ہوں۔۔۔۔

خدا کے لیے مجھے میرا بیٹا دیجئے۔۔۔۔

میری بیوی نے بھی اس کے گھر نہ آنے پر تین دنوں سے کچھ نہیں کھایا

.....ہمارا ایک ہی بیٹا ہے۔۔۔۔ہم پر رحم کرے وہ پھر سے اپنا سر زمین پر رکھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ظلم کی انتہا ہو رہی تھی مگر ہر کوئی خاموش تھا، کوئی کچھ نہیں کہہ رہا تھا، نورین بیگم کو اس کے حالت دیکھ کر ڈر لگنے لگا۔۔۔۔

وہ حویلی کے اندر اس کو چھوڑ کر چلی گئی وہ پیچھے رہ کے گھسیٹتے ہوئے گارڈز کے ہاتھوں باہر پھینک دیا گیا۔۔۔۔۔

نورین بیگم سیدھا کچن میں چلی گئی۔۔۔۔

دوپہر کا کھانا بن رہا تھا کچن میں تین باورچی کام کر رہے تھے۔۔۔۔اس کو دیکھ کر تینوں اس کے طرف دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔

تم میں سے کل کون صفدر سے ملا تھا۔۔۔۔

وہ تینوں کو دیکھ کر کہہ رہی تھی۔۔۔۔

کوئی بھی سامنے نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

میں کیا کہہ رہی ہو تم لوگوں کو سنائی نہیں دے رہا۔۔۔۔

وہ غصے سے اس بار کہنے لگی۔۔۔۔

ان میں سے ایک ملازمہ نے ہاتھ اٹھایا۔۔۔

پہلے بات سمجھ نہیں آرہی تھی کیا؟؟؟؟

وہ اپنے سر کو اور بھی نیچے کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

صفدر کا بیٹا آیا تھا اس کی جگہ مجھے سچ سچ بتانا ورنہ تمہاری تو یہاں سے چھٹی پکی ہے

اگر مجھے پتہ چلا کہ تم نے جھوٹ بولا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی دھمکی کام کرنے والی تھی وہ شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔

بیگم صاحبہ ایک گارڈ نے کہا تھا کل دوپہر کو بڑے صاحب نے منع کیا ہے، اگر کوئی بھی صفدر کے بیٹے کے بارے میں پوچھے تو کہنا کہ ہمیں پتہ نہیں ہے۔۔۔۔

اس کی بات اسے اچھی نہیں لگی تھی، اس نے اپنے شوہر سے یہ توقع نہیں کیا تھا ۔۔۔۔جو اس کے دماغ میں چل رہا تھا اور جو یہ باورچی کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

میں تم سے جو پوچھ رہی ہوں اس کا جواب دو اور بتاؤ مجھے۔۔۔۔

کیا صفدر کا بیٹا آیا تھا اس کی جگہ یا نہیں۔۔۔۔۔

وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے اور بھی سختی سے کہنے لگے۔

۔۔۔جی بڑی بی بی وہ آیا تھا اس کی جگہ۔۔۔۔۔۔۔ باورچی مزید مزاحمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

وہ سر کو نیچے کرتے ہوئے تصدیق کر گئی تھی، یعنی کہ جو صفدر کہہ رہا تھا پھر وہ سچ تھا۔۔۔۔

اس کا بیٹا یہاں پر اگر آیا تھا تو کہا گیا۔۔۔۔

اس سوال کا جواب اس کو بھی نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔

وہ وہاں سے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

ایک طرف نعمہ کا مسئلہ اس کو ایک منٹ سے چھین لینے نہیں دیتا تھا اور اب یہاں پر صفدر کے بیٹے کی گمنامی، اس کو کچھ تو گڑ بڑ لگ رہی تھی۔۔۔۔ وہ عثمان سے پوچھنا چاہتی تھی مگر وہ بھی گھر پر نہیں

تھا۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگراس کے کہنے پر باورچی نے جھوٹ بولا تھاتوآخرایسی کیاوجہ تھی۔۔۔
یہ توطے تھاکہ وہ لڑکا یہاں سے پھر گھر نہیں گیاتو پھر کہاگیاہے؟؟؟؟
بہت سارے سوال تھے جوایک کے بعدایک جنم لے رہے تھے۔۔۔۔۔
اس کے کمرے کے گلاس ڈورسے نیچے کی حویلی پوری طرح دیکھ رہی
تھی۔۔۔اس نے دیکھاکہ عثمان کی گاڑی ابھی مین گیٹ سے اندر داخل ہو
گئی۔۔۔۔۔

وہ جیسے گاڑی سے اترا، گیٹ پر کھڑے ایک گارڈ مین اس کے قریب آکراس
سے کچھ کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

وہ جو بھی کہہ گیا تھااس کے چہرے کا تناؤاس کے باتوں سے بدلنے لگا تھا۔۔۔
اس کاہر بدلہ ہواتاثراوپر نورین بیگم اپنی آنکھوں سے حفظ کررہی تھی۔۔۔
اتناتواس کو بھی یقین ہو گیا تھاکہ اس سے ابھی صفدر کے بیٹے کے بارے میں
بات کرناضروری ہے۔۔۔

##

بڑے صاحب اب کیا کریں، اس کی لاش سے بدبو آنے لگی ہے۔۔۔۔

میرا دل کر رہا ہے کہ میں تمہارا لاش بھی اس کے ساتھ بچھا دوں، ٹیبل پر پڑے گلاس کو اس نے زمین پر مار کر چکنا چور کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

اگر کسی کو بھی اس گدھے کے بارے میں پتہ چلا تو میری خیر نہیں ہے۔۔۔

تین دنوں سے صفدر بھی چکریں لگا رہا ہے۔۔۔۔

وہ ایک پیر سے مٹر گشت شروع کر چکا تھا اور ساتھ ساتھ بڑبڑا بھی رہا تھا۔۔۔۔

اس کو شرمندگی اس بات کی نہیں تھی کہ اس کی وجہ سے ایک بے گناہ معصوم لڑکے کی موت ہوئی

ہے۔۔۔۔

اس کو ابھی بھی اپنے نام کا غم کھایا جا رہا تھا۔۔۔ کتنا بے رحم تھا یہ شخص ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے سینے میں دل نہیں پتھر ہے۔۔۔۔۔

ماں آپ کہی پر جا رہی ہے کیا۔۔۔۔

سیڑھیوں سے اترتے ہوئے نغمہ نے نورین بیگم سے پوچھا جو کچن سے چائے پکڑ کے اوپر کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔

ہاں تمہارے ابا سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں اوپر نیچے سیڑھیوں میں کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

شیراز کے بارے میں بتانے جا رہی ہو کیا۔۔۔۔

نورین بیگم کل چپکے سے شیراز سے مل گئی تھی لگتا ہے آج کل تم کچھ زیادہ ہواؤں میں اڑ رہی

ہو۔۔۔۔وہ اس کے سر پر چھت لگا گئی تھی۔۔۔۔۔

کیوں نہیں اڑو میرے ساتھ آپ جیسی ماں جو ہے۔۔۔۔

اس کی خوشی اس کی آنکھوں میں دکھ رہی تھی۔۔۔آپ جائیں میں بھی اوپر جا رہی ہوں۔۔۔ مسکراتے ہوئے اور اس کو کراس کر کے سیڑھیوں سے اوپر کی طرف اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

نورین بیگم سٹڈی کی طرف روانہ ہوئی عثمان اس وقت سٹڈی میں ہوتا ہے اپنے روٹین کے مطابق۔۔۔۔اس لیے وہ بھی وہی پر جا رہی تھی۔۔۔۔

بڑے صاحب آپ نے جیسے کہا تھا، ہم نے ویسے کیا ہے۔۔۔۔۔

منہ بند کرو اپنا خرام خور، میں نے کہا تھا اسے مار مار کے اس کے جان نکالنے کو۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اندر قدم رکھتی اس کے کانوں نے جو سنا وہ وہی پر رک گئی۔۔۔۔

اس میں اتنی بھی ہمت نہیں رہی تھی کہ وہ اپنے قدم پیچھے لے سکے اس کو ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس کے کانوں میں سیسہ انڈیل دیا ہو۔۔۔۔

اس لاش کو اس کے گھر کے سامنے کہیں پر پھینک دو وہ خود اسے اٹھالیں گے اور اس طرح وہ یہاں کا راستہ بھی پر نہیں کرے گا۔۔۔۔

اتنی سفاکیت سے وہ اتنا سب کچھ کہہ رہا تھا کہ نورین بیگم کو سانس لینا بھی مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا پلین بنایا تھا اس نے وہ غریب بیچارے لوگ ان کے خلاف کر بھی کیا سکتے تھے۔۔۔۔

اگر زیادہ منہ ماری کرے تو کچھ پیسے ویسے لے کر معاملے کو دفنا دینا مگر خیال رکھوں کسی کو تم نظر نہیں آنے چاہیے ہو نہ کسی کو اس بارے میں خبر ہونی چاہیے۔۔۔۔۔

اس ظالم کی بات سن کے وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ صفدر کے بیٹے کی بات کر رہا ہے۔۔۔۔

اس کے سارے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی تھی۔۔۔اس کے دائیں ہاتھ پر درد شروع ہوا تھا اس کو صفدر کی وہ آنسو یاد آنے لگے تھے، جو اس کے آنکھوں سے گر کے اس کے داڑھی میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔۔

درد ابھی کندھے تک پھیل گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ منہ پر ہاتھ رکھ کے خود کو گھسیٹتے ہوئے سٹڈی کی راہداری سے باہر نکال گئی تھی اور دیوار سے ٹیک لگائے اپنے بائیں کندھے کو ہاتھ سے پکڑ گئی تھی۔۔۔۔

درد مزید پھیلا جا رہا تھا وہ آہستہ آہستہ نیچے کی طرف زمین پر گرنے لگی تھی۔۔۔اس کی سانسیں بند ہو رہی تھی۔۔۔۔ سیڑھیوں سے نغمہ واپس نیچے

کی طرف آتی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔اس کا موبائل کچن میں رہ گیا تھا وہ جیسے نیچے اتری اس نے ماں کو زمین پر گرے دیکھا۔۔۔۔۔۔

اماں جان۔۔۔۔۔وہ چیختے ہوئے اس کے پاس پہنچ گئی۔۔۔۔۔

ماں کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔۔وہ اس کا سیدھا کرنے لگی اماں جان میری طرف دیکھے۔۔۔۔۔وہ اس کے چہرے کو تپتپا رہی تھی۔۔۔۔۔

ماں آنکھیں کھولے اس کی آواز صدمے سے بند ہونے لگی تھی۔۔۔۔نورین بیگم کا جسم سرد ہو رہا تھا۔۔۔۔

بھیا اس نے روتے ہوئے چیخ کر آواز لگایا۔۔۔۔

پلیز کوئی آجائے، ابا کو بلائے، وہ زور زور سے چیختے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

بہت سارے ملازم اکٹھے ہو گئے تھے عثمان بھی سٹڈی سے نکلا تھا وہ اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔۔۔

ابا، ابا دیکھے ماں کو کیا ہوا ہے۔۔۔۔پلیز انہیں اٹھائیں یہ تو ابھی ٹھیک تھی۔۔۔۔کچھ نہیں ہو گا اسے تم اٹھو وہ اس کے سر کو اس کے گود سے ہٹانے لگا۔۔۔۔

اس کو اٹھا کے وہ گاڑی میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔

اس کے پیچھے پیچھے بے حال حالت میں نعمہ بھی اسی گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

تیزی سے وہ کار ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔۔ نغمہ بار بار کبھی اس کے ہاتھوں کو سہلا رہی تھی کبھی چیخ کر اس کو ہلانے لگ جاتی تھی۔۔۔۔ کچھ دیر میں ایک ہسپتال پہنچ گیا تھا۔۔۔۔

نورین بیگم کو ایمرجنسی میں لے گئے تھے اس کے پیچھے اس کے گارڈ بھی ہسپتال میں پہنچ گئے تھے۔۔۔۔ ہر 10 قدم کے فاصلے پر گارڈ کھڑا دکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ نعمان بھی آتے ہوئے دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔ اس کو عثمان نے فون کر کے اطلاع کر دیا تھا وہ بہن کے پاس آیا تھا سیدھا اس کو گلے لگا گیا تھا۔۔۔۔

نورین بیگم کو ہاتھ اٹیک ہوا تھا۔۔۔۔ ابھی ڈاکٹر بھی کچھ نہیں کہہ رہے تھے ۔۔۔۔ عثمان اپنے مٹر گشت میں لگا ہوا تھا۔۔۔ وہ جو دوسروں کے بارے میں غلط کر رہا تھا خدا نے اس کا حساب شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر ایمرجنسی سے باہر نکل گیا تھا تینوں اس کے پاس پہنچ گئے تھے۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر میری ماں کیسی ہے۔۔۔۔

نعمان سب سے پہلے پوچھنے لگا۔۔۔۔

نغمہ بھی خاموشی سے آنسو بہا کے اس کے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

عثمان بھی خاموش چہرے کے ساتھ ڈاکٹر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اسے کوئی بھی رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا ڈاکٹر ان تینوں کو ایک بار دیکھتے ہوئے

نعمان کے کندھے پر ہاتھ رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ائم سوری ہم انہیں نہیں بچا سکے۔۔۔ڈاکٹر سر نیچھے کر کے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

کیا خبر سنائی تھی اس نے۔۔۔۔ان کو تو یقین بھی نہیں آ رہا تھا اور قیامت ان کے سروں پر کھڑی تھی۔۔۔۔ان کے پیروں سے تو کسی نے نرم بستر کو کھینچ لیا تھا۔۔۔۔اب ہر طرف سے صرف آگ دکھ رہی تھی۔۔۔آج ان سے ماں کی شفقت جا رہی تھی۔۔۔۔ایک سایہ دار درخت ان کے زندگیوں سے کٹ گئی تھی نغمہ اپنے خوش وہواس کو گئی تھی۔۔۔۔ نعمان اس کے بے جان وجود کو سنبھال کر وہاں کے ایک بینچ پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

عثمان دیوار سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کر چکا

تھا۔۔۔۔ہر کوئی اپنا غم منا رہا تھا۔۔۔۔

اگر وہاں پر اس کی وجہ سے کوئی ماتم کر رہا تھا، کسی کا گود اس کی وجہ سے اجڑا تھا ، کسی کے بڑھاپے کے سہارے کو تھوڑ دیا گیا تھا، تو یہاں پر بھی ظالموں کا گھر اجڑ رہا تھا۔۔۔اس کے بھی بچے ایک ماں سے محروم ہو گئے تھے۔۔۔

کتنا صاف ہے اللہ کا انصاف۔۔۔۔۔

#####№#########################

نورین بیگم کے موت کو تین مہینے ہو گئے تھے۔۔۔سب کچھ واپس اپنی جگہ پر آ گیا تھا۔۔۔سوائے نغمہ کے۔۔۔۔

اس کو چپ لگ گئی تھی، نہ وہ اپنے کمرے سے نکل رہی تھی اور نہ کسی سے بات کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیراز دن میں کئی مرتبہ اسے کال کرتا تھا۔۔۔ایک آدھ بار اٹھا لیتا اور پھر موبائل بجتا رہتا تھا۔۔۔۔

ماں کے جانے سے وہ منگنی جو عثمان نے رکھ دیا تھی وہ بھی ملتوی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

پچھلے دنوں سے انور بھی اس کو منگنی دوبارہ سے کرنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔ عثمان اس کو کوئی نہ کوئی بات کہہ کے ٹال دیتا تھا مگر آج اس نے بھی دو دن بعد دوبارہ سے انگیجمنٹ ڈیٹ کو فکس کر دیا تھا۔۔۔

وہ اس کے کمرے میں جا رہا تھا اس نے دروازہ تھوڑا سا نوک کیا، اندر سے کوئی رسپانس نہیں آیا۔۔۔ دوسری بار وہ بغیر نوک کر کے چلا گیا۔۔۔۔

اس کی بیٹی رف سے خلیے میں وال گلاس کے سامنے کرسی میں دونوں پاؤں کو اوپر کی طرف اٹھائیں بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اس نے سر کو اٹھایا، اس کا باپ اس کے سامنے کھڑا تھا، وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھنے لگا تھا۔۔۔ پاؤں کو نیچے کر کے وہ صحیح سے کرسی میں بیٹھ گئی، اس کے ساتھ والی کرسی میں عثمان بھی بیٹھ گیا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تم ماں کو یاد کر رہی ہو، مجھے بھی یاد آ رہی ہے بیٹا۔۔۔ پر اس میں ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔

وہ اسی طرح نیچے دیکھ رہی تھی کسی بھی بات اس زخم کو نہیں بھر سکتی تھی جو اس کی ماں کے مرنے سے ہوا ہے۔۔۔۔

اسکو کوئی فرق نہیں پڑا تھا اس کے آنے سے۔۔۔۔۔۔

نغمہ تین مہینے ہو گئے ہیں اس طرح تو نہیں چلتا۔۔۔۔۔ تم کمرے میں گھس گئی ہو اس طرح تو تمہاری ماں نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔ جاؤ اپنی حالت دیکھو تم پہچانی بھی نہیں جا رہی۔۔۔

وہ اس بار اس کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

تم کسی کے ساتھ شاپنگ پر چلی جاؤ تمہاری اؤٹنگ بھی ہو جائے گی اور پرسوں کے لیے اپنے لیے بھی ایک فارمل ڈریس لینا۔۔۔۔۔۔۔۔

پرسوں کس لیے؟؟؟؟؟ اس کو اتنا تو یاد تھا کہ آج سے دو دن بات کوئی بھی خاص ایونٹ نہیں ہے نہ کسی کی برتھ ڈے ہے اور نہ اس کی ہے۔۔۔۔

تو پھر کس ایونٹ کے بارے میں وہ کپڑے لینے کا کہہ رہا ہے، وہ کچھ دیر بعد اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

تمہارے اور فرقان کی منگنی جو رہ گئی تھی، میں نے اس کی ڈیٹ دو دن بعد فکس کرایا ہے۔۔۔۔

نورین کے جانے سے گھر میں ہر طرف شانتی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔ تھوڑا ہلہ گلا بھی ہو جائے گا اور تمہارا موڈ بھی فریش ہو جائے گا۔۔۔۔

وہ ایسے کہہ رہا تھا جیسے یہ کرنا اس کی خواہش ہو اپنی مرضی کو دوسروں پر تو پنا تو کوئی اس سے سیکھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابا حضور میں یہ منگنی نہیں کرنا چاہتی پلیز مجھے فورس مت کریں۔۔۔۔

وہ جو پہلے ڈرنے کی وجہ سے کچھ نہیں کہہ رہی تھی آج بے پرواہی سے کہہ رہی تھی، وہ اندر سے مر گئی تھی۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں بیٹا تم ماں کے جانے کی وجہ سے کہہ رہی ہو، یقین کرو فرقان بہت اچھا لڑکا ہے ایک بار تم لوگوں کی منگنی ہو جائے پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

اس کی باتیں اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے اس کے چہرے پر جو سختی نغمہ کے انکار سے در آئی تھی وہ باتوں سے چھپنے والی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر باپ کو دیکھا اس کو افسوس ہونے لگا تھا کہ وہ اس کی بیٹی ہے۔۔۔آج بھی اس کے کمرے میں اسلیئے یہ شخص جو اس کا باپ لگتا تھا، آیا تھا کہ اپنے بات کو منوا سکے۔۔۔۔۔۔

وہ جانتی تھی وہ جتنا بھی منع کریں، انکار کرے ہو گا وہی جو اس کا باپ چاہتا ہے، اس لیے اس کا سن کے خاموش وہ ہو گئی۔۔۔۔

وہ بھی اپنا کہہ کے چلا گیا تھا۔۔۔۔

وہ اسی طرح کرسی پر عاری چہرے کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس کا موبائل سائیڈ ٹیبل پر پڑا تھا اس پر ابھی بھی کچھ مسڈ کالز آ گئے تھے، سکرین پر اس کا نوٹیفکیشن چمک رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ کرسی سے اٹھ کر موبائل کو اٹھانے لگی۔۔۔اس نے دیکھا شیراز آٹھ مسڈ کالز اس کو کر چکا ہے۔۔۔اس نے اس کا نمبر ملایا اور کان سے لگانے لگا۔۔۔۔ اس کو زیادہ انتظار نہیں کروانی پڑی، دوسری طرف سے جلدی کال ریسیو کر دی گئی تھی۔۔۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔۔وہ اس سے پوچھنے لگا تھا جس کو اپنا آپ مرا ہوا لگ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

آپ کی وجہ سے جان آگئی ہے تھوڑی دیر کے لیے۔۔۔۔کیا مطلب وہ نہیں سمجھا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔۔۔۔

آبامیری منگنی کے ڈیٹ پھر سے فکس کر چکے ہیں۔۔۔۔دو دن بعد فنکشن ہے ،ابھی مجھ سے کہہ کے چلا گیا ہے۔۔۔۔۔

ایک منٹ وہ تم سے یہ کہہ گیا ہے۔۔۔۔

اس کو یقین بھی نہیں آرہا تھا ابھی تو یہ ماں کے صدمے سے نہیں نکلی تھی اب یہ اس کو ایک اور کرنٹ لگانے والا تھا۔۔۔

تو میں کیا آپ کو مذاق کے موڈ میں لگ رہی ہوں۔۔۔۔

نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا، تم بتاؤ کیا کرے۔۔۔۔وہ اس سے اس کی رائے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں بھائی بھی نہیں مانیں اور ابا کا تو سوال بھی نہیں بنتا۔۔۔۔میں آپ کو ماں سے ملوا چکی ہوں۔۔۔۔

اس کی آواز دھندنے لگی تھی وہ جانتا تھا وہ اندر سے رو رہی ہے۔۔۔۔

میں آپ سے کوٹ میرج کرنے کے لیے تیار ہوں ورنہ میرا باپ اپنے پولیٹکس میں مجھے بھی قربان کر کے ہی دم لے گا۔۔۔۔

اس کے آنسو تیزی سے اس کے چہرے پر بہنے لگے۔۔۔ایک ماں تھی، سمجھنے والی وہ بھی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

کل رات میں تمہاری حویلی کے پیچھے والے سائڈ پر کھڑا ویٹ کروں گا تمہارا

۔۔۔۔

تم آجاؤ یاد رکھو نغمہ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا یہ رونا تم اس طرح آخری بار کر رہی ہو، اس کے بعد رونے کے لیے ہمیشہ میرا کندھا میسر ہو گا۔۔۔۔

سچ کہا ہے کسی نے ایک سچا محبت کرنے والا ہر درد کو سمیٹ سکتا ہے۔۔۔۔ جس طرح ابھی اس کے لبوں پر اس کے باتوں سے ایک خوبصورت مسکان ابھر آیا تھا۔۔۔۔۔

##

گڑیا کہاہے وہ آج ناشتے پر نہیں آرہی۔۔۔۔جاؤں جاکے بلاؤاسے۔۔۔
نعمان نے وہاں پر کھڑے ایک ملازمہ کواس کے پیچھے بھیجنے لگا تھا۔۔۔۔عثمان بھی ساتھ بیٹھاناشتہ کررہاتھا۔۔۔۔۔۔۔
تم سارے انتظامات خود دیکھ لو۔۔۔حال کو بھی بک کروالو۔۔۔۔۔کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔
کل منگنی تھی اس لیے ساری ذمہ داری وہ نعمان کودے رہاتھا۔۔۔۔۔۔۔۔
ابا حضور گڑیا ابھی چھوٹی ہے اور وہ فرقان وہ تو عمر میں بھی اس سے بڑا ہے ایک بیوی کوڈائیورس بھی دے چکاہے آپ کو نہیں لگتا یہ زیادتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔
اس میں زیادتی کی کیا بات ہے۔۔۔کیا میں اس کا دشمن ہوں۔۔۔۔وہ غصے سے ہاتھ میں پکڑے کانٹے کو پلیٹ میں پٹک گیا تھا۔۔۔۔
آج بھی اپنے تیز آواز میں اس کے بات کو دبا گیا تھا۔۔۔اس نے بہت کوشش کی کہ وہ باپ کو بہن کے لیے منا سکے مگر وہ کسی کے بات کو بات سمجھے تو پھر نہ

۔۔۔۔۔۔

چھوٹے بابا نغمہ بی بی کمرے میں نہیں ہے۔۔۔۔

انکی درمیان بات مزید طویل ہونے سے پہلے وہ ملازمہ آگئی۔۔۔۔

میں نے اس کو ہر جگہ دیکھ لیا، کہیں پر بھی نہیں مل رہی، دھڑکتے دل کے ساتھ وہ جلدی جلدی کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے نہیں مل رہی۔۔۔۔ کہا جائے گی یہی پر ہو گی۔۔۔۔

عثمان اس کو غصے سے کہنے لگا۔۔۔

بڑے صاحب میں نے حویلی میں ہر جگہ دیکھ لیا، وہ کہیں پر بھی نہیں ہے، اس کے کمرے کے الماری بھی کھلی تھی، اس میں اس کے کپڑے بھی نہیں ہیں

۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو بوائل انڈے کو کھا رہا تھا اس کے گلے میں اٹکنے لگا۔۔۔۔

اصل جٹھکا ابھی اسے لگا تھا۔۔۔اس نے سامنے جوس کی گلاس سے ایک گھونٹ لیا اور اوپر اس کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

اس کے پیچھے نعمان بھی جا رہا تھا۔۔۔۔اس نے اس کے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔اندر کوئی بھی نہیں تھا ہر چیز جگہ پر پڑی تھی۔۔۔

وہ اس کے الماری کا دروازہ کھول گیا۔۔۔اس کے کپڑے وہاں پر نہیں تھے۔۔۔الماری میں جتنا سامان تھا اس کا۔۔۔اب کچھ بھی وہاں پر نہیں تھا۔۔۔۔

باقی ہر چیز اپنی جگہ پر دکھ رہا تھا نعمان بیڈ کے پاس جا کر اس کے تکیے کو ادھر ادھر کرنے لگا۔۔۔اس نے جیسے اسے تھوڑا ہلایا اس کے نیچے ایک سفید کاغذ پڑا تھا اس نے اسے اٹھایا اور اس کو پڑھنے لگا

میں جانتی ہوں جب آپ لوگوں کو پتہ چلے گا تو آپ لوگوں کو بہت برا"""""" لگے گا۔۔۔۔۔

مگر ابا حضور آپ نے مجھے مجبور کر دیا تھا، میں بالکل بھی یہ منگنی یا شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔پر جب آپ نے مجھے گھر سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا تھا تو میں بھی آپ کے خواہش کو پوری کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں یہ بات ماں کو معلوم تھی اور اس کو اس سے ملا بھی چکی ہوں۔۔۔۔یہ اس لیے نہیں کہہ رہی کہ میری ماں بری عورت تھی، اس

نے ساری زندگی آپ سے وفا نبار کھا تھا۔۔۔چاہے آپ کتنے ہی غلط کیوں نہ ہو۔۔۔۔ہمیشہ آپ سے آپ کی طرف کھڑی ہوتی تھی۔۔۔۔۔بھیا میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔آپ سے کئی بار کہنے کا سوچ بھی چکی تھی مگر پھر خود سے یہ کہہ کے خاموش ہو جاتی تھی کہ ابا کے سامنے آپ کی بھی نہیں چلتی۔۔۔۔

میں جانتی ہوں میرے گھر والے اتنے لبرل تو ہیں کہ مجھے پسند کی شادی پر گولی نہ مارے مگر صرف اس وقت اگر ان کے سٹینڈرز ڈبل کراسنگ والے نہ ہوں ۔۔۔۔

میں جو کچھ بھی کر رہی ہوں میرا خدا مجھے اس بات کی اجازت دیتا ہے۔۔۔۔ آبا اگر آپ مجھے اس کے لیے مجبور نہیں کرتے تو آج ایک بیٹی اپنے رشتوں سے دور نہ ہوتی۔۔۔۔

ہو سکے تو مجھے اپنے زندگی سے بھول جایئے اور بھیا آپ سے شرمندہ ہوں کیونکہ میں ایک اچھی بہن ثابت نہیں ہوئی میں آپ کو ہمیشہ مس کروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"""""""آپ کی گڑیا۔۔۔۔۔

اس کے آنکھوں سے ایک آنسو گر کے اس کاغذ میں جذب ہو گیا تھا۔۔۔اس نے
۔۔۔۔وہی کاغذ اپنے جیب میں رکھ کے افسوس سے باپ کو دیکھنے لگا تھا
اگر ابھی نغمہ اس کے سامنے ہوتی تو اس کو ضرور شوٹ کر لیتا یہ ظالم شخص ابھی
بھی نہیں سدھرا تھا۔۔۔کوئی کیسے اتنا خود پرست ہو سکتا ہے۔۔۔
نعمان بھی اسکے بعد تین دنوں سے گھر پر نہیں آیا تھا۔۔۔۔

اس تین دنوں میں عثمان نغمہ کے یونی اور اس کے دوستوں سے جتنا چان بین
کروا سکتا تھا کروالیا تھا۔۔۔اس کو کوئی بھی سراخ نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔
غصے سے اس کی شریانیں پٹنے کی قریب ہو گئے تھے۔۔۔۔انور کو بھی نغمہ کے
بھاگنے کا پتہ چل گیا تھا۔۔۔اس کے تعلقات بھی اس سے خراب ہو گئے تھے
۔۔۔۔انور کی خراب تعلقات کا اصل وجہ اس کا بیٹا فرقان تھا۔۔۔جس کے
ہاتھوں اس کا کاروباری نظام چل رہا تھا۔۔۔اس نے تو سیدھا ارادہ کر لیا تھا عثمان
کو سڑک پر لانے کے لیے۔۔۔۔

وہ اپنا بدلہ اب دوسرے طریقے سے نکال رہا تھا۔۔۔اسی طرح وقت گزر رہا تھا جو جس طرح تھا اسی کو اسی طرح ہر چیز مل گیا۔۔۔۔۔۔

چاہے وہ ہم سفر ہو یا پھر زندگی کا کوئی اور پھل، کھٹا ہو یا میٹھا جو جیسا تھا وہ اسی کو مل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نغمہ اور شیر از ایک خوبصورت ازدواجی زندگی میں منسلک ہو گئے تھے۔۔۔۔

نعمان کی بھی منگنی ایک خوبصورت لڑکی سے ہوئی تھی۔۔۔وہ بھی زندگی میں آگے بڑھ گیا تھا عثمان اور نعمان کے درمیان تلخیوں کا وہ بنا شگاف وقت کے ساتھ ساتھ کم ہوتا گیا۔۔۔وہ بھی اب بیٹے کو زیادہ اہمیت دے رہا تھا اس کے ساتھ بھی اور کوئی نہیں بچا تھا۔۔۔اپنی تنہائی کا ذمہ دار وہ خود تھا لیکن پھر بھی وہ اپنے کالے دھندوں سے باہر نہیں نکلا تھا۔۔۔۔۔۔

ان سب کی زندگیوں سے نغمہ ارسلان کا چیپٹر ڈیلیٹ ہو گیا تھا۔۔۔وہ زندہ ہو کر ان کے لیے مر گئی تھی کبھی کبھار نعمان کو اس کی یاد آجاتی تھی۔۔۔مگر پھر جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا اس کے بھی مصروفیات آسمان کو چھونے لگے تھے ۔۔۔عثمان بھی آنے والے الیکشنز میں بیٹے کو لڑوانا چاہتا تھا۔۔۔وہ بھی اسی کی

تیاریوں میں لگ گیا تھااور پھر یہ نہ ختم ہونے والی سیاست اوراس کے نوک جوک پوری طرح ان کو بھی ڈوبنے لگی تھی۔۔۔۔

صبح اور شام اسی پر شروع اور ختم ہو رہا تھا، زندگیاں اپنے اپنے موڑ پر گامزن ہونے لگیں تھیں۔۔۔اور آج ایک بار پھر میرا وہ ماضی میرے سامنے کھڑا ہے۔۔۔۔اس نے ایک لمبی سانس باہر نکالی۔۔۔۔

جس کی وجہ سے میں خود سے نظریں نہیں ملا رہی، جس کی وجہ سے میں اپنے ماں کے گھر سے دور ہوں، میں کیسے چھوڑ دوں تمہیں حمائل تم خود بتاؤ۔۔۔۔

میرے پاس صرف تم دونوں بچے ہو اگر تم میں سے کسی کو بھی کچھ ہوا نہ تو میں مر جاؤں گی۔۔۔۔

حمائل اس کے گرد ہاتھ باندھنے لگی۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ ماں کے کمر کو سہلا رہی تھی۔۔۔۔۔اب تو اس شخص کو سزا دینے کا ٹان چکی تھی۔۔۔وہ جس نے اس کی ماں کو، اپنی بیٹی کو بھی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

اب تو یہ تھوڑا پرسنل ہو گیا تھا۔۔۔۔

دور سے صبح کے آذانو کی آوازیں آنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔آج پوری رات ایک غمگیں داستان سنائی تھی اس کی ماں نے، آج وہ تینوں نہیں سوئے تھے، آج ساری بوجوں کو وہ باہر نکال چکی تھی۔۔۔۔

وہ مطمئن تھی اس کے اندر کا جو غبار تھا وہ دھل چکا تھا۔۔۔ایک نئ صبح اپنی روشنی کو اب اجاگر کر کے اس سیاہ کو ہمیشہ کے لیے دور کر دے گا۔۔۔۔۔۔

##################################

مما آپ کی تو آج پلائٹ ہے، آپ ابھی تک ریڈی کیوں نہیں ہوئی۔۔۔۔

آریان اپنے کمرے سے نیچے اترتے ہوئے ماں سے کہنے لگا جو ڈرائنگ روم میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ تو دو بجے کا ہے ابھی تو بہت ٹائم ہے، کر لوں گی میں۔۔۔۔

تم بتاؤ کیا کر رہے ہو کہیں جا رہے ہو۔۔۔۔

وہ اس کو دیکھ کر پوچھ رہی تھی جونک سک ساتیار اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

ہاں میری ایک امپورٹنٹ میٹنگ ہے۔۔۔میں اس کو اٹینڈ کر کے آپ کے ساتھ جارہا ہوں۔۔۔۔

موبائل میں کچھ ٹائپ کر کے وہ اپنے بات کو بھی کہہ رہا تھا۔۔۔

میرا تو روٹین چیک اپ ہو رہا ہے۔۔۔۔تم کس خوشی میں جارہے ہو۔۔۔۔

وہ اپنا موبائل کے سائیڈ پر رکھ چکا تھا۔۔۔۔

مما میرے جانے سے آپ کو کوئی مسئلہ ہو رہا ہے وہ اس کو دیکھ کر سوال کر رہا تھا ۔۔۔۔

وہ جانتا تھا یہ بھی وہی بات کرے گی جو دادا اور ڈیڈ بھی کہہ کہہ کے تھک چکے تھے۔۔۔۔

تم نہیں جاؤ ابا جان کے خلاف کورٹ میں کیس چل رہا ہے تمہارا یہاں ہونا ضروری ہے۔۔۔۔

وہ جو سمجھ رہا تھا کہ اب یہ بھی کہے گی کہ دادا کی جگہ تم سیاست میں چلے جاؤ اس کی ماں کو سیاست سے زیادہ سسر کی فکر ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس کو غلط ثابت کر چکی تھی۔۔۔۔

مما آپ بہت اچھی ہے۔۔۔۔اچھا ہے آپ اپنے سسر اور شوہر کے طرح نہیں ہیں۔۔۔۔

اس کے دل میں جو تھا وہ اس کو کہہ چکا تھا۔۔۔۔وہ بھی جانتی تھی کہ گھر میں جو ماحول چل رہا ہے اسے کوئی بھی بد گمان ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

بیٹا میں نے ابا جان سے بات کر دیا تھا۔۔۔وہ کہہ رہا ہے جو مرڈر کیس اس کے پیچھے لگا ہوا ہے وہ جھوٹ ہے، آپ کے بابا بھی جانتے ہیں کہ ابا جان بے قصور ہے۔اس میں۔۔۔۔

وہ پھر سے عثمان صاحب کا دفاع کر رہی تھی جو پتہ نہیں کیا کیا کہہ کے اسے کنوینس کر چکا

تھا۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے میں آپ کی مان لیتا ہوں اگر یہ جھوٹ ہے تو اللیگل ڈرگز اور ڈائمنڈ کا بزنس کیا ہے۔۔۔۔کیا وہ بھی جھوٹ ہے؟؟؟

اس کے تو پکے ثبوت ہیں پورے میڈیا پر اس کے بارے میں کیا کہے گی۔۔آپ اپنے لاڈلے سسر جی کے بارے میں۔۔۔۔

بیٹا ہم کسی ایک گناہ یا غلطی سے پوری طرح کسی کو جج نہیں کر سکتے۔۔۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہی ہے مما، آپ ان سب سے دور رہیے یہ لوگ آپ کو استعمال کر رہے ہیں اور میں ایسا بالکل بھی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔

ایسا نہ ہو کورٹ سے پہلے میں اپنے کرپٹ دادا جان کے خلاف ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

آپ میرا ویٹ کریں تھوڑا، اگر میں لیٹ ہوا۔۔۔۔

میں نے آپ کے ساتھ اپنا سیٹ بھی بک کروایا ہے۔۔۔۔وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اٹھا تھا۔۔۔۔

میں ابھی جا رہا ہوں پھر انشاءاللہ ایئرپورٹ میں ملیں گے۔۔۔۔۔

خیر سے جاؤ بیٹے۔۔۔

وہ اس کے پشت کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

گھر میں عثمان نے بیل ہونے کے بعد سب کو کنوینس کروایا تھا کہ جو مرڈر کیس اس کے پیچھے لگا ہے۔۔۔۔وہ سب جھوٹ ہے بہت سارے قصے کہانیوں کو سنایا تھا اس نے۔۔۔۔

سب اس پر یقین بھی کر چکے تھے سوائے آریان کے عثمان اور اس کا باپ دونوں اس کو اس وقت پارٹی میں انٹر ہونے کا کہہ کہہ کے تھک چکے تھے مگر وہ تھا کہ ان لوگوں سے بات کرنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔باہر کی دنیا میں اس کا پہچان اس کے نام سے ہو رہا تھا۔۔۔۔لیکن جو نام اس سے جڑا تھا اس کی وجہ سے وہ اپنے نظروں میں خود کو گرا ہوا سمجھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ جو اللیگل بزنس کیس ابھی میڈیا پر اور کورٹ میں عثمان کے خلاف چل رہا تھا، کچھ سال پہلے اس کے بارے میں جان گیا تھا۔۔۔۔

بہت بار کوشش بھی کی تھی اشاروں اشاروں میں ان کو سمجھانے کی مگر وہ تو خود کو افلاطون خان سمجھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کو تو احسان مند ہونا چاہیے تھا کہ ابھی تک آریان نے اس کے خلاف نہ کچھ کہا تھا اور نہ کیا تھا حالانکہ پچھلے 15 دنوں سے اچھا خاصا نقصان ہو رہا تھا۔اس کا بزنس میں۔۔۔۔

سب لوگ جو اس کے ساتھ اٹیچ تھے وہ اس پر ٹرسٹ کرنے کرتے تھے ارسلان نام سے زیادہ آریان نام دنیا کے لیے گرنٹڈ تھا۔۔۔۔

آریان ارسلان کے نام کو ٹکڑوں میں بانٹنے والا اس کا اپنا دادا تھا اور اس نام سے اس شخص کو بے پناہ عشق تھا۔۔۔۔

اس کو اپنا نام پیارا تھا ہر چیز سے آریان ارسلان کے لیے نام اور فیملی اس کے زندگی کا تعبیر حیات ہے۔۔۔۔۔۔

##

مما آپ ایئرپورٹ کے لیے نکل جائے، میں وہاں پر سیدھا پہنچ رہا ہو، آپ میرا ویٹ مت کریں۔۔۔

وہ اس کو کال کر کے کہہ رہا تھا جو ابھی کسی ضروری کام کو سرانجام دینے کے لیے نکلا تھا اور وہ ضروری کام اس کے بزنس کا ایک بہت امپورٹنٹ میٹنگ تھا، جس کا ارادہ اس نے کچھ دیر پہلے کیا تھا۔۔۔۔

تم کب تک پہنچ جاؤ گے۔۔۔۔

اس کی ماں نے اس سے پوچھا جو گھر پر بیٹھ کر اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

آپ ڈرائیور سے کہہ کے ایئرپورٹ کے لیے نکل جائے اور اپنے میڈیکل رپورٹس اپنے ساتھ لے لیں ایسا نہ ہو اس بار بھی چھوڑ دے گھر پر۔۔۔۔

ابھی رکھ دیا ہے بیگ میں، میرا سب کچھ ریڈی ہے، میں بس نکل رہی ہوں، تمہارا ویٹ کر رہی تھی دو گھنٹے رہ گئے ہیں فلائٹ میں۔۔۔۔۔

گھڑی پر 12 بجے دیکھ کر وہ اس سے کہنے لگی۔۔۔۔ٹھیک ہے مما میں جہاں جا رہا ہوں وہاں سے اسلام آباد ایئرپورٹ 30 منٹس کے فاصلے پر ہے، میں جلدی ہونے کی کوشش کرتا ہوں آپ اپنا خیال رکھیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے اللہ کے امان میں جاؤ۔۔۔۔

وہ موبائل کو ڈس کنیکٹ کرنے لگا اور اپنے ڈرائیونگ پر فوکس کرنے لگا۔۔۔۔ تیز ڈرائیو کرتے ہوئے وہ جلد از جلد اپنے منزل پر پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔۔انٹرنیشنل لیول پر کنسٹرکشن کے کچھ کانٹریکٹس ملک کے بڑے بڑے کنسٹرکشن ایجنسیز کو دیا جا رہا تھا۔۔۔۔اس میٹنگ میں پاکستان کے بڑے بڑے بزنس مینز شامل تھے، شیراز احمد بھی یہاں پر آیا ہوا تھا۔۔۔۔سب کے سب میٹنگ روم میں بیٹھے تھے ابھی تک آریان نہیں پہنچا تا سب لوگ اپنے اپنے پریزنٹیشن اور پروپوزلز ڈسکس کر چکے تھے سوائے ایک نام کے جو ابھی تک پہنچا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور کتنا انتظار کروانا پڑے گا۔۔۔

انویسٹرز بیٹھ بیٹھ کے تنگ آ گئے تھے وہ ہاتھ میں پہنے ہوئے گھڑیوں کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔۔

ہر کوئی ایک دوسرے کے ساتھ سرگوشی کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

میٹنگ روم کا دروازہ کھلنے لگا، آریان پہنچ گیا تھا۔۔۔روم میں ہر کوئی اس کو دیکھنے کے لیے نظر اٹھا چکا تھا۔۔۔۔سب لوگ خاموش ہو گئے تھے وہ اپنے بلیک پینٹ کوٹ میں باروب شخصیت کے ساتھ سیدھا جا کے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جو وہاں اس کے لیے خالی پڑی تھی۔۔۔۔

اس کا اسسٹنٹ جو اس کا لیپ ٹاپ ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا سامنے پروجیکٹر کے ساتھ کنیکٹ کر کے، اپنے پریزنٹیشن کو سٹارٹ کرنے کے لیے، اس کو دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔

وہ آنکھوں کے اشارے سے اس کو یس کہہ چکا تھا۔۔۔۔

پروجیکٹر پر سامنے اس کا پریزنٹیشن چلنا شروع ہوا ہر کرسی سامنے اسی طرف مڑ گئی تھی۔۔۔۔

پہلے چار پانچ منٹ میں لوگوں کے چہروں کے ایکسپریشن بدل گئے تھے
۔۔۔وہاں پر ہر ایک شخص اس میں انٹرسٹ لینے لگا تھا۔۔۔پریزنٹیشن جیسے
جیسے آگے بڑھ رہا تھا وہاں پر بیٹھے انویسٹرز میں سے کوئی نہ کوئی سر ہلاتے ہوئے
ایک یقین کے ساتھ اس کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔
وہ اپنے محسوس سٹائل میں ابھی تک بغیر کچھ بھی کہے ان لوگوں کے ساتھ اپنا
پریزنٹیشن بے نیازی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ان لوگوں کا زیادہ وقت نہیں لیا تھا
اس نے۔۔۔۔
تقریباً 1413 منٹوں میں ایک شاندار آئیڈیا ان کے سامنے اے سے لے کر
زی تک اس نے ایک جینٹل پریزنٹیشن میں ایکسپلین کر دیا تھا۔۔۔۔۔
سب لوگ اپنے چیئرز سمیت واپس ایک دوسرے کے طرف مڑ گئے تھے۔۔۔
اس کو اب اپنی بات کا آغاز کرنا تھا، وہ اپنے رولنگ چیئر سے ٹیک ہٹائے ہوئے
اپنے ہاتھوں کو سامنے ٹیبل پر رک گیا تھا اس کے آستین کلائیوں تک پولڈ ہوئے
تھے۔۔۔۔۔

Thanks every one for waiting us..

وہ اپنے لیٹ آنے پر سوری کی بجائے اپنا جنٹل مین والا لینگویج یوز کر رہا تھا۔۔۔۔
اس کی بھاری مردانہ آواز ہر چیز پر بھاری ہو کے اپنا آخری مہر ٹونک رہی
تھی۔۔۔۔۔

As u watch everyone our presentation

اور وہ آئیڈیا جس پر ہم اپنا کام شروع کریں گے۔۔۔اس بار جو کنسٹرکشن
میتڈولوجی ہم یوز کریں گے وہ تھوڑا سا ان کنوینشنل ہے، جیسے کہ آپ سب نے
دیکھا اور تھوڑا سا ٹپ ٹاسک بھی ہو گا مگر نا ممکن نہیں ہے ہوپ سو آپ لوگوں
کو پسند آیا ہو گا ہمارا پروپوزل اور If you don't it's okay

جو ڈیزرونگ ہے یہاں پر، اس سے بہتر جو پریزنٹیشن کر چکے ہیں۔۔۔۔۔

Congratulation to them from my side...

اس نے تھوڑا سا بریک لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Anyone here something ask from me
about this presentation ---

we are here.....

اس نے ایک نظر تمام لوگوں پر دوڑایا اور اپنے ایک سائیڈ سمائل سے اپنے بات کو ختم کرنے لگا۔۔۔۔وہ ابھی خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔

جو رہی صحیح کثر باقی رہ گئی تھی اس کے باتوں نے پوری کر دی تھی۔۔۔۔

وہاں پر بیٹھا ہر بزنس مین جو ایک نامور شخصیت تھی اس سے متاثر نظر آرہا تھا حالانکہ وہ اندر سے اپنے اپنے کام کے ڈاؤن ہونے پر کچھ نہ کچھ حد تک اس سے جیلس بھی ہو رہے تھے۔۔۔۔

یہ انسان کی فطرت ہے جو چیز بھی سب سے زیادہ اچھا ہوتا ہے کہیں نہ کہیں " اس کی تعریف یا اس کی پسندیدگی ہماری باڈی لینگویج یا ہماری باتوں سے پتہ چل جاتا ہے "۔۔۔۔

مسٹر آریان آپ کے ساتھ کوئی ایسی فلو چارٹ ہے اپنے آئیڈیا کے بارے میں جس کو ہم دیکھ لیں اور ہمارے لیے ڈیسائڈ کرنے میں تھوڑا آسانی ہو جائے۔۔۔۔ایک انویسٹر جو سب سے زیادہ پارٹیسپیٹ کرنا چاہتا تھا وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یس اب کورس پر اس کو میں فردر ایکسپوزتب کروں گا۔۔۔۔جب مجھے بھی یہاں سے اپروول مل جائے۔۔۔۔

وہ سمائل کے ساتھ انکار کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ اپنے ویلیو کو بھی بڑھا رہا تھا۔۔۔۔

آریان آپ اچھے سے جانتے ہیں یہاں پر بیٹھا ہر ایک شخص اس اپورچونٹی کو مس نہیں کرنا چاہتا۔۔۔آپ اگر کوپریٹ کریں گے تو آپ کے لیے بھی اچھا ہو گا۔۔۔۔

ایک دوسرا انویسٹر اس سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تھینکس فار انفارمیشن بٹ میں ایسا نہیں کروں گا۔۔۔۔وہ متاثر ہونے والوں میں سے نہیں تھا۔۔۔۔

میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ یہاں جو ڈیزرونگ ہے ان کو یہی پروجیکٹ ملنا چاہیے۔۔۔۔

وہ اپنی بات سے ایک انچ بھی نہیں ہل رہا تھا۔۔۔چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے اپنے بات سے ہٹنے والوں میں سے نہیں ہے وہ۔۔۔۔

اگر دیکھا جائے تو اصل برینڈ کی پہچان بھی یہی ہوتی ہے اور یہ بات کسی شک اور شعبے سے بالکل صاف تھی۔۔۔۔

کہآریان ارسلان بزنس کی دنیا میں ایک الگ ہی برینڈ ہے اور نہ صرف برینڈ ہے بلکہ اس برینڈ کا ایمبیسڈر بھی ہے۔۔۔۔اس کی یہی اکڑ تو دنیا کے سامنے اس کا پہچان ہے۔۔۔۔

اس کے میرٹ ڈیمانڈ پر وہاں بیٹھے ہوئے لوگ خوش ہونے کے بجائے اور بھی پریشان ہو گئے تھے جانتے تھے کہ اس وقت تو میرٹ پر اس کا پریزنٹیشن روم کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔

Also with a plus point of this attitude and killing Aura.....

آریان کے انکار پر میٹنگ روم میں خاموشی ہو گئی تھی، سب کے سب لوگ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

وہاں پر بیٹھے انویسٹرز اور ججز جس کا فیصلہ انہوں نے کرنا تھا کہ یہ پروجیکٹ کس کمپنی کے سر کا تاج بنے گا، کون آگے جا کر تاریخ پر اپنے نام کو درج کرے گا، وہ

بھی آہستہ آہستہ بات کرتے ہوئے نظر آرہے تھے۔۔۔ساتھ ساتھ ٹیبل کے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگوں پر بھی نظر دوڑا رہے تھے اور ان سب نظروں میں سب سے زیادہ جو نظریں ختم ہوتی تھی وہ آریان پر تھی۔۔۔۔۔

بہت سارے لوگ اس کے لیے کئی دنوں سے تیاری کر رہے تھے ان کے چہروں سے یہاں پر پریشانی صاف ٹپک رہی تھی۔۔۔ہر کوئی اس کو لینے کا خواہشمند تھا۔۔۔

آریان بھی وہاں پر بیٹھا واپس چیئر سے ٹیک لگائے اپنے ایک ہاتھ کو منہ پر رکھ کے تمام صورتحال کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

آج بھی اس کے نیلے آنکھوں کو سیاہ لینز نے چھپا لیا تھا۔۔۔وہ آج بھی اپنے تیز نظروں سے صرف دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے سے کچھ بھی معلوم نہیں ہو رہا تھا اس نے کل شام کو اپنے طرف سے اپروول دینے کا سوچ لیا تھا۔۔۔۔

ججز کے درمیان بات آہستہ آہستہ کم ہونے لگی سب واپس سیدھے ہو کے سامنے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

یعنی کہ فیصلہ ہو چکا تھا درمیان میں بیٹھے ہوئے ایک جج نے اپنے دائیں بائیں ججز کو دیکھ کر بات کرنا شروع کیا۔۔۔۔

سب لوگ اس کے طرف متوجہ تو پہلے سے تھے اب کان بھی سننے کے لیے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

Guys thanks for showing your interest in this.....

لیکن ہم نے اس پروجیکٹ کو یہاں پر بیٹھے دو کمپنیز کو از کمبائن پروجیکٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔۔

جیسے کہ یہاں پر بات میرٹ کی ہو رہی ہے تو یہاں پر ہر ایک شخص جانتا ہے کہ آریان گروپ آف کمپنیز کی پروپوزل ٹاپ لسٹ پر ہے۔۔۔

ان کا آئیڈیا بالکل نیو ہے اور وہ بہت اچھے طریقے سے اس کو پریزنٹ بھی کر گئے ہیں لیکن یہاں پر ایک اور شخص بھی ہے جس کا آئیڈیا مسٹر آریان کی آئیڈیا سے میچ کر رہا ہے۔۔۔۔اس لیے ہم نے آریان ارسلان دا اونر آف آریان گروپ

آف کمپنیز اور شیر از احمد جو کہ پاکستان کے ون آف دا بیسٹ انسٹر کٹر ہے، ان کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔

آئی ہوپ آپ لوگوں کے لیے یہ فیصلہ فائدہ مند ثابت ہو گا۔۔

Congratulation to both of you.....

وہ جج خاموش ہو گیا تھا آریان اور شیر از دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔

ایک کانفرنس ٹیبل کے ایک سائیڈ پر بیٹھا تھا اور دوسرا دوسرے سائیڈ پر۔۔۔۔ ٹیبل کے ارد گرد باقی سب لوگ ان کے لیے تالیاں بجا رہے تھے حالانکہ وہ اندر سے پوری طرح غصے میں تھے۔۔۔۔

لیکن یہ ایک فارمل میٹنگ تھی اس جگہ تک پہنچنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھنا جانتے ہو۔۔۔۔۔۔

میٹنگ ختم ہونے لگا تھا سب اپنے اپنے چیئر سے اٹھنے لگے تھے ہر کوئی ایک دوسرے سے ہاتھ ملا رہا تھا، کوئی افیشل بات کر رہا تھا، ہر شخص یہاں پر اس میٹنگ کے دو نام ور بزنس پرسنلٹی سے مل رہے تھے اور اپنے اپنے راستے پر

واپس جارہے تھے۔۔۔۔ میٹنگ روم میں آریان اور شیراز رہ گئے تھے وہ دونوں قریب آنے لگیں۔۔۔۔

مجھے امید ہے ہمارا یہ پروجیکٹ ہمارے لیے خوشگوار ثابت ہوگا۔۔۔۔۔

شیراز آریان سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہنے لگا اس کی بات پر آریان ایک سائڈ سمائل کے ساتھ سر ہلانے لگا۔۔۔۔

سائیڈ والے ایک جج نے دونوں کو دیکھ کر مبارک باد دیا تھا، دونوں کے درمیان بس یہی دو لفظی مکالمہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

آریان تم فون کیوں نہیں اٹھا رہے۔۔۔۔

اس کی ماں اس کو بار بار کال کر رہی تھی مگر وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

فلائٹ میں 15 منٹ رہ گئے تھے اور یہاں پر سیکیورٹی اس کو آگے جانے نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔کورٹ میں عثمان کے خلاف جو کیس چل رہا تھا عدالت نے ارسلان فیملی کو آؤٹ آف کنٹری جانے پر بینڈ لگا دیا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے شوہر نعمان کو بھی کال کر لیا تھا مگر اس کو بھی آنے میں ٹائم لگ رہا تھا۔۔۔۔

اس کو پتہ نہیں تھا کہ عثمان کا صرف بیل ہو گیا ہے، دوسرا ریسٹرکشن جو ملک سے باہر جانے کا ہے وہ ابھی تک ان پر لاگو ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آریان ایئرپورٹ میں پہنچ گیا تھا۔۔۔۔اس کا پی اے بھی اس کے ساتھ آ رہا تھا وہ جلدی جلدی میں اپنی جگہ پر پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔۔اس کی نظر اپنے گھر کے گارڈز پر پڑی جو اس وقت عائشہ بیگم سے آئے تھے وہاں انہوں نے ایک جمگھٹا بنایا ہوا تھا

۔۔۔۔

وہ اپنے قدموں کو اس طرف گھمانے لگا۔۔۔۔۔

اس کی ماں وہاں پر ایک بینچ پہ بیٹھی تھی اس کو بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ ابھی تک یہیں پر بیٹھی ہے اور سیکیورٹی جہاز میں اس کو جانے نہیں دے رہی۔۔۔۔۔

آریان کو آتا دیکھ کر وہاں کے گارڈ سائڈ پر ہو گئے جو پہلے عائشہ بیگم کے ارد گرد کھڑے تھے۔۔۔۔

عائشہ بیگم نے چہرے پر ہاتھ رکھ کے نیچے دیکھتے ہوئے پریشان سی بیٹھی تھی۔۔۔اس نے آریان کو وہاں پر آتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

مما آپ یہاں پر ایسے پریشان ہو کے کیوں بیٹھی ہیں۔۔۔۔۔

وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

اس نے جلدی سے سر اٹھایا۔۔۔۔

بیٹا تم کہاں تھے، کب سے کالز کر رہی ہوں

تمہیں۔۔۔۔

آپ بتائیں یہاں پر کیوں بیٹھی ہے، آپ کو تو اس وقت پلین میں ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو مگر یہاں کی سیکیورٹی مجھے جانے نہیں دے رہی تھی اور تمہارا ابھی کچھ پتہ نہیں لگ رہا تھا، اس لیے میں پریشان ہو رہی تھی۔۔۔

اس کی بات سن کے اس کے ماتھے پر نسیں ابھرنے لگے۔۔۔۔۔

کیوں سیکیورٹی جانے نہیں دے رہی تھی اس نے سامنے گارڈز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے اس کو آنکھوں سے ہی مارنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

کہ تم لوگ کس لیے ہوا گر میری ماں اسطرح پریشان بیٹھی ہے۔۔۔۔

آپ ریلیکس کریں میں ابھی آتا ہوں۔۔۔

وہاں کسی سے بھی پوچھے بغیر وہ غصے میں سیدھا وہاں کے سیکیورٹی روم میں چلا گیا۔۔۔۔

ہیڈ سیکیورٹی آفس ایئرپورٹ میں لیفٹ سائیڈ پر تھوڑے فاصلے پر تھا، راہداری سے گزرتے ہوئے وہ سیدھا بغیر نوک کے آفس کے اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

Can you tell me why you didn't permit that one lady to the plan....

وہ سامنے ٹیبل پر دونوں ہاتھوں کو رکھ کے، جھکتے ہوئے، سکیورٹی مین کے آنکھوں میں، دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا جو اس آفت کے آنے پر بوکھلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

مسٹر آریان پلیز بی ریلیکس۔۔۔۔

وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اس سے کہہ رہا تھا جس کو وہ پہلے سے بہت اچھی طرح جانتا تھا۔۔۔۔

سیکیورٹی ہیڈ کے ریلکس کہنے سے اس پر کوئی اثر نہیں ہو، اوہ اسی طرح ہاتھوں پر اپنا سارا بوجھ ڈالیں ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھ کے، جکھتے ہوئے اس کے آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

مجبوراً اس کو وہ کوٹ نوٹس اس کو دکھانا پڑا۔۔۔۔

یہ دیکھیں اس نے دراز سے ایک لفافہ اس کے طرف بڑھایا۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر لفافے کو دیکھا اور چھیننے والے انداز میں اس سے لینے لگا

۔۔۔۔۔

اس میں صاف صاف لکھا تھا کہ ارسلان فیملی کے کسی بھی ممبر کو باہر جانا عدالت کی طرف سے منع کیا گیا ہے۔۔۔جب تک عثمان ارسلان کا کیس عدالت میں چل رہا ہے وہ بھی سیکیورٹی اور عدالت کے ساتھ ان کے فیصلوں میں کاپریٹ کرنے کی کوشش کریں۔۔۔۔

وہ سرد چہرے کے ساتھ پھر سے اسے دیکھنے لگا جیسے کہ اس سے کہنا چاہتا ہو کہ کوئی بھی چانس نہیں ہے۔۔۔۔۔

ہم مجبور ہیں مسٹر آریان۔۔۔۔ہاں اگر آپ جانا چاہتے ہیں تو جا سکتے ہیں کیونکہ ان دنوں آپ پاکستان میں نہیں تھے۔۔۔۔بس آپ کو اپنے لیے تھوڑا سا زحمت کرنا ہو گا، عدالت سے ایک پرمیشن لیٹر نکالنے میں اور اپنے فلائٹ کو نیکسٹ فلائٹ تک آگے بڑھانے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

I don't need of your suggestions

ہاتھ میں پکڑے کاغذ کو لفافے کے ساتھ جنجوڑتے ہوئے وہ وہاں سے کسی طوفان کی طرح نکل گیا۔۔۔۔اس نے اپنے پینٹ جیب سے موبائل نکالا اور کسی کو کال کرنے لگا ساتھ میں وہ آہستہ آہستہ اپنے قدموں کو بھی اٹھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو کیا تم بتا سکتے ہو کہ ایک کورٹ ریسٹرکشن کو ہٹانے میں کتنا ٹائم لگ سکتا ہے ۔۔۔۔

وہ اپنے افیشل بزنس لائر سے بات کرنے لگا تھا۔۔۔

یس سر کم سے کم ایک ہفتہ تو لگ سکتا ہے۔۔۔

آپ کو کچھ کام تھا۔۔۔۔۔۔

میں تمہیں ایک پک سینڈ کر رہا ہوں تھوڑی دیر بعد مجھے انفارم کر دو کہ تم اس کو ایک دن میں کر سکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔

اوکے سر آپ سینڈ کریں میں دیکھتا ہوں۔۔۔

وہ کال کو ڈس کنیکٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔

امریکہ کی نیکسٹ فلائٹ کب تک ہے۔۔۔

وہ اپنے پی اے سے پوچھنے لگا جو اس کے سائیڈ پر کھڑا تھا۔۔۔

سر اس فلائٹ کے بعد دو اور فلائٹس بھی امریکہ کے لیے 8 پی ایم اور 1 اے ایم کو نکلنے والے ہیں۔۔۔۔

یہ لو اور اس کے پکچرز میرے لائر کو بھیجو۔۔۔

لفافے اور کاغذ دونوں اس کے حوالے کر کے وہ ماں کے پاس واپس بینچ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

کیا ہوا آریان کیا کہہ رہے ہیں سیکورٹی۔۔۔۔

سوری مام ابھی فلائٹ پاسیبل نہیں ہے ہر ایئرپورٹ میں کورٹ نوٹیفکیشن سینڈ ہوا ہے۔۔۔۔

ہم پھر چلے جائیں گے، ابھی گھر چلتے ہیں ویسے بھی یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔آئے میں آپ کو گھر ڈراپ کرتا ہوں وہ اس کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے اس کے ساتھ اٹھنے لگا۔۔۔۔

وہ دونوں ایئرپورٹ سے باہر جانے کے لیے قدم بڑھانے لگے۔۔۔۔وہ جیسے اپنے گاڑی کے پاس پہنچ گیا نعمان صاحب بھی وہاں پر پہنچ گیا، دونوں نے اس کے کار کو دیکھا۔۔۔۔

آپ نے بلایا تھا انہیں۔۔۔۔

آریان نے ماں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں تمہارا تو فون نہیں لگ رہا تھا اس لیے میں نے فون کر دیا۔۔۔۔

میرا فون سائلنٹ پر تھا۔۔۔۔

اس کو اپنے باپ کا یہاں پر آنا اچھا نہیں لگا تھا

آپ بابا کے ساتھ جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ تینوں ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہے تھے اور آریان اس سے جانے کا پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تم بھی آؤں ہمارے ساتھ۔۔۔۔ کھا نہیں جائے گا تمہیں یعنی کہ وہ شوہر کے ساتھ جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کا شوہر پہنچ گیا تھا ان دونوں کے پاس۔۔۔۔

آپ جائیں ان کے ساتھ مجھے ابھی کچھ کام ہے، اس کو کر کے پہنچ جاؤں گا

۔۔۔۔۔

وہ باپ کو ایسے اگنور کر رہا تھا جیسے وہاں پر کوئی تیسرا ہی نہ ہو۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔

ڈنر پر میں تمہارا ویٹ کروں گی وہ اس کو فورس کرنا نہیں چاہتی تھی اس لیے جو جیسا چل رہا تھا اس کو ویسا چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

ایڈوکیٹ حمائل آپ کا کوئی گیسٹ آیا ہے، آپ کے آفس میں بیٹھا ہے۔۔۔
ایک ہیلپر نے کیبیٹیریا میں آ کے اسے کہا جو لنچ بریک پر کچھ دیر پہلے چائے پینے کے لیے آئی تھی۔۔۔۔

کیا مطلب ہے میرے آفس میں بیٹھا ہے آپ کیسے کسی کو بھی میرے آفس میں بھیج سکتے ہیں۔۔۔مجھے اس کے بارے میں نہیں پتہ آپ سیکیورٹی سے پوچھ لیں، انہوں نے مجھے آپ کو کہنے کا کہا تھا اور میں نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے آپ جائے۔۔۔

وہ اپنے چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے اپنے آفس کی طرف روانہ ہوئی۔۔۔
اس نے جیسے اپنے کیبنٹ میں قدم رکھا صوفے میں ایک ہینڈسم شخص پاؤں کو کراس کر کے بیٹھا ہوا تھا وہ گلاس وال سے باہر کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکیوزمی آپ کون مجھے نہیں یاد آج کا کوئی بھی اپوائنٹمنٹ رہ گیا ہے۔۔۔
وہ تو سمجھ رہی تھی کہ اس سے کوئی کلائنٹ ملنے کے لیے آیا ہے۔۔۔۔

آئی ڈونٹ نیڈ آف اینی اپوائنٹمنٹ، اینڈ بائی داوے کریکشن کیجئے میں آپ کا کوئی کلائنٹ نہیں ہوں۔۔۔۔

وہ اسی انداز میں بیٹھا ہوا اس سے کہہ رہا تھا۔۔۔ حمائل ابھی بھی ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے کھڑی تھی۔۔۔۔

مجھے اچھی طرح سے یاد ہے مسٹر کہ آپ میرے چچا کے بیٹے بھی نہیں ہیں اس لیے مہربانی کر کے جس کام سے آئے ہے وہ کرے۔۔۔

وہ اس کے آمنے سامنے صوفے پر بیٹھے ہاتھ میں پکڑے چائے سے مزے کے ساتھ ایک سپ لینے لگی۔۔۔

مجھے نہیں لگتا آپ کو یہ پروفیشن لینا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

وہ بغیر کوئی ایکسپریشن چہرے پر لائے ایک کے بعد ایک شوک دے رہا تھا آج حمائل کو۔۔۔۔۔

مجھے بھی لگتا ہے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، آپ یہاں سے ڈاکٹر کے پاس چلے جائے۔۔۔۔

اس کا موڈ خراب ہو گیا تھا اس کے منہ میں جو آیا وہ کہنے لگی تھی۔۔۔۔۔

بائے داوے آپ ہے کون ذرا انٹروڈیوس کروانا پسند کریں گے آپ۔۔۔۔
وہ اپنے کپ کو سامنے ٹیبل پر رکھ گئی،اس کے جھکنے سے اس کے بال بھی اس کے کمر سے گرنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

لگتا ہے آپ کو میرے بارے میں جاننے کی بہت جلدی ہو رہی ہے۔۔۔
وہ بغیر آنکھوں کو جھپکے اس پر نظر گاڑھے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔
اب کورس ہو رہی ہے آپ جیسا سامپل میں نے پہلی بار دیکھا ہے۔۔۔۔
اس کے دل میں جو تھا وہ اس کے سامنے کہہ گئی تھی حمائل نے تو کسی کے روب میں آنا سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ اس کے بات پر بہت دنوں بعد ایک جاندار قہقہ لگا گیا تھا۔۔۔۔
حمائل اس کو دیکھنے لگی تھی،اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر یہ شخص کیوں ہنس رہا ہے لیکن جو بھی تھا اس کی ہنسی بہت جان لیوا تھی وہ شخص اس کو ایسے حیران نظروں سے خود کو دیکھتے ہوئے سمجھ گیا تھا کہ اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔۔

آپ جانتی ہے ایڈوکیٹ میرے سامنے کسی نے بہت عرصے بعد، اس طرح سے صاف لفظوں میں، میرا تعریف کر دیا ہے، اس لیے آپ مجھے ایک نمونہ لگتی ہے۔۔۔۔

وہ اس کی بات پر خاموش ہو گئی تھی، یعنی کہ مجھے چھوڑے اپنے بارے میں کچھ بتائیں۔۔۔۔۔

اچھا اوکے آپ کے تجسس کو ختم کرتے ہیں۔۔۔۔

وہ سر کو تھوڑا نیچے کر کے اشارہ کرنے لگی کہ بولو بھی اب۔۔۔۔

ائی ایم آریان ارسلان ائی تھنک اٹس انف یا پھر میں کہوں کہ جس کیس کو آپ لڑ رہی ہے جس کے خلاف وہ میرے دادا ہیں، اب تو کسی اور انٹرو کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

اووو۔۔۔۔۔۔اسنے ہونٹوں کو گول شیپ میں کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔

صوفے سے وہ اٹھنے لگی۔۔۔۔ تھوڑا سا سائیڈ سمائل چہرے پر سجائے وہ اس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

مجھے سمجھ جانا چاہیے تھا کہ آپ جیسا شخص اسی کرپٹ خاندان سے ہو سکتا ہے۔۔۔۔

اور اس بات سے اس وہ اس کا دماغ گھما چکی تھی اس کے خاندان کے نام پر اس کے سر کے تار سپارک کرنے لگے تھے۔۔۔۔۔

آپ کو تھوڑا مینرز سیکھنے کی بھی ضرورت ہے۔۔۔۔آریان اسکو اسکے ایک ایک خامی حفظ کروا رہا تھا۔۔۔۔۔

آریان اپنے ہاتھ کا مٹھی بنائیں، پہلے والے ایکسپریشنز کو چہرے سے مکمل طور پر ڈیلیٹ کر کے سرد مہری سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

اور اسی طرح کرس کراس انداز میں صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر آریان مجھے سبق پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔اگر اتنا شوق تھا آپ کو سکھانے کا تو کچھ اپنے دادا کو بھی سکھا دیتے۔۔۔۔

برداشت نام ختم ہو چکا تھا اسی شخص کے اصلیت جانے کے بعد اس کا غصہ سر چڑھ کے بول رہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ سکھائے گی ابھی میرے دادا کو سبق۔۔۔۔ویسے بھی آپ جیسی بد تمیز اسے اچھی طرح سمجھا سکتی ہے۔۔۔۔۔

اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا اور آریان اس کو مزید تپ دلانے میں لگا ہوا تھا

۔۔۔۔

اس بار آپ کے اس سو کالڈ دادا نے آپ کو مجھے ڈرانے کے لیے بھیجا ہے، کہے اس سے کہ میں تو چھوڑنے والی نہیں ہوں اس کو۔۔۔

وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگی جیسے خود کو کمپوز کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔۔

امپریسو۔۔۔۔۔۔تو آپ کو ڈرانے کے لیے میرا دادا بھی آیا تھا۔۔۔۔۔اس کو سوچ کر ہنسی آ رہی تھی کہ یہ چھوٹی سی لڑکی کتنوں کو نچوا رہی ہے۔۔۔۔

آپ جائیں یہاں سے میرا بالکل بھی مزید اور ارادہ نہیں ہے اپنے ٹائم کو ویسٹ کرنے کا۔۔۔۔

آپ تھوڑا پانی پی لیں ایڈوکیٹ غصہ آپ کے صحت کے لیے اتنا اچھا نہیں ہے۔۔۔۔

وہ کھڑے ہو کے اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے اس کے سمارٹ باڈی پر طنز کر رہا تھا اور کرنا بے چاہیے تھا اس کے سامنے کھڑے ہو کر وہ چھوٹی سی نازک ڈول لگ رہی تھی۔۔۔

اس کے اس بات پر وہ اس کو کوئی جواب نہیں دے گئی تھی۔۔۔۔وہ خاموش تھی لیکن دوسری طرف سے آریان اس کے منہ سے کچھ سننے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں کہہ رہی تھی بس اس کو دیکھی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے کورٹ سے ایک انویلف نکالنے لگا۔۔۔۔

ویل اس پیپر پر سائن کر لیں،۔آئی نیڈ آف دز۔۔۔۔

وہ ٹیبل پر سے اسکور کھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اگر میں نہ کروں تو، وہ اس کے آنکھوں میں چیلنجنگ انداز سے دیکھ رہی تھی ابھی جیسے کہ وہ اس کو یقین دلانا چاہ رہی ہو کہ میں تم سے نہیں ڈرتی۔۔۔۔

آریان اسکے پوچھنے پر مسکرایا تھا، تو پھر اس پر سائن کرنے کے لیے مجھے آپ کو سرپرائز کرنا پڑے گا۔۔۔وہ مزید دو قدم اس کے قریب ہوتے ہوئے وارن کرنے لگا مگر اپنے سٹائل میں۔۔۔۔۔۔۔

آپ مجھے جانتے نہیں ہیں مسٹر آریان ورنہ آپ کبھی بھی مجھے اس طرح وارن نہیں کرتے۔۔۔۔

وہ ٹیبل سے لفافہ اٹھانے لگی اور اس کو کھول کر دیکھنے لگی۔۔۔

اس نے ایک نظر آریان کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا اور بغیر ایک منٹ بھی ضائع کیے بغیر لفافے کے اندر کاغذ سمیت کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے وہ اسکو ہوا میں اڑانے لگی۔۔۔۔

اس کے آنکھوں میں ڈر نام کا لفظ بھی معلوم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

ہو گیا ابھی آپ جائیں، مجھے امید ہے آپ پھر میرے آفس کا رخ نہیں کریں گے

۔۔۔۔

وہ اس کو بغیر کچھ کہے سرد نظروں سے دیکھ رہا تھا، اتنا تو وہ بھی جان گیا تھا کہ یہ لڑکی نہیں ہے ٹیڑھی ہڈی ہے۔۔۔۔۔

ارے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں مسٹر آریان آپ نے کہا تھا نا کہ میرے جیسا نمونہ آپ نے نہیں دیکھا۔۔۔۔

وہ اسکے الفاظ سے اسکو مار رہی تھی اور وہ اس کے بات پر مسکرا رہا تھا

وہ ایک قدم اس کے قریب ہوا، ایک قدم مزید قریب ہوا اور پھر وہ مزید قدم، قدم پر اس کے قریب ہوتا گیا۔۔۔

حمائل اس کے ہر ایک قدم پر پیچھے جا رہی تھی وہ فاصلہ جو حمائل بنا رہی تھی آریان اس کو ختم کر رہا تھا۔۔۔

اس کی ہیل ٹیبل سے ٹکرا گئی۔۔۔

وہ گرنے والی تھی کہ آریان نے اس کو کمر سے پکڑ لیا۔۔۔وہ ابھی اس کے باہوں میں جھول رہی تھی۔۔۔

آریان اسکے اوپر جھکا ہوا تھا اسکے منہ میں جو زبان چل رہا تھا اب وہ چلانا بند ہو گیا تھا۔۔۔

خیال سے ڈارلنگ ابھی گر جاتی تو میں شیورٹی سے کہہ سکتا ہوں کہ ایک مہینے تک تم اٹھنے والی نہیں تھی۔۔۔۔

وہ اس کے بہت قریب تھا، اس کے بات کرنے سے اس کے گرم سانسیں اس کے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا آپ تو چھپ ہو گئی ہے، آپ کچھ کھ رہی تھی، چلو بتاؤں ابھی میں ایسے بہت غور سے سن رہا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیومی، آہستہ سے وہ اس کو چھوڑنے کا کہنے لگی اس کی باتیں دم توڑ گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر پہلے جو دبدبہ اس کے الفاظوں میں تھا وہ کہیں پر چھو منتر ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اریو شورو وہ اپنا ایک آئی بروا چکانے لگا۔۔۔۔

اس کے پیچھے شیشے کا ایک بہت بڑا ٹیبل تھا اگر وہ اس کو چھوڑ لیتا تو سیدھا اس کا ہسپتال میں وزٹ کرنا ضروری تھا۔۔۔۔

چھوڑ دوں وہ پھر سے پوچھنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ اس کو کوئی جواب نہیں دے رہی تھی، اس کا سٹرانگ مردانہ کلون اس کے حواس پر چھا رہی تھی، اس نے ایک جھٹکے سے اس کو سیدھا کر دیا،

اس کے بال سارے کے سارے اس کے کندھوں پر سامنے آ گئے....اس کے چہرے کا ہر ایک نقش وہ بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کا ہاتھ ابھی بھی اس کے کمر پر تھا، دونوں ابھی کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

ہاتھ ہٹائیں وہ اس کے آنکھوں میں دیکھنے لگی، واپس وہ اپنے ٹون میں آ گئی تھی۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ کو آسانی سے بات سمجھ میں نہیں آتی، اب تو کچھ کمپلیکیٹ کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔

وہ اس کے کمر سے ہاتھ کو بغیر ہٹائیں اس کو مزید قریب کرنے لگا، آریان نے پورے کا پورا اسے چھپا لیا تھا اپنے وجود کے سامنے۔۔۔۔۔۔۔

پیچھے سے کوئی بھی اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔اس کے منہ کو اس کے اس بے باکی پر تالا لگ گیا تھا۔۔۔۔

وہ جو کہنا چاہ رہی تھی وہ اندر دم توڑ رہی تھی، دونوں ایک دوسرے کے آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔بغیر پلکوں کو ہلائے ایک ہی نظر میں، ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس کو سٹیچو کر دیا ہو۔۔۔۔

اااآپ ددوررہھہو جائے۔۔۔۔۔

وہ اٹک اٹک کے کہہ رہی تھی اور اپنے نظروں کو ادھر ادھر گھما بھی رہی تھی،

وہ اپنا کنڑول پھر سے کھونے لگی تھی۔۔۔۔

پتہ نہیں وہ اس کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

اس نے جیسے ایک نظر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔اس میں کچھ عجیب سا دکھ گیا تھا اسے۔۔۔۔کچھ ایسا انوکھا، کچھ جان لیوا، کچھ چرایا ہوا، کچھ لٹایا ہوا، کچھ چھپایا ہوا، کچھ بہت خالص، کچھ بہت گمبھیر، کچھ بہت الجھا ہوا، مگر کیا اس سے پہلے وہ اس کو سمجھ لیتی آریان نے ایک آئی ونک کر کے اس سے دور ہو گیا اور باہر کے طرف قدم اٹھانے لگا۔۔۔۔

اس نے جیسے اسے چھوڑا دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے وہ جلدی سے دوسری طرف چہرہ موڑنے لگی اور اپنے چہرے پر اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیرنے لگے۔۔۔۔وہ اس نہ معلوم سحر کے چکر سے نکلنے لگی
تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس کو خود پر غصہ آ رہا تھا کہ وہ ایسے بیہیو کیوں کر رہی تھی۔۔۔اس کے سامنے کشنز پڑے تھے صوفے میں وہ ایک ایک کشن کو زمین پر پھینک رہی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے اندر کہ بڑا اس کو اس پر نکالنا چاہ رہی
تھی۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کہاں کہاں سے آ جاتے ہیں۔۔۔بلڈی، ایڈیٹ، یو چیف، باسٹرڈ، ہر ایک گالی سے وہ ایک ایک چیز نیچے گرا رہی تھی۔۔۔۔

صوفوں کے کشنز ختم ہو گئے تھے گرانے کے لیے، اس نے ایک بار پھر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرے سامنے کو چہرہ موڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کسی کے ساتھ ٹکراتی پھر سے، وہ صوفے پر ہاتھ رکھنے لگی۔۔۔ آپ تو گئے تھے۔۔۔۔

اس کی گالیاں سن کے اور ایک ایک کشن کو نیچے گراتے ہوئے آریان اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔اس کے گال شرم اور غصے سے سرخ ہو گئے تھے، زندگی میں پہلی بار اس کو ایسا اکورڈ سچویشن کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا، اس لیے اس کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس کو کیسے ہینڈل کیا جائے۔۔۔۔۔۔۔

ویسے آپ گالیوں میں دوسری پارٹی کو اچھی طرح کمپیٹ کر سکتی ہے۔۔۔۔

اس کے اس بات پر وہ شرمندہ ہو کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی، بغیر کوئی جواب دیے وہ اس کو دیکھے بغیر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آریان نے دل میں مان لیا تھا کہ یہ لڑکی اینجل لگ سکتی ہے، اگر اس کا منہ بند رہے تب نا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ بھی جائیے ابھی ذرا۔۔۔۔

سارا موڈ خراب کر دیا آپ نے۔۔۔۔

دوبارہ میرے آفس میں نہیں آئے گا۔۔۔۔۔یہ سب کچھ سیکنڈز میں ہو گیا

۔۔۔۔۔

اس کا موڈ واپس مکمل طور پر اپنے اور یجنل ٹون میں ریزونیٹ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔وہ اس کو خود پر پھر سے حاوی کرنا نہیں چاہ رہی تھی۔۔۔۔آریان اس کے اس انداز پر حیران ہو گیا تھا۔۔۔

وہ مان گیا تھا کہ میڈیا ایسے اس کے بارے میں بات نہیں کر رہی، یہ سامنے کھڑی لڑکی دبنے والی چیز نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کو دیکھ کے ایک ایک قدم باہر کے طرف پیچھے سے لے رہا تھا، اس بار حمائل بھی اس کو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتا۔۔۔

مسٹر آریان، حمائل اس کو آواز دینے لگی،

اس کے دماغ میں کچھ آیا تھا، وہ جو مڑنے لگا تھا اس کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

وہ اسی طرح اپنی جگہ پر کھڑی تھی۔۔۔۔۔

گھر پہنچ کر میری طرف سے آپ کو سرپرائز ملے گا۔۔۔۔۔اس کا پہلے والا ایٹیٹیوڈ مکمل طور پر بحال ہو چکا تھا، اس کی آنکھوں میں اس وقت کچھ تھا جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔۔۔

سر کو ہلاتے ہوئے وہ اس کی سرپرائز کے لیے ریڈی ہوا تھا اگر وہ بات سرپرائز کی کر رہی ہے، تو اس کا

مطلب تھا کچھ تو خاص تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

ابا حضور آپ نے ایڈوکیٹ حمائل کا فائل دیکھ لیا ہے۔۔۔۔

سہ پہر کا وقت ہو رہا تھا وہ دونوں تھرڈ فلور پر ہوا کھانے کے لیے اوپر آ گئے تھے۔۔۔۔۔۔

نہیں دیکھا میں نے، ابھی اسٹڈی میں ویسے پڑا ہے۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں ایڈوکیٹ حمائل کون ہے، کس کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔۔

ہمیں اس سے کیا ہے کہ کس کی بیٹی ہے۔۔۔۔

خون تو میرا گول چکی ہے وہ مٹھی بھر کی لڑکی۔۔۔وہ بے پروائی سے کہنے لگا۔۔۔۔۔

ابا اس کا ہم سے تعلق ہے۔۔۔۔

نعمان تھوڑے وقفے کے بعد بول پڑا، وہ اس کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا، وہ خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔ عثمان اسی طرح جواب لینے کے لیے منتظر اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ابا حضور ایڈوکیٹ حمائل ماہ رخ نغمہ ارسلان کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔۔

اسے لگا کہ اس نے کچھ غلط سنا مگر اس نے جو سنا تھا وہ صحیح تھا، اس کو وقت کا پہیہ گھوما ہوا لگ گیا تھا، روشنی کے رفتار سے یادوں کی تصویریں اس کے سامنے سے گزر گئے تھے۔۔۔۔۔

کیا کہا تم نے پھر سے کہو۔۔۔

وہ پوری طرح سے اس کے طرف گھومتے ہوئے اپنے خوش فہمی کو یقین میں بدلنے کے لیے پوچھنا چاہ رہا تھا۔۔۔اس کو اپنے کانوں پر بھی یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

ابا حضور! آپ نے صحیح سنا ہے حمائل آپ کی پوتی ہے، میری بانجی ہے، آپ کی بیٹی نغمہ کی بیٹی ہے، ہمارے خاندان کا خون ہے، اس کا ہم سے تعلق ہے، ارسلان خاندان سے تعلق ہے، اس کا یہاں کے ہر ایک شخص سے ایک رشتہ نکل رہا ہے ابا جان۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب آتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

خوش فہمی دور ہو گئی تھی اس کی آنکھیں معمول سے زیادہ کھل گئی تھی۔۔۔۔

تم نے چان بین صحیح سے تو کیا ہے، تمہیں یقین ہے کہ وہ نغمہ کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں ابا حضور آپ اگر وہ فائل دیکھ لیتے تو آپ کو پتہ چل جاتا۔۔۔۔

اس کو یاد آنے لگا کس طرح سے انور نے اس کی وجہ سے اس کو ذلیل کیا تھا کیسے ہر معاملے میں اس کے لیے رکاوٹ بنا ہوتا تھا، صرف اس کی بھاگنے کی وجہ سے اور اب اس کی بیٹی اس کے لیے گلے میں پنسی ہڈی کی طرح ہے، جس کو وہ نہ اگل سکتا ہے اور نہ کھا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

اپنی ماں کی طرح یہ بھی کسی سے کم نہیں ہے، وہ تلخی سے نعمان کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔۔

اس کے چہرے پر نفرت دکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

دل تو کرتا ہے دونوں ماں بیٹی کو زندہ زمین میں دفن کر دوں، اس کا نفرت اتنے سالوں بعد بھی کم نہیں ہو رہا تھا، آج بھی نعمان خاموش تھا باپ کے سامنے، کب آخر کار یہ شخص بولے گا۔۔۔۔۔

کتناوقت گزر گیا تھا، یہ باپ تو مجھے نہیں لگ رہا تھا، آج اس کو صرف یہ یاد تھا کہ وہ بھاگ گئی تھی، اس بات کا ذکر بھی نہیں کر رہا تھا وہ کہ کس وجہ سے بھاگ گئی تھی۔۔۔۔

وہ یہ بھول بھی گیا تھا کہ جس کے ساتھ وہ اسے باندھنے جا رہا تھا وہ ایک ایسا شخص تھا، جس نے اس سے پہلے ایک بیوی کو ڈائیورس دے دیا تھا، اس سے عمر میں دگنا بڑا تھا، اس کی رپورٹیشن بھی کچھ خاص اچھی نہیں تھی مگر اس کے ساتھ پیسہ تھا، ایک ایسا ہتھیار جو سب کچھ کرنے اور چھپانے پر پردہ ڈالنے کے لیے کافی تھا، نام تھا کہ چیزوں کو بدلنے کی صلاحیت رکھ سکتا تھا اور طاقت تھی کہ گرے ہوئے کو اپنے پیروں پر کھڑے اور کھڑے ہوئے کو منہ کے بل گرانے کی ہمت رکھتی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہے یہ پیسہ، کیا نشہ ہے اس کا جو بچوں کو ماں باپ کا نہیں چھوڑتی اور ماں باپ کو بچوں کا نہیں مگر پھر بھی اس کو حاصل کرنے کے لیے ہر شخص دوڑ لگاتا ہے کیا سچ کہا ہے کسی نے۔۔۔۔۔۔

"کہ اس کاغذوں پر بکتی ہے وفائیں سب کی"

یہاں پر بھی، آج بھی اتنا عرصہ بیتنے کے بعد بھی وہ باپ کہیں بک گیا تھا۔۔۔۔
خونی رشتے بھی اناؤں کے نظر ہو گئے تھے اناؤں کی دیواریں دن بدن ایسے بڑھ
رہے ہیں، مضبوط ہو رہے ہیں, قلعوں میں تبدیل ہو رہے ہیں, اس کے سائے
محبت اور اس خلوص کے نور اور روشنی کو اندر آنے سے روک رہی ہے, وہ روشنی
جو اناؤں کے سنگین راتوں کو پر نور کر سکتی ہے, وہ راستے بند کر دیے ہیں ہم نے
خود, اس قلعوں کو فلک بوس کر دیا ہے, اتنا بلند کر دیا ہے کہ روشنی کے کرنوں کو
ہم جیسے زمینی انسانوں کی طرح ماتے کو ٹیکنا پڑتا ہے, اتنا جھکنا پڑتا ہے کہ وہ اپنے
گرمائش کو مات دیتے ہیں اور وہ اپنی نور کو کھو جاتے
ہیں۔۔۔۔۔۔

جو گزاری نہ جا سکی ہم سے
ہم نے وہ زندگی گزاری ہے

اک محبت کے غم نے عمر بھر

ہم کو ہر غم سے بے نیاز کیا

کیا بتائیں کہ چاہتوں کا عذاب
ہم پہ کیا کیا زمانہ گزرا ہے

ہم سے پوچھو وفا کے صحراؤں میں
کتنا دشوار کارواں لے جانا

ہم نے آنکھوں میں خواب رکھے تھے
اور خوابوں میں زندگانی تھی

ہم کو دنیا نے یہ سکھایا ہے
کیسے جیتے ہیں زندگی والے

اب کسی سے کوئی گلہ کیا ہو
جب کہ خود سے ہی بد گمانی ہے

ہم نے دنیا کو چھوڑ کر جاناں
اپنی دنیا بسائی ہے ہم نے

اب نہ کوئی امید باقی ہے
دل کو اب تک وہی گماں ہے مگر

ہم نے سوچا تھا اک زمانے میں
غم سے چھٹکارا پا ہی جائیں گے

کیا بتائیں کہ زندگی اپنی
کس طرح ہم نے گزار دی جاناں

جو گزاری نہ جا سکی ہم سے
ہم نے وہ زندگی گزاری ہے

(جون ایلیا)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##########$##########

تم کب تک پہنچ رہے ہو آریان, میں نے کھانا لگا دیا ہے، تمہارا ابھی بھی کوئی پتہ نہیں لگ رہا۔۔۔

بس آگیا مام۔۔۔۔

کہاں پر ہو مجھے تو نہیں دیکھ رہے، وہ سوچ رہی تھی کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔۔۔

اپنے پیچھے دیکھے۔۔۔۔

اس کے پیچھے تھوڑے فاصلے پر کھڑا تھا وہ۔۔۔۔

اس نے جب آریان کو کال کیا تو وہ اپنے کار کو پارک کر کے گھر میں پہنچ گیا تھا، عائشہ بیگم نے کان سے موبائل کو ہٹایا اور اس کو دیکھنے لگا وہ اس کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور اسی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

آپ نے تو کھانا لگایا ہے۔۔۔

وہ ڈائننگ ٹیبل کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا اور اس کے کندھوں پر ہاتھ پھیلانے لگا

ہاں بس لگ گیا ہے تم آؤں میں بس کچن میں ایک نظر دیکھ کر آتی

ہوں۔۔۔۔

مام چھوڑے سب کچھ، آپ آئے اتنے سارے ملازم ہیں، کر لیں گے۔۔۔ وہ اس کو اپنے ساتھ ڈنر ٹیبل پر لے جانے لگا، اس کے لیے کرسی کو سیٹ کر کے اسے بٹھایا اور خود بھی دوسرے طرف بیٹھ گیا۔۔۔۔

آج ڈنر پر صرف وہ دونوں تھے۔۔۔

کیا بات ہے ماما آج ڈنر پر نا بابا ہے اور نہ دادا جان

ہاں بیٹا جی نئی کہانی بن گئی ہے، تم آرام سے بیٹھو کھانا کھالو، آج تو ابا جان کمرے سے نکلنے والے نہیں ہیں اور میرے شوہر نامدار بھی باپ کے ساتھ ہمیشہ کی طرح غم منانے میں پورا ساتھ دے رہے ہیں،

وہ اس ٹینس ماحول کو تھوڑا خوشگوار بنانے کی کوشش کرنے لگی، گھر میں ویسے بھی ان دونوں کا ایک دوسرے سے لگتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ویسے ماما آپ کے شوہر مجھے اس بات پر بہت غصہ دلا رہے ہیں وہ ایسے کہہ رہا تھا، جیسے اس کے ماں کا شوہر اس کا کچھ نہیں لگتا۔۔۔۔۔

وہ ہر صحیح غلط میں دادا کے ساتھ ہوتے ہیں بابا کی وجہ سے دادا جان بھی ہر کام پورے آب وتاب کے ساتھ کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑو بیٹا وہ اس کے باپ ہے ہم منع نہیں کر سکتے

آپ بھی کچھ نہیں کہہ رہی ڈیڈ کو، ہر وقت باپ کے ساتھ بیٹھا ہوتا ہے اگر باپ اتنا ہی عزیز تھا تو شادی نہیں کرتے۔۔۔۔

میں نے آپ کے ساتھ اتنے دنوں سے نہیں دیکھا انہیں۔۔۔۔۔۔

بس کرو بیٹا اگر شادی نہیں ہوتی تو تم بھی نہیں ہوتے۔۔۔۔۔اللہ کے کاموں میں ٹانگیں مت اڑاؤں۔۔۔۔۔ کھانا کھالو وہ اس کے پلیٹ میں بریانی ڈالنے لگی۔۔۔۔اس کی باتوں پر وہ اپنے دانتوں کو دکھا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ شوہر اور بیٹے کے درمیان اسی طرح آجاتی تھی ایک مضبوط عورت کی طرح جو رشتوں کو توڑنے نہیں دیتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے بتایا نہیں کیا کہانی ہوئی ہے ابھی وہ دونوں کیوں کھانے پر نہیں آرہے

۔۔۔۔۔۔۔

وہ بریانی کو چمچ اور کانٹے سے کھاتے ہوئے پھر سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

کہانی یہ ہے کہ جو ایڈوکیٹ ابا جان کے خلاف کیس لڑ رہی ہے وہ ہماری رشتہ دار نکلی۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔۔

وہ ابھی بھی نہیں سمجھا تھا اس نے تو ایسا کچھ بھی نہیں سنا تھا لیکن ایڈوکیٹ کے نام پر اس کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

مطلب یہ کہ ایڈوکیٹ تمہاری کزن ہے،اس کا لقمہ گلے میں پھنس گیا تھا ۔۔۔۔سامنے گلاس سے پانی کا ایک گھونٹ لے لیا اس نے اور اپنے منہ کو نیفکن سے صاف کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے، وہ خود سے کہنے لگا اس کو یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

میرے بیٹے ایسا ہوا ہے اسکی ماں نے اسے دیکھا۔۔۔۔ایڈوکیٹ تمہاری پھپھو نغمہ ارسلان کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔اباجان کو بھی علم نہیں تھا،اس کو بھی آج معلوم ہوا ہے اور ویسے بھی باقی کا قصہ تو تم جانتے ہو۔۔۔۔۔تم کھانا تو کھالو،اس نے سفون اور فورک کو فلیٹ میں رکھ دیا تھا۔۔۔تمہاری بھوک کیوں مر گئی ہے۔۔۔۔

اس کو نہ کھاتے ہوئے وہ کہنے لگی۔۔۔۔

نہیں مام میں نے کھالیا۔۔۔۔

اس کو یاد آیا تھا حمائل کا، وہ اس سب کے بارے میں جانتی تھی اس لیے سرپرائز کا کہہ رہی تھی

تو یہ تھا تمہارا سرپرائز ایڈوکیٹ حمایل ماہ رخ۔۔۔وہ اپنے خیالوں میں اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا تھا۔۔۔

آج پہلی بار ایک لڑکی نے اس کو شوک دیا تھا۔۔۔۔۔۔

اچھا تھا تمہارا سرپرائز چھوٹے پیکٹ، آج تو تم نے سچ میں بڑے دھماکے کر دیے

اس کو سوچتے ہوئے اس کے ہونٹ پھیلنے لگے۔۔۔۔۔۔

تم کہاں کھو گئے ہو آریان، کھانا بھی صحیح سے نہیں کھایا۔۔۔۔۔۔۔

نو ماما میں نے کھا لیا آپ بس مجھے ایک سٹرانگ چائے کا کپ بھیج دیجیئے۔۔۔۔۔

وہ اس کو پیچھے سے ہگ کر کے گڈ نائٹ کہہ کے اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا

۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد عائشہ بیگم بھی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی، ملازم واپس برتن اٹھانے لگے عائشہ بیگم نے ساجدہ کو آریان کے لیے چائے کا کہہ گئی تھی۔۔۔

وہ اوپر کسی کو حمائل کے بارے میں ڈیٹا نکالنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔۔

کچھ دنوں بعد عدالت میں پھر سے پیشی ہونے والی تھی،اس کی ماں آج بھی اس کورٹ نوٹیفیکیشن کی وجہ سے رہ گئی تھی اور ابھی تو ایک نیا رشتہ بھی نکل آیا تھا۔۔۔۔

اب تو اسکے بارے میں سب کچھ نکالنا بنتا تھا۔۔۔۔اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ وہ نغمہ ارسلان کی بیٹی ہے مگر اس کا باپ کون ہے جس نے اس جیسی شیرنی کو جنم دیا ہے

۔۔۔۔۔۔۔

وہ سچ میں جاننا چاہتا تھا ابھی اس کے بارے۔

میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار آریان کسی لڑکی سے امپریس ہوا تھا اور وہ لڑکی تھی حمائل ماہ رخ۔۔۔۔۔

##

سوری ماما آج تھوڑا لیٹ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

شام کے ساتھ بج رہے تھے حمائل ابھی آفس سے آگئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

تین چار بار تو نعمہ نے کال کر کے لیٹ ہونے کا پوچھ بھی گئی تھی مگر وہ کام ہے کا کہ کے فون بند کر لیتی تھی۔۔۔۔۔۔

ابھی شیر ازاور نغمہ دونوں لان میں بیٹھے تھے وہ سیدھا باہر سے آ کے بغیر کپڑے چینج کیے ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیٹ کیوں ہوئی تھی بیٹا، خیریت تھی۔۔۔۔

سب خیریت تھی بابا، بس آج کام زیادہ تھا تھوڑا۔۔۔۔

آپ بتائیں کیا ہوا ہے آپ کے پروجیکٹ کا۔۔۔۔۔

اچھا ہوا، میرے علاوہ ایک اور بزنس مین کے ساتھ ایزاے کمبائن پروجیکٹ کام شروع ہونے والا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو اچھا ہے آپ پر بھی زیادہ برڈن نہیں پڑے گا۔۔۔۔وہ تھکی ہوئی تھی اس لیے اس نے چیئر کے ساتھ ٹیک لگا لیا تھا، اس نے نغمہ بیگم کو دیکھا آج وہ ان دونوں کے درمیان کچھ نہیں کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ماما، اس کے پکارنے پر بھی وہ اسے کچھ نہیں کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آپ کیوں خاموش ہو سب خیریت تو ہے یا پھر میرے لیٹ آنے کی وجہ سے ناراض ہے۔۔۔۔

وہ ابھی خاموشی سے بس اس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔یعنی کہ یہی بات ہے۔۔۔۔۔

جب جانتی ہو تو عمل کیوں نہیں کرتی۔۔۔۔آخر کار وہ بول ہی گئی۔۔۔۔۔۔

ماما سوری تو کر لیا ہے، آپ کیا چاہتی ہے آپ کے سامنے کان پکڑ لوں۔۔۔۔

نعمہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کسی طرح سے حمائل کو اس کیس سے الگ کر دے۔۔۔۔

کبھی کبھار ایسے دیر تو ہو جاتی ہے آپ اچھی طرح جانتی ہے۔۔۔۔

وہ اسکی ناراضگی کو ختم کرنے کے لیے صفائیاں دے رہی تھی۔۔۔۔۔

بیٹا آپ کی ماما آج کل ہر بات پر آپ سے ناراض ہوتی رہے گی، اس لیے بہتر ہو گا کہ تم ہر صبح شام ماں کو منانے کے لیے ذہنی طور پر تیار رہو۔۔۔۔۔

نغمہ بیگم شوہر کے طنز پر اس کو گھورنے لگی وہ ابھی بھی کچھ نہیں کہہ رہی تھی

۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہے ہیں ڈیڈ، میں ابھی بھی بہت تھک گئی ہوں اس طرح تو میرے لیے بہت مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔۔

وہ رونے والی شکل بنائے باپ سے شکوہ کر رہی تھی کہ ابھی آپ کچھ مدد کر لوں

۔۔۔۔۔

ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے حمائل، تمہارا باپ ہر وقت بس طنز کرتا رہتا ہے

۔۔۔۔

شیراز صاحب کا ٹرک کام کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

نغمہ بیگم نے بات کرنا شروع کیا تھا یعنی کہ ناراضی کا برف پگھلنے لگا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ آپ ایسے کیوں کہتے ہیں دیکھیں نہ ماما تو مجھ سے ناراض نہیں ہے۔۔۔۔

وہ کرسی سے اٹھ کے اس کو پیچھے سے ہگ کر کے باپ کو آنکھ مارنے

لگی۔۔۔۔۔۔

یہ ایسے کہہ رہی ہے حمائل، میں جانتا ہوں ہر روز یہ ایسے تم سے ناراض ہوتی رہے گی، کبھی لیٹ آنے پر، کبھی اس کیس کے کسی میٹر پر لیکن ناراض ہونا تو میری پیاری بیوی کے لیے ضروری ہے لکھ لو مجھ سے۔۔۔۔۔۔

نغمہ اسے گھور رہی تھی۔۔۔۔مرچ مصالحہ اور بھی لگ گیا تھا،اب اصل پکوان پکنے والا تھا۔۔۔۔۔۔

حمائل آپ کے بابا بوڑھے ہونے کے ساتھ ساتھ کچھ زیادہ غلط فہم بھی ہو گئے ہیں، میں جانتی ہوں میری بیٹی مجھے کبھی ناراض ہونے نہیں دے گی۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے دونوں ہاتھوں پر اپنے ہاتھ کو رکھنے لگی جس نے پیچھے سے اس کے کندھوں کے ارد گرد پھیلائے تھے۔۔۔۔۔۔۔

دیکھ لو حمائل یہ مجھے بوڑھا کہہ رہی ہے اور خود وہی بات پھر سے دہرا رہی ہے، یعنی کہ ناراض تو یہ ضرور ہوں گی ایسے نہیں تو ویسے ہی صحیح۔۔۔۔

جب ماما کہہ رہی ہے کہ نہیں ہو گی تو پھر مجھے یقین ہی نہیں ہو گی کیوں ماما ایسا ہے نا۔۔۔۔

بالکل ایسا ہی ہے۔۔۔۔

سمائل کے ساتھ شیراز کو دیکھ کر یہ کہہ رہی تھی کہ دیکھ لو میں نے تمہیں غلط ثابت کر لیا لیکن اصل میں دونوں باپ بیٹی اس کو وہیں پر آنا چاہ رہے تھے جہاں پر وہ اس کو دیکھنا اور سننا چاہتے تھے۔۔۔۔

تم جاؤ روم میں کپڑے چینج کرو میں کچھ دیر میں کھانا لگاتی ہوں، وہ سر کو اوپر اٹھائے بیٹی کو کہہ رہی تھی جو پیچھے سے اس کو ہگ کر کے اس پر جھکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما آپ کریں میں بس تھوڑی دیر میں جا رہی ہوں۔۔۔۔وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی نغمہ بیگم کچن کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔۔

لان میں ابھی صرف حمائل اور شیراز صاحب بیٹھے تھے۔۔۔

نغمہ بیگم جیسے لان سے اندر گئی حمائل اور شیراز ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے ہنسنے

لگے۔۔۔۔۔

تھینک یو ڈیڈ آج بھی مجھے بچانے کے لیے، آپ کو پتہ ہے نا مجھے منانا نہیں آتا

۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری بیٹا تمہاری ماں اب تو ناراض نہیں ہو گی کم سے کم کھل کر تو نہیں ہو گی۔۔۔۔۔

پر وہ آپ سے ابھی ناراض ہوئی ہے آپ منانے کی تیاری کریں۔۔۔۔۔۔

ہم تو روز اول سے بس تمہاری ماں کو مناتے آئے ہیں اس بار بھی کر لیں گے

وہ اپنے کالر کو تھوڑا اوپر کرتے ہوئے فخریہ انداز سے کہنے لگے۔۔۔۔

ویسے ڈیڈ اپ کو تو بیسٹ ہسبینڈ کا ایوارڈ ملنا چاہیے۔۔۔۔

کیا مطلب ہے ملنا چاہیے وہ تم ہو نا میری جان، میری ساری زندگی کی کمائی، میرا انعام، میرا بہت کچھ، میرا سب کچھ۔۔۔۔۔ میری جان تمہیں دیکھ کر تو میں ہر ایک لمحے میں جینے لگتا ہوں، لوگ بیٹے کی خواہش رکھتے ہیں اور میں ان کو ہمیشہ تم جیسی بیٹی دینے کی دعا کرتا ہوں۔۔۔۔۔

نہ کرے ڈیڈ وہ ٹیبل پر بیٹھ کے اس کے سامنے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لینے لگی۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں آنسو سے بھر گئے تھے، کوئی بھی بیٹی دنیا وار سکتی ہے اپنے باپ پر مگر جب باپ شیراز احمد جیسا ہو تو پھر دنیا جہانیں بھی کم پڑ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ سوچ رہی تھی اس وقت اس کو زندگی میں کیا چاہیے، ابھی کچھ بھی تو خواہش نہیں رکھتی تھی وہ سوائے اس لمحے کے رک جانے کی۔۔۔۔۔

اس کی دل سے بس ایک دعا نکل رہی تھی کہ خدا ہر بیٹی کو اس کے جیسا باپ دے اگر وہ اس کو پیدا کرے تو۔۔۔۔۔۔۔

ہر عورت کو اس کے باپ کے طرح کا شوہر دے۔۔۔۔۔۔

اس کے تمام جذبات اس کے آنکھوں سے پانی کی صورت میں نکلنے لگے۔۔۔۔زمین پر گرنے سے پہلے وہ شیراز اپنے ہتھیلی سے صاف کر چکا تھا۔۔۔۔

وہ زمین پر بیٹھ کے اس کے گود میں اپنا سر رکھ گئی، شیراز صاحب اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنا شفقت بھرا بوسہ اس کے سر پر دینے لگا۔۔۔۔اس کے دل میں ایک آواز گونج رہی تھی اور وہ اسے ڈر بھی رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مجھے اتنا پیار نہ دو بابا
کل جتنا مجھے نصیب نہ ہو

یہ جو ماتھا چوما کرتے ہو

کل اس پر شکن عجیب نہ ہو

میں جب بھی روتی ہوں بابا
تم آنسو پونچھا کرتے ہو

مجھے اتنی دور نہ چھوڑ آنا
میں روؤں اور تم قریب نہ ہو

میرے ناز اٹھاتے ہو بابا
میرے لاڈ اٹھاتے ہو بابا

میری چھوٹی چھوٹی خواہش پر
تم جان لٹاتے ہو بابا

کل ایسا نہ ہو اک نگری میں

میں تنہا تم کو یاد کروں

اور رو رو کے فریاد کروں

اے اللہ میرے بابا سا

کوئی پیار جتانے والا ہو

.کوئی پیار جتانے والا ہو

##########№##########

کیسا چل رہا ہے نعیم۔۔۔۔

عثمان ابھی ڈرائنگ روم میں آیا تھا اس کا وکیل اس سے ملنے کے لیے آیا

تھا۔۔۔۔

سر کچھ نہیں کہہ سکتے ابھی لیکن اس پیشی کے کے لیے ہماری پوری تیاری ہے،

عثمان سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

تم میرے پرسنل وکیل ہو نعیم مجھے یقین ہے تم مجھے مایوس نہیں کروگے۔۔۔۔

بالکل سر میں ہر ممکن کوشش کروں گا لیکن مجھے کچھ باتیں پریشان کر رہی ہے

۔۔۔۔

وہ تذبذب میں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کون سی باتیں تم پوچھ سکتے ہو، وہ ایک پاؤں کو دوسرے پر ڈال گیا تھا۔۔۔۔

سر اس لڑکے کے گھر والے ابھی کہاں ہے اگر وہ درمیان میں کہیں سے نکل

آئے تو ہمارے لیے مسئلہ ہو جائے

گا۔۔۔۔۔

عدالت میں عینی گواہ یا صرف گواہ بہت اہمیت رکھتا ہے اگر ایک طرف ثبوتوں کا

ڈھیر ہو اور دوسری طرف گواہ تو پلڑا گواہ کا بھاری ہوتا ہے۔۔۔۔ وہ اس کو آنے

والے حالات کے بارے میں آگاہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

نعیم عثمان کا وکیل تھا وہ عثمان کے اصلیت سے اچھی طرح واقف تھا، جانتا تھا کہ یہ مرڈر اس نے کیا ہے۔۔۔۔

جھوٹ کو چھپانے میں اتنا تو ڈر لگنا چاہیے آپ کتنا ہی پرانا کھلاڑی کیوں نہ ہو۔۔۔۔

تم اس کی فکر نہ کرو، اس کی ماں تو اس وقت بھی ہسپتال میں تھی مجھے لگتا ہے ابھی مر بھی گئی ہو گی اور اس کا باپ، مجھے نہیں لگتا وہ اس شہر میں کہیں ہو گا لیکن خیر میں پھر بھی خبر کرتا ہوں۔۔۔۔

تم بس کیس پر فوکس کرو وہ لڑکی تمہیں ہرائے نہیں، تم جانتے ہو تمہارے ہارنے سے میرا ہر جڑا ہے اور میں اپنے ہار کو کسی بھی قیمت پر بخشتا نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہیں نہ کہیں وہ اپنے وکیل کو ہی دھمکا رہا تھا۔۔۔۔ہر بار دھمکی دینا مارنا اور گولی چلانا نہیں ہوتی، کبھی کبھار باتوں سے بھی بڑے بڑوں کو دھمکایا جاتا ہے اور یہی طریقہ اصل کھلاڑی کا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

اس کی باتیں سن کے اس کے وکیل کے ماتھے پر پسینہ چمکنے لگا تھا نعیم جانتا تھا اس شخص جیسا مکار انسان، اس سے کوئی بھی توقع رکھی جا سکتی ہے۔۔۔۔۔

آپ بے فکر ہو جائے عدالت میں پچھلی پیشی پر جتنے الزامات لگائے گئے ہیں، وہ اس پیشی میں ختم ہو جائے گی وہ پر اعتمادی سے کہہ رہا تھا عثمان کو۔۔۔۔۔

تم نے کہا نا گواہ ہزار ثبوتوں پر بھاری ہوتا ہے تو عدالت کے اندھے ہونے کا فائدہ اٹھاؤ نعیم۔۔۔۔؟

ہماری کہانی کا جو سکرپٹ میں نے بتایا ہے تمہیں اسے رٹا کر کے خرید لو گواہوں کو اور بناؤ ثبوت اور گواہ جتنا بنا سکتے ہو۔۔۔۔۔ باقی کا کام میرا ہے "چیز بورڈ پر گھوڑے نے اپنے ٹیڑھے چالوں کو بننے کے لئے نقشہ بچھا دیا تھا عجیب بات تھی " یہاں پر بادشاہ، گھوڑا اور شاید پیادہ بھی ایک ہی شخص تھا۔۔۔۔۔۔۔

آپ کا آئیڈیا اچھا ہے سر لیکن یہ ہمارا آخری ہتھیار ہو گا، ابھی تو ہم جھوٹ میں سچ سچ کھیلیں گے، مجھے نہیں لگتا ہمارا مخالف وکیل اسے ریزسٹ کر پائے گا۔۔۔۔۔

نعیم تم نہیں جانتے مخالف وکیل کو اس لیے کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔

جی سر میں نے اس کو خبروں میں دیکھا ہے آمنا سامنا کبھی نہیں ہوا۔۔۔۔۔

کل پیشی کے بعد تمہیں میرا آئیڈیا یاد آئے گا، کل پیشی کے بعد تمہیں میرا آئیڈیا یاد آئے گا۔۔۔۔۔۔۔

وہ وکیل نہیں ہے جلتی ہوئی انگارہ ہے، اس کی آنکھوں میں جو اعتماد دکھتا ہے، وہ بڑے بڑوں کو خاک میں ملا سکتی ہے۔۔۔

اس کو حمائل کا وہ ملاقات پھر سے یاد آیا جو اس کے آفس میں اس سے ہوا تھا اور جو اس کے دماغ پر نقش ہوا تھا اس کو سچ میں ابھی اپنے گرنے سے ڈر لگ رہا تھا لگنا کیا تھا وہ پہلی بار کبھی ناکامی کا سوچ صحیح معنوں میں اپنے دماغ میں کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

سر ایک بات پوچھوں اگر آپ مائنڈ نہ کریں نعیم نے تھوڑا جھجکتے ہوئے پوچھا

وہ اپنے آنکھوں کو نعیم پر ٹکا چکا تھا جو پہلے اوپر کی طرف دیکھے، سوچتے ہوئے ایک ایک بات کو دماغ میں پس منظر کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ منہ سے کچھ نہیں بولا تھا آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے وہ ہاں کرنے لگا۔۔۔۔۔

سر میں نے آپ کو کبھی کسی کے بارے میں اس طرح کچھ کہتے ہوئے نہیں سنا اور ابھی آپ اس ایڈوکیٹ کے بارے میں اتنا کچھ کہہ رہے ہیں، کیا آپ جانتے ہیں اسے۔۔۔۔۔

اسکے لائر کے دماغ میں جو بات چل رہی تھی وہ پوچھ گیا تھا، وہ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گیا تھا اس کے سوال پر مگر پھر شروع ہوا۔۔۔۔

نعیم تم جانتے ہو کبھی کبھار انسان کو جاننے کے لیے ایک لمحہ چاہیے ہوتا ہے " اس کے اندر اور باہر سب کچھ آپ کو دکھائی دینے لگتا ہے، کچھ لوگ، کچھ ملاقاتیں اور کچھ چیزیں ایسے ہوتے ہیں کہ وقت کے ایک گزر سے آپ کے دماغ پر نقش چھوڑ جاتے ہیں "اور شاید مجھ جیسا شخص بھی وہی کہنے لگتا ہے جو تم نے سنا اور جسے سن کے تم

حیران ہو رہے ہو۔۔۔۔۔۔

میرا رشتہ تو بہت گہرا ہے اس سے, میں اس کو جانتا نہیں ہوں مگر اس کے اندر جو خون گردش کر رہا ہے وہ اچھے سے جانتا ہو بالکل کسی پہیلی کی طرح لگتا ہے سب کچھ، ہے نا نعیم۔۔۔۔

وہ اس سے پوچھ کر ہنسنے لگا۔۔۔

وہ بول تو یہی رہا تھا جو نعیم سن رہا تھا مگر کوئی بھی دیکھ کے یہ آسانی سے کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص دماغی طور پر کہیں اور پہنچ گیا ہے۔۔۔۔اس کی ہنسی اس کے چہرے پر ایک عجیب سے دہشت کا منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خوبصورت اور مہنگے ترین کپڑوں میں سامنے بیٹھا ہوا شخص، جس کی عمر کے لوگو کے چہروں پر نور ہوتا ہے، اس عمر میں اس کے چہرے پر خوف کی تصویریں بنی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھیں جو چمک رہی تھی، ایسا لگ رہا تھا جیسے اگر یہ تمہیں دیکھے تو اس کی نظریں آپ کے اندر باہر آر پار کر سکتی ہے۔۔۔۔۔

اس کی ہنسی آہستہ آہستہ قہقہوں میں بدلنے

لگی۔۔۔۔۔اس کے اعصاب پر ایک ایسا منظر سوار ہو رہا تھا جس کو دبانے کے لیے وہ خود قہقہے لگا رہا تھا۔۔۔اس کے سر میں دماغ کے دیواروں سے ایک عورت کی آوازیں ٹکرا کر اس کو لرزانے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم دیکھنا عثمان ارسلان، خدا تمہیں بھی زمین پر گرا کر چھوڑے گا۔۔۔۔۔

تم دیکھنا یہ میری بد دعا ہے کہ خدا تمہارے خون میں سے کوئی وسیلہ بنا دے کہ وہ تمہارے اس جھوٹے وجود کو نیست و نابود کرے۔۔۔۔

خدا کرے، خدا کرے، خدا کرے وہ بد دعائے بار بار سنائی دے رہی تھی اور وہ ہنس رہا تھا۔۔۔۔

اس کے قہقہے مزید زور پکڑ کر در دیواروں کو ہلا رہی تھی۔۔۔۔وہ بد دعائے جو اس کے دماغ میں چل رہے تھے وہ بند نہیں ہو رہے تھے، وہ چپ نہیں ہو رہے تھے، آواز آواز سے مل کر اور بھی زور آور ہوتا جا رہا تھا، وہ خود سے لڑ رہا تھا، وہ جو کر رہا تھا، وہ جو چیخ رہا تھا، اس کے دماغ میں وہ منظر تھا جو اس کے سارے وجود کو حصار میں لے چکا تھا۔۔۔۔

وہ اس بد دعا سے ڈر رہا تھا، وہ اس کو ماننے سے، انکار کرنے کے لیے اس کا پاگلوں کی طرح یہ آوازیں نکالنا، جانوروں کی طرح منہ کو اوپر کرتے ہوئے چیخ چیخ کر ہنسنا، ایسا ہنسنا کہ آنکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہو جائے، اس کا لرزنا یہ سب اس ڈر کا نفی تھا جس کو وہ زبان پر بھی لانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کس کس کو بتائیں گے جدائی کا سبب ہم
تو مجھ سے خفا ہے تو زمانے کے لیے آ

ہم دیکھیں گے، لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے
وہ دن کہ جس کا وعدہ ہے، جو لوحِ ازل میں لکھا ہے

جب ظلم و ستم کے کوہِ گراں
روئی کی طرح اڑ جائیں گے
ہم محکوموں کے پاؤں تلے

یہ دھرتی دھڑ دھڑ دھڑ کے گی

یہ جو ظالم ہیں، یہ سب راکھ بنیں گے
یہ جو دعوے ہیں، سب خاک بنیں گے

(احمد فراز)

##

میم آپ کیا لے گی۔۔۔۔

ایک ویٹر نے مینیو کارڈ اس کے سامنے آگے کر دیا، وہ اس سے کارڈ لینے لگی اور بغیر اسے دیکھے اپنے فیورٹ ڈرنک اور سنیکس کا آرڈر دینے لگی۔۔۔

آج سنڈے کا دن تھا، اس کی آفس سے چھٹی تھی، کل اس کے کیس کی پیشی تھی۔۔۔۔

بہت سارا کیس کو سٹڈی کرنے کے بعد وہ گھر میں بیٹھ کر ایسے بور ہو گئی تھی۔۔۔۔

نغمہ بیگم اپنے بوتیک پر گئی تھی، اس کو کچھ ارجنٹ کام پیش آیا تھا اور آج کا دن تو شیراز صاحب دوستوں کے ساتھ سپینڈ کرتا تھا۔۔۔۔

گھر میں کوئی بھی نہیں تھا اس لیے حمائل بھی اپنے فیورٹ کیفے میں چائے پینے کے لیے باہر آگئی تھی۔۔۔۔۔

میم آپ کی فیورٹ چائے اور پرائز ایک ویٹر کچھ دیر میں اس کا آرڈر دے کر آگیا۔۔۔۔

وہ ویٹر بھی اس کو جانتا تھا، ہر ویک اینڈ پر ضرور وہ یہاں پر چکر لگاتی تھی، وہ تھوڑا سا سمائل کرتے ہوئے اسے دیکھنے لگی،۔۔۔۔

میم کچھ اور چاہیے، جانے سے وہ پہلے ویٹر بوائے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

نو تھینکس اٹس انف، وہ اپنے کپ کو اٹھانے لگی۔۔۔۔ ویٹر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔۔۔۔

سر وہ ابھی کیفے میں بیٹھی چائے پی رہی ہے، کوئی دور سے اس کی اطلاع موبائل پر کسی کو دے رہا تھا۔۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے کہ کب سے اسے یہ لوگ فولو کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی، ارد گرد سے بے خبر، آج اس کے ساتھ اس کے گارڈز بھی نہیں تھے۔۔۔۔

وہ آدمی جو اس کو دوسرے سائیڈ کے مرروال سے دیکھ رہا تھا، وہ اٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

حمائل کو یہاں پر بھی آج اچھا نہیں لگ رہا تھا، اس لیے اس نے اپنے چائے کو اٹھایا اور وہاں سے واپس جانے کے لیے اپنے گاڑی کی طرف چلی گئی، جہاں پر اس نے اس کو پارک کیا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے گاڑی کو جہاں پر کھڑا کر دیا تھا اس جگہ پر رش تھوڑا سا کم تھا پارکنگ کا۔۔۔۔۔

وہاں پر پہنچ کر اس نے دیکھا کہ اس کی گاڑی نہیں ہے، اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا گاڑی کی چابی اس کے ہاتھ میں تھی پھر کیسے اس کی گاڑی یہی پر نہیں ہے۔۔۔۔

اگر کوئی لے بھی گیا ہے بائی فالٹ تو بغیر چابی کے ،اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر اس کو دیکھ کچھ نہیں گیا۔۔۔۔۔

کیفے کے سیکیورٹی روم میں پوچھنے کے لیے وہ واپس اندر کی طرف جانے لگی

۔۔۔۔

وہ اندر کی طرف جانے والی تھی کہ اچانک ایک سیاہ ڈبلیو ایم کار اس کے سامنے رک گئی۔۔۔۔

اچانک بریک لینے کی وجہ سے ٹائرز اور روڈ کی مزاحمت سنائی دے رہی تھی گاڑی کے رکنے سے وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔۔

اس کے بال اس کے چہرے پر بکھر گئے تھے ،اس نے دیکھنے کی کوشش کی مگر گاڑی کے شیشے سیاہ تھے ، باہر سے کچھ نہیں دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

اندر کی طرف سے ایک شیشہ نیچے کر دیا گیا، اندر ایک اور سیاہی کا مہاراج بیٹھا تھا بلیک سن گلاسز ، آنکھوں پر چڑھائے فل بلیک تھری پی سوٹ پہنیں اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

لگتا ہے آپ اپنی کار کو دیکھ رہی ہے، وہ اپنے گلاسز کو آنکھوں سے ہٹانے لگا۔۔۔۔

وہ اسے پہچان گئی تھی۔۔۔۔

آپ یہاں پر کیا کر رہے ہیں، وہ منہ بناتے ہوئے کہنے لگی اور دوسری طرف چہرہ موڑ گئی۔۔۔۔

اس نے ایک تفصیلی نظر سے اس کو دیکھا اس نے شارٹ فرفل کلر فراک کے ساتھ ٹائٹ جینز کو پہن رکھا تھا اس کے بال جو پونی میں پیچھے مقید تھے اس کے کمر پر، لوز ہونے کی وجہ سے ادھر ادھر سے نکلے تھے اور بار بار اسکے چہرے پر آ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو باہر اس طرح نہیں آنا چاہیے، وہ بھی جب آپ کا کوئی اس طرح کیس چل رہا ہو، وہ گاڑی سے اتر کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

آپ مجھے دھمکا رہے ہیں، اس کی آنکھوں میں دیکھ کر وہ پوچھ رہی تھی جیسے کہ یہ بات تو میرے لیے عام ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

تم جو بھی سمجھو ویسے بھی آپ کے پاس دماغ تو ہو گا، وہ اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔۔۔۔۔

میرا بالکل بھی دماغ نہیں ہوتا مسٹر، جب آپ جیسے لوگو سے بات کرتی ہوں میں، اس لیے بہتر ہو گا مجھ سے دور رہے، پھر سے میرے سامنے آنے کی کوشش نہ کریں، وہ وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

تمہیں اپنی کار نہیں چاہیے، پیچھے سے وہ اس کو آواز دیتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

حمائل کے رواں قدم رک گئے تھے اس نے پیچھے دیکھا وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ اس نے کیا ہے۔۔۔۔ویسے مجھے لگتا نہیں تھا کہ تم بھی اپنے دادا کی طرح پورے کے پورے ایڈیٹ ہو۔۔۔۔

وہ اس کی چیف لینگویج پر مسکرانے لگا، پٹاخہ تو منٹ منٹ پر رنگ بدل رہی ہے اس نے دل میں

کہا۔۔۔

آپ مجھے میرا کار واپس کریں گے یا یہی پر دانت نکالتے رہو گے، اسکا مسکرانا اسکو اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں آپ کو بے وقوف لگتا ہو کیا کہ ایسے تمہیں گاڑی واپس کروں اور اپنے لینگویج کو تھوڑا سموتھ کرو کہیں سے لگتی نہیں ہو کے ایک

ایڈوکیٹ ہو تم۔۔۔۔۔۔

آپ کا بھی کوئی حق نہیں ہے کہ مجھے تم کہہ کر پکارو، مائنڈاٹ۔۔۔۔

وہ انگلی اٹھائے ایک ایک لفظ اس کے آنکھوں میں دیکھ کر کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہو گیا تمہارا اس پر اس کا تو کوئی بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

آپ پھر سے تم کہہ رہے ہیں، سمجھ نہیں آتا آپ کو وہ چہرے سے اپنے بال ہٹانے لگی جو بار بار بات کرنے سے اس کے آنکھوں اور گالوں پر آرہے تھے

۔۔۔۔

میں تم سے بھی دو قدم ٹیڑا ہوں، بہتر ہو گا کہ مجھ سے سیدھی رہو ورنہ تم اپنے لیے ابسٹیکلز کرییٹ کرو گی، وہ اس کے قریب ہو کے کہنے لگا اس کے الفاظوں کی طرح اس کی آنکھیں بھی اس بار اسے وارن کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

میری۔ گاڑی۔ واپس۔ کر دو۔ وہ ایک ایک لفظ وقفے وقفے سے لے رہی تھی جیسے کہ اس کی باتیں ہضم کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔۔۔

اندر چلو وہ اس کو ارڈر دے کر کیفے میں چلا گیا، حمائل ہاتھ کا مٹھی بنائیں اپنا سارا زور اس پر نکال گئی اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔۔۔۔

وہ ایک چیئر پر ٹیبل کے سامنے بیٹھ گیا تھا حمائل ٹیبل کے دوسرے سائیڈ پر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

وہ ایک آئی برو اچکھانے لگا جیسے کہ کیا تم میرے سامنے کھڑی رہنا چاہتی ہو؟؟؟؟؟؟

ان کی باتیں ان کے ایکسپریشنز اور آنکھوں سے ہو رہی تھی۔۔۔

حمائل نے اپنے بند مٹھیوں کو آہستہ سے کھولا اور ایک لمبی سانس لے کے سامنے والے چیئر پر اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔

آریان ویٹر کو چائے کا ارڈر دینے لگا وہ اس کو دیکھ رہا تھا اور وہ دوسری سائیڈ پر دیکھ رہی تھی، وہ مزید کوئی بھی بات کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

ہر بات کا الٹا جواب دینا تو آریان سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

وہ اس کے نظروں کی تپش خود پر محسوس کر رہی تھی لیکن وہ جان بوجھ کر انجان بن رہی تھی جب اور اگنور اس سے نہیں ہوا تو اس نے اس کو دیکھا، وہ آنکھوں سے اسے سکین کرنے کی کوشش کر رہا تھا، دونوں کے آنکھیں ٹکرا گئی

دونوں خاموش تھے، دونوں ایک جیسے ہی تھے "جس طرح پوزیٹو پوزیٹو اور نیگٹو نیگٹو چارج ایک دوسرے کو ریفیل کرتا ہے بالکل اسی طرح یہ دونوں بھی ایک جیسے ہی تھے۔۔۔۔ شاید مختلف کچھ تھا ان میں لیکن کیا ابھی تک سامنے نہیں آیا تھا"۔۔۔۔۔۔

تمہارا سرپرائز اچھا تھا وہ اپنے چائے کا کپ اٹھائے ایک چسکی لے کر اس سے کہنے لگا، آریان نے بات کرنے کا آغاز شروع کیا تھا۔۔۔۔۔

ویٹر نے دونوں کے سامنے اپنی اپنی چائے کا کپ رکھ دیا تھا۔۔۔۔

حمائل اس کی بات پر ہنسنے لگی تھی۔۔۔۔

مجھے تو بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی ویسے مجھے ابھی پتہ چلا کہ آپ کی اتنی بری ٹیسٹ

ہے۔۔۔۔

اس کا مطلب ہے کہ تم خود کو برا کہہ رہی ہو یعنی کہ تم بھی اسی خاندان کا ہو وہ اپنے بریسلٹ کے موتیوں کو گھمانے لگا۔۔۔۔۔۔

آپ ایسا سمجھ لیں، ویسے بھی مجھے خود کو اچھا کہلوانے کا کوئی شوق نہیں ہے

۔۔۔۔۔

آپکو پتا ہے مجھے چیز گیم میں کوئین نہیں ہورس اچھا لگتا ہے چیز بورڈ پر شاید آپ کو سمجھ آیا ہو گا، وہ اس کے ساتھ بات کرنے میں انٹرسٹ لینے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مائی ڈیئر کزن صاحبہ تمہارے اور تمہارے نانا جان کے پسند ناپسند ایک دوسرے سے کافی مل رہے ہیں۔۔۔۔ وہ چیئر سے سیدھا ہو گیا اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو سامنے ٹیبل پر رکھ دیا، جس کے آستینیں کہنیوں تک فولڈ تھے، اس کے ہاتھوں میں وہ ابھرے ہوئے نیلے نسیں بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بلیک اور وائٹ کبھی ایک نہیں ہو سکتے وہ اپنے اور عثمان کا فرق ایک جملے میں واضح کر گئی، وہ بہت بڑی بات کہہ گئی تھی جس کا اندازہ اسے خود بھی نہیں تھا، اس کا یہ ایک سٹیٹمینٹ اس کے شخصیت کو پرکنے کے لیے کافی تھا

بلیک اور وائٹ کے ملنے سے گرے تو بن سکتا ہے، اس کے پہلے والے بات نے اسے لاجواب کر دیا تھا مگر کچھ دیر بعد وہ بول پڑا، وہ متاثر کو نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا، آریان اس کو مزید جاننا چاہتا تھا، زندگی میں پہلی بار وہ کسی لڑکی کے لیے اتنا سوچ رہا تھا۔۔۔۔

تو پھر آپ مجھے گرے ہی سمجھیں کیونکہ مکمل طور پر وائٹ تو میں نہیں ہو اور میرے نانا جیسے لوگوں کے لیے تو میں فرشتہ ہر گز نہیں ہو۔۔۔۔۔۔وہ تھوڑی دیر کے لیے رک گئی۔۔۔۔۔

آپ نے کہا تھا نا کہ مجھے اکیلے نہیں نکلنا چاہیے

تھا۔۔۔۔مجھے ہر جگہ اکیلا رہنا اچھا لگتا ہے۔۔۔۔

اپنے ارد گرد باؤنڈریز آپ خود سلیکٹ کرتے ہیں جب آپ اکیلے ہوتے "
ہیں "۔۔۔۔۔چاہے اس کے اندر پھر آگ ہو
ہوا ہو، پانی ہو یا پھر ان سب کا مکسچر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
حمائل تو بظاہر اس کے سوالوں کا جواب دے رہی تھی مگر اس کی ہر بات میں
بہت میچورٹی، ڈیفنس اور اعتماد کا ایک عنصر جھلک رہا تھا اور یہی بات تو آریان جاننا
چاہتا تھا وہ اس کی یہ نٹیلیٹی کو سمجھنا چاہتا تھا۔۔۔۔
دنیا جہان کی لڑکیوں میں سے اس کو صرف حمائل اٹریکٹو لگی تھی ورنہ اور کون
جرآت کر سکتا ہے کہ وہ اس کے سامنے اس کی انسلٹ کرے یا اپنے رف لینگویج
کا یوز کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اس نے اپنے بزنس جرنی میں ایک سے بڑھ کر ایک لڑکی دیکھی تھی مگر اس میں
وہ سب نہیں تھا جو آج وہ اس لڑکی میں دیکھ رہا تھا نہ صرف دیکھ رہا تھا بلکہ اس کو
سننا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔
تمہاری مائنڈ سیٹ اچھی ہے۔۔۔۔

وہ اس کی تعریف کر رہا تھا، حمائل ایک خود پرست، تعریف میں کنجوس اور ایک بگڑے ٹیڑھے شخص سے اپنی تعریف سن رہی تھی مگر اسکو کیا تھا

مجھے آپ کی کمنٹ نہیں چاہیے، وہ سچ میں فرشتہ نہیں تھی، وہ کم از کم آریان جیسے لوگوں کے سامنے تو گرنے والی نہیں تھی کہ اپنے تعریف پر پگھل جائے۔۔۔۔

حمائل مجھے تمہارے سائنز چاہیے۔۔۔۔وہ سیدھا پوائنٹ پر آگیا تھا۔۔۔۔

ان دو ملاقاتوں میں پہلی بار اس نے اس کا نام لیا تھا، مجھے مجبور مت کرو کہ میں تمہارے خلاف اپنے فاورکایوز کروں ورنہ میرے لیے مشکل نہیں ہے ۔۔۔۔وہ اس کو سمجھا رہا تھا مگر بات تو تب ہوتی جب وہ بھی اس بات کو سمجھ لیتی۔۔۔۔۔

آپ کریں اپنے فاورز کایوز مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔وہ پھر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اسے چیلنج کر رہی تھی، اس کے بولنے سے پہلے وہ اپنا سنا چکی تھی، اس کا کوئی بھی بات اس کی دماغ میں گھس نہیں رہی تھی۔۔۔۔

پہلی بار آریان کسی کو اتنے آرام سے سمجھا رہا تھا ورنہ وہ تو طوفان تھا لوگوں کے سامنے دو آپشنز رکھتا تھا اور وہ دو آپشنز ایسے ہوتے تھے جیسے کہ آپ درمیان میں کھڑے ہو اور آپ کے آگے کھائی ہو اور پیچھے آگ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے کیس کے بہت امپورٹنٹ فائلز تمہارے کار میں موجود ہے، جس میں بہت سارے ٹپس ایسے ہیں کہ اگر میں نے دادا کو دیے تو تم جانتی ہو کہ کیا ہو گا

۔۔۔۔

اس کو یاد آیا کل شام آپس میں دیر آنے کی وجہ سے وہ کچھ اہم فائلز کار میں چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔

اتنا تو مجھے بھی پتہ ہے کہ یہ آپ خود بھی کر سکتے ہیں بائے ہائر نگ اینی لائر، تو پھر مجھ سے کیوں کروانا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

ایک آدمی نے کچھ کاغذات کو وہاں پر لایا تھا، وہ شخص جیسے آیا تھا ویسے چلا گیا

۔۔۔۔

آریان نے پیپرز حمائل کے آگے کر دیا۔۔۔۔

آریان نے اس کے سوال کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔۔

حمائل نے پیپرز کو ایک نظر دیکھا، یہ بھی اسی طرح کا پیپر تھا جس روز اس نے آپس میں پھاڑا تھا۔۔۔۔

اس نے ایک نظر آریان کو دیکھا اور خاموشی سے مسکرایا، اس کی سمائل اچھی تھی یہ تو اس دن اسے پتہ چل گیا تھا مگر آج کی سمائل کچھ زیادہ سائلنٹ الارم تھی ۔۔۔۔

مزید کوئی بحث کرے بغیر وہ سائن کرنے لگی تھی، دوبارہ سے پین کو کیپ پہنائیں وہ پیپر آریان کے سامنے کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

آپ کا کام ہو گیا، میری گاڑی اب مجھے مل سکتی ہے، وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کوئی کیسے اتنا جلدی اپنا بیہیوئیر چینج کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر آریان آپ سے کہہ رہی ہوں، مجھے تاڑنا بند کرے آپ، وہ اس کے سامنے ہاتھ ہلانے لگی، وہ اس کے حرکتوں میں گم ہو گیا تھا جو ابھی کر رہی تھی اس طرح بات کرنا تو اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا، اسکا انداز بلکل بدل گیا تھا۔۔۔۔۔۔

تمھاری گاڑی باہر کھڑی ہے وہ کھوئے ہوئے اس کہنے لگا۔۔۔۔۔

ویل، تھینکس ابھی کے لیے میں جارہی ہوں، وہ اپنے موبائل کو ٹیبل سے اٹھائے باہر کی طرف جانے لگی تھی، کچھ تو غلط ہو رہا تھا مگر کیا، وہ ابھی بھی اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اسکو ایسے خاموش نظروں سے خود کو تکتے ہوئے وہ واپس رک گئی۔۔۔۔۔۔

مسٹر کزن ایک بات یاد رکھیں، جو چیز میں نہیں کرنا چاہوں، وہ مجھ سے کوئی نہیں کروا سکتا۔۔۔۔اسکے لبوں پر وہی سمائل تھی مگر وہ اتنا سرد تھی کہ اس پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا، جو وہ ابھی کہہ رہی تھی وہ سچ تھا یا پھر کچھ دیر پہلے وہ --- جس طرح بات کر رہی تھی وہ دھوکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کبھی خوابوں کی شہزادی، کبھی جلتی آگ کا شعلہ
کبھی میٹھی باتوں کا دریا، کبھی زہر میں ڈوبا جملہ

ہنسی میں چھپے راز، آنکھوں میں ہیں طوفان
یہ پہچانی نہ جائے، یہ چہرہ ہے یا کوئی دھوکہ ؟

کبھی قریب اتنی، کہ سانسوں میں بس جائے
کبھی دور اتنی، کہ سائے سے بھی گھبرا جائے

یہ رنگ بدلے، یہ بات بدلے، ہر روز نیا انداز
یہ راز کی لڑکی، یا کوئی چمیلین کا اعجاز؟

رات کی تاریکی ابھی پوری طرح سے چھٹی نہیں تھی، وہ تیز قدموں کے ساتھ اپنے جوگنگ کو ابھی ختم کر چکی تھی، اس نے ابھی ابھی اپنے گھر کے دروازے پر قدم رکھ دیا تھا، تیار ہونے کے لیے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔
حمائل بی بی آپ کے باس آئے ہیں۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد سلمی اس کے کمرے میں آکر اس کو نیچے کی اطلاع دینے لگی

۔۔۔۔۔

وہ کچھ ہی دیر میں تیار ہو گئی تھی، اس نے اپنے بلیک وائٹ یونیفارم کو پہن لیا تھا۔۔۔۔

اس کے اطلاع دینے پر وہ سر کو ہلا کر باہر اپنے کمرے سے نکلنے لگی۔۔۔۔۔

میدان گرم ہونے والا تھا، شروعات اس کے اس قدم سے ہوا تھا جو اس نے اپنے کمرے سے نکالا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں عزم تھی، چہرے پر غیر متزلزل سنجیدگی دیکھائی دے رہی تھی، وہ جس جنگ کو لڑ رہی تھی آج عدالت میں اس کی سماعت ہونے جا رہی تھی، جس کا فیصلہ اس کے اس جنگ کو لڑنے پر پوری طرح اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ مقدمہ جو وہ لڑ رہی تھی اس نے پورے شہر کو ہلا کر رکھ دیا تھا، دیوانوں اور سرکاری دفتروں میں آگ لگا دیا تھا، آج پھر سے خاموشی تھی، آج پھر سے سننے کے لیے لوگ کھڑے تھے، اس کا ہر قدم انصاف کے دروازے پر جنگ کا اعلان تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی جس میں نہ صرف قانونی نکات درج تھے بلکہ کسی کی تقدیر، ان کے ظلموں کا حساب، ان کے اس جھوٹے وجود کی نفی اور ہر حساب کو جھٹلا کرنے کا پروانہ بھی تھا۔۔۔

نیچے بیرسٹر سجاد شیراز کے ساتھ بیٹھا تھا، دونوں بات کرتے ہوئے نظر آرہے تھے، دونوں کے چہروں پر آج سنجیدگی تھی۔۔۔۔۔

حمائل سیڑھیوں سے نیچے ان کے پاس ڈرائنگ روم میں آگئی، اس کے آنے سے دونوں نے ایک ساتھ اس کو دیکھا تھا، سامنے دونوں مردوں کی آنکھوں میں اس کے لیے فکر تھی۔۔۔۔۔

السلام علیکم انکل اینڈ ڈیڈ۔۔۔۔

سلام کر کے وہ باپ کے ساتھ والے صوفے کے دوسرے سائڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

دونوں نے اس کے سلام کا جواب دیا تھا مگر پھر بات کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا، وہ بھی کچھ سننے کا انتظار کر رہی تھی، وہ سمجھ سکتی تھی جنگ اپنوں کے خلاف جا رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ اگر ظالم کو مٹانے کی کوشش کر رہی تھی تو وہ بھی اسی کے خاندان کا تھا،
خاموشی کی اس برف کو پگھلنے کے لیے کچھ وقت تو درکار تھا۔۔۔۔
آپ لوگوں نے ناشتہ کر لیا ہے، وہ خاموشی کے اس برف میں شگاف ڈال گئی
تھی۔۔۔
اس کے سوال پر دونوں نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔
آج کے سیشن کے بارے میں کیا خیال ہے،۔بیرسٹر سجاد نے وہ سوال پوچھ لیا
تھا جس سے وہ بھاگنا چاہتی تھی، جس کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں کہنا چاہتی
تھی۔۔۔۔
بات وہیں سے شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔۔
میرا خیال تو اچھا ہے انکل اب ایگزیکٹ پتہ تو سیشن کے بعد ہو گا۔۔۔۔۔
کیا مطلب ہے اس بات کا حمائل، تم صحیح سے بات کیوں نہیں کر رہی، آگر
تمہاری تیاری مکمل نہیں ہے تو ہم کوئی ریزن بنا کے آج کے پیشی کو لیٹ کروا
سکتے ہیں۔۔۔۔
شیراز سنجیدگی سے اس سمجھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

پوری رات نغمہ بھی یہی سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی، اس کا بھی حال کچھ کم نہیں تھا اور یہاں پر اس کی بیٹی رانی سیدھا بات کرنے کی موڈ میں بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے ڈیڈ ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہے ہیں۔۔۔ میں میں کوٹ پہلی بار تھوڑی جا رہی ہوں، وہ اس سے اتنا شدید رد عمل ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی۔۔ اس کی عادت نہیں تھی کسی بھی کیس کو کوٹ کے علاوہ کہیں پر ڈسکس کرنے کی۔۔۔۔۔

اس لیے تو اپنے ساتھ وہ اسسٹنٹ نہیں رکھتی تھی، وہ ان لوگوں کو منہ پر انکار نہیں کر سکتی تھی، اس لیے باتوں کو گھما رہی تھی۔۔۔۔۔

حمائل تمہاری یہی باتیں مجھے غصہ دلا رہی ہے، تم تھوڑی دیر کے لیے اپنے وکالت کو بھول کیوں نہیں جاتی، جس طرح ایک باپ اپنے بیٹی سے پوچھتا ہے، اسی طرح بتاؤ مجھے جو میں پوچھ رہا ہو، کیا تم اتنا بھی نہیں کر سکتی۔۔۔؟؟؟؟؟

سوری بابا پر میں ابھی یونیفارم میں ہوں، میں ابھی صرف آپ کی بیٹی نہیں بن سکتی مجھ پر میرے پروفیشن کا فرض بھی ہے، وہ انکار کر گئی تھی، اس کے فیصلے کو

بدلوانااب ممکن نہیں تھا۔۔۔وہ ایک جنگجو تھی۔۔۔جو جنگ کے چالواور حکمت عملی کورازرکھنے کا قسم کا چکی تھی۔۔۔۔۔اس کے جواب نے ایک لمحے کے لیے ہوا کو منجمد کر دیا تھا،اس نے بیرسٹر سجاد کو دیکھا جو آنکھوں سے اسے اپنے باپ کو کول ڈاؤن کرنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔وہ ایموشنلی بلیک میلنگ میں نہیں آناچاہ رہی تھی۔۔۔۔

بیرسٹر اس کے بات کو سمجھ گیا تھا،اس نے بھی آنکھوں سے اشارہ کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آئی تھنک شیراز ہمیں ابھی نکلنا چاہیے اگر تم اجازت دو تو ہمیں کچھ اور پارمیلٹیز بھی پوری کرنی ہوں گی،وہ جانتا تھا کہ اس بات کو ابھی کیسے سنبھالنا ہے اس لیے اس نے بھی سب کچھ اسی پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

شیراز ناچاہتے ہوئے بھی سر ہلا چکا تھا۔۔۔۔

تینوں اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے تھے،شیراز جان بوجھ کر حمائل کو اگنور کر رہا تھا،حمائل اس کے سامنے سے گزرنے لگی تھی،اس کے پیچھے بیرسٹر سجاد بھی چلا گیا تھا۔۔۔۔

وہ رکنا چاہتی تھی، اس طرح باپ کو ناراض چھوڑ کر وہ خود بھی خوش نہیں تھی مگر اس کو یہ کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

چچا جان کیا بات ہے، آپ خاموش بیٹھے ہیں۔۔۔۔اویس اس کو کب سے کچھ سوچتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جمشید نے اس کو دیکھا، اپنے ہاتھ کو منہ سے

ہٹایا۔۔۔اس کے ذہن میں کچھ تو ایسا چل رہا تھا جس میں اس کے زبان کو تالا لگانے کی صلاحیت تھی۔۔۔۔

وہ دونوں واپس گھر کے طرف جا رہے تھے، اس کے ساتھ اویس بھی گاڑی میں بیٹھا تھا، ابھی بس اس کی ایک میٹنگ ختم ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

حکومت اور کرسی کو حاصل کرنے کے لیے آج وہ ایک نئے مہرے کو آزمانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ خیر باقی کاروائی پرانی تھی اور وہ بس پیسے کی تھی۔۔۔۔۔۔

کب تک ہم عثمان کو بس ایسے ٹالتے رہیں گے، اپنے راستے میں آنے سے روکتے رہیں گے، جتنا محنت ہم نے اس بار کیا ہے عثمان کو ہٹانے کے لیے اگر اس کا کیس تھوڑا بھی ڈیلے ہو گیا یا پھر وہ یہ کیس جیت گیا، تو سمجھو ہم تو گئے، وہ ایک نمبر کا شاطر انسان ہے، ہم اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہیں۔۔۔۔

تو آپ یہ سوچ رہے تھے، ابھی ایک گھنٹے بعد عدالت میں اس کیس کی دوسری پیشی ہے، اس نے اویس کے بات پر سر ہلایا تھا۔۔۔۔

چلو کسی ریسٹورنٹ میں چلتے ہیں کافی پینے کے لیے، وہی پر سب بتاتا ہوں۔۔۔۔۔

اویس نے اس کے کہنے پر ڈرائیور کو ریسٹورنٹ جانے کا کہ گیا تھا، گاڑی اسلام آباد کے سب سے بڑے ہوٹل کی طرف مڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

جمشید کے چہرے پر اس سارے راستے میں غیر معمولی سنجیدگی تھی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد گاڑی اپنی جگہ پر پہنچ گئی، سامنے ایک بہت بڑا ریسٹورنٹ دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

اویس اور جمشید دونوں اس سے نکلنے لگے، اس کے کچھ گارڈز ان کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔۔۔۔

اویس بھی فطرتاً ایک اچھا انسان نہیں تھا ورنہ وہ کبھی بھی کسی غلط کام میں اس کا ساتھ نہیں دیتا۔۔۔۔

سانپ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی فطرت میں کبھی خیر نہیں ہوتی "اور اویس وہ سانپ" تھا جو ابھی ڈسنے کے لیے تیار ہو رہا تھا، وہ ہمیشہ وہ کام کر لیتا تھا جو جمشید اسے کہہ دیتا تھا اور اس سارے کاموں میں اچھے تو بالکل نہیں تھے کیونکہ یہ ایک ایسے شخص کے سوچ پر ہوتے تھے، ایک ایسے شخص کے ہوتے تھے، اسی کی زبان پر سرانجام ہوتے تھے۔ جو حکومت، طاقت، پیسے اور شہرت کا پجاری تھا۔۔۔۔

آج یہ دونوں یہاں پر آ کر ایک نئی کھچڑی کو پکا رہے تھے۔۔۔ ریسٹورنٹ میں اینٹر ہو کے دونوں ایک بہت خوبصورت حال نما جگہ کے طرف جانے لگے، اویس ہمیشہ کی طرح اس کو فالو کر رہا تھا۔۔۔۔ حال کے اندر خوبصورتی سے ٹیبل کے ارد گرد چیئرز ارینج ہو گئے تھے، خوبصورت سنہرے فانوس اس جگہ کو اور بھی خوبصورت بنا رہے تھے جو جگہ جگہ کچھ میٹر کے فاصلے پر فلور سے لٹکے ہوئے نظر آ رہے تھے۔۔۔۔

ریسٹورنٹ لوگوں سے بھرا تھا، کہیں پر لوگ زیادہ تھے اور کہیں پر تھوڑا کم، اس کے گارڈز تھوڑے فاصلے پر ان سے کھڑے ہو گئے تھے، وہ جس جگہ پر بیٹھ گئے تھے ان کے ساتھ والے ٹیبل کے پیچھے ایک اور شخص بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے اس دونوں کو آتے ہوئے دیکھ لیا تھا کیونکہ وہ جانے کے لیے اٹھ گیا تھا مگر انکو آتے دیکھ کے ابھی وہ وہیں پر واپس بیٹھ گیا تھا، ایسا لگتا تھا جیسے جانتا ہو اسے ۔۔۔۔۔اس نے اپنے کیپ کو پہن لیا تھا، جس کو اس نے ٹیبل پر اپنے سامنے رکھا تھا۔۔۔۔وہ اپنے موبائل پر کچھ ٹائپ کرنے لگا تھا، جیسے وہ خود کو مصروف دکھانا چاہ رہا ہو۔۔۔۔۔۔۔

جمشید اور اویس کے پاس ایک ویٹر ارڈر دینے کے لیے آ گیا، دونوں نے کافی کا ارڈر دے دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آپ کچھ کہہ رہے تھے، بات وہی سے شروع ہوئی جہاں سے روک دیا گیا تھا ۔۔۔۔

جمشید نے اس کے پوچھنے پر سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

تمہارا کیا خیال ہے اویس، اگر عثمان کو اب اوپر بھیج دیا جائے، وہ اپنے شاطر سوچوں کو آخر کار زبان پر لے آیا تھا۔۔۔۔ ویسے بھی اس کی عمر ابھی ہو گئی ہے، اس کو بھی تھوڑا آرام کی ضرورت

ہے، وقفہ لینے کے بعد وہ پھر سے کہنے لگا۔۔۔۔۔ اویس اس کو حیرانی سے دیکھ رہا تھا اور وہ ایسے کہہ رہا تھا جیسے وہ اس کو کہیں پر ماں کے گھر بھیجنے کا کہہ رہا ہو

جو شخص ان کے پیچھے بیٹھا تھا وہ اپنے کانوں کو چار کر چکا تھا، ان دونوں کے درمیان اتنا فاصلہ تو تھا کہ اگر آہستہ سے بات کی جائے تو ممکن ہے کہ دوسرا کچھ نہ سنے مگر وہ پوری آزادی سے کہہ رہا تھا، اتنا تیز کے دوسرا شخص بآسانی سے سن سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

تمہارا ابھی زبان کیوں بند ہو گیا ہے، پہلا تو پوچھ رہے تھے بتانے کا، اب پتھر کیوں بن گئے ہو۔۔۔۔ جمشید کی خاموشی کے جگہ کو اب اویس نے لے لیا تھا۔۔۔۔۔

نننننن ن ن نہیں میں سوچ رہا ہوں کہ آپ نے جو کہا ہے وہ میں نے صحیح سنا، اس کو یقین نہیں آرہا تھا کہ جمشید عثمان کو مارنے کا پلین بنا چکا ہے۔۔۔۔۔ کیا ہو گیا ہے اویس تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے دودھ کے بچے ہو، وہ اپنے کافی سے ایک گھونٹ بھر کر ٹیبل پر رکھ گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ سب کیسے ہو گا انکل وہ کوئی معمولی انسان نہیں ہے، ہم سے دوگنا زیادہ طاقتور ہے۔۔۔۔۔

وہ سب کچھ پہلے سے جانتا تھا اس لیے اس کے بات پر کوئی ری ایکشن نہیں دیا اس نے۔۔۔۔۔۔۔

تم جانتے ہو اویس اگر وہ بادشاہ ہے تو اپنے مہروں کے بغیر بے سہارا ہیں اور وہ جس حالات میں ابھی ہے اس کے ساتھ اس کے مہرے نہیں ہیں۔۔۔۔

اور اس کا بیٹا بھول گئے ہیں کیا، نعمان ارسلان وہ بھی اسی سے کم نہیں ہے۔۔۔۔۔

جیسے گاڑی انجن کے بغیر بے کار ہوتی ہے وہ اپنے باپ کے بغیر کچھ نہیں ہے، اس لیے ہم اس سے انجن کو نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، گاڑی خود بخود رک جائے گی۔۔۔۔

ویسے بھی میرا لوگوں کو فضول میں مارنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔۔

کسی بھیڑیے کی طرح وہ بھی اپنے شکار کو دعوت سمجھ رہا تھا۔۔۔۔۔

آپ کے پاس کوئی پلین ہے، اویس واپس حیرانی کے وادی سے آگیا تھا، اس کے سوال پر وہ اپنے دانتوں کو دکھا گیا تھا۔۔۔۔

اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے شخص نے اپنے موبائل کو ٹیبل پر رکھ دیا تھا، وہ پوری طرح سے سننے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

اویس جو بھی ہو گا ابھی ہو گا کیونکہ مجھے بعد کا پتہ نہیں اور ابھی کے لیے سب کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔

کیا ہو سکتا ہے؟؟؟۔۔۔۔

یہی جب وہ عدالت سے نکلے گا تب اس پر کہیں سے فائرنگ ہو گی، عثمان اس میں مرے گا اور اس کا الزام نبیل حمدانی کے بھائیوں پر آئے گا۔۔۔۔

ایسا کیسے ممکن ہے، نبیل حمدانی کے بھائی اتنے بھی رسائی والے نہیں ہیں کہ عثمان پر حملہ کرے۔۔۔

بھتیجے لوگ صرف چٹ پٹا سنتے ہیں، پس منظر کو نہیں دیکھتے، ویسے بھی یہاں پر تو اچھا خاصا وجہ ہے، بھائی کے انتقام میں عثمان ارسلان پر ہوا جان لیوا حملہ، اتنا لوگوں کی زبانوں کے لیے کافی ہے، باقی کا کام ہم کر لیں گے، ویسے بھی میڈیا اچھا خاصا اس طرح کا ڈول بجانے میں سرگرم نظر آتی ہے۔۔۔۔۔۔

اگر یہ سب کچھ ناکام ہوا، اگر ہمارا یہ پلین کام نہ کر گیا اور عثمان مرا نہیں تو پھر ۔۔۔۔۔۔

تم کچھ اچھا نہیں بول سکتے، ویسے بھی میرا پلان ناکام نہیں ہو گا۔۔۔۔

اس کی بات پورا ہونے سے پہلے وہ اس کو ٹوک گیا تھا۔۔۔۔۔

کھلاڑی وہی ہوتے ہیں جو ہمیشہ اپنے ساتھ پلین بی رکھتے ہیں"، مگر شاید یا تو یہ" لوگ اس میدان میں مارنے اور گرانے کے ماہر تھے اور یا سب سے بے وقوف کیونکہ اس کو کسی نے نہیں بتایا تھا اور نہ یہ خود جان پائے تھے کہ اس طرح کے

باتیں سرعام نہیں کرتے کیونکہ اس کو سننے کے لیے دیواروں کے بھی کان بن جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

##

مبارک ہو مسٹر عثمان آپ کی بیل ہو گئی ہے، آپ ابھی قانون کے نظر میں معصوم ہیں، جب تک آپ پر ابھی یہ ثابت نہیں ہو جاتا۔۔۔۔۔

نعیم جو اس کا وکیل تھا، چوڑے سینے کے ساتھ اس کو کہہ رہا تھا، اس کی بھی دھمکیوں سے جان چھوٹ گئی تھی، جو ہارنے پر اس کو مل رہے تھے۔۔۔۔۔

عثمان کے چہرے کا رنگ واپس آ گیا تھا، جو کہ پہلے کی طرح ابھی فریش نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

وہ ابھی عدالت کے سامنے اپنے گاڑی کے ساتھ گارڈز کے درمیان میں کھڑا تھا ،اس کا بیٹا نعمان اس کے پاس آ رہا تھا۔۔۔۔

عدالت کے اس پیشی نے میڈیا پر آگ لگا دیا تھا جو لوگ اس کے خلاف ہو گئے تھے ان کا تو ابھی خیر نہیں تھا لیکن پھر بھی مہنگے کپڑوں اور گاڑیوں میں خود غرض اور اس جیسے شیطان اس کو مبارک باد دینے کے لیے آنے شروع ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔ لفظوں میں شہد اور دلوں میں زہر بھر بھر کے لوگ اس کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے شاید یہی سیاست کا اصول تھا۔۔۔۔۔

حمائل ابھی بس عدالت سے نکلی تھی، اس کے ساتھ بیرسٹر سجاد آ رہا تھا، سجاد کے چہرے پر پریشانی نظر آ رہی تھی، وہ دونوں ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں وہی سیاہ فائل تھی، وہ اس پیشی میں ناکام ہو چکی تھی مگر اس کے چہرے پر کوئی غم، افسوس یا ڈر نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

ایک سیاہ ڈبلیو ایم کار آ کر اس کے سامنے سے گزرنے لگی، اس نے دھیان نہیں دیا تھا مگر اس میں بیٹھے ہوئے شخص نے اس کو گہرے نظروں سے دیکھ لیا تھا

۔۔۔

گاڑی سیدھا جا کر عثمان کے گاڑی کے سامنے رک گئی تھی۔۔۔۔۔

گاڑی سے آریان باہر نکلا تھا اپنے محسوس سٹائل میں، وہ اپنے بلیک گلاسز کو نکال گیا تھا۔۔۔۔

تھوڑے فاصلے پر وہ عثمان کو دیکھ کے کھڑا ہو گیا تھا، عثمان کے ساتھ جب لوگوں کا ملنا کم ہو گیا، وہ اس کے پاس چلا گیا، عثمان حیران تھا آج اس کے آنے پر

کیا بات ہے نعمان مجھے یقین کیوں نہیں آ رہا کہ تمہارا اڑیل بیٹا میرے جیت پر میرے سامنے کھڑا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ دیکھ اس کو رہا تھا مگر بات نعمان سے کر رہا تھا، نعمان بھی مسکرا رہا تھا

آپ کیا یاد کریں گے دادا جان، چلیں آج ہم بھی آپ کے ساتھ خوش ہوتے ہیں ،ویسے آپس کی بات ہے وہ اس کے کان کے قریب ہو گیا۔۔۔۔۔

آپ اتنے بھی معصوم نہیں ہیں جتنا عدالت نے کروالیا ہے آج، سچ کہتے ہیں کہ عدالت اندھا ہوتا ہے۔۔۔۔کچھ دیر عثمان اس کے آنکھوں میں ایسے دیکھ رہا تھا اور پھر ایک زبردست قہقہ لگا گیا۔۔۔۔۔۔۔

اس کے ساتھ آریان بھی ہنس رہا تھا مگر اتنا نہیں جتنا وہ دونوں خوش ہو رہے تھے

عثمان کی نظر حمائل پر پڑی جو اپنی گاڑی کی طرف جا رہی تھی، دیکھا تو اس کو آریان نے بھی تھا یہاں پر سب سے پہلے مگر وہ اگنور کر رہا تھا اسے۔۔۔۔۔

کہا جا رہی ہو ایڈووکیٹ، مجھے تو لگا تھا تم مجھے مبارکباد دو گی، عثمان اس کو آواز دیتے ہوئے مغرورانہ انداز سے کہنے لگا۔۔۔۔۔

وہ جو اپنے گاڑی کا دروازہ کھول چکی تھی اس کی آواز پر رک گئی تھی۔۔۔

اس نے ایک نظر سجاد کو دیکھا جو اس کو کار میں بیٹھے جانے کا کہہ رہا تھا مگر اس نے اس کو کہا چھوڑنا تھا اب جواب تو دینا بنتا تھا جو غلط ہو کر بھی طنز کر رہا تھا تو وہ صحیح ہو کے تیر کیوں نہ چلائے۔۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے فائل کو سیٹ پر رکھا اور ان کی طرف چہرہ موڑ کے کچھ دیر کے لیے دیکھتی رہی اور پھر ان کے پاس چلی گئی۔۔۔۔

اسکو اپنے طرف آتے ہوئے دیکھ کر عثمان اپنے دانتوں کا نمائش کرنے لگا تھا

وہ ہمیشہ کی طرح اس بلیک تھری پیس سوٹ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی

حمائل اسکے سامنے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہے تھے مسٹر عثمان ارسلان، اب بتائیں میں سن رہی ہوں، وہ تھوڑا سا سر کو نیچے کرنے لگی۔۔۔۔۔

کیا ہے نا میں نے پہلے صحیح سے سنا نہیں، وہ مسکراتے ہوئے معصومیت سے کہنے لگی تھی جیسے اس نے سچ میں کچھ نہیں سنا تھا۔۔۔۔۔۔

آریان کو اس کی ایکٹنگ پر جھٹکے لگ رہے تھے کیونکہ وہ حد سے زیادہ سویٹ بننے کی کوششوں میں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا نا ایڈوکیٹ، تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی دیکھ لو فضول میں اپنا وقت ضائع کر لیا۔۔۔۔۔۔۔

اب کیا کریں ہم آپ جیسے فارغ لوگ تو ہے نہیں ہم اپنا وقت ضائع کرنے کے بعد کچھ حاصل کر لیتے ہیں مگر پھر بھی مطمئن رہتے ہیں۔۔۔۔۔

آپ بتائے آپ کتنے سکون میں ہیں، عثمان آج بھی اس لڑکی کے آنکھوں میں وہ اعتماد دیکھ رہا تھا۔۔۔

سکون کا کیا ہے فاور ہو تو سکون آ ہی جاتا ہے۔۔۔۔

وہ وہ اچھا جیسے آپ دو دن پہلے سکون سے (جیل) حکومتی چائے خانے پر گئے تھے، ویسے کیسا لگا تھا ٹور نانا جان شاید زندگی میں پہلی بار تھا، ہے نا۔۔۔۔

وہ آنکھوں کو ٹمٹمار ہی تھی آریان اس کے جواب پر اپنا قہقہ روک گیا تھا، عثمان کے تاثرات میں روشنی کے رفتار سے تبدیلی آئی تھی۔۔۔۔۔

حمائل نے ایک نظر تینوں کو دیکھا تھا، آپ دونوں نے کچھ نہیں کہنا کیا؟؟؟؟ وہ نعمان اور آریان سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

نہیں ہمیں ابھی صرف آپ دونوں کو سننا ہے، آریان نے اسکو جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

مسٹر آریان پر آپ کے دادا جان تو خاموش ہو گئے ہیں، مجھے ایسے ہی بلا لیا۔۔۔

تم بہت ہواؤں میں اڑ رہی ہو لڑکی اگر زمین پر گری تو بہت درد ہو گا تمہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہیں ہے آپ، ابھی تو لڑکی مت کہے ابھی تو آپ کی فوتی نکلی ہوں خوش قسمتی سے جیسے کسی کی لاٹری نکلتی ہے، وہ ہنسنے لگی اپنی بات پر۔۔۔

مگر خیر آپ اس پوزیشن میں نہیں ہیں، میں برا نہیں مانوں گی کیونکہ آپ کا بھی وہی حال ہے جیسے کوئی دوسرے کی پیسوں سے خرید لے کسی لاٹری کو، نکلے اس کا پسندیدہ چیز مگر ہوتا اس کا نہیں ہے وہ منہ پر غمگین زاویے بنانے لگی۔۔۔۔۔

ویسے انکل آپ ان کو سمجھاتے نہیں ہیں۔۔۔

تم پچھتاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے پہلے بھی میں نے کہا تھا نا میں تم نہیں ہوں، آپ ہوا نجان لوگوں کے لیے۔۔۔۔۔۔

اس کا لہجہ ایک دم سے سنجیدہ ہو گیا تھا اس کی بات پورا ہونے سے پہلے وہ بول پڑی تھی، اب تو عثمان کو بھگتنا تھا، کس نے کہا تھا اس پر طنز کرنے کو، اسکے اس بدلتے انداز نے اس کو خاموش کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ مزید اس سے بحث نہیں کرنا چاہتی تھی ویسے بھی وہ صحیح جواب دے چکی تھی

۔۔۔۔

ویل ابھی کے لیے میں جا رہی ہوں کیونکہ میں مزید آپ کے جیت کو خراب کرنا نہیں چاہتی۔۔۔۔۔۔

مگر جانے سے پہلے آپ سے پہلی بار ایک سیکرٹ شیئر کر رہی ہوں، وہ تھوڑا اس کے قریب ہو گئی۔۔۔۔ عثمان کے چہرے کو اگر کوئی دیکھتا تو وہ اس پر رقم 12 بجے کو پڑھ لیتا۔۔۔۔

آریان نے اس کے قریب ہونے پر اپنے آبرو کو اچکا لیا تھا، عثمان سٹل حمائل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

کبھی بھی ایک قدم پیچھے ہٹنے یا آگے آنے کو جیت یا ہار نہیں سمجھتے"۔۔۔۔۔"

باقی کام آپ کا ہے ویسے بھی آپ نے تو مجھے اپنی پوتی ہونے کی خوشی میں کوئی گفٹ نہیں دیا۔۔۔۔۔ میں نے آپ کو اس کی خوشی میں دے دیا یہ جیت ڈیئر نانا جان وہ مسکرانے لگی تھی اور بغیر ایک نظر بھی پیچھے دیکھے واپس اپنے کار کی طرف چلی گئی، اس کے جاتے ہی آریان نے اپنے پھنسے قہقہوں کا بند توڑ دیا، عثمان اس کو غصے سے گھورنے لگا، آریان کو دیکھ کے نعمان بھی نیچے دیکھتے ہوئے مسکرانے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

عدالت کے در و دیوار گونج رہے تھے،
فیصلے کی صدا گزر چکی تھی۔
کسی نے ماتم کیا،
کسی نے جشن منایا،
مگر وہ خاموش کھڑی مسکرا رہی تھی۔

یہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی،
یہ بس ایک باب تھا کہانی کا،
جو سر جھکنے کے لیے لڑے،
وہ سَر بلند کیسے ہوتے؟

دشمن نے فتح کے نشے میں
اس کی آنکھوں میں جھانکنے کی غلطی کی،

وہ جو ہار کے بھی بے خوف تھی،
وہ جو آج بھی پُر عزم تھی۔

اس کے قدم پیچھے نہیں ہٹے،
وہ کسی نئی راہ کی تلاش میں تھی،
قلم کو تیز کیا،
سوچ کو بلند کیا،
ہار کو جیت کی راہ پر موڑنے کے لیے۔

یہ ہار نہیں،
یہ بس ایک موڑ تھا سفر کا،
وہ جو زمین پر گر کے بھی اٹھنے کا ہنر رکھتی ہو،
!اُسے شکست دینا آسان نہیں ہوتا

##

اویس کہاہے، جمشید ابھی اس کے آفس آیا تھا،اس کو پتہ چل گیا تھا کہ عثمان کہ جنت کے ٹکٹ کٹ ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

سر ابھی وہ میٹنگ کے لیے گئے ہیں، آپ بیٹھیں ان کو فری ہونے میں وقت لگے گا۔۔۔۔۔

بھاڑ میں جائے میٹنگ وہ پھولے ہوئے سانس کے ساتھ کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

جاؤ اور بلاؤ اسے کہو کہ میں آیا ہوں۔۔۔۔

اس کے داڑھ پر سامنے اویس کا منیجر بد کھ گیا

تھا، بغیر ایک بھی بات کیے وہ اویس کے پیچھے میٹنگ روم میں چلا گیا۔۔۔۔

آج اس کی بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہو رہی تھی، ان کے پروڈکٹس مارکیٹ میں لانچ ہونے سے پہلے کچھ نہ کچھ مسئلہ ان کے سامنے پیش آجاتا تھا۔۔۔۔۔

آج بھی وہ اسی مسئلے کو ڈسکس کر رہے تھے کیونکہ جتنا وہ لوگ اپنے پروڈکٹس کو لانچ کرنے میں دیر کریں گے ان کی مارکیٹ نیچے گرتے جائے گی۔۔۔۔۔

میٹنگ روم کا دروازہ ناک ہونے لگا، گلاس ڈور سے اویس نے دیکھا، اس کا مینیجر آنے کے لیے کھڑا تھا، اس نے آواز دے کر بلایا اسے، مینیجر اندر آکر اس کے پاس کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

ایم سوری سر آپ نے آنے سے منع کیا تھا، پر سر جمشید آئے ہیں بہت غصے میں لگ رہے ہیں، کہہ رہے ہیں کہ آپ سے کہو کہ میں آیا ہوں۔۔۔۔

وہ اس کے کان کے قریب جھک کے اسے کہہ رہا

تھا، اویس نے ٹیبل کے ارد گرد بیٹھے لوگوں کو ایک نظر دیکھا۔۔۔۔۔

آپ جائے میں بس آرہا ہوں، منیجر سر ہلا کے واپس وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

گائز آپ لوگ ہیو ٹینیو کریں میں بس تھوڑی دیر میں آتا ہوں، وہ اپنے بلو کورٹ کو دونوں طرف سے کھینچتے ہوئے اپنے آفس کی طرف جانے لگا

۔۔۔۔۔۔ میٹنگ روم میں اب اس کے بغیر اس کا سٹاپ ڈسکشن کر رہا تھا۔۔۔۔

آفس میں جمشید ایک اضطرابی حالت میں کبھی ایک طرف بیٹھتا تھا تو کبھی گھومنے لگ جاتا

تھا۔۔۔پریشانی سے وہ ایک ہاتھ کا مٹھی بنائے دوسرے ہاتھ پر مار رہا تھا

اس کے دماغ میں سوچوں کا ایک طوفان جنم لے رہا تھا اور دوسرا ختم ہو رہا تھا

آفس کا دروازہ کھلنے لگا تھا، اویس اندر آگیا تھا، دروازے کے کھلنے پر جمشید نے اس کو دیکھا۔۔۔

وہ تیزی سے اس کے قریب آنے لگا۔۔۔۔۔

اویس ہم نے جو پلان بنایا تھا وہ فیل ہو گیا ہے، عثمان پر کسی نے بھی فائرنگ نہیں کی اور ہم نے جو آدمی بھیجے تھے، وہ بھی نہیں مل رہے۔۔۔

اس کی آواز سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ کتنے شوک میں ہیں۔۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے انکل ہمارے آدمی نہیں مل

رہے اگر کسی نے مارا بھی ہو تو لاش تو ملنی چاہیے تھی۔۔۔۔

وہ مر نہیں سکتے اویس وہ کوئی عام آدمی نہیں تھے انسانوں کے روپ میں جانور تھے۔۔۔۔۔

مسئلہ یہ نہیں ہے مسئلہ یہ ہے کہ ان سب کو ہمارے بارے میں معلوم ہے اگر ہمارا نام کہی سے بھی باہر نکل آیا تو عثمان سے تو ویسے بھی خیر نہیں ہے، الیکشن سے بھی ہاتھ دھونے پڑ جائیں گے۔۔۔۔

وہ ایک ہاتھ منہ پر رکھ کے وہاں ایک چیئر پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اویس کے بھی چہرے پر بھی شکنے بن گئی تھی۔۔۔اس سب کا تو صرف ہم دونوں کو پتہ تھا پھر کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔

مجھے اسی بات کی سمجھ نہیں آ رہی، زندگی میں پہلی بار میرا یہ حال ہو رہا ہے اویس ، کچھ کرو، کچھ ایسا کہ ہم اس مسئلے سے نکل جائیں۔۔۔۔۔

ان سب کا تو ایک ہی مطلب نکلتا ہے یا تو کسی نے ہمارے آدمیوں میں سے ان کو مخبری کر دیا ہے

۔یا پھر کسی نے ہمارے باتوں کو سنا ہے کیونکہ اس کے علاوہ تو مجھے کوئی اور راستہ نظر نہیں

آرہا۔۔۔۔۔

جمشید اس کو سوچتے ہوئے دیکھنے لگا تھا، یہی تو اصل بات کی جڑ تھی۔۔۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا کسی نے مخبری کری ہو گی وہ اپنے رائے سے اویس کو آگاہ کرنے لگا تو پھر تو ایک ہی آپشن بچتا ہے۔۔۔۔

ریسٹورنٹ میں کسی نے اس روز ہمارے پلاننگ کے بارے میں سن لیا تھا اور اس روز وہاں پر اچھا خاصا رش بھی تھا۔۔۔۔۔

لیکن ہم پوری طرح سے شور بھی نہیں ہیں کہ کسی نے سنا بھی، وہ بولتے بولتے رک گیا تھا۔۔۔ یادوں کے ٹرین میں چل کر وہ ریسٹورنٹ کے اس ٹیبل کے پاس چلا گیا، اسے یاد آیا کہ ایک آدمی بلیک اور وائٹ شرٹ پینٹ پہنے ہاتھ میں کیپ لیے وہاں سے اٹھنے لگا تھا، وہ جہاں پر بیٹھا تھا اس کے ساتھ والے ٹیبل پر جمشید اور اویس بھی بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہوا انکل آپ رک کیوں گئے، تم نے دیکھا تھا ہمارے پیچھے والے ٹیبل پر ایک آدمی بیٹھا تھا سیاہ کپڑوں میں، میرا اس وقت اتنا دھیان نہیں تھا مگر وہ جانے والا

تھا اتنا یاد ہے مجھے۔اگر وہ شخص گیا نہیں تھا تو مجھے یقین ہے اس نے ہمارے باتیں سنی ہوں گی۔۔۔۔۔۔۔

ایگزیکٹلی انکل میں بھی یہی سوچ رہا تھا ہمیں ابھی بس معلوم کرنا ہو گا کہ وہ شخص کون تھا، باقی کہانی خود بخود سامنے آجائے گی۔۔۔۔۔

پر ہمیں کیسے پتہ چلے گا ہم نے تو اس کا چہرہ بھی نہیں دیکھا۔۔۔۔۔

انکل وہ ایک بہت بڑا ریسٹورنٹ ہے، وہاں پر ضرور کیمرے لگے ہوں گے، سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کر کے ہمیں پتہ چل جائے گا۔۔۔۔

جمشید نے اس کی بات پر سر ہلایا تھا وہ بھی تھوڑا ریلیکس فیل کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

##

میں نے کہا تھا نا بیل کرنا اس کے لیے چھٹکیوں کا کام ہے۔۔۔۔

کوئی بات نہیں ہے سر ہم ابھی ہارے تو نہیں ہیں، ویسے بھی ہمیں بھی معلوم ہونا چاہیے تھا کہ وہ کس حد تک جا سکتے ہیں تا کہ اس کے سامنے کھڑے ہونے

کے لیے ہم بھی تیار رہے اور اس کا علم ہمیں اس سیشن کے ہارنے میں ہی ہوا ہے۔۔۔۔۔

حمائل بیٹا آپ سمجھ کیوں نہیں رہی ہے یہ کیس، سیشنز، عدالت، یہ اس سیاست دانوں کے لیے عام بات ہے۔۔۔۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ پھر سے کھل گیا ہے، اب مجھے تمہاری فکر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

بیرسٹر شبیر ہسپتال سے ڈسچارج ہو گیا تھا وہ کافی ریکور بھی کر چکا تھا حمائل آج آفس سے تھوڑا جلدی نکلنے لگی تھی، بیرسٹر شبیر نے اس کو کال کر کے بلایا تھا۔۔۔۔۔

آپ ٹینس مت ہو سر مجھے پورا یقین ہیں، وہ ابھی کچھ نہیں کرے گا وہ اپنے جیت کے خوشی میں مست ہے اگلے سیشن تک اگر اس کو کچھ کرنا ہو گا تو اگلے سماعت کے بعد کرے گا اور وہ بھی تب اگر حالات ان کے بالکل خلاف ہو گئے تو

۔۔۔۔۔۔

شاید آپ ٹھیک کہہ رہی ہے مگر جو بھی کرو احتیاط سے کرو ویسے بھی مجھے نہیں لگتا وہ کوئی ثبوت چھوڑ گیا ہو گا۔۔۔۔۔۔

سر جو مڈر کیس میں نے سٹڈی کیا ہے اس کے مطابق تو وہ لڑکا اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔۔۔۔اگر ہمیں اس کے ماں باپ کے بارے میں کوئی سراخ مل جائے، تو مجھے یقین ہے ہمارے لیے اس کو واپس کسٹڈی میں کرنا آسان ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو لگتا ہے کہ اس لڑکے کے مرنے کے بعد اس کے ماں باپ عام لوگوں کی طرح وہاں رہے ہوں گے۔۔۔۔۔۔مجھے تو ڈر ہے عثمان نے اس گھر کا تو نام و نشان بھی مٹایا ہو گا۔۔۔۔۔

لیکن پھر بھی سر ہمیں کچھ نہ کچھ سراغ مل جائے گا، میرا اس پروفیشن میں جتنا ایکسپیرینس ہوا ہے، اس میں، میں نے ہر مجرم کو کوئی نہ کوئی نشان چھوڑا ہوا دیکھا ہے، یہاں پر بھی کچھ نہ کچھ پیچھے رہ گیا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

میں نے عثمان کا انڈر گراؤنڈ بائیو ڈیٹا نکلوا لیا ہے ایک سرونٹ نے بلو کلر کی فائل لا کر شبیر کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

مجھے امید ہے یہ آپ کی کچھ کام آئے گی۔۔۔۔۔۔۔تھینک یو سر کہیں نہ کہیں تو اس شخص کو میں بھی جاننے لگی ہوں حمائل ٹیبل سے وہ فائل اٹھانے لگی

۔۔۔۔۔۔۔

شبیر نے اسے دیکھا تھا حمائل کیا یہ سچ ہے جو میں جان گیا ہوں، اس نے کل شام نغمہ ارسلان کے نام کو عثمان ارسلان کے بچوں کے لسٹ میں دیکھا تھا جب وہ اس کا بائوڈیٹا نکلوا رہا تھا۔۔۔۔۔

جی سر بد قسمتی سے یہی سچ ہے۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اپنے اندر کے تلخی کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ سے ایک بات پوچھو, یس سر یو کین اسک۔۔۔۔۔۔

آپ کو پہلے سے پتہ تھا، بیرسٹر شبیر کی نظریں اس کے چہرے کو کھوج رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے بھی کچھ دن پہلے پتہ چل گیا ہے، وہ جواب دے کے اس فائل کو دیکھنے کے لیے کھول گئی

تھی۔۔۔۔۔

اور آپ کے پیرنٹس ائی مین، آپ کی مام۔۔۔۔۔

سر جو ہونا ہوتا ہے، وہ ہو کر رہتا ہے، اس کو روکنا کبھی کبھار ہمارے حد سے باہر ہو جاتا ہے۔۔۔

ہممممم تو کب شروع کر رہی ہو اپنے کھوج کو، مجھے بتاؤ سب کچھ تمہارے ٹیبل پر پڑا ہو گا اتنا تو میں بھی کر سکتا ہوں، وہ بات کو بدلنے لگا تھا۔۔۔۔۔یس سر یو کین، بٹ مجھے اپنا کام خود کرنے کی عادت ہے، میں اپنی ٹیم سے مل کر لو گی اگر پھر بھی مجھ سے نہیں ہوا تو ہم ضرور آپ کو یاد کریں گے۔۔۔۔

اتنی خوبصورتی سے وہ انکار کر گئی تھی کے سامنے والے شخص کے چہرے پر آفر دینے والی مسکراہٹ قائم تھی، انکار کرنے کے بعد بھی۔۔۔

حمائل تم ہمارے آنے والے جنریشن کے لیے ایک مثال بنو گی یہ میرا دل کہہ رہا ہے، اس کی بات پر وہ ہنسنے لگی تھی۔۔۔۔۔

سر اس کیس کو سلو کر کے چیمپئن بن جاؤ وہی کافی ہے، وہ مذاق کرنے میں بھی کتنی شفاف اور سنجیدہ لگ رہی تھی اگر کوئی آج شبیر سے پوچھ لیتا تو اپنے 45 سال کی عمر میں اب تک ہمت، حوصلہ، اور ایمانداری جیسے القاب کو اس لڑکی کے

نام کر دیتا جو ابھی اس کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔وہ اپنے لیفٹ ہینڈ میں پہنے سلور کلر کی واچ میں ٹائم دیکھنے لگی، شام کے چھ بجنے والے تھے۔۔۔مجھے ابھی چلنا چاہیے کافی لیٹ ہو گیا ہے، ماما پھر ناراض ہوتی ہے آپ اپنا خیال رکھیں

۔۔۔۔۔

حمائل، بیرسٹر شبیر نے اس پکارا، وہ اس کو دیکھنے لگی تھی اس کی آواز دینے پر وہ رک گئی تھی۔۔۔۔۔۔

بیٹا عثمان کے گرینڈ سن آریان ارسلان، کوشش کرو کہ دور رہو اس سے، یہ شخص اپنے نام سے سب سے زیادہ عشق کرتا ہے، ایسا نہ ہو کہ تمہارے خلاف ہو جائے، طریقے سے ڈیل کرو اسے، خون کا رشتہ ہے، کہیں نہ کہیں جوش مار لیتا ہے its just a clue۔۔۔۔۔۔

وہ سر ہلاتے ہوئے اس کا مقصد سمجھ گئی تھی، شبیر اس کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا، وہ اپنے کار میں بیٹھ کر اپنے گھر کے لیے روانہ ہو گئی۔۔۔۔۔۔

##

آپ کو کیا ہوا ہے مام، کتنی بار کہا ہے اپنا خیال رکھا کریں۔۔۔۔۔۔

آریان کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔۔۔۔

رات کے 10 بج رہے تھے، کچھ دیر پہلے وہ گھر آیا تھا، آتے ہی اس کو عائشہ بیگم کی طبیعت ناسازی کا پتہ چل گیا تھا۔۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں ہوا آریان، تم کیوں اتنا بڑھک رہے ہو۔۔۔۔

ماما آپ تو چپ کریں، آپ تو اپنا بالکل بھی پرواہ نہیں کرتی، وہ کہا اس کے غصے میں آنے والا تھا۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کچھ کر بیٹھے، وہ کر بھی لیتا اگر اس وقت عائشہ بیگم ٹھیک نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔۔

دیکھ لو مجھے میں بالکل ٹھیک ہوں، وہ بیڈ کے جنگلے سے کمر لگا کر بیٹھ گئی تھی، اس کی طبیعت ابھی بالکل ٹھیک لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کے ڈاکٹرز نے اس کو جتنی دوائیاں دی تھی اس کا ٹائم دو ہفتے پہلے پورا ہوا تھا

۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹرز کے ساتھ اس کا چیک اپ 15 دن پہلے کا تھا مگر پھر فلائٹ کینسل ہونے کی وجہ سے وہ وقت پر ڈاکٹر سے رجوع نہیں کر پائی تھی، اس لیے وہ اس 15

دنوں تک بغیر دوائی کی رہی تھی اور اس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ اس کو کچھ دیر پہلے سینے میں شدید درد کی تکلیف درپیش آئی تھی جس کی ایک وجہ توپر وپر ریسٹ لینا بھی نہیں تھا۔۔۔۔آریان نے اس کو ترچھی آنکھوں سے دیکھا تھا،اس کو ابھی بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اس کی ماں سچ کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔۔

آپ ابھی بیٹھی کیوں ہے اس طرح، لیٹ جائے اور ریسٹ کریں۔۔۔۔۔

تم تو کچھ خیال کر لو، میں بیڈ پر دو گھنٹوں سے پڑی ہوں کچھ کھانے کا تو پوچھو مجھ سے یا پھر بغیر کچھ کھائے لیٹنا ہے تو بتاؤں میں سو جاتی ہوں۔۔۔۔

کہاں مر گئے ہیں یہ اتنے سرونٹ جو آپ ابھی تک بغیر کھائے بیٹھی ہے۔۔۔۔

میں تمہارا ویٹ کر رہی تھی جانتے ہو ہم دونوں ساتھ ڈنر کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔

مما کبھی کبھار میں لیٹ ہو جاتا ہوں آپ میرا ویٹ مت کیا کریں آپ کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔وہ اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں ہوتا دیکھ لو، میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔

بابا کہاں ہے وہ آئے تھے آپ سے ملنے اس کی پیشانی کے نسیں ابھرے ہوئے تھے

۔۔۔۔

وہ آئے تھے تمہارے آنے سے پہلے، پر اس کو کچھ کام کرنا تھا اس لیے کچھ دیر پہلے چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔میں نے بابا جیسے کیرلیس انسان نہیں دیکھا۔۔۔۔۔جو اپنی بیوی سے زیادہ اپنے کام پر فوکس کرتے ہیں۔۔۔۔۔ نفرت ہو جاتی ہے کبھی کبھار مجھے ان سے بھی۔۔۔۔وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو عائشہ بیگم کے ہاتھوں پر رکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

اتنا غصہ کہاں سے لاتے ہو آریان، جاؤ خود کو دیکھ لو اس طرح کتنے برے لگ رہے ہو۔۔۔۔۔۔

مما آپ کو مذاق سوجھ رہا ہے وہ اس کے مذاق کرنے پر چڑھنے لگا تھا۔۔۔۔

آریان سچ میں کبھی کبھار حیران ہو جاتی ہو، تمہارے اندر یہ اتنا پوزیسونیس کہاں سے آیا ہے۔۔۔۔۔اور یہ غصہ مجھے تو کبھی شک ہوتا ہے کہ تم ہمارے بیٹے بھی ہو کہ نہیں۔ کیونکہ نہ تو اتنا غصہ میرے اندر ہے اور نہ تمہارے بابا میں۔۔۔۔۔۔

ماما آپ میرا غصہ نہ دیکھے تو بہتر ہو گا ابھی میں آپ کا کیئر کر رہا ہوں اور یہی میرا انداز ہے۔۔۔۔۔۔مجھے ہر چیز میں سولڈ نس چاہیے چاہے وہ محبت ہو یا نفرت، نفرت

میں آپ سے کر بھی نہیں سکتا اور محبت خود سے بھی زیادہ کر رہا ہوں، پھر نہیں کہیے کبھی کہ میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں۔۔۔۔۔

اس کے نیلی آنکھیں اسکے جذباتوں کی گواہی دے رہی تھی جو آج ہر پردے سے آزاد تھی، جو آج یہ واضح کر رہی تھی کہ یہ کتنا شدت رکھتا ہے اپنے سے جڑے ہر رشتے کے بارے میں اگر یہ شخص اپنی ماں سے اتنی محبت کر سکتا ہے تو سوچ لے یہ اپنے محبت کے ساتھ کس حد تک جائے گا۔۔۔۔۔

یہ سوچ عائشہ بیگم کے دماغ نے سوچ لیا تھا مگر اس کو زبان تک لایا نہیں۔۔۔۔۔

آپ کہاں گم ہے، آئے ڈنر کرتے ہیں، وہ اس کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھانے میں مدد کرنے لگا تھا۔۔۔

کل تک آپ کی فلائٹ ریڈی ہو جائے گی، آپ بھی ریڈی رہیں باقی سب کچھ میں دیکھ لوں گا۔۔۔۔۔۔

وہ کوٹ نوٹیفکیشن، اس کا کیا بنا ایسا نہ ہو اس بار بھی واپس آ جائے۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری مام ایسا کچھ نہیں ہو گا، آپ بس ریڈی رہے، کل تک ہم جائیں گے

۔۔۔۔۔

لیکن نعمان نے تو کہا تھا کہ اس میں ٹائم لگ سکتا ہے۔۔۔۔

آپ چھوڑیں ان کو میں کہہ رہا ہوں نا میرے کام میں ٹائم نہیں لگے گا۔۔۔۔۔

ویسے ماننا پڑے گا تمہارا سروس فاسٹ جا رہا ہے۔۔۔ماما، وہ اس کے بات پر ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ وہ دونوں بھی ڈائننگ ٹیبل پر آ گئے

تھے۔۔۔ ٹیبل پر اس کے بیٹھنے کے تھوڑی دیر بعد کھانا لگا دیا گیا تھا، وہ دونوں بات بھی کر رہے تھے اور ساتھ کھانا بھی کھا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

##

آج تو میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں، اب دیکھ میں کیا کرتی ہوں ایڈیٹ۔۔۔۔

وہ فرنٹ مرر سے اپنا پیچھا کرنے والی گاڑی کے ساتھ سوچوں میں آج پھر

مخاطب ہو رہی

تھی۔۔۔۔۔۔

ایک مہینے سے یہی ایک گاڑی اس کا پیچھا کر رہی تھی کچھ دنوں کے لیے تو یہ غائب ہو گئی تھی مگر آج پھر سے نمودار ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ سامنے روڈ سائیڈ پر کچھ مناسب جگہ تلاش کر رہی تھی تاکہ وہ وہاں پر رک جائے۔۔۔۔

سامنے ایک بہت بڑا مول آنے والا تھا جو کہ ابھی اس سے کافی فاصلے پر تھا مگر بلڈنگ اونچا ہونے کی وجہ سے دور سے بھی اچھا خاصا دکھائی دے رہا تھا، اس کی آنکھیں اس کو دیکھ کر چمکنے لگی تھی، چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی، ایک ایسا رازدارانہ مسکراہٹ جس کے پیچھے اس کے سوچو کہ تانے بانے جڑ رہے تھے

۔۔۔۔۔

اس نے مرر سہ دیکھا وہ گاڑی تھوڑے فاصلے پر اسے فالو کر رہی تھی، گاڑی کو روڈ سائیڈ پر پارک کرنے کے لیے وہ بریک لگا گئی تھی۔۔۔۔

اپنے بیگ اور موبائل کو ساتھ والے سیٹ سے اٹھائے وہ اندر مول کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔

اس کے رکنے سے وہ گاڑی بھی وہاں پر پارک ہو گئی تھی، اس آدمی کی آنکھیں مول کے اینٹرنس ایریا پر تھی۔۔۔۔۔

حمائل واپس مال سے باہر نکلنے لگی تھی گاڑی میں بیٹھے ہوئے شخص نے بھی گاڑی کو دوبارہ سے سٹارٹ کر دیا تھا۔۔۔۔

اس نے فرنٹ والے سیٹ سے کچھ اٹھایا جو وہاں پر ایک باکس میں پڑا تھا اور گاڑی کو سامنے سے کھول لیا تھا، اس کے ہاتھ میں پلاس جیسا کچھ چیز تھا، اس نے گاڑی کے آگے والے حصے کے کچھ تاروں کو اس سے کاٹ لیا اور دوبارہ سے واپس اندر مول میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

دس منٹ گزر گئے تھے پھر 10 سے 20 ہو گئے اور وہ باہر نہیں نکلی پیچھا کرنے والی گاڑی میں بیٹھے ہوئے شخص نے بھی بیک سیٹ سے کمر لگا دیا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں ایک اور گاڑی گارڈ سمیت اس جگہ پر کھڑی ہو گئی، جہاں پر حمائل کی پہلی گاڑی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

وہ شخص اب غور سے دیکھ رہا تھا،اس کا سارا دھیان سامنے کی طرف تھا،اچانک کوئی پیچھے سے دروازہ کھول کے گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

کارڈور کے بند ہونے کی وجہ سے وہ آدمی ٹیڑھے آنکھوں سے پیچھے کی طرف دیکھ رہا تھا مگر اس کا سر سامنے کر ڈائریکشن میں تھا،وہ شخص اپنے شرٹ کے نیچے سے گن نکال کر ڈائریکٹ پیچھے ٹرن کر کے گن کو دونوں ہاتھوں سے تان چکا تھا۔۔۔۔۔پیچھے حمائل آرام سے بیٹھی تھی اس کا گن تاننا اس پر کوئی اثر نہیں کر گیا تھا البتہ گن تاننے والا شخص حیرت میں ضرور ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

حمائل دوبارہ مول سے باہر نکل کر گاڑی کے پاور سسٹم کے تاروں کو کاٹ چکی تھی اور اپنے گارڈز کو کال کر کے دوسری گاڑی لانے کا بھی کہہ چکی تھی اصل مقصد گاڑی کو لانے کا یہی تھا کہ وہاں پر گارڈز آجائے اور وہ آ بھی گئے تھے۔۔۔۔

جیسے کہ اس نے کہا تھا کہ وہ اندر شاپنگ کر رہی ہے آپ لوگ وہی پر ویٹ کریں ،اس کے گارڈز وہی پر کھڑے اسی کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔۔

حمائل مول کے بیک سائیڈ سے آکر اسی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی جو اتنے دنوں سے اس کا پیچھا کر رہی تھی، وہ پہلے سے اپنے پلان کو ترتیب دے چکی تھی۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھا ہوا شخص کبھی اس کو دیکھتا تھا، تو کبھی اپنے گن کو۔۔۔۔

وہ ایسے ظاہر کر رہی تھی جیسے کوئی مجسمہ ہو اس کے چہرے پر کسی بھی ایکسپریشن کو دیکھ پانا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا آپ تو میرا پیچھا کر رہے تھے اتنے دنوں سے، تو اب ایسی شکل کیوں بنائی ہے۔۔۔۔

حمائل بی بی اس سے ایسے بات کر رہی تھی جیسے وہ جنموں سے اس کا کولیگ رہ گیا ہو۔۔۔۔

آپ اتر جائے گاڑی سے ورنہ میں شوٹ کر لوں گا۔۔۔۔

ووووووہ ریلی وہ آدمی بات کرنا بھی بھول گیا تھا۔۔وہ وہی کہہ رہا تھا جسے سن کے حمائل کو مذاق لگا تھا۔۔۔۔۔۔

میں سچ میں شوٹ کر لوں گا، آپ کو مذاق لگ رہا ہے، وہ گن کو لوڈ کر چکا تھا، اس نے اس کا سیریس موڈ ان کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اپنا منہ بند کرو اور سیدھا مجھے اس شخص کے پاس س لے چلو جس نے تمہیں یہ سب کرنے کا کہا ہے ورنہ، وہ رکنے لگی۔۔۔۔

ورنہ کیا، آپ کیا سمجھتی ہے میں آپ سے ڈر جاؤں گا شاید آپ بھول رہی ہے اس وقت آپ میرے نشانے پر ہیں۔۔۔۔۔۔

تم ایک نمبر کے گدھے ہو وہ اپنے منہ پر سوچنے والے انداز میں ہاتھ رکھنے لگی، کیا تم نے مجھے بے وقوف سمجھ کے رکھا ہے اگر تم نے مجھے مارنا ہوتا تو تم مار چکے ہوتے لیکن تمہارا کام یہ نہیں ہے اور جو ہے وہ صرف مجھے فالو کر کے میرے ہر قدم کی خبر کو آگے فارورڈ کرنا ہے، اس لیے بہتر ہو گا تمہارے لیے کہ تم وہ کرو جو میں کہہ رہی ہو، کیونکہ مجھے صرف ایک اشارہ کرنا پڑے گا اور پھر تمہیں اوپر پہنچانے سے میں بھی نہیں روک سکتی تم کو، یقین نہیں آتا تو سامنے اس گارڈز کو دیکھو اور خود کو شاید تمہیں فیصلہ کرنے میں پھر آسانی ہو۔۔۔۔۔۔۔

وہ آدمی پروفیشنل طور پر یہ سب کچھ غنڈا گردی وغیرہ کا ناہی لگ رہا تھا ورنہ اس کے کام میں اتنا رفنس نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔اسی چیز کا فائدہ اٹھائے حمائل اپنا وار کر گئی تھی۔۔۔۔

دیکھیں میڈم آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہے، وہ گن کو نیچے کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

میں وہ نہیں ہوں جو روز آپ کا پیچھا کر رہا ہے۔۔۔۔وہ میرا بھائی ہے، آج اس نے اپنی جگہ مجھے بھیجا ہے اور آپ ٹھیک کہہ رہی ہے، میں آپ کو مار بھی نہیں سکتا کیونکہ ہم صرف آپ کے آنے جانے کی خبر دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔آپ گاڑی سے اتر جائے اگر بھائی کو علم ہوا کہ میں نے اس کا کام صحیح سے نہیں کیا، تو میری خیر نہیں ہے، آپ نہیں جانتی میرے بھائی کو وہ ایک نمبر کا ظالم انسان ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہارا بھائی کیا کام کرتا ہے۔۔۔۔۔۔

میم جی وہ ہر کام پیسے سے کرتا ہے، کسی کا پیچھا کرنا ہو، کیڈنیپ کرنا یا کسی کو مارنا بھی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

آج پہلی بار تم آئے ہو۔۔۔۔۔

نہیں میم جی اس روز بھی تھا جب آپ رش میں گم ہو گئی تھی مجھ سے، آج میں دوسری بار آیا ہوں کیونکہ میرا بھائی کسی اور کام کو کرنے گیا ہے۔اور تمہارا بھائی روز مجھے فالو کر رہا ہے اس دن کے بعد۔۔۔۔۔۔

جی میڈم وہ اس کاموں میں اتنا شاطر ہے کہ دوسرے شخص کو پتہ بھی نہیں چلتا

تو اس کا مطلب ہے وہ روز میرا پیچھا کر رہا تھا مگر میں اس کو دیکھ نہیں سکتی تھی، وہ خود سے کہنے لگی تھی۔۔۔۔۔

تم ایسا کرو مجھے اس شخص کے پاس لے جاؤ جس نے تمہارے بھائی اور تمہیں اس سب کو کرنے کو کہا ہے، میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی۔۔۔۔۔

وہ آدمی اس کو دیکھنے لگا تھا، یعنی کہ یہ پہلی مچھلی کی جو خود جال میں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ میم آپ سے ایک بات پوچھوں۔۔۔۔۔

وہ اس کو اجازت دیے بغیر دیکھنے لگی تھی، یعنی کہ زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

میم میں غلط نہیں ہوں۔۔۔۔ آپ میرا یقین کریں۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کا وہ خاموش جواب اتنا تیز دار

تھا، کہ وہ اپنا صفائی دینے لگا تھا۔۔۔۔۔

بولو کیا کہنا ہے۔۔۔۔۔

آپ کیوں اس شخص کے پاس جانا چاہتی ہے جو اس سب کو کرنے کا وہ ہمیں کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔

تم اپنی فکر کرو تمہارا بھائی تمہیں بھی مار لے گا اگر اس کو تمہارے اس آن سیریس انداز کا پتہ چل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔تم جو ہو وہی رہو یا پھر وہ بنو جو بننا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔

مجھے سیدھا اس شخص کے پاس لے چلو۔جب تک میں نہ پوچھوں اور کوئی بھی بات نہیں ہو گی۔۔۔

##

سر آریان ارسلان آیا ہے، آپ آجائے وہ آپ کا ویٹ کر رہا ہے۔۔۔۔

کہاں پر بٹایا ہے آپ لوگوں نے، سر آپ نے میٹنگ کا کہا تھا، اس لیے وہ ابھی میٹنگ روم میں ہے۔۔۔۔اوکے۔۔۔۔آؤں چلتے ہیں۔۔۔۔

شیر راز احمد کے آفس میں آج پہلی بار آریان آیا تھا، دونوں کی بات پہلے فون پر ہوئی تھی۔۔۔۔۔پروجیکٹ کو سٹارٹ کرنے کے لیے بہت سارے کنسٹرکشن انجینئرز کے نام لکھ دیں گیے تھے، ان میں سلیکشن آج کی میٹنگ میں ہونے والی تھی.... کیونکہ ان چنے ہوئے لوگوں میں ہزاروں کے نام درج تھے اور یہ نام ملک کے قابل ترین ہستیوں کے تھے جو اپنی بدولت ایک انٹرنیشنل پروجیکٹ میں پارٹیسپیٹ کرنے کا ایک سنہرا موقع ان کو دے رہے تھے، یقیناً آنے والے وقتوں میں ان سب حصہ لینے والوں کے لیے، یہ ایک زبردست بیک گراؤنڈ کی طرح ثابت ہونے والا تھا۔۔۔۔۔۔

آریان ٹیبل کے ارد گرد ایک چیئر پر بیٹھا ہمیشہ کی طرح اپنے عادت سے مجبور ہو کے اپنے ہاتھ میں پہنے بلیک بریس لیٹ کے موتیوں کو گھما رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ بس ابھی آیا ہوا تھا، پورے بلڈنگ کی طرح میٹنگ روم بھی گرے اور وائٹ کلر کی خوبصورت سیلنگ سے پرنیشڈ ہوا تھا، اس کے ساتھ ساتھ فرنیچر بھی کافی

ماڈرن ڈیزائن کا تھا، مزید اٹریکٹو نیس کے لیے کہیں نہ کہیں پر گرین پلانٹس کو پلانٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہاں کا ایسا ماحول تھا جو موڈ کو خوشگوار بنانے کے لیے کافی پر اثر معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

میٹنگ روم کا دروازہ کھل گیا تھا، شیراز احمد اندر آ گیا تھا، اس کو دیکھے آریان بھی کھڑا ہو گیا تھا، شیراز ہمیشہ کی طرف بلو کلر کے تھری پیس فارمل سوٹ میں ملبوس تھا۔۔۔

سوری ینگ مین آپ کو ویٹ کرنا پڑا، وہ اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

آریان نے صرف سر ہلانے پر پر اکتفا کیا تھا۔۔۔۔۔دونوں آمنے سامنے بیٹھ گئے تھے وہاں پر پہلے سے ایک شخص پروجیکٹر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔سب سیٹ اپ ہو گیا تھا، بس شیراز کے اشارے کا انتظار رہتا تھا۔۔۔۔۔

تو کیا خیال ہے آپ کا مسٹر آریان شروع کریں ہم اپنا میٹنگ۔۔۔۔۔۔۔

یس اب کورس ہمیں شروع کرنا چاہیے۔۔۔۔

شیر از نے غیر جانبدارانہ مسکراہٹ کے ساتھ سامنے بیٹھے ہوئے شخص کو اشارہ کیا جو پروجیکٹر کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔۔

اس نے ریموٹ سے روم کے سارے لائٹس کو آف کر دیا اور سامنے دیوار پر سب کچھ ظاہر ہونے لگا ایک پریزنٹیشن کی صورت میں۔۔۔۔۔۔

دونوں کے چیئرز سامنے کے طرف مڑ گئے تھے۔۔۔۔

وہ پروجیکٹر کے ساتھ تھوڑا قریب بیٹھا تھا اس لیے اس کی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی، جس سے اسکے بلیک لائنز کا پتہ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

آدھے گھنٹے میں سب کچھ ان دونوں کے درمیان طے ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

مسٹر شیر از آپ کا سب کچھ پرفیکٹ ہے پر مجھے اس ایک چیز کی ٹینشن ہو رہی ہے

۔۔۔

کیسی ٹینشن۔۔۔۔

یہی جیسے کہ یہ ایک انٹرنیشنل پروجیکٹ ہے اور ہم نے سائنز بھی کر دیے ہیں کانٹریکٹس پر، جو کہ آئی تھنک ہمیں نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔

یہ پروجیکٹ دبئی کے لاز کے تحت پروٹیکٹڈ ہے اگر بعد میں کچھ مسئلہ پیش ہوا تو ہم خود کو کلیم نہیں کر پائیں گے۔۔۔۔۔۔

اٹس سمپل زیادہ سپورٹ ان کے ساتھ ہو گا کورٹ کا جو جس کنٹری کا سویلین ہے۔اور ہم دونوں جانتے ہیں کہ اس میں 40 پرسنٹ انویسٹمنٹ دبئی انویسٹرز کا ہے جو کہ ہم دونوں کے پارٹنرشپ سے 20 پرسنٹ کم ہیں۔۔۔۔

اگر میجر پارٹنرشپ بھی دبئی کے انویسٹرز کی رہی اور اس پروجیکٹ کو دبئی کے لاز سے بھی پروٹیکٹڈ کر دیا جائے تو ہمارا تو رول سیکنڈ سے بھی گر جائے گا، ہمیں کچھ بھی کر کے اس کو پاکستانی لاز سے پروٹیکٹ کرنا ہو گا ایسا نہ ہو بعد میں ہم کچھ نہیں کر پائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیسے ممکن ہے آریان، ہم نے کانٹریکٹس سائن کر دیے ہیں، اب تو بہت مشکل ہو گا اس کو ہم نے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں پر دیر آئے درست آئے۔۔۔۔۔ ہمیں ابھی کرنا چاہیے ویسے بھی ریگریٹ کرنے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔آپ کی نظر میں اگر کوئی کارپوریٹ لائر ہے تو ہمیں ان کو ہائر کرنا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔ capable

میرا ایک لائر ہے پر پہلے اس کو دیکھنا پڑے گا۔۔۔اوکے مسٹر شیراز آپ I will do my دیکھیں اور اگر آپ سے نہ ہو تو مجھے کہہ دیں best.....

وائی ناٹ، آئی تھنک اب سب کچھ تو کلیر ہو گیا ہے، اب آپ بتائیں کیا لیں گے

مسٹر آریان یہ ہمارے پارٹنر شپ کا ایک چھوٹا سا ٹریٹ ہو گا چاہے صرف چاہے ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

ویل اگر چائے ہو جائے تو اس سے بہتر نو ٹریٹ۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے شیراز کے آفر کو ایکسیپٹ کرنے لگا تھا۔۔۔

میٹنگ روم میں دوبارہ سے روشنی پھیل گئی تھی، سارے لائٹس اون ہو گئے تھے، وہ دونوں بھی وہاں سے وی آئی پی لاونج میں آ گئے تھے۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کے سامنے صوفوں پر بیٹھ گئے۔۔۔

ایک بات پوچھو مسٹر آریان، اس کی آنکھیں بھی اس کے زبان کی طرح سوال کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے آریان اس کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

جی کہیے ؟؟؟؟ کیا عثمان ارسلان جانتا ہے اس پروجیکٹ کے بارے میں۔۔۔۔

اس کا سوال غیر متوقع تھا مگر آریان نے بھی مہارت سے اپنی حیرت کو چھپا لیا تھا یعنی کہ وہ بھی اس کے بارے میں جانتا تھا پارٹی برابر کی ہو رہی تھی۔۔۔۔

نہیں جانتے وہ، ویسے بھی میں اپنے فیصلے خود لیتا ہوں۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ بول پڑا تھا۔۔۔۔۔

اچھی بات ہے اپنے فیصلے لینا۔۔۔۔۔۔

مگر آپ کو کوئی پرابلم نہیں ہے، وہ اس کے بات ہلکا سا مسکرانے لگا، جواب دینے میں وقفہ کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

مسٹر شیراز۔۔۔۔۔ یہ تو میں بھی پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کو مسئلہ نہیں ہے۔۔۔؟؟؟ اور کیا ہو گا؟؟؟؟ آگر آپ کی بیٹی کو پتہ چل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ میری بیٹی کے بارے میں نہیں جانتے اس لیے ایسے کہہ رہے ہیں، جو فیصلہ میں کرواور وہ لاعلم ہو یہ تو ممکن نہیں ہے۔۔۔۔۔

تو اس کا مطلب ہے وہ جانتی ہے کہ آپ کا پروجیکٹ میرے ساتھ ہو رہا ہے اور ہم دونوں بزنس پارٹنرز بن گیے ہیں۔۔۔۔

پتہ یہ ہے کہ کمبائن پروجیکٹ ہو رہا ہے یہ نہیں کہ آپ کے ساتھ ہو رہا ہے

۔۔۔۔

بات تو ایک ہوئی شیراز صاحب۔۔۔۔

بات ایک نہیں ہوئی آریان، ہوتی تب جب وہ کسی اور کے منہ سے اس بارے میں جان لیں اگر میں بتاؤں تو سوال بھی نہیں کرے گی جیسے میں نہیں کرتا اس کے فیصلوں پر۔۔۔۔

شیراز صاحب آپ بات کریں اس سے، وہ اس بار کچھ الگ بیہیو کرے گی

۔۔۔۔

شیراز اپنے آنکھوں کو سکھڑنے لگا۔۔۔۔۔

آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں۔۔۔

کم ان مسٹر شیراز ہم کزن ہیں اتنا تو کامن ہو گا کچھ بھی ہم میں، اب وہ اسکو کیا بتاتا کو تمھاری بیٹی کو دو ملاقاتوں میں کچھ حد تک تو جان گیا ہوں۔۔۔۔

اور اگر ایسا نہ ہوا تو، بغیر کوئی رسپانس کیے کچھ نہیں کہی تو؟؟؟۔۔۔۔

تو ہو سکتا ہے میں غلط ہوں، اس کی صاف گوئی پر وہ مسکرانے لگا، اس کو اس شخص کی باتیں اچھی لگی تھیں۔۔۔۔

آریان آپ اچھی باتیں کرتیں ہو اگر کبھی فیصلہ کر پاؤں تو ضرور آنا ہمارے گھر ۔۔۔۔۔میری بیوی تمہیں دیکھ کر شاید تھوڑا پر سکون ہو جائے وہ خوش دلی سے اس کو دعوت دینے لگا۔۔۔۔۔۔۔

وائی ناٹ اگر کبھی ٹائم ملے تو ضرور آؤں گا۔۔۔۔ویسے بھی آپ لوگوں سے تو مجھے ملنا تھا بہتر ہو گا جلدی ملو۔۔۔۔۔

سن کر بہت اچھا لگا لیکین اس بات کا کیا مطلب ہے شیراز نا سمجھی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔may be it's surprise ..۔۔۔۔۔

وہ بھی مغنی خیزی سے سمائل کرنے لگا۔۔۔۔۔

دیکھتے ہیں کیا ہے تمہارا سرپرائز۔۔۔۔۔۔

##

تم یہاں کیا کر رہے ہو، تمہارا بھائی کہاں ہے۔۔۔۔۔

صاحب وہ کسی کام سے گیا ہے، آپ سے ملنے کے لیے کوئی آیا ہے۔۔۔۔۔

مجھ سے کون ملنے آیا ہے وہ آدمی اس کی طرف گھومنے لگا۔۔۔۔۔

براؤن کلر کی شلوار قمیض میں وہ شخص ملبوس تھا اس کے ساتھ اس نے سیاح پشاوری چپل پہن رکھے تھے اور چہرے پر کلین شیپ ہوا تھا۔۔۔۔۔

کھیت کے کنارے پر ایک چارپائی بچھی ہوئی تھی، ارد گرد سبزہ اگا تھا، چارپائی پر نرم توشک اور بڑے بڑے تکیے پڑے تھے جیسے اس گاؤں کا رواج تھا، وہاں پر اس حساب سے سب کچھ سیٹ اپ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

تم سے پوچھ رہا ہوں سنائی نہیں دے رہا کون آیا ہے۔۔۔

صاحب میں نہیں جانتا، آپ آئے خود دیکھے۔۔۔۔۔

کہاں پر ہے۔۔۔۔

وہ بیٹھک میں ہے، ٹیڑھے نظروں سے اس شخص نے اس کو دیکھا تھا اور بیٹھک میں چلا گیا تھا۔۔۔وہاں وہ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی، جس پر بہت ساری تصویریں فریمز میں لگی ہوئی تھی، اس کی کمر اس طرف تھی جہاں پر ابھی وہ شخص آیا تھا۔۔۔

آپ مجھ سے ملنا چاہتی تھی، اس کے آواز پر وہ چہرہ موڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ملنا تو آپ چاہتے تھے، اس لیے میں نے سوچا میں خود آؤں۔۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ آپ ائی ہیں، مجھے حیرت ہو رہی ہے، وہ اس کو دیکھ کر ہنسنے لگا

۔۔۔دیکھ لو میں آئی ہوں وہ ایک صوفے میں بیٹھ گئی، بالکل ریلیکس جیسے یہ اس کی ماں کا گھر ہو۔۔۔۔۔

میں نے سوچا نہیں تھا آپ ایسا بھی کر سکتی

ہے ویسے بھی ہر روز تو سنتے ہیں آپ کے بارے میں ٹی وی پر۔۔۔۔۔

۔آپ غلط کہہ رہے ہیں ٹی وی پر نہیں، اپنے غنڈوں سے، وہ اس کے بات پر قہقہ لگانے لگا۔۔۔۔۔

ویسے آپ بھی کم نہیں ہیں، خود شکار ہونے کے لیے آگئی۔۔۔۔۔

میں نے تو سوچا تھا جس کو پیچھا کروانے کے لیے بھیجا ہے وہ صرف گدھا ہے پر یہاں تو آپ بھی کم نہیں ہیں۔۔۔وہ شخص اس کے چہرے کو گھورنے لگا تھا،اس نے جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔۔

کس لیے آئی ہو، تھوڑی دیر بعد وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

میں سیدھا بات کروں گی، گھما پھرا کر آپ کا بھی وقت ضائع نہیں کروں گی اور اپنا بھی کرنا نہیں چاہتی، میں یہاں تک صرف اس لیے آئی ہوں بس جاننا چاہتی ہوں کہ کیوں آپ میرا پیچھا کروا رہے ہیں اتنا تو مجھے بھی عقل ہے کہ آپ کا مقصد مجھے مروانا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

آپ اچھی خاصی سمجھدار لگ رہی ہے، بتائیں آپ کیا لے گی۔۔۔

نہیں شکریہ اگر آپ مجھے جلدی فارغ کر دیں تو بہتر ہو گا۔۔۔۔۔۔

۔لگتا ہے آپ کو بہت جلدی ہے، آپ کی قسمت اچھی تھی ایڈوکیٹ ورنہ آپ مر چکی ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں سب جاننا چاہتی ہوں اس کے چہرے پر غیر متزلزل سنجیدگی نے قیام کر دیا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اگر آپ سننا چاہتی ہیں تو سنیں۔۔۔۔۔۔۔

میرا نام نثار ہے، میں اس لڑکے کا بڑا بھائی ہوں جو عثمان نے اپنے تشدد سے مارا تھا وہ اپنے بیٹھنے کے سٹائل کو بدل چکا تھا، بات کرتے ہوئے اسے بے چینی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

میرے باپ کا ایک بھائی تھا، وہ عثمان کے حویلی میں آج سے 22 سال پہلے کام کرتا تھا۔۔۔۔

میرا چچا اور باپ ایک دوسرے کے لیے سب کچھ تھے لیکن میرے چچا کے اپنے بچے نہیں تھے۔۔۔۔

میرا جب چھوٹا بھائی پیدا ہوا تو میرے باپ کو میرے چچا اور چچی کے بے چینی مزید دیکھی نہیں گئی اس لیے اس نے میرے بھائی کو ان کے حوالے کر دیا، وہ بڑا ہو رہا تھا اس کو ذرا بھی شک نہیں ہوا کہ کہیں سے میرے چچا چچی اس کے ماں باپ نہیں ہیں کیونکہ وہ اس سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔۔۔۔

ان دنوں ہمارے گھر میں کچھ مسئلہ پیش آیا تھا, اس لیے ہمیں وہاں سے جانا پڑا

....

پیچھے رہ گیا میرا چچا، چچی اور میرا بھائی ہمیں علم نہیں تھا کہ واپس آتے ہم پر قیامت ٹوٹے گا۔۔۔۔۔

میں نے اپنی آنکھوں سے اپنے خاندان کو ذرہ ذرہ بکھرتے دیکھا ہے اور یہ سب تمہارے اس دادا کی وجہ سے ہوا ہے ٹیبل پر پڑے کانچ کے گلاس کو اس نے زور سے زمین پر پھینکا اور چیخنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

تم جانتی ہو ایڈوکیٹ میرے خاندان میں ابھی صرف میری چچی رہ گئی ہے، میرا باپ بھائی کو بچاتے بچاتے ایک روز عثمان کے غنڈوں کے ہتے چڑھ گیا، میری ماں اور میری چچا نے بھائی اور شوہر کے موت کے غم کو اپنے ساتھ لے گئے ہمیشہ کے لیے۔۔۔

میری چچی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہے، وہ اپنے حواس کھو چکی ہے اور اس سب نے میرے اندر اتنا آگ بھرا ہے کہ دل کرتا ہے عثمان ارسلان کے نام کو بھی مٹا ڈالوں۔۔۔۔

وہ اس کے قریب ہو کے کہنے لگا اس کی آنکھیں حد سے زیادہ سرخ ہو گئی تھی، اس کے چہرے سے انتقام کی وحشت ٹپک رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

پھر جانتی ہو کیا ہوا وکیل صاحبہ، میں نے کچھ مہینے پہلے عثمان کے بارے میں سب کچھ نکلوالیا پہلے تو سوچا آپ کو ٹارگٹ بناؤں مگر آپ کی نصیب اچھی نکلی کیونکہ اس سے عثمان کو کچھ فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ وہ تو تب تمہارے بارے میں جانتا بھی نہیں تھا، دوسرے نمبر پر آریان تھا اس کا پوتا۔۔۔۔ وہ تو میرے اوقات سے باہر تھا اس لیے اس سے لڑنا ایسا تھا کہ اپنے سوراخ کا پتہ خود اس کو دکھانا وہ مجھے چیونٹی کی طرح مسل سکتا تھا اس لیے اس ٹارگٹ کو بھی میں نے ریجیکٹ کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

میں چپ ہو گیا لیکن اس وقت عثمان کے خلاف میڈیا پر میں نے سن لیا اور تب میں نے آپ کو اس کے خلاف کھڑا دیکھ لیا، میرے دماغ نے کام کرنا شروع کر دیا تھا، اب اگر گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکل رہی تھی تو میں نے بھی ٹیڑھی کر دی۔۔۔۔۔ اور میرا پلین اب یہ ہے کہ اگر تم اس کیس کو جیت لو تو ٹھیک ہے ورنہ مجبوراً مجھے آپ کو مار کر اس کا سارا الزام عثمان پر لگانا ہو گا۔۔۔

لوگ کہے گے کہ عثمان نے کیس ہارنے کی صورت میں اپنے وکیل پر جانی حملہ کر دیا ہے مگر اس بار اس نے کچھ بھی نہیں کیا ہو گا اور اس کے گواہ ہم دونوں ہو گے ،وہ آخر میں ہنسنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

کیسا لگا میرا پلان وکیل صاحبہ وہ واپس اپنی جگہ پر صوفے میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آرہی اگر آپ نے مجھے مارنا ہی ہے تو اس کیس کو جیتنے کی کوئی لوجک نہیں بنتی آپ اپنا دوسرے پلین ایگزیگیوٹ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اور میں ایسا نہیں کروں گا کیونکہ میں نے کچھ ایسا کرنا ہے کہ اس کی آخری سانسیں بھی سلاخوں کے پیچھے نکلے، کہیں نہ کہیں کیس ہارنے کے بعد تو وہ نکل آئے گا یہ تو میں بھی جانتا ہوں لیکن اگر مرڈر کا الزام لگایا جائے پوری تیاری کے ساتھ، تو اس کا نکلنا ناممکن ہو جائے گا، اوپر سے ایک اور مصالحے دار خبر کے ساتھ کہ مرحومہ ایڈوکیٹ حمائل ماہ رخ عثمان کی پوتی نکلی، جس نے اس کا قتل کر دیا رشتے میں اس کا دادا نکلا۔۔۔۔۔

مجھے تو سکون مل رہا ہے سوچ کر بھی وہ اوپر خلا میں دیکھنے لگا جیسے وہ اس میں کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔۔۔۔

آپ سے ایک بات کہوں مسٹر نثار، آپ اتنے برے نہیں ہیں جتنا خود کو ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ اس کو گھورنے لگا۔۔۔۔۔

آپ کے ساتھ اس نے جو کیا ہے شاید اگر میں آپ کی جگہ ہوتی تو میں بھی کرتی مگر مجھے اچھا لگا کہ آپ اس کو سزا قانون کے اندر میں دینے کا سوچ رہے ہیں کیونکہ مار تو آپ بھی سکتے ہیں یہ بات تو میں بھی جان گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم جیسی لڑکی کو میں نے پہلی بار دیکھا ہے جو جان سے مارنے کے دھمکی کے بعد بھی آرام سے بیٹھی ہے۔۔۔۔

اگر میں یہاں تک آسکتی ہوں تو آپ کے سامنے بیٹھنے کی ہمت بھی کر سکتی ہو

۔۔۔۔۔

پتہ نہیں ایڈوکیٹ میر ادل آپ کو مارنے کا نہیں کر رہا مگر مجھے کرنا پڑے گا، میں بھی اپنے اندر کے انتقام سے مجبور ہوں۔۔۔۔

خیر میرے نصیب میں جو لکھا ہے وہ مجھے مل کر رہے گا چاہے وہ موت ہو یا زندگی
ابھی مجھے میرے کیس کے عینی گواہ مل گئے ہیں، آپ میرا ساتھ دیں گے تاکہ
میں عثمان ارسلان کو وہاں پر پہنچا سکوں جہاں پر آپ اسے دیکھنا چاہتے
ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔
آپ اس بارے میں سوچ لیں ابھی کے لیے میں جا رہی ہوں وہ اٹھنے لگی تھی،
اگر آپ کو میرے مارنے کہ منصوبے بنانے سے فرصت ملے تو مجھے کانٹیکٹ
کرے یہ میرا کارڈ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چمک رہی تھی نظر میں شعلگی کی لالی،
ہوا کے رخ پہ جمی تھی عزم کی وہ جالی۔

قدم تھے خاموش، مگر زمیں ہلانے والے،
وہ کہر کے اندھیروں میں دیپ جلانے والے۔

حریف سامنے تھا، مگر نگاہیں جَری،
کسی طوفان کی زد میں بھی رہی صبوری کھڑی۔

ہوا میں گونج رہی تھی اک بے صدا للکار،
نہ جھکنے کی ضد، نہ ہار کا کوئی اقرار۔

وہ ایک پل، جب کہ دنیا کی سانس تھم سی گئی،
نظر ملی، تو دشمن کی آنکھ نم سی گئی۔

یہ خوف تھا، یا جیت کی اک خاموش آہٹ؟
یا پھر شکست خوردہ ضمیر کی کوئی سرگوشی؟

وہ چل پڑی، تو راہ میں کانٹے بھی سر جھکا گئے،

جو آگ تھی، وہ چنگاریوں کو بھی بجھا گئے۔

یہ جیت اس کی نہیں، حوصلے کی بات تھی،
یہ جنگ آنکھوں کی، نہیں دل کی بات تھی۔

سر ایک مسئلہ ہو گیا ہے اس کے لائر نے اس کو کال کر کے آگاہ کر دیا تھا

ڈونٹ ٹیل می کہ آج کے فلائٹ میں کوئی پرابلم ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔

سوری سر پرابھی کچھ دیر پہلے مجھ کو رٹ نوٹیفکیشن مل گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسا نوٹیفکیشن؟؟؟،اس کے ماتھے پر بل بننے لگے تھے۔۔۔۔

سر ایڈوکیٹ حمائل نے اپنے سائنز سے انکار کر دیا ہے،اس کو دھچکا لگا تھا،
کنفرمیشن کے لیے آپ کے فلائٹ کے سارے ڈیٹیلز اس کے پاس بھیجے گئے
تھے کیونکہ یہ کیس وہ لیڈ کر رہی ہے۔۔۔۔۔

آپ لوگ کیا کر رہے ہیں، مجھے کسی بھی صورت جانا ہے اور آج کی فلائٹ سے ہی جانا ہے بہتر ہو گا آپ لوگوں کے لیے کہ مجھے آؤٹ کم دکھائے، یہ نہیں کہ کیا مسئلہ ہوا ہے، وہ غصے میں بات کر رہا تھا۔۔۔۔

ائی ایم سوری سر لیکن ہم اپنا پورا کوشش کر رہے ہیں، اسکا لائر آج دھیما لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تو اس کا مطلب آپ کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔

یس سر یہ صرف ابھی اس وقت پوسیبل ہے اگر ایڈوکیٹ واپس اپنے سائنز کی کنفرمیشن کریں ورنہ پھر آگے جا کر یہ آپ لوگوں کے لیے بھی ڈیپیکلٹیز پیدا کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسی ڈیپیکلٹیز، وہ اپنے آنکھوں کو سکھڑنے لگا

سر آپ کی مخالف ایڈوکیٹ کورٹ میں بیان دے سکتی ہے کہ اس کے نام پر اس کے سائنز ہو گئے ہیں جس میں اس کی مرضی شامل نہیں تھی یا پھر زبردستی کرنے کی شکایت کورٹ میں درج کروا سکتی ہے جو حالات کو آپ کے اور آپ کے فیملی کے ضد میں بھی کر سکتے ہیں۔۔۔۔

اگر آپ کسی بھی طرح سے انکی سیگنیچرز کو کنفرم کر لیں تو میں ارجنٹ کورٹ پرمیشن نکلوا سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

حمائل تم روز بروز میرا سر درد بنتی جا رہی ہو اس نے دل میں مخاطب ہو کے کہا تھا ،اس کو وہ ملاقات یاد آیا تھا جس میں وہ اپنے مسکراہٹ سے اس کو کچھ الارم دے رہی تھی۔۔۔۔

وہ فون کو بند کر گیا تھا،اس کو یاد آیا تھا کہ اس کی ماں دو ہفتوں سے ڈاکٹر کے پاس جانا چاہتی تھی، کل رات تو اس کی خراب طبیعت نے اس کو انگارہ بنا دیا تھا، وہ اپنے آفس سے نکلنے لگا۔۔۔۔۔

تم نرمی کی زبان سمجھنے والی نہیں ہو یہ مجھے سمجھ جانا چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے کال کر کے کسی سے اس کے بارے میں پوچھا تھا، وہ دو دنوں سے آفس بھی نہیں آ رہی تھی، موبائل پر جو بھی تھا اس نے آریان کو بتایا تھا، میسج ٹون پر اس کی لوکیشن سینڈ کر دی گئی تھی، لوکیشن وہاں کے ایک پارک کی سینڈ کر دی گئی تھی پتا نہیں آج وہ یہاں پر کیا لینے آئی تھی، کچھ ٹائم بعد وہ اسی جگہ پر پہنچ گیا

تھا، چونکہ یہ ٹائم نہ مارننگ واک کا تھا اور نہ ایوننگ اس لیے رش بھی کم تھا، وہاں پر خاص کر ان دونوں وقتوں میں زیادہ لوگوں کا رش لگا رہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے سائیڈ پر اپنے کار کو پارک کر دیا، شیشہ نیچے کر کے اپنے دائیں طرف کو نظر دوڑایا، سامنے بینچ پر دو لوگ بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ صرف اتنا دیکھ چکا تھا کہ کوئی مرد اس کے ساتھ بیٹھا ہے، شکل کو وہ صحیح سے نہیں دیکھ پایا کیونکہ ایک تو دونوں جھاڑیوں کے آؤٹ میں تھے اور دوسرا دونوں سائیڈ پوزیشنز میں بیٹھے تھے، وہ گاڑی سے اترنے لگا، اس نے اسی جانب قدم لینا شروع کیا۔۔۔۔

اس کے ارادے بدلنے لگے تھے، اس کی بے چینی اس شخص کو دیکھنے کی بڑھ گئی تھی اور اس کے ساتھ یہ پہلی بار ہوا تھا جسے وہ خود بھی انجان تھا۔۔۔۔

وہ جیسے ان کے قریب ہونے لگا وہ شخص الٹے سائیڈ سے اٹھ کے جانے لگا، اس کی نظریں پیچھے سے اس کے آر پار ہو رہی تھی۔۔۔

اس شخص کے جانے کے بعد حمائل بھی جانے کے لیے اٹھنے لگی تھی، وہ جیسے مڑی اس نے اس کو خود پر نظر گاڑے ہوئے دیکھ لیا۔۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں، وہ وہی پر رک کر اس سے پوچھنے لگی، یہاں آنے کا علم تو صرف مجھے

تھا، یہ سوال حمائل کو بے چین کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔آریان اس کے قریب آ نے لگا ان کے درمیان فاصلہ کم ہونے لگا۔۔۔۔۔

آپ میرا پیچھا کر رہے ہیں اس کے چہرے پر آج تناؤں نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔

چلو بتاتا ہوں وہ ہاتھ سے اس کو پکڑ کر اپنے ساتھ کھینچنے لگا تھا اس اچانک اوتاد پر وہ بھی حیران ہو رہی تھی۔۔۔۔

چھوڑو مجھے آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے ٹچ کرنے کی، وہ اس کے ہاتھ کو ہٹانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی مگر اس کے فولادی گرفت سے اپنے ہاتھ کو نکلوانا اس کے لیے ناممکن تھا۔۔۔۔۔

جانور انسان آپ کو سنائی نہیں دیتا کیا، چھوڑے میں نے آپ کے ساتھ کہیں پر نہیں جانا۔۔۔۔۔۔

آریان اس کے کسی بھی بات کا جواب نہیں دے رہا تھا وہ اس کو اپنے ساتھ کھینچ رہا تھا اور وہ اپنے پورے زور کے باوجود بھی کٹی ڈول کی طرح اس کے پیچھے پیچھے کھینچی جا رہی تھی جیسے طوفان اس کو ایک سمت میں لے جا رہی ہوں۔۔۔۔

آریان آپ کے خاندان کے ساتھ آپ بھی ایک نمبر کے غنڈے اور مکار انسان ہو، وہ اس بار اتنی چیخی کہ اگر بیس فٹ کے فاصلے پر بھی کوئی اس راستے سے گزرتا تو بھی رک کے اسی کو دیکھ لیتا لیکن آریان اس کی چیخ سے نہیں اس کی گالیوں سے رکنے لگا تھا، جس میں اس نے اس کے خاندان کا نام لیا تھا۔۔۔۔

اس کے اچانک رکنے سے وہ اس کے پشت کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

چھوڑ دوں مجھے۔۔۔۔

اگر ابھی تم چپ نہیں ہوئی حمائل تو پھر مجھے تم کو اپنے طریقے سے چپ کروانا پڑے گا جو یقیناً تم کو پسند نہیں آئے گا۔۔۔۔۔

اس کے سرد رویے میں صاف وارننگ دیکھ رہی تھی، صبر کے آخری مراحل کو آج وہ طے کر رہا تھا جو چاہ کر بھی اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

مجھے کیوں لے کر جا رہے ہیں، نہیں جانا میں نے آپ کے ساتھ، اس کے گال سرخ ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

تم اتنی بھی معصوم نہیں ہو جتنی دکھ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے بھی آپ کو جیسا سمجھا تھا ویسے ہی نکلے اپنے دادا ٹائپ ایک نمبر کے۔۔۔۔۔۔

چپ وہ اس کو اپنے قریب کھینچنے لگا اور کچھ بھی نہیں بولو گی تم، حمائل اپنے لیے مشکلات کھڑی نہ کرو۔۔۔۔۔

اس کو آج دوسری بار زندگی میں چپ لگ گئی تھی، وہ کسی معصوم بچی کی طرح خاموش اب اس کے ساتھ کھینچی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اس میں اس کو بٹھانے لگا۔۔۔۔۔۔

آپ جا کہاں رہے ہیں یہ تو بتائیں، میں آپ سے کیا پوچھ رہی ہوں، اور یہ دروازہ کیوں لاک کر

دیا۔۔۔۔۔۔

وہ دوسرے سائڈ سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے لگا تھا،اس کے سوالوں کے بوریاں ختم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

ظاہر ہے تمہارا تو بھروسہ نہیں کیا جا سکتا اگر چلتے گاڑی سے کہیں کود گئی پھر کون رسپانسبل ہو گا،وہ سائیڈ بیلٹ کو باندھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

واااااٹ میں آپ کوں پاگل لگتی ہو کیا۔۔۔۔۔؟؟؟؟اس کو آریان کے اپنے بارے میں دھماکادار خبروں سے کرنٹ لگ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ایسی چیخ کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک تو مجھے زبردستی لے جا رہے ہیں اوپر سے مجھے کہہ رہے ہیں میں چیخ رہی ہوں ،وہ اس بار اس کے منہ کو نوچنے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔ڈونٹ وری ڈیئر کزن یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے،اس کا غصہ،چیخنا آریان کسی بھی کاتے میں نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے آپ سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا یہ کزنز وزنزمت کہے مجھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور یہ یہ شیشے تو نیچے کرے مجھے الجھن ہو رہی ہے، وہ اپنے سائڈ والے کار ونڈو کو ناک کرنے لگی۔۔۔۔

آریان اپنے ڈرائیونگ پر فوکس کر رہا تھا جب اپنا کچھ سناتا، تب جواب دینے کے لیے منہ کھولتا تھا،

تم ایک نمبر کے گھٹیا انسان ہو، نہیں جانا مجھے تمہارے ساتھ گاڑی روک لو۔۔۔۔۔

اپنے ایک ہاتھ کو منہ پر رکھ کے وہ اس کی چیخیں سن کے مسکرا رہا تھا، وہ ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے وہاں پر کوئی بھی نہ ہو۔۔۔۔۔۔

حمائل اوپر دیکھ کر ایک لمبی سانس لینے لگی۔۔۔۔۔۔ میں آپ سے کہہ رہی ہوں گاڑی روک لے مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے اس نے اس کو تنگ کیا تھا آج وہ اسی کا امتحان لے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اااا آریان ن ن ن۔۔۔۔۔ وہ اس کے نام کو کھینچنے لگی، اس بار اس نے اس کو دیکھا تھا وہ پوری طرح سے اس کی طرف مڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

پلیز گاڑی روک لیں، مجھے ارجنٹلی آفس پہنچنا ہے وہ ابھی ریکویسٹ کرنے لگی تھی کیونکہ زبردستی سے تو کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا جس کو وہ پہلے آزما بھی چکی تھی۔۔۔۔

ایک بار پھر سے میرا نام لو اسکو اپنا نام اسکے منہ سے لینا اچھا لگا تھا، بولو ووں اس کے لہجے میں آڈر تھا، وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پھر سے ہپناٹائز ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

کیا بولوں، وہ سب بھول گئی تھی۔۔۔۔۔

میرا نام لو پھر سے،

آریان-آپ-مجھے-کیوں-ایسے دیکھ رہے ہیں سامنے دیکھے، مجھے اپنے مرنے سے پہلے تمہارے دادا کو بھی جیل پہنچانا ہے۔۔۔۔۔۔

کس کا دادا؟؟؟؟؟ آف کورس تمہارا دادا۔۔۔۔۔۔۔

اب تو گاڑی نہیں رکے گی۔۔۔۔

کیوں نہیں رکے گی تم تو ایگری ہو گئے تھے میں نے تو تمہارا نام بھی لیا تھا۔۔۔۔۔۔

اگر تم نے ایک بار اور تم کہا حمائل، تو ایک ہفتے کے لیے تمہارا آفس جانے میں بند کر دوں گا۔۔۔۔۔۔

اس کی دھمکیوں پر وہ منہ کھولے حیرانی سے اس کو گھورنے لگی۔۔۔۔۔

آپ ہوتے کون ہیں مجھ پر پابندیاں لگانے والا، میرا باپ مجھے روکتا نہیں ہے تو آپ تو سوچیے گا بھی مت۔۔۔۔۔۔۔

یہ حق جتانا کس رشتے سے وہ کر رہا تھا حمائل کو اس کی اسی بات کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

دیکھتے ہیں ڈارلنگ کیا ہوتا ہے، اس کا فارم ہاؤس آ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کے دروازے پر وہ ہارن دینے لگا، چوکیدار نے دروازہ کھول دیا، اندر آ کر وہ دروازے کے سامنے گاڑی روک گیا۔۔۔۔

آپ مجھے کہاں لے کر آ گئے ہیں ایڈیٹ، آخری گالی اس نے دل میں دیا تھی۔۔۔۔

اب تم اترو گی یا پھر میں اتارنے کے لیے آ جاؤ وہ ونڈو سے اس کو دیکھ کر کہنے لگا، جو گاڑی سے اتر کر اس کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے اتر گئی تھی، سامنے لان میں ایک بہت بڑا بلیک کلر کا ڈوگ گھوم رہا تھا، اس کی نظریں سیدھا اس پر گئی اور پھر اس سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی، آریان نے اس کو نوٹس کر لیا تھا۔۔،،

اندر آؤں، وہ اس سے آگے چلنے لگا۔۔۔۔

میں اندر نہیں آؤں گی، وہ اس کو پیچھے سے آواز دینے لگی۔۔۔۔۔

کیوں مجھ سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔؟؟؟؟

وہ رک کے اسے کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

یہی سمجھے کیونکہ مجھے آپ پر بھروسہ نہیں ہے اس کے صاف گوئی پر وہ مسکرانے لگا تھا۔۔۔۔

وہ واپس اس کے قریب آگیا، ویسے مجھے یقین نہیں آرہا تم اتنی ڈرپوک ہو۔۔۔۔

آپ جو کہہ رہے ہیں شاید اس کا اندازہ آپ کو بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

شاید تم مجھے سمجھا سکتی ہو۔۔۔۔۔۔

وہ اس کو دیکھنے لگی تھی میں نے ٹیکا نہیں لیا ہوا آپ کا اور آپ کے اس دادا کا کہ آپ دونوں کو سمجھاتی پھرو۔۔۔۔۔۔

خیر ایسا بھی نہیں ہے میرے دادا اچھے خاصے سمجھدار ہیں ہاں لیکن مجھ سے دور رہا کرو میرا کچھ پتہ نہیں چلتا۔۔۔۔۔۔

آپ کے دادا اور سمجھدار اٹس جوک اف دی ڈے۔۔۔۔۔وہ اس کی بات پر ہنسنے لگی تھی اور آپ مجھے یہ دھمکیاں نہ دیا کریں، مجھے آفس جانا ہے، آپ مہربانی کر کے مجھے اپنا مقصد بتادیں تاکہ میں بھی سکون کا سانس لینا شروع کروں وہ ناک کو چڑھاتے ہوئے کہنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

میرے جیسے لوگوں سے سانس لینے کی عادت ڈالو ہو سکتا ہے فیوچر میں کام آئے۔۔۔۔

حمائل اس کی بات کو نہیں سمجھی تھی اس لیے کندھے اچکا گئی تھی مگر اس کی سوئی اس تم میں اٹک گئی تھی۔۔۔۔۔

سر آپ کی فائل۔۔۔۔۔

ایک سرونٹ اندر سے آکر اس کو ایک فائل تھما چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا خیال ہے وہ فائل کو گاڑی کے ڈکی پر رکھنے
لگا، اس کے ساتھ بال پوائنٹ اور انک بھی
تھا۔۔۔۔۔۔
آپ پھر مجھ سے زبردستی سائنز کروا رہے ہیں، لگتا ہے آپ کو سبق نہیں
ملا۔۔۔۔۔
نہیں، اچھا خاصا ملا ہے اس لیے اس بار سائنز کے ساتھ فنگر پرنٹس بھی لے کر
جاؤں گا۔۔۔۔۔۔
میں ایسا کچھ بھی نہیں کر رہی نہ سائن اور نہ فنگر پرنٹ۔۔۔۔۔۔۔
ٹھیک ہے نہیں کرو پھر یہاں پر میرے ساتھ رہو، مجھے ویسے بھی کمپنی دینے کے
لیے کوئی چاہیے اب وہ یا کوئی اور ہو یا پھر تم مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔
آپ مجھے یہ تم نہیں کہیں گے وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرنے لگی آریان اس کی
بات پر صرف ہنسنے لگا، کچھ دیر اسے تکتا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔
ویسے تم اچھی وائف بن سکتی ہو جلدی تم سے آپ پر آ گئی۔۔۔۔۔

خوش فہمی ہے آپ کی، میری عادت ہے آپ کہنا، آپ کی طرح بد تمیز نہیں ہوں کہ کسی کو بھی اٹھا کر لے جاؤں۔۔۔۔۔۔۔

اس کے لیے میں ہوں نا تم وہ زحمت نہیں کرو گی، جلدی سے سائن کرو مجھے دیر ہو رہا ہے، اس کے فلائٹ میں چار گھنٹے رہ گئے تھے اس پیپرز کو کورٹ سے اپروو بھی کرنا تھا۔۔۔۔۔۔

میں نہیں کروں گی آپ جو بھی کر لو۔۔۔

ٹھیک ہے نہیں کرو، میں جا رہا ہوں چار دن تک نہیں آنے والا، یہی سے ایک قدم بھی باہر تم نہیں نکال سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا پاگل انسان میں یہاں کیا کروں گی اور آپ میرے ساتھ ایسے زبردستی نہیں کر سکتے، وہ اس شخص کے دھمکیوں پر روہانسی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

حمائل تم نے میری زبردستی دیکھی نہیں ہے وہ گاڑی کا دروازہ زور سے بند کر کے اس کو بازو سے پکڑ کر وارن کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

۔تم آرام سے بات ماننے والی نہیں ہوں، سیدھا سائن کر لو، تم ایک بار دھوکہ دے گئی ہو اور مجھے دھوکے اور جھوٹ سے سخت نفرت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ میرا بازو چھوڑے مجھے درد ہو رہا ہے،،،،
ہممممم صحیح کہہ رہی ہو میں نے غلط جگہ پکڑا

ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے ہاتھ کے تھمب فنگر پر خود انک لگا کر سامنے پڑے کاغذوں پر لگوانے لگا ایک ایک کر کے تمام کاغذات اس کے فنگر پرنٹ سے مزین ہو گئے تھے۔۔۔۔

آئندہ اگر مجھے دھوکا یا جھوٹ بولنے کی کوشش کی حمائل تو اچھا نہیں ہو گا آج تو کچھ بھی نہیں کہا ہر بار ایسے نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اللہ نہ کرے کہ میرا آپ سے دوبارہ کبھی سامنا ہو بے، بسی سے آج وہ کر گئی تھی جو وہ نہیں کرنا چاہتی تھی، آج پہلی بار کسی کے سامنے اسے اپنا آپ کمزور دکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پہلی بار کچھ ایسا کر گئی تھی
جو دل نہ چاہے، وہ بھی سہہ گئی تھی
اک شخص کے سامنے، جو طوفاں سا تھا
بے قرار، بے حد، سا گر سار واں سا تھا

کبھی سانپ سا چپ، کبھی شور کی لے
نہ کوئی حد، نہ قانون کی قَے
نہ روکا جا سکے، نہ سمجھا جا سکے
بس بہتا رہے، جیسے بارش بنے

##########################№###

....ہائے سر واٹ کین آئی ہیلپ یو
مجھے اس ہوٹل کے دو تین دن پہلے کی سی سی ٹی وی پوٹیج چاہیے۔۔۔۔

سر آپ میرے ساتھ آئے میں آپ کو لے کر جاتا ہوں، وہ آدمی یہاں کا مینیجر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اویس اس بلیک شرٹ والے آدمی کا چہرہ دیکھنے کے لیے یہاں پر آیا تھا، وہ دونوں ایک بڑے سے روم میں انٹر ہو گئے وہاں پر تین آدمی کمپیوٹر کے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔۔

بلال دو تین دن پہلے کی سی سی ٹی وی پوٹیج دکھاؤ وہ لڑکا مینیجر کے بات پر سر ہلانے لگا۔۔۔۔

ریکارڈڈ کیمرہ پیچھے رول ہوتا گیا، اویس جھکتے ہوئے سکرین پر چکور سائز میں بٹے ہوئے ہر کیمرے کی تصویر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

سر اس فائل میں دو دن پہلے کی ساری سی سی ٹی وی فوٹیج میں نے الگ کر دیا ابھی آپ دیکھیں۔۔۔۔۔۔اس فولڈر میں وہ ایک ایک کو پلے کرنے لگا تھا لیکن اس کو وہ شخص نہیں دکھا تھا، ٹائمنگ کے لحاظ سے بہت صفائی کے ساتھ وہ والا حصہ الگ کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

کیا یہاں پر پہلے کوئی آیا تھا، اویس اس مینیجر سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

نو سر، مجھے تو نہیں لگتا۔۔۔۔

سر کل ایک شخص آیا تھا وہ بھی اسی فوٹیجز کے بارے میں پوچھ رہا تھا، وہاں پر بیٹھے ایک شخص نے اویس کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

کون تھا، کیا تم جانتے ہو اسے؟؟؟۔۔۔۔۔۔

سر میں تو نہیں جانتا لیکین اس نے یہ نوٹ دیا تھا کہ اگر اس فوٹیج کو دیکھنے کے لیے کوئی آئے تو اس کو دے دینا، وہ ایک پنک کلر کے سٹکی نوٹ کو اویس کے سامنے کرنے لگا۔۔۔۔۔

نوٹ کے اندر ریڈ بال پوائنٹ پر سمائل ایم او جی بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اب اویس کے چہرے پر اسے دیکھ کے پریشانی آگئی تھی یعنی کہ وہ جو بھی تھا ان کے پلاننگ کے بارے میں جان گیا تھا اور اس روز اس اٹیک کو اسی نے ہی رکوایا تھا، اویس وہاں سے باہر نکلنے لگا اس کا ارادہ واپس گھر جانا تھا۔۔۔۔

دو دن پہلے آریان اپنے جانے والے ایک شخص سے ملنے کے لیے آنے والا تھا، اس نے اس کو اسی ریسٹورنٹ میں بلایا تھا مگر پھر وہ خود کسی مصروفیت کی وجہ سے نہ آسکا وہ شخص پروفیشنلی طور پر ایک کمپیوٹر ایکسپرٹ تھا، آریان نے اسے کچھ

دن پہلے اویس کے بارے میں معلومات نکلوانے کا کہا تھا،اس روز تو آریان اس کے ساتھ ملنے سے معذرت کر چکا تھا مگر وہ وہاں پر کافی پینے کے لیے بیٹھ گیا تھا، وہ شخص کچھ دیر بیٹھا رہا لیکین جیسے جانے کے لیے اٹھا کہ اچانک اس نے اویس کو آتے ہوئے دیکھ لیا۔۔۔۔۔۔

وہ جان بوجھ کر وہی پر واپس بیٹھ گیا، خوش قسمتی سے اویس اس کے الٹے سائیڈ والے چیئر پر بیٹھ گیا تھا،اس کا ارادہ کچھ سننے کا نہیں تھا مگر اس روز جو دھماکہ دار ٹاپک وہ چھیڑ رہے تھے وہ سننے کے لیے مجبور ہو گیا تھا۔۔۔

وہ عثمان کے سارے مرڈر پلاننگ کو زیر زبر سن چکا تھا وہاں سے وہ ارجنٹ میں آریان سے ملنے کے لیے گیا تھا،اس نے بھی ملنے کے لیے جلدی بندوبست کر لیا تھا کیونکہ عام حالات میں وہ کبھی ملنے کا نہیں کہتا اور اس کی یہی بات آریان کو اچھی لگتی تھی۔۔۔۔

آریان پہلے سے بزی بھی تھا اس سے پہلے بھی وہ ملنے نہیں آسکا،اس لیے اس نے اس کو اپنے میٹنگ والے ہوٹل میں بلا لیا،اس نے جمشید کا سارا پلین آریان کے کانوں تک پہنچایا تھا،وہ جیسے بھی تھے۔اس کے گھر والے تھے چاہے وہ غلط

ہی کیوں نہ ہو کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کو مارنے کا بھی سوچے۔۔۔۔۔۔

آریان نے ارجنٹ میں اپنی سیکیورٹی ٹیم کو عدالت والے ایریا کی طرف بھیج دیا تھا وہاں پر جتنے بھی آدمی تھے پکڑے گئے، وہ سب کے سب اپنے زبانوں کو کھول چکے تھے، آریان نے ان کا ایسا ٹریٹمنٹ کروایا تھا کہ وہ جانوروں جیسے انسان بھی انسانوں والے روپ میں آ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

وہاں سے وہ سیدھا کورٹ کے طرف چلا گیا تھا، فون پر اس نے کسی سے سی سی ٹی وی پوٹیج کو بھی ہٹوالیا تھا، عثمان سمجھ رہا تھا کہ وہ آج میرے بیل ہونے پر یہاں مجھ سے ملنے کے لیے آیا ہے۔، اب کون بتاتا کہ وہ تو تمہاری جان بچا کر آیا ہے۔۔۔۔۔۔

اس روز اس نے دل سے افسوس کیا تھا کہ کاش اس کے دادا اور اس کا باپ سیاست جیسے گندگی میں داخل نہیں ہوتے تو وہ کھل کر اس کے ساتھ کھڑا ہوتا پھر کسی کی اتنی جرآت نہیں ہوتی کہ ان کے بارے میں بھی اس طرح سوچ لاتا

۔۔۔۔۔

آریان لاکھ ان سے نفرت کیوں نہ کرتا، وہ مرنے کے لیے اپنے خاندان کو نہیں چھوڑ سکتا تھا، وہ یہ جانتا تھا کہ وہ غلط ہے مگر اس کے لیے خاندان اور رشتے غلط اور صحیح سے صاف تھے۔۔۔۔

وہ نہ فرشتہ تھا اور نہ شیطان۔۔۔

ان دونوں کے بیچ میں جو ہوتا ہے اس کی فطرت اسی لائن کو کراس کر کے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

کیا ہوا بابا آپ پریشان لگ رہے ہیں، حمائل اوپر اپنے کمرے سے اتر کر ڈرائنگ روم میں آگئی تھی۔۔۔۔۔

ہاں پروجیکٹ میں کچھ پرابلم چل رہا ہے۔۔۔۔۔

تم بتاؤ کیا حال ہے۔۔۔۔

بالکل ٹھیک، وہ اس کے پائلز کو اٹھانے لگی تھی منع اس نے بھی نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

فائل کے فرسٹ پیج پر آریان اور شیراز کے نام درج تھے دونوں افیشلی طور پر بزنس پارٹنرڈ کلیئر ہوئے تھے۔۔۔۔۔

کیا پرابلم ہے، آپ مجھ سے شیئر کریں شاید میں ہیلپ کر سکوں۔۔۔۔۔۔

تم نہیں کر سکتی حمائل وہ اسی طرح لیپ ٹاپ پر سکرولنگ کر رہا تھا اپنے ای میلز کو چیک کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اوکے تو آپ صرف شیئر تو کر سکتے ہیں، آپ کی ٹینشن تھوڑی کم ہو جائے گی، وہ اپنی بات پر قائم تھی صوفے سے ٹیک لگائے وہ فائل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

اس کی نظر سب سے پہلے آریان کے نام پر گیا تھا، تھوڑی دیر کے لیے وہ یقین بھی نہیں کر رہی تھی مگر بار بار آنکھیں جھپکانے کے بعد بھی اس کے نظروں کے سامنے اس کا نام تھا۔۔۔۔۔

آپ کا یہ پروجیکٹ آریان ارسلان کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔۔۔ہاں میرا بزنس پارٹنر وہی ہے، کوئی ایشو ہے وہ نارملی اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

شیراز اس کے رویے میں کسی بدلاؤ کو محسوس کرنا چاہتا تھا مگر وہ ناکام ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

نو ڈیڈ مجھے کیا ایشو ہو گا، وہ آخر میں مسکرا کر اپنے بات کو اور بھی مکمل کر گئی تھی۔۔۔۔۔

شیراز بھی اپنا سر ہلا گیا تھا، آریان نے اس کے ری ایکشن کے بارے میں جیسے کہا تھا اس نے تو کچھ بدلاؤ نہیں دیکھا تھا، شیراز خوش ہو رہا تھا یہ سوچ کے کہ حمائل اپنے مسئلوں کو سلجھانا جانتی ہے، کہیں نہ کہیں اس کے دل میں بھی یہی ڈر تھا کہ وہ کچھ اکورڈ بیہیویئر کرے گی۔۔۔۔۔

آپ نے تو بتایا نہیں کہ کیا پرابلم ہے، وہ ایک ایک صفحے کو پلٹتے ہوئے اس سے پھر پوچھنے لگی۔۔۔۔

مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا یہ پروجیکٹ ایک انٹرنیشنل پروجیکٹ ہے، وہ اس کے گود میں پڑے فائل کی طرف اشارہ کرنے لگا۔۔۔۔

میجر کنٹریبیوٹرز بھی دبئی کے ہیں اور اس کو دبئی کے لاز سے بھی پروٹیکٹڈ کر دیا گیا ہے۔۔۔۔۔بد قسمتی سے ہم کانٹریکٹ سائن کر چکے ہیں مگر ابھی چاہتے ہیں کہ اس کو پاکستانی لاز کے تحت پروسیس کر دیا جائے،اس کے لیے مجھے ایک کارپوریٹ لائر کی ضرورت ہے جو کہ ملنا ابھی مشکل ہے اس لیے میں تھوڑا سا پریشان ہو رہا ہو۔۔۔۔۔۔۔

ضروری تو نہیں ہے کہ آپ کارپوریٹ لائر ہی ہائیر کریں،آپ کسی بھی لائر سے کروا سکتے ہیں بس اتنا یاد رکھیں کہ وہ اس کو کرنے کی قابل ہو۔۔۔۔

مثلاً شیر از لیپ ٹاپ کو تھوڑا بینڈ کرنے لگا۔۔۔۔

مثلاً کے کر منل لائر۔۔۔۔۔

وہ بہترین طریقے سے اس طرح کے کیسز کو ہینڈل کر سکتے ہیں کیونکہ بیک گراؤنڈ سیٹ اپ اس سے بہتر کوئی نہیں ڈیزائن کر سکتا اور آپ نے جیسے بتایا کہ آپ لوگ کانٹریکٹ سائن کر چکے ہیں تو کوراپ کرنے کے لیے کوئی لیگل اور لوجیکل وجہ کی بھی ضرورت ہو گی اور کر یمنل لائر بہترین طریقے سے یہ کور کر سکتا ہے، باقی آپ دیکھ لیں آپ کو جیسے مناسب لگے۔۔۔۔۔

یہ تو میں نے سوچا نہیں تھا، تم نے تو میرا پرابلم سالو کر دیا، میں ایسے ابھی تک خوار ہو رہا تھا، وہ دو منٹوں میں واپس اپنے موڈ میں آگیا تھا۔۔۔اس کو واقعی میں اس کا مشورہ پسند آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھ لے بابا اگر آپ مجھے نہیں بتاتے تو اسی طرح پریشان بیٹھے رہتے۔۔۔۔۔

You are a super وہ بھی فائل کو دوبارہ اپنی جگہ پر رکھ گئی تھی۔

lawyar ۔۔۔۔بابا ابھی تو لائر بھی بن گئی ہو اس لیے duaghter

duaghter ۔۔۔۔۔۔کہیے نا.....

ہاں ہاں ہاں ٹھیک کہا تم نے، وہ اس کے بات پر ہنسنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

تمہارا کیس کیسا جا رہا ہے، سب کچھ پہلے کی طرح ہے، کچھ خاص اپڈیٹ نہیں ہے ایک سائیڈ پر صوفے کے ساتھ ہاتھ کو سر تلے رکھ گئی تھی۔۔۔۔

تو اس کا مطلب ہے اگلی پیشی بھی عثمان جیتنے والا ہے۔۔۔۔۔۔

کیا ہے بابا ایک پیشی کے جیتنے سے تو کچھ نہیں ہوتا، پتہ نہیں یہ کیس کتنا ایکسٹینڈ ہو گا۔۔۔۔۔

حمائل بہت کچھ ہو جاتا ہے ایک ایک قطرے سے بھی، یہ تو ایک پوری پیشی ہے اس لیے اپنے کام پر فوکس کرو جس طوفان میں نکل گئی ہو، اب اس کو جیت کر بھی آنا ہے یہ یاد رکھنا۔۔۔۔۔۔

اتنے دنوں تک تو آپ نے بھی موڈ خراب کر دیا تھا، وہ بھی اپنا وار کر گئی تھی

۔۔۔۔۔۔

تمہیں میرا موڈ یاد ہے اپنی بیہیویئر بھول گئی ہو۔۔۔۔۔

آپ پہلے سے جانتے ہیں کہ میں کسی بھی کیس کو اپنے علاوہ کسی سے بھی ڈسکس نہیں کرتی، میں آپ لوگوں کو منہ پر انکار نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے باتوں کو گھما رہی تھی۔۔۔۔۔۔

خود کو دیکھا ہے، ابھی کیسے تم نے مجھ سے میرے بات کو نکلوالیا، میں نے تو ایسا کچھ بھی نہیں کہا، تو کیا میں اپنے کام سے پروفیشنل نہیں ہوں۔۔۔۔۔؟؟؟؟

بابا میں نے ایسا بھی تو کچھ نہیں کہا اور ویسے بھی میرا کام ہے آپ کے پرابلمز کو سلو کرنا ہے نہ کہ اسے مزید بڑھانا۔۔۔۔

اس کام کے لیے آپ نے مجھے چنا ہے نا، آپ کو پسند تھا کہ میں لائر بنوں اب مجھے بگھتے، مجھے تو ویسے بھی ارکیٹکچر کرنا اچھا لگتا تھا۔۔۔۔

قسم سے پچھتا رہا ہو روز بروز تم اپنے سے بڑے مسئلہ میں خود کو الجھا رہی ہو وہ بالکل بھی اس کے اس کیس سے خوش نہیں تھا۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری بابا، آپ کی بیٹی بڑے بڑے کاموں کے لیے پیدا ہوئی ہے، اس لیے میں بڑے کام کر رہی ہوں بڑے بڑے مسئلوں کو سلجھا رہی ہو۔ ورنہ آپ بھی ابھی کارپوریٹ لائر ڈھونڈنے کے پیچھے اپنے سنڈے کو تباہ کر لیتے۔۔۔۔

جائے ویسے بھی سجاد انکل آپ کا ویٹ کر رہے ہوں گے وہ اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔۔۔۔

یہ تو صحیح کہا تم نے، شیراز بھی لمبی سانس لے کے اٹھنے کا تیاری پکڑنے لگا تھا، حمائل سے ہارنا اس نے خود اپنے مقدر میں لکھا تھا، اس کو وکالت پڑھا کے اب شیراز کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

تیر کمان سے باہر نکالنے والا وہ خود تھا، اب اس بار اس کے نشانے پر کون آئے گا اس کو طے کرنا وقت کے ذمے پر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

نثار مجھے علم نہیں تھا کہ آپ کا گاؤں اتنا خوبصورت ہے، وہ چہک کر اس سے آگے آگے جا رہی تھی، کھیتوں میں ہاتھ کھولے گول گول گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔

ہمارا گاؤں بہت خوبصورت ہے لیکن ضروری نہیں کہ ہر خوبصورت چیز کے ساتھ یادیں بھی خوبصورت ہی ہو۔۔۔۔

آپ ہر وقت کیوں ایسی باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟

وہ اس کے پاس آگئی جو سائیڈ پر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اگر آپ کے دل پر کسی بات کا بوجھ ہے پلیز میرے ساتھ شیئر کریں، اگر میں کچھ مدد بھی نہ کر سکوں کم از کم آپ ہلکا تو فیل کریں گے۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے ہر بار کی طرح آج بھی وہی کہہ رہی تھی۔۔۔۔

تم چھوڑو مجھے، آؤں میں تمہیں ایک اور جگہ لے جاتا ہوں، وہ اس گاؤں کا سب سے خوبصورت جگہ ہے، وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ ہم قدم کرنے لگا۔۔۔

آپ بہت روڈ انسان ہیں، میں جب بھی آپ سے یہ بات پوچھتی ہوں آپ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا لیتے ہیں آپ نے ابھی بھی بات بدل لی۔۔۔۔

علیشہ میری زندگی میں صرف ایک چیز اچھی ہوئی ہے اور وہ تمہارا آنا ہے، میں اس کو کبھی بھی اپنے پرانے یادوں سے خراب نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔

وہ رک کے اس کی آنکھوں میں دیکھ کے، اپنی ہر بات، اپنے دل کے زبان سے بیان کرتے ہوئے، اسے یاد نشین کروا رہا تھا۔۔۔۔۔

میں نہیں چاہتا کہ تمہیں اس قیامت کا علم بھی ہو جس میں میں راک ہو گیا ہوں

۔۔۔۔

علیشاہ ہر بار اس کی آنکھوں کی سچائی اور نرمی سے پگھل جاتی تھی وہ کھو جاتی تھی اس آنکھوں میں جس میں پتہ نہیں کتنے راز دفن تھے۔۔۔۔۔۔۔

اب ایسے کیوں دیکھ رہی ہو، اس کے مسلسل گھورنے پر وہ سوال کر گیا تھا؟؟؟؟

یہی کہ آپ جیسے انسان کے ساتھ کوئی برا کیسے کر سکتا ہے، وہ اس کی بات پر زخمی سا مسکرانے لگا تھا اپنے درد کو چھپانے کے لیے اوپر دیکھنے لگا تھا

ضروری نہیں کہ ہر بار آپ کے ذات سے کچھ برا ہو جائے، کبھی کبھار ہم اپنے پیاروں کی وجہ سے جلتے رہتے ہیں، ان کی تکلیف جب یاد آتی ہے دل کرتا ہے دنیا کو آگ لگا دی جائے جہاں پر پھر ان کی ہنسی دیکھنے کو نہیں ملتی۔۔۔۔۔۔

ایک بات پوچھو آپ سے، اس کے معصوم چہرے پر بہت سوال تھے مگر وہ جو پوچھنا چاہ رہی تھی وہ سوال صرف اس کے دل کا تھا۔۔۔۔

تم کچھ بھی پوچھ سکتی ہو۔۔۔۔۔

کیا میں آپ کے پیاروں کے لسٹ میں شامل ہوئی ہوں۔۔اس کے پکڑے ہوئے ہاتھ کو وہ نرمی سے سہلا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

بتائے نا نثار میں کیا پوچھ رہی ہوں؟؟؟؟ وہ پھر سے اپنے جواب کے لیے ضد کرنے لگی۔۔۔۔

تم میری زندگی کی سب سے اہم وجہ ہو جسے میں چاہ کر بھی نظر انداز نہیں کر سکتا، تم میرے لیے بہت خاص ہو علیشہ، تم وہ واحد لڑکی ہو، جس کی وجہ سے میں تھوڑی دیر کے لیے خود کو بھول جاتا ہوں۔۔۔۔۔۔

میرے لیے اتنا کافی ہے، وہ کھل کر مسکرانے لگی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکی محبتوں کو خریدنا چاہتی تھی اور وہ جس کا خریدگئی تھی، وہ تو اس کا پورا آسمان بن گیا تھا۔۔۔۔۔

اسے یقین تھا وہ بدل دے گی اس کے اندر بڑھکتے نفرت کے جہنم کو اپنے محبت سے، اس کے قدموں پر قدم رکھ کے وہ یہ وعدہ خود سے کر چکی تھی، وہ کھو چکی تھی اس کے ساتھ سفر کے خیالوں میں، جہاں اس کے چہرے پر تصدیق کرنے کے لیے وہ جاندار مسکراہٹ گواہی دے رہی تھی اس محبت کے گلستان کو تر و تازہ کرنے کے لیے جو وہ اپنے سوچوں میں محبت کے دھاگوں سے جوڑ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم کہاں کھو گئی۔۔۔۔۔

میں تو بہت دور نکل گئی تھی، اچھا ہوا آپ نے واپس بلا لیا، دونوں ابھی ایک ساتھ ہو گئے تھے۔۔۔ایک دوسرے کے ہاتھ کو پکڑے ہوئے وہ نرم گھاس پر آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔

تمہارے پیرنٹس کب تک آرہے ہیں۔۔۔۔۔

ان کو تو آنے میں ایک آدھا مہینہ لگ جائے گا، اس کے ماں باپ امریکہ میں رہتے تھے وہ یہاں پر اپنے خالہ کے گھر رہنے کے لیے ایک ماہ پہلے آئی تھی

۔۔۔۔۔۔

تم تو کہہ رہی تھی کہ وہ بہت زیادہ سٹرک ہے اگر انہیں میرے بارے میں علم ہوا اور وہ نہیں مانے پھر کیا کرو گی۔۔۔۔۔

یہی تو میں سوچ کر بھی پریشان ہو رہی ہوں وہ خود سے منمنانے لگی۔۔۔۔

آپ انہیں ایگری نہیں کر سکتے اگر وہ نہیں مانے تو وہ اپنی ساری پریشانی اس پر ڈالنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

میں تو کوشش کروں گا اس میں تو کوئی شک نہیں ہے باقی کا کام آپ کے پیرنٹس کا ہے۔۔۔۔۔

نثارا گر وہ نہیں مانے پر کیا کریں گے اگر انہوں نے میری شادی کسی اور سے کروائی تو پھر کیا ہو گا، اور تھنکنگ سے بات کہاں سے کہاں تک پہنچ گئی۔۔۔

تم اتنا برا ابھی نہیں سوچو، ایسا کچھ نہیں ہونے والا اور اگر ایسا کچھ ہوا بھی تو میں تمہیں بھگا کر لے جاؤں گا۔۔۔۔۔

ویری فنی، میں بس آپ سے یہی ایکسپیکٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

ویسے یہ بات صحیح بھی ہو سکتی ہے وہ زبان کو دانتوں تلے دبا گیا تھا۔۔۔۔

چلو دیکھتے ہیں ابھی میں نے گھر کے لیے بھی نکلنا ہے وہ اس کی شرارت کو سمجھ گئی تھی اس لیے کوئی انٹینس ری ایکشن نہیں دے گئی۔۔۔

تم کہیں پر بھی نہیں جا رہی ابھی تو کچھ دیر پہلے آئی ہو، چلو میں تمہیں گھمانے لے جا رہا ہوں پھر کہو گے کہ کچھ دکھایا نہیں۔۔۔۔۔

تو آپ نے تو مجھے باتوں میں لگایا ہے گھما تھوڑی رہے ہیں، وہ اس کو دیکھنے لگا تھا (کہ سچ میں) علیشہ اسکے گھورنے پر ہنسنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ڈوبتے سورج کے کرنوں میں چمکتے آنکھوں سے ہنس رہے تھے جس پر مستقبل کے بہت سارے خواب دیکھے گئے تھے۔۔۔۔

##

ہم یہ لوز افورڈ نہیں کر سکتے، گائز کچھ بھی کریں اس کو ریکور کرنے کی کوشش کریں۔۔۔۔

سر اگر ابھی ہم نے اور لیٹ کروالیا تو اور بھی نقصان ہو گا۔۔۔۔۔۔

آپ لوگ جانتے بھی ہیں ہمارا 65 پرسنٹ لوز ہو گیا ہے، یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کروڑوں کا نقصان ہے بزنس ڈوبنے کے قریب ہے۔۔۔۔

مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آرہی کہ آخر یہ ہوا کیسے۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

سر میں نے تو آپ سے کچھ دن پہلے بھی کہا تھا، کئی دنوں سے مارکیٹ میں ہمارے پروڈکٹس کی ڈیمانڈ گر رہی ہے مگر آپ نے کہا کچھ دن اور انتظار کرتے ہیں۔۔۔۔۔

ہاں تو مجھے لگا تھا، سب کچھ سٹیبل ہو جائے گا، پہلے بھی تو ہم اس طرح کر چکے تھے اور اب یہ اتنا لوز سمجھ نہیں آ رہی اسے کہاں سے پورا کرو۔۔۔۔۔اس نے پیپر ویٹ کو زور سے زمین پر پھینکا، اصل بات تو تب شروع ہو گی جب جمشید اس نقصان کے بارے میں جان لے گا۔۔۔۔

کچھ دنوں پہلے یہ دونوں بہت ہواؤں میں اڑ رہے تھے۔ آریان نے بہت پلاننگ کے ساتھ دونوں کو زمین پر واپس کھینچ لیا تھا کیونکہ یہ سارا کیا دھرا اسی کا تھا، یہ اتنا لوز بھی آریان نے کروایا تھا

وہ تو ویسے بھی بزنس کے اتار چڑھاؤ کا ماہر تھا،

پتوں کو ادھر ادھر کر کے وہ صرف اور صرف جمشید کے ایمپائر کو ہلانا چاہتا تھا، اور وہ کر بھی چکا تھا، ایسے زلزلے کے ساتھ جمشید کا فیملی بزنس جھٹکا کھا چکا تھا کہ اگلے سال تک اس کا برپائی کرنا مشکل تھا۔۔۔۔

بغیر کسی پلیننگ کے اگر بزنس میں اتنا لوز ہو جائے تو تو ریڑ کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے۔۔۔۔۔

سر اگر ہمارے دوسرے انویسٹرز کو اس کے بارے میں علم ہو گیا کہ ہمارا اسٹاک مارکیٹ میں گر چکا تو وہ ہمارے بزنیس پراجیکٹس کے لیے فنڈنگز دینا بند کر دیں گے۔۔۔۔۔

ہمیں ایسی پلیننگ کرنی ہو گی کے مارکیٹ میں ہمارا اعتماد بحال رہے ایک اور ٹیم ممبر بولنے لگا۔۔۔۔۔

سر باقی انویسٹرز کا کیا کریں کیسے انہیں روکے 65 پرسنٹ تو وہ لوگ اپنے شیئرز کو بیچھ چکے ہیں۔۔۔۔مارکیٹنگ ٹیم میں ایک اور شخص اپنا مدعا بیان سامنے رکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

اصل مسئلہ یہی ہے اگر شیئر نہیں بھیجے گئے ہوتے تو آج ہمارا اتنا برا حال نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔

سر ایک کام ہم کر سکتے ہیں یہ لوز کچھ حد تک کم ہو سکتا ہے مگر اس کے لیے ہمیں پنڈنگز کی ضرورت ہو گی۔۔۔۔۔

تم کیا کہنا چاہتے ہو کھل کر کہو اویس کے چہرے کا تناؤ کچھ حد تک سنبھلنے لگا تھا۔۔۔۔۔

سر ہمارے جو اگلے پروجیکٹس ہیں ہم اس پر کام کر سکتے ہیں، ابھی ہم مارکیٹ میں اس کی پبلیسٹی کرنا شروع کرتے ہیں کیونکہ ہمارا یہ مال تو ابھی بکنے سے رہا۔۔۔۔۔۔۔

اویس اس کو دیکھنے لگا تھا جو وہاں کا مارکیٹنگ منیجر تھا اس وقت صرف اس کا دماغ چل رہا تھا۔۔۔۔۔

تم تو ایسا کہہ رہے ہو جیسے یہ ہمارے پاس کسی پلیٹ میں پڑا ہے۔ ہمارے پاس پنڈنگ نہیں ہے اور دوسری بات اگر چلو پنڈنگز کہیں سے ارینج ہو بھی گئے تو اتنے کم عرصے میں اتنا سٹپ کیسے تیار ہو گا یہ سوچا ہے تم نے۔۔۔۔۔

سر آپ یہاں بھی تو دیکھیں ہمارا نیگٹو آر پی ہر منٹ کے ساتھ ہمیں اور بھی گرا رہا ہے، پہلے سے موجودہ ہمارے کمپنی کے پروڈکٹس کے ساکھ، سیلز اور مارکیٹ کو بہت حد تک اثر انداز کر چکا ہے۔۔۔۔۔

ایسے میں اگر ہم کسٹمرز کا دھیان کہیں اور بھٹکائیں تو ہمارے لیے اور کمپنی کے لیے پلس پوائنٹ ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

منیجر کے بات سے وہاں کا ہر کوئی ایگری کر رہا تھا مگر جو چیز اس ایگریمنٹ کے لیے ضروری تھی وہ اس وقت انویسٹمنٹ تھی اور ایسی حالات میں جب ایک پروڈکٹ کی سٹاک نیچے گرا ہوا ہو تو انویسٹرز کو اٹریکٹ کرنا ایسا ہے جیسے سمندر میں ایک چھوٹا سا گولا تلاش کرنا۔۔۔۔۔۔

تم ایسا کرو اپنے ٹیم کے ساتھ ایک کمپلیٹ پلان بنالو اس بارے میں، میں فنڈنگز کے ارینجمنٹ کی کوشش کرتا ہوں، آخر کار وہ ایک فیصلے پر پہنچ گیا۔۔۔۔۔۔۔

یاد رہے ہماری یہ میٹنگ کسی کی بھی کان تک نہیں پہنچنی چاہیے وہ انگلی اٹھا کے سب کو وارن کرتے ہوئے، آنکھوں کو ارد گرد گھمائیں سب کو اپنی آخری بات کہہ چکا تھا۔۔۔۔۔

یہ ٹیم اٹھ ممبرز پر مشتمل تھا جو اس طرح کی صورتحال کو ڈیل کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

آریان آپ تو آ گئے ہیں، خالہ کہاں ہے علیشہ اس کے پیچھے لان میں آ گئی تھی جو وہاں بیٹھا اپنے کل کے شیڈیول کے بارے میں چیک کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کے بلانے پر وہ اپنے ٹیب سے سر اٹھانے لگا۔۔۔۔ میں کچھ دیر پہلے آیا ہوں، ماما کو امریکہ میں اپنی بہن مل گئی تھی اس لیے وہ کچھ دنوں تک وہی رہے گی۔۔۔۔۔

عائشہ خالہ کو ماما سے اچھی خاصی بنتی ہے میں نے ماما کو کال کیا تھا پرسوں، وہ کہہ رہی تھی کچھ دنوں میں وہ پاکستان آ جائے گی، سامنے والے چیئر پر وہ بیٹھنے لگی تھی۔۔۔۔

تم کہاں تھی اتنے دنوں سے۔۔۔۔

میں نے کہا جانا ہے ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔

..... کس کے ساتھ؟؟؟ تم تو یہاں کسی کو جانتی بھی نہیں ہو

ہاں لیکن میں نے نئے دوست بنا لیے ہیں وہ ہاں کو کھینچنے لگی تھی اور دوست کے بات پر اس کے چہرے پر مسکان آگیا تھا، آریان اس کے فیشیل ایکسپریشنز کو نوٹ کر رہا تھا آج اس میں اس کو کچھ تبدیلی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

اگر کہی جانا ہو تو گاڈز کے ساتھ جایا کرو تمہارے پیرنٹس آنے تک تم ہماری ذمہ داری ہو اس لیے اختیار کرنا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اس کو کنفیوز نظروں سے دیکھنے لگی، میرا کس سے پرابلم ہو سکتا ہے، میں تو کسی کو جانتی بھی نہیں ہوں، وہ اس کی بات کو مذاق میں اڑانے لگی تھی، آریان جو اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا وہ تو اس کے سر کے اوپر سے گزرنے لگا، اس کے عقلمندانہ جواب پر وہ خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

آپ کچھ ضروری کام کر رہے ہیں، کچھ لمحے کے لیے بات کرنا بند ہوا تھا دونوں کے درمیان۔۔۔۔۔۔

کچھ خاص نہیں ہے وہ ٹیب کو بند کرنے لگا اب دونوں ایک دوسرے کی طرف متوجہ تھے۔۔۔۔۔۔

تم کچھ کہنا چاہتی ہو وہ مسلسل کچھ اس طرح پوچھنے اور بولنے کی کوشش کر رہی تھی مگر پھر رک جاتی تھی۔۔۔۔

شاہد ہاں یا نہیں، میں خود بھی نہیں جانتی؟؟؟؟

اگر کوئی بات ہے شیئر کرنی ہے، تو کر سکتی ہو.....اس نے اس کے مشکل کو آسان کر دیا تھا، وہ اس کو دیکھنے لگی جس کا مطلب تھا کہ ہاں میں نے بھی کرنی ہے ،اسکا انگلیوں کو مروڑنا تھوڑا کم ہو گیا تھا یعنی کہ وہ خود کو تیار کر رہی تھی آریان سر کو تھوڑا خم کرنے لگا تھا کہ کہو جو کہنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔

آپ سے ڈر لگ رہا ہے وہ منہ بنائیں اپنا پہلا مسئلہ سیدھا بیان کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

مجھ سے کیوں ڈر لگ رہا ہے، میں تمہیں کھا تھوڑی جاؤں گا۔۔۔۔۔

آپ ہر وقت اتنے سیریس رہتے ہیں بندہ بات کرتے ہوئے بھی کئی بار سوچتا ہے اور ابھی جیسا موڈ ہے آپ کا مجھے تو لگتا ہے کچا کسی کو چبا جائیں

گے اس کے پریکاشنز پر وہ تھوڑا سمائل کر گیا تھا، اس لڑکی کو پش کرنے کے لیے وہ اپنے سرد چہرے کو تھوڑا پر سکون کر چکا تھا۔۔۔۔۔

میں تمہیں کچھ نہیں کہہ رہا جو کہنا چاہتی ہو کہ سکتی ہو، وہ اپنے ون سائیڈ سمائل کے ساتھ اسے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

علیشہ اس بار چیئر سے ٹیک ہٹا گئی تھی، ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھ کے جھکنے لگی تھی اپنا سارا بوجھ اپنے ہاتھوں پر ڈال گئی تھی۔۔۔۔۔

آریان کیا آپ کے ساتھ کبھی ایسا ہوا ہے کہ کوئی اجنبی، جو تمہارا کچھ بھی نہیں لگتا، بس یوں ہی، کسی حادثاتی لمحے میں زندگی کی راہگزر پر مل جائے؟ اور پھر وہ محض ایک ملاقات میں تمہارا سارا سکون اپنے ساتھ لے جائے وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہہ رہی تھی، لیکن اس کی آواز میں چھپا ارتعاش صاف بتا رہا تھا کہ یہ الفاظ محض زبانی نہیں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بالکل اسی طرح جیسے تمہارے اندر کی ساری دنیا اس کی آنکھوں میں قید ہو جائے، جیسے وہ جانے انجانے میں تمہاری روح کے سب دروازے کھول دے، اور تم اس اجنبی کے سامنے بے بس کھڑے رہ جاؤ، یہ سوچتے ہوئے کہ یہ کیسا اتفاق تھا یا شاید اتفاق تھا ہی نہیں؟" اسکے لفظوں میں گہرائی تھی۔۔۔۔

یہ اس کے اندر کی کہانی تھی، کوئی ایسی کہانی جو شاید وہ خود بھی پوری طرح سمجھ نہیں پائی تھی۔اس کا کچھ دیر پہلے والا شک درست ثابت ہونے لگا تھا وہ اسے دیکھ رہی تھی جو اپنے سوال کی منتظر تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"بالکل ہو سکتا ہے، کیا تم لوایٹ پرسٹ سائیڈ پر بلیو کرتی ہوں۔"

وہ اسے بغور دیکھ رہا تھا شاید وہ کچھ کہنا چاہتا تھا، شاید وہ سمجھنا چاہتا تھا کہ اس کے لفظوں کے پیچھے کیا تھا مگر علیشہ نے اگلے ہی لمحے سب واضح کر دیا اسکا شک یقین میں بدلنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

شاید میں نہیں کرتی تھی مگر میری ابھی جو حالت ہو رہی ہے اگر اسی کو محبت کہتے ہیں تو ہاں، میں اس شخص کو اپنا دل دے چکی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

وہ سرگوشی میں کہنے لگی مگر اس کی آواز اتنی بھاری تھی کہ آریان کو لگا جیسے وہ صرف اس کے کانوں میں نہیں، بلکہ اس کے وجود میں گونج رہی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم نے جو راستہ چنا ہے علیشہ اس میں تم ابھی پوری طرح داخل نہیں ہوئیں اگر تمہیں اپنی منزل کا اندازہ نہیں ہے، تو گم ہونے سے بہتر ہے کہ پلٹ جاؤ۔"

علیشہ کی ہلکی سی مسکراہٹ تلخی سے بھری تھی۔۔۔۔"یہی تو مسئلہ ہے، آریان "پیچھے کا راستہ میں بھول چکی ہوں۔

اس کی یہ بات آریان کے اندر کہیں بہت زور سے لگی اس کے رد عمل میں وہ خاموشی سے اپنا پہلو بدل گیا جیسے اپنے جذبات کو قابو میں رکھ رہا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

کون ہے وہ؟ مجھے پک سینڈ کر ورات تک تمہیں سب پتہ چل جائے گا، وہ گہری نظروں سے علیشہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

آریان میں کوئی بزنس ڈیل تو نہیں کر رہی کہ پہلے اس کا بیک گراؤنڈ چیک کروں۔۔۔۔۔

علیشہ نے ایک لمحے کو آنکھیں موند لیں پھر دھیرے سے بولی۔۔۔۔۔

تو کیا کرنا چاہتی ہو آریان نے ایک سرد سانس بھری، جیسے علیشہ کی یہ سوچ اسے بھی بے چین کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ محبت ہے آریان، تجارت نہیں یہ سوچ سمجھ کر نہیں کی جاتی یہ تو طوفان ہوتا ہے جو اپنے ساتھ دوسروں کو بھی بہا کر لے جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ پہلا موقع تھا جب آریان علیشہ کی کسی بات سے متفق ہوا تھا مگر اس کے اندر اضطراب پہلے سے زیادہ شدید ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

آگے کا کیا سوچا ہے؟ تمہارے پیرنٹس تو ماننے والے نہیں ہیں۔ تم جانتی ہو، وہ ایکسٹریم فیملی اور سٹیٹس اور رینڈ ڈ ہیں۔۔۔۔۔

اور یہ بات تو مجھے پریشان کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

علیشہ نے اپنی انگلیاں آپس میں پیوست کر لیں جیسے اپنے اندر کی گھٹن کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔۔۔

اگر کبھی آپ کو ایسے فیصلے کا سامنا کرنا پڑے آریان تو آپ کیا کرو گے، وہ سر اٹھا کر بولی۔۔۔۔

وہی، جو مجھے صحیح لگے گا۔۔۔۔۔

علیشہ نے ایک تلخ ہنسی ہونٹوں پر بکھیر دی۔۔۔۔

کیا آپکے پیرنٹس آپ کو کچھ نہیں کہتے؟ میرا مطلب ہے۔۔۔عائشہ خالہ اور نعمان انکل؟"

آریان نے کندھے اچکائے۔۔۔

I am independent in my decisions."

"۔اس کے انداز میں وہی اعتماد تھا جو ہمیشہ سے اس کی پہچان تھا۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر میرے ساتھ ایسا کیوں نہیں ہے؟ میرے ساتھ یہ رائٹ کیوں نہیں ہے؟

میں کیوں اپنے فیصلے خود نہیں کر سکتی؟" اس کے دل میں ایک عجیب سا درد اٹھا،

وہ دھیرے سے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آریان نے سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔ جیسے اس کی روح تک پہنچنے

کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔۔۔۔۔

یہ حق پلیٹ میں رکھ کر نہیں دیا جاتا اس کے لیے خود کو اس قابل بنانا پڑتا ہے کہ

جب تم ایک قافلے میں اپنا راستہ بدلو تو لوگ تمہیں روکنے کے بجائے تمہارے

پیچھے آنا شروع کر دیں۔۔۔۔

وہ آہستہ مگر گہرے لہجے میں بولنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

جو راستہ تم نے چنا ہے، وہ غلط بھی ہو سکتا ہے لیکن اب یہ تم پر ہے کہ تم ان

خستہ حال راہوں کو بہتر بناؤ یا بہترین راستوں پر چل کر بھی انہیں مزید شاندار بنا

دو۔۔۔۔۔۔۔

علیشہ سانس روکے سنتی رہی اس نے اسکے آنکھوں میں دیکھا، آریان کی نظریں سخت تھیں مگر اس کی آنکھوں میں کہیں دور ایک دھندلا سا عکس بھی تھا جیسے وہ محبت کو سمجھتا بھی تھا اور اس کے انجام سے واقف بھی تھا۔۔۔۔۔

محبت خوبصورت چیز ہے علیشہ مگر یہ تباہ بھی کر سکتی ہے وہ آہستہ سے آگے جھکا۔۔۔۔۔۔

میں محبت پر یقین رکھتا ہوں مگر فیملی کے خلاف جا کر نہیں اس کا لہجہ سپاٹ تھا مگر ہر لفظ میں حقیقت کی عکاسی بھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر تم نے ایسا کوئی قدم اٹھایا جو تمہاری فیملی کی عزت پر آنچ لائے تو یاد رکھنا، مجھ سے کسی بھی قسم کی امید مت رکھنا کیونکہ جو محبت خاندان کو روند کر آگے بڑھے وہ محبت نہیں س، بغاوت ہوتی ہے اور بغاوت کی قیمت ہمیشہ محبت سے زیادہ چکانی پڑتی ہے۔۔۔۔۔

یہ وارننگ نہیں تھی ایک ایسی حقیقت تھی جو علیشہ چاہ کر بھی نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

##########،##########

گائز آج آپ کے لیے میری طرف سے ایک سرپرائز

ہے۔۔۔۔

حمائل اور نغمہ دونوں لاونج میں بیٹھے تھے، شیراز باہر سے آکر ان سے کہنے لگا

تھا۔۔۔۔۔۔

کیسا سرپرائز ڈیڈ۔۔۔۔۔

ویل یہ تو وقت آنے پر پتہ چل جائے گا، لیکن مجھے یقین ہے میری پیاری بیوی کم

سے کم تھوڑی سی خوش ہو جائے گی، وہ اس کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

نغمہ نے اس کو آنکھوں میں اشارہ کیا تھا کہ کیا ہے۔۔۔۔

حمائل نے ماں کو اشارے کرتے دیکھ لیا تھا اور باپ کو بھی جو شرارتی نظروں

سے اسے دیکھ رہا

تھا۔۔۔۔۔

ماما بابا میں یہاں پر بیٹھی ہوں وہ گلا کنکھارتے ہوئے کہنے لگی تھی۔۔۔۔۔

حمائل تم فضول میں کباب کی ہڈی بنی ہوئی ہو کبھی ہم میاں بیوی کو بھی پرائیویسی دیا کرو شیراز نے سنجیدگی سے کہا تھا اور ساتھ والے صوفے میں بیٹھ گیا تھا

بابا آپ کیسے رنگ بدلتے رہتے ہیں اور بائی داوے میں خود کباب کی ہڈی نہیں بنی آپ لوگوں کو سوچنا چاہیے تھا نا اس ہڈی کو پیدا کرنے سے پہلے۔۔۔۔۔۔۔ اب غلطی ہو گئی ہے، اب تو ہم کچھ نہیں کر سکتے لیکن تمہیں بھی تھوڑا دماغ استعمال کرنا چاہیے نا وہ انگلی سے نغمہ اور اپنے طرف اشارہ کرنے لگا۔۔۔۔۔

ماما آپ دیکھ رہی ہے یہ آپ پر لائن مارنے کی کوشش کر رہا ہے، اس کی بات پر نعمہ قہقہ لگانے لگی۔۔۔۔

دیکھ لو شیراز صاحب آپ کی اولاد بھی آپ کے ٹھرک پن کا علم رکھنے لگے ہیں۔۔۔۔

بجائے برا ماننے کے ہو وہ اپنا کالر جھاڑنے لگا تھا جیسے کہ یہ تو میرے لیے فخر کی بات ہے۔۔۔۔۔۔

ویسے آپ کی سرپرائز کب منظر عام پر آئے گی، وہ ہاتھوں سے اشارہ کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

تم تو چپ کرو ہر بار اتنی جلدی بھی اچھی نہیں ہوتی۔۔۔۔

مجھے یہ فضول کے سرپرائز اچھے نہیں لگتے تو میں کیا کروں وہ ایک انگلی چہرے پر ٹکائے سوچنے والے انداز میں کہنے لگی۔۔۔۔۔۔

بہت بورنگ لڑکی ہو حمائل تمہیں تو دل رکھنا بھی نہیں آتا۔۔۔۔۔

بابا آپ کیوں روٹھی محبوبہ کی طرح بات کر رہے ہیں ماما تو آپ کے سامنے بیٹھی ہے، لگتا ہے آپ اپنے اس آنے والے سرپرائز کے لیے بہت ایکسائٹڈ ہیں ۔۔۔۔۔وہ انگلیوں کو وکٹری والے انداز میں اٹھا کے کہنے لگی تھی جس میں طنز صاف ظاہر ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتا شیراز کے موبائل پر رنگ ٹون بج گئی تھی، سکرین پر آریان نیم کا نوٹیفکیشن میسج چمک رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لگتا ہے تم دونوں کا انتظار ختم ہو گیا وہ بس آنے والا ہے جس کا ہمیں انتظار ہے

۔۔۔۔۔

اور تم نے یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے ابھی تو شام بھی نہیں ہوئی اور تم نے نائٹ سوٹ پہن رکھا ہے۔۔۔۔۔ ٹھیک کہہ رہے ہیں تمہارے بابا جاؤ اوپر تھوڑا فریش ہو کے آؤں، ویسے بھی آفس آنے کے بعد یہی پر بیٹھی ہو۔۔۔۔۔

ماما وہ اس کے کان کے قریب ہونے لگی، اپنے ہسبینڈ پر نظر رکھے ایسا نہ ہو ابھی سرپرائز میں کوئی براؤن ہیئر والی، چھ انچ ہیل پہنے، ریڈ لپسٹک لگائیں یہاں پر آ جائے۔۔۔۔۔۔

وہ سمجھنے والے انداز میں حمائل ل کو دیکھ رہی تھی کہ آخر یہ لڑکی کیا بکی جا رہی ہے۔۔۔۔۔

ماما مجھے ایسے نہیں دیکھے اپنے ہسبینڈ کو دیکھے کتنا ہینڈسم ہے وہ اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے دبانے لگی۔۔۔۔۔۔

آپ دیکھ تو لے وہ اس کو ہلانے لگی جو اس کے بات میں کھو گئی تھی۔۔۔۔۔

نغمہ منہ کر کے شیراز صاحب کو دیکھنے لگی تھی جو کھڑے ہو کے موبائل کو دیکھ رہا تھا حمائل اپنے ابھرنے والے قہقہ کو اندر اندر مار رہی تھی۔۔۔۔

اپنے اوپر نظر کا تپش محسوس کر کے شیراز سامنے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

دونوں خواتین نما مخلوق اسے چار چار نظروں سے دیکھ رہے تھے تم دونوں کیا مجھے پہلی بار دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔

ماما ابھی اور خود نبٹھیں وہ تیز آواز میں ہنسنے لگی اور اوپر کی طرف جانے لگی۔۔۔۔۔

حمائل تم کیا کر چکی ہو۔۔۔اس کے سامنے سے گزرتے ہوئے وہ آہستہ سے اسے پوچھنے لگا تھا۔۔۔۔۔بابا میری طرح مام کو بھی سرپرائزز ہضم کرنے کا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

آپ کے لیے بہتر ہے آپ انہیں تو بتائیں۔۔۔۔۔۔

تم بھی روز بروز اپنے کریمنلز کی طرح ڈیٹ بنتی جا رہی ہو۔۔۔۔۔

کس نے کہا تھا آپ کو کہ مجھے کباب کی ہڈی کہیں، اب میرا کام تو گلے میں پھنسنا ہی ہے وہ دو انگلیوں کو سر تک لے جائے وہاں سے جانے لگی جیسے کہ سلوٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

شیراز کیا ہے سرپرائز مجھے بتائیں۔۔۔۔۔

تم ماں بیٹی بس ہمیشہ مجھے اسی طرح پھنساتے ہو۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے کچھ کہا کیا؟؟؟؟۔۔۔

نہیں تو میں بھلا تمہارے سامنے کچھ کہہ سکتا ہوں۔۔۔

تو پھر بتائیں کیا سرپرائز ہے۔۔۔۔

سرپرائز سرپرائز اب اسے کیا بتاؤں۔۔۔۔

وہ تو آ گیا بس تم بھی آ جاؤ، وہ وہاں سے نکلنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔اس کو کوئی اور بہانہ نہیں ملا تھا۔۔۔۔ پیچھے نغمہ ریڈ لپسٹک اور سکس انچ ہیلز والی کو سوچتے ہوئے دروازے کو دیکھ رہی تھی اگر دنیا کو پتہ چلا کہ اتنا بڑا بزنس مین بیوی سے ڈر رہا ہے تو اس کے لیے تو میرا مذاق بن جائے گا۔۔

وہ دل میں سوچتے ہوئے جھرجھری لینے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##########################$############

ویلکم مسٹر آریان ہم آپ کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

اس کا سیاہ ڈبلیو ایم کار شیراز ہاؤس میں انٹر ہو گیا تھا، وہ خود بیٹھا ڈرائیو کر رہا تھا گھر کے اندر دروازے کے سامنے اس نے اپنے گاڑی روک لی اس کے استقبال کے لیے شیراز خود وہاں پر کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

تھینک یو مسٹر شیراز وہ اس کے ساتھ ہاتھ ملانے لگا۔۔۔۔۔

آریان اگر آپ چاہو تو مجھے انکل کہہ سکتے ہو۔۔۔۔۔۔

او کے وہ کندھے اچکانے لگا مگر دل میں کچھ اور سوچ کر مسکرانے لگا تھا۔۔۔۔۔

اندر چلیں شیراز اس کو ہاتھ سے اندر جانے کا اشارہ کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے پیچھے چلنے لگا گھر کے سیکنڈ دروازے سے اندر جا کر سیدھا لاؤنج نظر آرہا ہے۔۔۔۔۔

سامنے اسی صوفے پر لاؤنج میں ابھی بھی نغمہ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں ایک میگزین تھا اس نے جیسے دروازے کو کھلتے ہوئے دیکھا، اس سے ایک وجاہت کا شاہکار اندر آیا، وہ پوری طرح سے سیاہ کلر میں لپٹا ہوا تھا، اس نے ریڈ لپسٹک اور سکس انچ ہیل کی کھوجنے کی بہت کوشش کی مگر وہ تو

حمائل کا وہ خواب تھا جو اسے دکھا گئی تھی اور جو آریان کے سیاہی میں کہیں پر گم ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آریان شیراز صاحب کے ساتھ اس کے قریب آ گیا تھا نغمہ بھی کھڑی ہو گئی تھی وہ شیراز صاحب کو دیکھ رہی تھی جس کا مطلب تھا کہ یہ کون ہے۔۔۔۔۔۔

یہ ہے تمہارا سرپرائز نغمہ وہ ایک بار پھر آریان کو دیکھنے لگی تھی جس کا مطلب تھا آپ کو پتہ بھی ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔

السلام علیکم آریان اپنے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کی طرف باندھیں سر کو تھوڑا خم کر کے سلام کرنے لگا تھا۔۔۔۔

وعلیکم السلام اس نے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

نغمہ یہ آریان ہے میرا بزنس پارٹنر اور مجھ سے زیادہ تمہارا بہت قریبی نعمان ارسلان کا بیٹا اور عثمان ارسلان کا نواسا آریان ارسلان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسا لگا تمہیں، سسپنس ختم ہو گیا۔۔۔۔

ش ششیراز آپ مذاق کر رہے ہیں نا۔۔۔۔

اس کے لیے تو یہ نام بھی کسی بیک فلیش کی طرح تھی۔۔۔۔۔

یہ مذاق نہیں کر رہے، شیراز سے پہلے آریان بول پڑا تھا۔۔۔۔۔

اگر سچ میں بھیا کے بیٹے ہوں تو وہ کیوں نہیں ہے یہاں پر، اگر آپ کو میرے بارے میں علم ہو سکتا ہے تو وہ کیوں لاعلم ہے، اس کے چہرے پر ایک آنسو بہنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

میرے ڈیڈ کو اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔۔۔۔۔

اووووو۔۔۔۔ میں کیسی بھول گئی تھی کہ میں تو ان لوگوں کے لیے ایکسپائر ہو گئی ہوں، وہ اپنے چہرے کو دوسری طرف موڑنے لگی۔۔۔۔۔

نعمہ کیا ہوا ہے تمہیں، ایسا کون کرتا ہے، کیا باتیں لے کے بیٹھ گئی ہوں، وہ اس کے قریب جا کر کہنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

آریان کو بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیسے ری ایکٹ کریں اس وقت وہ سٹل بس کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

سوری میں تھوڑا ایموشنل ہو گئی تھی، اس لیے کہاں تھا بتا دے پہلے۔۔۔۔۔

یہاں پر بھی الزام مجھ پر۔۔۔۔

تو کیا میں گنہگار ہوں۔۔۔۔

نہیں تو گنہگار تو میں ہوں وہ دونوں آپس میں جوابی فائرنگ کر رہے تھے۔۔۔۔

سوری آریان میں تھوڑا اپنی بیوی کو سمجھا رہا تھا۔۔۔۔۔

اٹس اوکے انکل مجھے ان سے مل کر اچھا لگا۔۔۔۔۔۔۔ بیٹھوں وہ اس کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔۔

نغمہ بھی وہیں پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

آریان آپ مجھے کیسے جانتے ہیں نغمہ اس سے پوچھنے لگی تھی۔۔۔۔

آپ کے بارے میں شیراز انکل نے بتایا تھا۔۔۔۔۔۔

اور آپ لوگ ایک دوسرے کو کب سے جانتے ہیں وہ دونوں کو دیکھنے لگی تھی

۔۔۔۔۔

ہمارا اتنا ٹائم نہیں ہوا کچھ دن پہلے ہماری ملاقات ایک بزنس میٹنگ میں ہوئی تھی ،اس کا سرپرائز ہضم ہونے پر آگیا تھا اس لیے اب صحیح بات شروع ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

شیراز نے آپ کو صرف میرے بارے میں بتایا ہے۔۔۔۔آریان اس کے بات پر مسکرانے لگا تھا، نغمہ کو اس کی مسکراہٹ میں اپنے باپ کا جلھک نظر آیا

۔۔۔۔۔۔

انکل نے یہ بھی بتایا تھا کہ مجھے دیکھ کے آپ خوش ہو جائے گی۔۔۔۔۔

اس بات کی مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں خوش ہوں کہ نہیں لیکن اتنے عرصے بعد اپنے اس بھائی کا بیٹا دیکھ رہی ہو جس سے میں بہت پیار کرتی ہوں تو اچھا لگ رہا ہے شاید اسے خوشی کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے بھی آپ کو پہلی بار دیکھا ہے لیکن آپ مجھے میری ماما کی طرح لگی ہے۔۔

۔۔۔۔۔

اس کا یہ نرم گرم انداز دیکھ کے شیراز حیران ہونے لگا تھا، اس کے ساتھ جتنے بھی ملاقاتیں ہوئی تھی وہ تو صرف ہاں، نا یا ضرورت کی بات کرنے کا عادی تھا۔۔۔۔

آپ کی ماما کہاں ہے انہیں پتہ ہے اور ابا جان کو علم ہے کہ آپ میرے گھر آئے ہیں۔۔۔۔

میرے فیصلے میرے اپنے ہوتے ہیں میرے دادا یا کسی اور کی نہیں اور میری ماما کچھ ضروری کام کے لیے اؤٹ آف کنٹری ہے۔۔۔۔۔

چلو اچھا ہے آپ بزنس کے بہانے سے ہی ملنے کے لیے تو آ گئے مجھے پھوپھو کا رشتہ تو نصیب ہوا وہ ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ اس کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔۔

آریان کو اپنے سامنے بیٹھی ہوئی وہ خاتون بہت اپنی سی لگی تھی، بہت معصوم جس نے اتنے سال بیت کر بھی اپنے گھر والوں کو نہیں بھولا۔۔۔۔

شیراز انکل آپ صحیح کہہ رہے تھے مجھے بھی آپ لوگوں سے مل کر اچھا لگا وہ سائیڈ پر ان دونوں کی باتوں کو انجوائے کر رہا تھا۔۔۔۔۔

آریان آپ مجھے انٹی کہہ سکتے ہیں اب اگر مل ہی گئے ہیں تو اجنبیت کے اس دیوار کو گرانے کا شروعات یہاں سے کرتے ہیں، اس نے نوٹ کر لیا تھا کے وہ بہت فارمل لہجے میں بات کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔

وائی ناٹ، آپ بہت اچھی ہے مجھے علم نہیں تھا اس بارے میں ورنہ میں پہلے ملنے آ جاتا۔۔۔۔

آپ اچھی باتیں کرتے ہوں لیکن ایک بات پوچھوا گر برا نہ لگے تو۔۔۔۔؟؟؟

جی بالکل آپ کچھ بھی پوچھ سکتی ہے۔۔۔۔۔

کیا آپ پر ارسلان مینشن کے اصول لاگو نہیں ہوتے یا عثمان ارسلان نے میرے بعد باقی ارسلان فیملی کے لیے اصولوں کو ختم کر دیا ہے کیونکہ اتنا تو مجھے بھی یاد ہے اس کے سامنے چلنے والی کی پیدائش تب تک نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔ تب تک میں بھی پیدا نہیں ہوا تھا، میری پیدائش تو ہوئی اصول توڑنے کے لیے ہے، میں وہ کام کرتا ہوں جو مجھے صحیح لگتا ہے اور اپنی فیملی کے لیے تو میں کسی بے حد تک جا سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔

آپ ہم سے دور ہو گئی تھی مگر پھر بھی آپ میری فیملی کا حصہ ہی ہے جس کے لیے ہر غلطی ہر گناہ ہر جرم میری ڈکشنری میں معاف ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا مجھے آپ کی گاڑی کی چابی چاہیے مجھے کہیں پر ارجنٹ جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیڑھیوں سے اتر کر وہ شیراز سے کہہ رہی تھی بغیر سامنے دیکھے، لیکن جب دیکھ گئی تو اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔۔

آریان اس کے لاؤنج میں بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا اس نے اپنے ماں کو دیکھا اور پھر باپ کو سب نارمل نظر آ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

اس کے آنکھوں میں صاف ایک سوال دکھائی دے رہا تھا کہ تم یہاں پر کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

تم کہاں جا رہی ہو اس وقت اور تمہاری گاڑی کہاں ہے۔۔۔۔۔۔

مجھے کچھ کام ہے میری گاڑی میں کچھ مسئلہ ہے (اس نے اس روز گاڑی کے پاور سپلائی وائرز کو کاٹ دیا تھا) ....

تم بعد میں چلی جاؤ گی ابھی بیٹھو بہت لیٹ ہو گیا ہے، دیوار پر ایک خوبصورت سی گھڑی شام کے سات بجے دکھا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بابا مجھے ابھی جانا ہے وہ اپنی بات پر زور دینے لگی۔۔۔۔۔۔۔

آریان یہ حمائل ہے میری بیٹی اور حمائل یہ آریان ہیں تمہارا کزن اور میرا بزنس پارٹنر بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جانتا ہوں میں اسے، ہم پہلے بھی مل چکے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں تو مجھے ایسا کچھ نہیں یاد شاید آپ کسی اور سے مجھے ملا رہے ہیں، وہ سامنے بیٹھ گئ

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غالباً اس کا بھی نام حمائل تھا مجھے یاد ہے وہ بھی ایڈوکیٹ تھی، میں یقین سے کہہ سکتا ہوں ہماری ملاقات آپ کو یاد ہو گی، وہ معنی خیزی سے اسے کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

ہو سکتا ہے انہیں یاد ہو جس سے آپ مل چکے ہیں لیکن ہم پہلی بار مل رہے ہیں۔۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے تو وہ بھی سوچ میں پڑ گیا تھا وہ ایسے صاف جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ لوگ باتیں کریں میں ابھی آتا ہوں شیراز وہاں سے اٹھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں کپڑے چینج کرنے کے لیے کہا تھا تم ابھی تک ایسی بیٹھی ہو

۔۔۔۔۔

سدیس نے کال کر لیا تھا اسلئے نہیں کر پائی۔۔۔۔

تم دونوں باتیں کرو میں آپ لوگوں کے لیے چائے بنا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

آپ بیٹھے انٹی تکلف نہیں کریں، اس کے انٹی کہنے پر حمائل نے اسے گھورا تھا

۔۔۔۔

آپ پہلے بار گھر آئے ہو چائے تو بنتی ہے، حمائل کے نظروں نے ماں کو کچن تک پہنچا دیا تھا۔۔۔۔

آپ یہاں پر کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

اسکیوز می کیا تم مجھ سے بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔

یہ تم تم کیا لگا رکھا ہے کتنی بار کہا ہے آپ مجھے تم نہیں کہیں گے۔۔۔۔

ہم تو پہلی بار مل رہے ہیں، کب کہا ہے؟؟؟ کیا تمہیں یاد ہے، وہ اس کو گھورنے لگی تھی جس کو وہ اپنے باتوں میں الجھا رہا تھا۔۔۔

آپ یہاں پر کیوں آئے ہیں وہ اپنے سوال کو دوبارہ دہرانے لگی۔۔۔۔

تم سے ملنا چاہ رہا تھا، سیدھے بات کا سیدھا جواب۔۔۔۔۔

میں تمہاری محبوبہ نہیں ہوں کہ میری یاد آ رہی تھی، اتنا تو مجھے یقین ہے کہ آپ جیسا کھڑوس انسان بزنس کے حد تک تو گھر نہیں جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔

ائی سوئر میں زندگی میں پہلی بار اتنا سچ کہہ رہا ہوں، میں تمہیں مس کر رہا تھا اس لیے یہاں تک آ گیا ہوں۔۔۔۔۔

آپ ایک نمبر کے ٹھرکی انسان ہیں۔۔۔۔۔

آریان میں صاف بتا رہی ہوں میری ماما سے دور رہے اگر اس بار پھر آپ کی فیملی کی وجہ سے یا آپ کی وجہ سے وہ ہرٹ ہوئی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔

تم کیا کرو گی، وہ ایک ائی برو اٹھا کے چیلنجنگ انداز میں اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

اگر آپ اپنے دادا کے خلاف ابھی تک کھڑے نہیں ہوئے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ غلط ہے تو سوچ لیں میری ماما صحیح ہو کے میں اس کے لیے کیا کر سکتی ہوں، یہ آپ کو مجھے بتانے کی ضرورت

نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

خمائل فیملی میں صحیح اور غلط نہیں دیکھی جاتی، فیملی فیملی ہوتی ہے اس کا ہر غلط معاف کر دیا جاتا ہے لیکن مجھے تمہاری بات اچھی لگی۔۔۔۔۔۔۔

آپ جیسے لوگ ایسا سوچ رہے ہیں، میری ڈکشنری میں غلط اور گناہ سب کے لیے ایک جیسا ہے۔۔۔۔۔۔

یہ تمہارے ڈکشنری نہیں تمہارے اندر کا وکیل بول رہا ہے۔۔۔۔۔

آپ جو بھی سمجھیں چاہے وہ میری فیملی ہو یا کسی اور کی میں ہر غلط کے خلاف کھڑی رہوں گی۔۔۔۔۔۔

کوشش کر لیا کرو کہ کبھی میرے سامنے کھڑی نہ ہو میں ہر گز بھی تمہارے خلاف اپنے پاور کا استعمال نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔

کیا آپ مجھے دھمکا رہے ہیں۔۔۔۔

بالکل نہیں میں صرف ایڈوائس دے رہا ہوں۔۔۔۔

ماشاءاللہ آپ لوگوں کا ایڈوائس بھی وارننگ میں لکھا جاتا ہے، وہ مسکرایا تھا

۔۔۔۔۔۔

تم بھی ہمارے خاندان کا ہی خون ہو۔۔۔۔۔

میرے نام کے ساتھ میرے بابا کا نام جڑا ہے۔۔۔۔۔

میں اپنا نام تمہیں گفٹ کر دوں گا اس بات کے لیے اتنا پریشان نہ ہوا کرو۔۔۔۔۔۔

اس بات کا کیا مطلب ہے۔۔۔۔۔۔

مجھے تو لگا تھا تم کافی سمجھدار ہو۔۔۔۔۔۔

آریان آئے چائے تیار ہے۔۔۔۔۔

اوکے آنٹی ہم بس آرہے ہیں، وہ حمائل کو دیکھ کر آواز دینے لگا۔۔۔۔۔۔

میں پھر سے بتا رہی ہوں میری ماما سے دور رہے، مجھے علم نہیں تھا تم مجھ سے اتنا ڈر رہی ہو۔۔۔۔۔

تم آخر آئے کیوں ہو مجھے تمہارے دادا کو بتانا پڑے گا تاکہ دوبارہ سے میں بھی تمہیں یہاں پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو اس سے آگے آگے جا رہی تھی اس کو بازو سے اپنے قریب کھینچنے لگی تھی۔۔۔۔

اگر مزید ایک بار بھی تم نے مجھ سے تم کہا تو تمہاری خیر نہیں۔۔۔۔

آپ کیا پاگل ہو گئے ہیں چھوڑیں میرا بازو وہ اس سے اپنا بازو چھڑانے میں لگی گئی تھی جس میں اس کی انگلیاں دھنسی ہوئی تھی۔۔۔

پہلے بھی میں نے کہا تھا نا، ابھی پہلے سوری

بولو۔۔۔۔۔۔

مما دیکھ لے گی آریان چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔

پہلے سوری بولو۔۔۔۔۔

آپ بھی تو مجھے تم کہتے ہیں۔۔۔۔۔

سوری بولو کیونکہ تم مجھے تم نہیں کہہ سکتی۔۔۔۔۔

عجیب زبردستی ہے میں کوئی سوری نہیں بول رہی آپ میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔

پھر ٹھیک ہے مجھے تو ویسے بھی کوئی پرابلم نہیں ہے وہ دوسرے ہاتھ سے اس کے بالوں کو اس کے چہرے سے ہٹانے لگا۔۔۔۔

یو سٹوپڈ، ایڈیٹ، چھوڑے بابا آ گئے ہیں، سیڑھیوں سے شیراز اترنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

سوری۔ بولو۔ پہلے وہ ایک ایک لفظ پر زور دینے لگا۔۔۔۔۔۔

اچھا اچھا سوری آئی ایم سوری ابھی پلیز چھوڑے شیراز اسی جانب بڑھ رہا تھا جہاں پر آریان نے اسے دیوار کے ساتھ پن کیا تھا۔۔۔۔

میری بات پہلے مان لیتی تو اتنا ہلکان نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

تم دونوں یہاں کیوں کھڑے ہو ٹیبل پر سب کچھ تو لگ گیا ہے۔۔۔۔

جی انکل ہم بس آ رہے ہیں وہ اس کی طرف چہرہ موڑ کر کہنے لگا اس کے پیچھے حمائل پوری طرح سے چھپنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

چلیں یا یہیں پر کھڑے رہنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔

وہ دوبارہ اسے دیکھنے لگا وہ اپنے بازو کو سہلا رہی تھی جس کو اس نے پکڑا تھا

کچھ کہنے کے لیے وہ منہ کھولنے لگی تھی کہ اس کو دیکھ کر پھر سے چپ ہوئی جو آنکھوں سے اسے آنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔۔

##

....تمہارا یہ کیس کب تک ختم ہو گا

تم فکر و مت کرو ویسے بھی یہ کیسز ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔۔۔۔

صحیح کہہ رہے ہو لیکن اس کی وجہ سے ہم ڈینجر زون میں ضرور رہتے ہیں۔۔۔۔۔

تم کیوں آج پوچھ رہے ہو۔۔۔۔۔

اسلئے کہ ہمارا کام آپ کے اس کیس کی وجہ سے سلو ہو گیا ہے، کسٹمرز مال کی ڈیمانڈ کر رہے ہیں اور آپ کے تمام کام کرنے والے بندے اندر گراؤنڈ ہیں۔۔۔۔۔

ہممممم لیکین تب خطرہ تھا ابھی مجھے کوئی خطرہ نہیں لگ رہا تم ڈیلیوری کی تیاری کر لو بندے پہنچ جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں بھی یہی سوچ رہا تھا آپ کا کیا خیال ہے کب تک یہ کیس عدالت میں کھینچتا رہے گا، کب ختم ہو گا یہ پیشی وغیرہ۔۔۔۔۔

بلے تم اپنے کام پر فوکس کرو یہ کیس میرا کام ہے اور میری طرف سے کوئی بھی سستی نہیں ہو گی۔۔۔۔

یہ تو کام ہی ہو گیا ویسے بھی میرا مقصد صرف میرے دھندے سے ہے۔۔۔۔۔

جانتا ہوں اس لیے تمہارے کام میں کوئی دیر سویر بھی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں عثمان میں نے آپ جیسے لوگ اپنے ساری زندگی میں بہت کم دیکھے ہیں جو اپنے اللیگل کام کو بھی اتنی لیگلی اور ہونسٹی کے ساتھ کرتے ہیں، میرا اتنے سالوں سے ٹکنا بھی تمہارے ساتھ اسی وجہ سے ہے آپ جانتے ہیں میں بھی ایک شخص پر گزارا نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔۔

ہم سیاستدان لوگ ہیں بلے، ہم میں اگر یہ کوالٹیز نہ ہوں تو ہم راج بھی نہیں کر سکتے۔۔۔۔

یہ ٹھیک کہا آپ نے میرے قابل اگر کوئی خدمت ہے تو میں حاضر
ہوں۔۔۔۔۔۔۔
ابھی تو نہیں ہے بعد میں اگر کبھی ضرورت پڑی تو ضرور یاد کروں گا۔۔۔۔۔
.....آپ کے اور فرقان کہ اس ڈیل کا کیا بنا اس کے پیسے پہنچا دیے ہیں؟؟؟؟
میں نے اس کو کہا تو تھا مگر وہ کہہ رہا تھا کہ ابھی نہیں چاہیے۔۔۔۔۔۔
آپ بھی محتاط رہیں عثمان۔۔۔۔۔۔
تم ٹھیک کہہ رہے ہو میں بھی کل یہی سوچ رہا تھا مجھے لگتا ہے اس کو ابھی ہینڈ اور
کرنا چاہیے وقت پر کام ہو جائے تو بہتر ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
میں نے سنا ہے وہ وکیل آپ کی پوتی ہے؟؟؟؟ پہلی بار عثمان ان ساری باتوں
میں اس کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔
صحیح سنا ہے وہ میری بیٹی کی بیٹی ہے، کچھ کچھ وقفے بعد وہ بولنے لگا۔۔۔۔
آپ اس لیے اس کے خلاف نہیں جانا چاہتے ورنہ یہ کیس تو آپ ختم بھی کر
سکتے تھے، ڈرا دھمکا کے یا پیسوں سے معاملہ ادھر ادھر ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے اور نہ ہی کیس ختم کرنا آسان ہے ہم نے صرف ابھی دو پیشیوں تک بات کو سنبھال کر رکھا ہے۔۔۔۔۔

وہ وکیل حد سے زیادہ ذہین ہے، ڈرتے ہوئے تو میں نے اسے دیکھا بھی نہیں ہے اس نے مجھے سکھایا ہے کہ ایک قدم آگے یا پیچھے سے ہار یا جیت کا فیصلہ نہیں ہوتا، اس لیے بہت سوچنے کے بعد میں بھی اسی بات پر غور کرنے لگا ہوں

۔۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار میں اگر کسی کے سامنے خاموش رہ گیا ہوں تو وہ وہی لڑکی ہے جو میری پوتی ہے مگر بد قسمتی سے میرے خلاف کھڑی ہے۔۔۔

آپ اس سے اتنا متاثر ہے تو ضرور اس میں کچھ خاص ہو گا مگر یہ یاد رکھیں ہمارے دنیا میں جذبات نہیں ہے جو خلاف ہو جائے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو نہیں ہوتا اس کا نام و نشان بھی مٹایا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

تم سے بہتر میں یہ سب جانتا ہوں۔ اگر اس کی وجہ سے مجھے کچھ زیادہ فرق پڑنا شروع ہوا تو مجھے اس کا اثر زائل کرنا بھی آتا ہے۔۔۔۔۔

میں بس آپ سے یہی سننا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر آپ انہیں کچھ بولے نا، ہر وقت کیس سن سن کے میں تنگ آگئی ہوں

حنا آپ فضول بس بولتی رہتی ہو آپ جانتی ہو یہ کتنا اہم ہے۔۔۔۔

سر آپ بتائیں وہ صوفے سے اٹھنے لگی بولنے کے لیے تیاری پکڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

کانفرنس روم میں حمائل اور بیرسٹر سجاد بیٹھے تھے حنا کی بونگیاں اپنی عروج پر جا رہی تھی۔۔۔

میں نے آپ کو جو ای میل فارورڈ کر دیے تھے اس کے فائل بنا لیے ہیں؟؟؟؟

دیکھیں سر دیکھیں، میرے کچھ کہنے سے پہلے وکیل صاحبہ پھر سے اپنے سامان جنگ کے بارے میں پوچھ تاج شروع کرنے لگی۔۔۔۔

حنا ایسا تو نہیں ہوتا آپ کو سیریس ہو کے حمائل کی ہیلپ کرنی چاہیے۔۔۔۔۔۔

بیرسٹر سر آپ نہیں جانتے، ایسا تو کہیں نہیں ہوتا جو ہماری یہ وکیل صاحبہ کر رہی ہے، صبح ان کا اٹھنا بھی اور رات میں اس کا سونا بھی کریملز کے منحوس سوچوں پر ہی ہوتا ہے، میرا پرابلم یہ نہیں ہے کہ یہ ایسا کرتی ہے میری تو بینڈ بج گئی ہے، نیند میں بھی ہاتھ پیر ہلاتی رہتی ہوں کہ محترم کریمنل عثمان ارسلان نے مجھے اغوا کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔

اور تو اور سر کل رات تو حد ہو گئی، میں تو مرتے مرتے بچی ہوں، اس نے خواب میں میرے سر پر گن رکھ دیا تھا وہ ہاتھ سے گن کا نشانہ بنائے بیرسٹر کے سامنے کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

یہ تو برا ہو گیا ہے حمائل، دیکھو ہماری معصوم لائر مس حنا پر تو ظلم کے پہاڑ ٹوٹ گئے ہیں۔۔۔۔

سر آپ انہیں سمجھائیں میرا کیا قصور ہے کیوں مجھے ہر وقت کنڈر گارٹن کی یاد دلاتی رہتی ہے، اور ایک بات میں بتا دوں وہ دونوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

میری ماں اسکول کے وقت مجھ پر ظلم کے اتنے پہاڑ توڑ چکی ہے کہ اس کے یاد آنے پر بھی میں بے ہوش ہونے لگتی ہوں وہ منہ بنائیں اپنی ایکٹنگ میں مصروف تھی اور ایکٹنگ بھی ایسی کر رہی تھی جو داد دینے کی قابل تھی۔۔۔۔

بیرسٹر کی خاموش مسکراہٹ بھی مزید چھپی نہیں رہ سکی تھی حمائل بھی اس چلنے والے فلم کو دیکھنے کے لیے پورے اٹینشن میں ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

حنا آپ کیا چاہتی ہے ہم کیا کریں، ایسا نہ ہو آپ سچ میں بے ہوش ہو جائیں اور ہم تو یہ اپورڈ نہیں کر سکتے آخر کار آپ ہمارے چیمبر اور خاص کر اس کیس کی امپورٹنٹ ٹیم ممبر ہے۔۔۔۔

کیوں حمائل میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟؟؟؟

بیرسٹر اسے مزید پرووک کر رہا تھا اس کے مذاق سے ماحول ٹینشن فری لگنا شروع ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

حمائل برسٹر کو دیکھنے لگی تھی جو اس کے مذاق کو انجوائے کر رہا تھا۔۔۔۔۔

یس سر یوار 100 پرسنٹ رائٹ، حنا تو ہمارے ٹیم کا اکلوتا پیس ہے، حنا اس کے بات سر ہلانے لگی تھی۔۔۔۔۔

قسم سے سراس پورے چمبر میں صرف آپ مجھے سمجھتے ہیں۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے ان بہے انسو کو صاف کرنے لگی تھی۔۔۔دوبارہ سے صوفے پر بیٹھے جیسے وہ اپنے ساتھ کیے ہوئے ظلموں کا حساب لگا رہی ہو، ظلم کا حساب لگاتے ہوئے سوچتے وقت وہ حمائل کو دیکھ رہی تھی جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ ظالم آپ ہی ہے۔۔۔۔۔

حمائل آپ حنا کو مزید تنگ نہ کریں ویسے بھی اگلی پیشی تو کم از کم دو تین ہفتے بعد کی ہے ان کو کام سے تھوڑا ریلیف دے۔۔۔۔۔۔۔

اور نہیں تو کیا میں بھی تو یہی سمجھا رہی ہوں۔۔۔بیرسٹر کی بات ابھی منہ میں ہی تھی کہ وہ بھی اپنا کہہ گئی۔۔۔۔۔

دیکھے اپنے ساتھ میرے بھی عمر کو یہ نکال رہی

ہے، ہمارا تو ابھی پھولوں کے ساتھ کھیلنے کے دن ہے نہ کہ مشال اٹھا کے نعرہ تکبیر کے نعرے بلند کرے، وہ ہاتھ کو ہوا میں ہلانے لگی جیسے اس کے ہاتھ میں سچ میں کوئی مشال ہے اور اس سے آگ نکل رہا ہے۔۔۔۔

بیرسٹر سے مزید برداشت نہیں ہوا تھا وہ اس بار ایک جاندار قہقہ لگایا گیا تھا، مسکرا توحمائل بھی رہی تھی لیکن اس کے لیے اب اس کی یہ باتیں عادت بن گئی تھی۔۔۔۔۔

آپ کو کس نے کہا ہے نعرہ تکبیر بلند کرنے کی۔۔۔۔

سرہلا کو خان کے پیچھے جتنے بھی لوگ کھڑے تھے تاریخ گواہ ہے ان کے زبان بھی وہی کہہ رہے تھے جو ان کا لیڈر کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حمائل اس بار تو حنا بالکل سو فیصد صحیح کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔

تھینک یو سر سینے پر ہاتھ رکھے حنا تھوڑا جھکتے ہوئے کہنے لگی، جو اسکا حمایت کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے سچ میں حنا آپ کے اس ٹیلنٹ کا اندازہ نہیں تھا آپ نے تو مجھے بالکل پریش کر دیا۔۔۔۔۔

وہ کیا ہے ناسر مزید یہ ظلم مجھ سے برداشت نہیں ہوا ورنہ آج بھی آپ اس سے محروم ہو جاتے۔۔۔

چلو خیر ہے جو ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا ہے۔۔۔حمائل، بیرسٹر اس کو مخاطب کرنے لگا۔۔۔۔

حنا کہ اس دکھ بھری داستان اور تمہارے طرف سے ظلموں کا پہاڑ ٹوٹنے کی وجہ سے میں نے اس کا ازالہ کرنے کے لیے آج آپ دونوں کو ڈنر پر انوائٹ کر لیا ہے، یہ کورٹ برخواست کی جاتی ہے، امید ہے آپ دونوں اس فیصلے کے پاسداری کریں گے۔۔۔۔

یس مائی لارڈ۔۔۔۔۔ہم ذمہ دار لائرز کی طرح آپ کے فیصلے کی تعمیل کریں گے وہ سلوٹ مارتے ہوئے کہنے لگی وہ جس کے لیے اتنا ایکٹنگ کر رہی تھی وہ تو ہو گیا تھا اب اتنی خوشی تو بنتی تھی۔۔۔۔

بیٹھ جاؤ بس کرو ڈرامہ کوئین۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ آج تو جان چھوٹ گئی قسم سے مجھے وومٹنگ آنا شروع ہوئی تھی۔۔۔۔۔

حمائل اس کے فنی نیچر پر صرف مسکرا رہی تھی اس کے موبائل کی میسج ٹون بج گئی تھی۔۔۔۔۔

جو بھی تھا لیکن اس نے اوکے سینڈ کر دیا تھا۔۔۔۔تینوں پھر سے کانفرنس روم میں باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔

##

آپ شور ہے مسٹر شیراز کہ وہ کر سکتی ہے۔۔۔۔
مجھے تو کوئی شک نہیں ہے اس کی قابلیت پر لیکن ہاں اب یہ دیکھتے ہیں کہ وہ کیا کہتی ہے۔۔۔۔۔
اس پر برڈن ہو جائے گا پہلے سے وہ ایک کیس کو ڈیل کر رہی ہے۔۔۔
آریان جب وہ کرنے پر آئے وہ ہر کام کرتی ہے۔۔۔۔۔
چلو دیکھتے ہیں، کب تک پہنچ رہی ہے۔۔۔۔۔۔
میں نے میسج کر دیا ہے کچھ دیر میں پہنچ جائے گی۔۔۔۔
شیراز صاحب آریان کے ساتھ آفس میں بیٹھا ہوا تھا اس نے اس کو بتایا تھا کہ کارپوریٹ لائر سے بہتر ہے کہ اس کیس کو کریمینل لائر سے ڈیل کر دیا جائے

کیونکہ وہ بہترین طریقے سے ایک لیگل کیس بیک گراؤنڈ کو کرافٹ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے شیراز حمائل کو آریان کے آفس کا لوکیشن سینڈ کر چکا تھا وہ خود بھی یہاں پر تھا، شیراز نے سرسری سا آریان کو کہہ دیا تھا کہ اگر حمائل ہمارے لیے اس کیس کو کرنا چاہے تو بہتر ہو گا کیونکہ ایک تو ٹائم نہیں ہے اور دوسرا یہ کہ شی از بیسٹ ان ہر فیلڈ۔۔۔۔۔

وہ جلدی میں کیس کو راؤنڈ اپ کر دے گی اور اس طرح ہمارا ابھی کام اپنے پروجیکٹ پر جلدی سے سٹارٹ ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

بابا آپ نے مجھے کہاں پر بلایا ہے، اس نے ٹیکسٹ کر کے بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔

ابھی کہاں پر ہو شیراز نے ٹیکسٹ کر کے واپس پوچھ لیا تھا۔۔۔۔۔۔

جہاں پر آپ نے ایڈریس سینڈ کر دیا ہے، اس کا مطلب وہ یہی ہے۔۔۔۔۔

آریان حمائل یہاں پر ہے، اپنے سٹاف سے کہے اسے یہاں تک آنے میں گائیڈ کرے۔۔۔۔۔

شیو روہ وائر لیس سے کانٹیکٹ کرنے لگا تھا حمائل وہاں ویٹنگ ایریا کے ایک صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

میم آپ آئے میرے ساتھ، ایک لڑکی اس کے پاس آئی تھی میں آپ کو سر کے آفس تک پہنچاتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر اٹھنے لگی تھی یہی اس کے تھینکس کرنے کا انداز تھا، وہ جہاں بیٹھی تھی وہاں سے اس لڑکی کے ہمراہی میں دائیں طرف مڑ کر راہداری سے گزرتے ہوئے لیپٹ میں پہنچ گئی، دوسرے فلور پر اس کا آفس تھا۔۔۔۔۔

لیفٹ سے نکل کر دو قدم آگے جا کر سیدھا اسی کا آفس دکھائی دے رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

میم یہ آفس ہے، آپ اندر جا سکتی ہے۔۔۔۔۔

وہ ہیلپر لڑکی اس کو چھوڑ کر وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

حمائل نے دروازہ کھولا اور آفس کے اندر آگئی۔۔۔۔اس نے جیسے سامنے دیکھا

سامنے رولنگ چیئر پر آریان بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھی ایسا حمائل کو لگا تھا۔۔۔۔

اس کو تو علم نہیں تھا کہ یہ بلیک ہنٹر ہاؤس جیسا آفس آریان کا ہے اسکا موڈ اسکو دیکھ کر خراب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے وہ کھڑے ہو کر وہی اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

بیٹا یہی تو ڈسکس کرنا تھا۔۔۔۔۔

آج دوسرا کرنٹ اسکو لگا تھا پرسوں اس کے گھر میں آریان کا آنا اور آج اس کا یہاں پر آنا جس کو اس بارے میں کچھ بھی علم نہیں تھا، لیکن اس کے ماں باپ کے تعلقات اس کے ساتھ دن بدن بڑھ رہے تھے وہ سوچنے لگی کہ یہ تعلقات بزنس سے کچھ زیادہ آگے جا رہے ہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حمائل آپ بیٹھ سکتی ہے آریان اس کو کھڑے دیکھ کے کہنے لگا، حمائل نے اس کو دیکھا تھا وہ سامنے والے چیئر پر بیٹھنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔

حمائل اس کے اشارے کو اگنور کر گئی تھی وہ سامنے والے چیئر کے بجائے سائڈ والے چیئر پر بیٹھ گئی

تھی۔۔۔۔۔۔

جی بابا کہے کس لیے بلایا تھا، وہ یہاں سے اس شخص کے نظروں سے اوجھل ہونا چاہتی تھی اسلئے خود بات کرنا شروع کر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے تم سے ڈسکس کیا تھا نا وہ کارپوریٹ لائر والی بات؟؟؟۔۔۔۔۔

جی کیا تھا۔۔۔۔

ہم ابھی چاہتے ہیں کہ اس پروجیکٹ کو لیگلی طور پر کسی کریمینل لائر سے کروا لے۔۔۔۔

تو کر لیں اس میں کیا پرابلم ہے۔۔۔۔

تم ہماری کچھ ہیلپ کر سکتی ہو۔۔۔۔۔

مطلب آپ نے فیصلہ کر لیا ہے، صرف بتا رہے ہیں مجھے، شیراز کو اگر کوئی کام اسی سے کرنی ہو تو اسی طرح کرتا تھا۔۔۔۔۔۔

نو مس حمائل اگر تم نہیں کرنا چاہتی تو ہم فورس نہیں کریں گے، ویسے بھی میں کافی اچھے لائرز کو جانتا ہوں۔۔۔۔

شیراز کی جگہ وہ جواب دے گیا تھا۔۔۔۔۔۔

کریں، ہو سکتا ہے وہ prefer مسٹر آریان کیوں نا آپ وہ لائرز اپنے دادا کو مجھ سے بچ جائے، وہ اپنے سیوج سمائل کے ساتھ اس کے جواب کا انتظار کر رہی تھی جو کہ اس کے منہ سے نکلنے والا نہیں تھا، ماحول کے تناؤ میں اضافہ ہو گیا تھا، وہ ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔۔۔۔۔۔

حمائل تم بتاؤ تم کر سکتی ہو یا نہیں، شیراز اس کو مخاطب کرنے لگا، اسکو تو خود سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ دونوں کیوں ایک دوسرے کو کاٹنے پر تلے ہیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں کر رہی ہوں بابا صرف آپ کی وجہ سے ورنہ مجھے افورڈ کرنا ہر کسی کی بات نہیں ہے وہ آریان کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔۔

حقیقت میں رہنا اچھی بات ہوتی ہے مس حمائل شاید وقت آنے پر آپ سمجھ جائیں۔۔۔

ا ممم کریکشن کر لیں وقت آتا نہیں ہے، ہم خود حالات اور وقت کو اسی مطابق کرتے ہیں جو ہم چاہتے ہیں، خیر چھوڑیں آپ مجھے فائل دیں میرے پاس صرف

14 دن ہے اس میں سب کچھ پورا کرنا ہے شاید بعد میں میں نہ کر سکوں آپ مجھے ایک ڈیٹیل فائل ہینڈ اور کریں۔۔۔۔۔

بعد میں کیوں نہیں۔۔۔۔؟؟؟؟؟ مس حمائل یہ ایک میگا پروجیکٹ ہے اگر آپ اسے لینا چاہتی ہیں تو اس کو کنکلوڈ بھی کرنا ہے۔۔۔۔۔

چودا دن بعد کیوں نہیں کر سکتی شیراز بھی پوچھنے لگا تھا۔۔۔۔

بابا میرے پرسنل کام بھی ہوتے ہیں اور شاید آپ بھول رہے ہیں میرا کیس بھی چل رہا ہے، آپ کا کام ہو جائے گا آپ بس مجھے تمام ڈیٹیلز فارورڈ کر دیں۔۔۔۔۔

مسٹر شیراز ایسا نہ ہو، آپ کی بیٹی ہمیں درمیان راستے میں چھوڑ دے، وی شولڈ ٹوبی ایگریمنٹڈ، چاہے آپ کا کوئی بھی کام چل رہا ہو آپ کو پھر ہمارا کیس لڑنا ہو گا۔۔۔۔۔۔

مسٹر آریان میرے پروفیشنلزم پر کویسچنز تب اٹھائے جب میں کچھ آؤٹ کم نہ دے سکوں۔۔۔۔

Now you have no right of any question or question mark....

ال رائٹ ڈیئر کزن صاحبہ، بٹ اٹس مائی رائٹ ٹو ٹیل یو ایوری تھنگ بیپور اینی کانٹریکٹ میکنگ۔۔۔۔کیونکہ بعد میں کوئی اسکیوز سننا میں نہیں چاہتا۔۔۔۔۔۔۔

آپ دونوں ایسے کیوں بات کر رہے ہیں ایسا لگ رہا ہے اچھی خاصی دشمنی چل رہی ہے تم دونوں کے بیچ آخر کار شیراز بھی پوچھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے مسٹر شیراز وہ ٹیڑھے نظروں سے حمائل کو دیکھ کر کہنے لگا، وہ اسکے نظروں کو اگنور کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا اگر کوئی کانٹریکٹ سائن کرنا ہے تو جلدی کریں ورنہ بیچ میں میرا موڈ بدل جائے گا، صرف آپ کی وجہ سے میں کر رہی ہوں، وہ بار بار یہی بات دہرا رہی تھی اور آریان ہر بار گرم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگ جاتا تھا۔۔۔۔۔۔

آپ کے گھر کل تک تمام پیپرز پہنچ جائیں گے بٹ میک شیور سیگنیچرز کے ساتھ فنگر پرنٹس بھی لگائے کیونکہ آج کل تو لوگ اپنے سائنز سے بھی انکار کرتے ہیں کیوں مسٹر شیراز میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔۔

مجھے تو یہ اتنا آسان نہیں لگتا مگر خیر ہو بھی سکتا ہے دنیا ڈوپلیکیٹ لوگوں سے بھری پڑی ہے اس کی بات پر آریان نے جاندار قہقہ لگایا تھا۔۔۔۔۔

حمائل نے ایک نظر باپ کو دیکھا اور پھر آریان کو گھورنے لگی جیسے اس کو آنکھوں سے نگلنے کا ارادہ رکھتی ہو، وہ بھی رکھ رکھ کے مار رہا تھا اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

میں آپ کو جو ثبوت دے رہا ہوں، کوشش کریں احتیاط سے اس کا استعمال کریں ، یہ آپ کے کیس کے لیے بہت اہم ہے، وہ ایک خاکی لفافے کی طرف اشارہ کرنے لگا، جو کہ اس وقت ان دونوں کے درمیان ٹیبل پر پڑی تھی۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے میرا کوئی پیچھا کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو یقین ہے، یا صرف شک ہے۔۔۔۔

آف کورس میں شیور ہوں اس لیے تو بتا رہی

ہوں۔۔۔۔۔

وکیل صاحبہ میں نے اپنی جان پر کھیل کر اس ثبوتوں کو حاصل کر لیا ہے، ابھی یہ آپ پر ہے کہ کس حد تک آپ اسے کار آمد بناتی ہیں۔۔۔۔۔

میں نے تو کرنا ہی ہے، آخر کار میری زندگی اور موت کا فیصلہ بھی آپ نے اسی پر کرنا ہے۔۔۔۔۔۔

شاید آپ ٹھیک کہہ رہی ہے مگر ہو سکتا ہے، میں اپنا ارادہ بدل دوں؟؟؟؟ میں کوئی اور پلین بنا دوں۔۔۔۔۔

یہ احسان کیوں کر رہے ہیں وہ شکی نظروں سے اسے پوچھنے لگی۔۔۔۔

ارسلان فیملی کے لوگوں میں صرف آپ پر یقین کیا جا سکتا ہے، میرا دل نہیں کر رہا کہ اس امید کو میں ختم کر لوں۔۔۔۔

پہلی بات میرا نام ارسلان فیملی سے نہیں جڑا، میرے نام کے پیچھے میرے باپ کا نام شیراز احمد کا نام لگتا ہے اور دوسری بات میں بھی ہر وقت اپنے رنگوں کو بدلتی رہتی ہوں اس لیے مجھ پر اتنا یقین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

آپ فکر نہ کریں میں نے ابھی تک اپنا پلان چینج نہیں کیا، میں کبھی بھی آپ کو مار سکتا ہوں اگر مجھے لگا کہ یہ کیس آپ کے ہاتھ سے جا رہا ہے۔۔۔۔۔ ویسے آپ کو ابھی بھی لگتا ہے کہ میں آپ کے دھمکیوں سے ڈرنے والی ہوں۔۔۔۔۔۔

لگتا تو نہیں ہے وہ کچھ دیر بعد بولا لیکن جب دھمکی عمل میں لایا جائے تب ڈرنے یا نہ ڈرنے سے فرق نہیں پڑتا پھر آپ ڈرے یا نہیں ڈرے تباہی تو ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

ہمممممم وہ ہنکار بھرنے لگی اسکی بات میں سچائی تو تھی۔۔۔۔۔۔

آپ مجھے بتائیں گے اس لفافے میں کیا ہے۔۔۔۔

ہاں ضرور، وہ شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کراچی میں عثمان کی ایک پرانی حویلی ہے، اس وقت اس میں بہت سارا بلیک منی چھپایا گیا ہے۔۔۔اس کا مطلب اس کے ساتھ کوئی اور بھی ملا ہوا ہے، وہ اسکے

بات کے درمیان میں بول گئی تھی اگر اتنا زیادہ پیسہ ہے تو اس کے ساتھ کھڑا شخص بھی کوئی عام یا معمولی انسان نہیں ہے، وہ کڑی سے کڑی ملانے لگی۔۔۔۔۔

آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہے، اسکے چہرے پر کونسچن مارک بنا ہوتھا۔۔۔۔۔۔۔

اگر آپ تھوڑی دیر کے لیے مجھے مارنے کا سوچنا بند کریں تو آپ کو بھی سمجھ آ جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ بتادو میں اس معمولی باتوں پر اپنا دماغ ضائع نہیں کرتا۔۔۔

آپ جیسے لوگ کر بھی نہیں سکتے، گولی چلانے مارنے اور مروانے کے علاوہ اور سیکھا کیا ہے، آپ بتانا پسند کریں گے۔۔۔؟؟؟؟

وہ شخص اس کو مارتا یا نہ مارتا حمائل نے اس کو اپنے ہر جواب میں مارنا فرض کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اتنا تو آپ بھی جانتے ہیں کہ عثمان جیسا شخص بے وقوف نہیں ہو سکتا، اس بات کو سوچیں وہ اتنی بڑی رقم کیوں گھر پر رکھے گا اور وہ بھی اس حویلی میں جو اس کا خاندانی ہے اس میں اتنی تو عقل ہے کہ وہ اپنے بلیک منی کے لیے کسی ان نون بینک اکاؤنٹ کا انتخاب کرے کیونکہ اس طرح ان جیسے لوگوں کے کالے

دھندوں اور الیگل منی کے بارے میں جانکاری نکالنا مشکل ہوتا ہے اب سوال یہ ہے کہ کیوں رکھا ہے؟؟؟؟

توسیدھا سا جواب ہے کہ یہ بلیک ٹریجر کچھ دنوں میں یہاں سے کہیں اور شفٹ ہونے والا ہے، عثمان کی حویلی اس کے لیے ایک وقتی پناہ گاہ ہے۔۔۔۔۔۔کچھ دنوں پہلے ان کے پولیٹیکل اور سوشل حالات بہت خراب ہو گئے تھے شاید اس لیے یہ ابھی تک یہی پر پڑے ہیں ورنہ اتنا سارا مال اور وہ بھی اتنا غیر محفوظ، اتنی بڑی غلطی تو عثمان جان بوجھ کر نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔

آپ کی اگلی پیشی کب تک ہے۔۔۔۔۔۔

ابھی ایک ہفتہ ہے، کیوں۔۔۔۔

تو پھر آپ کوشش کریں کہ آپ یہ ثبوت آنے والے پیشی میں عدالت میں پیش کریں کیونکہ اگر آپ کی بات سچ ہوئی تو پھر ہمارا یہ ثبوت کام نہیں کر پائے گا اگر عثمان نے اس کو کہیں اور پر شفٹ کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو یقین ہے کہ یہی بلیک ٹریجر حویلی میں ہی ہے۔۔۔۔۔

ہاں میری یہ خبر پکی ہے ابھی تک سارا پیسہ حویلی میں ہی ہے لیکن اس میں بہت زیادہ خطرہ ہے وکیل صاحبہ، عثمان کا نشانہ سیدھا آپ کے سر پر ہو گا، آپ جانتی ہو گی کہ زخمی بھیڑیا کہی زیادہ خطرناک ہو جاتا ہے اور مجھے لگتا ہے یہی اسکی کمزوری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر ہم نے مزید ڈیل دے دیا تو وہ اور بھی سٹرانگ ہو جائے گا، ہر روز تو اس کی ایک نئی جلوس نکلی ہوتی ہے، کسی نہ کسی ٹی وی چینل پر ہر روز اس کی پریس کانفرنس ہو رہی ہوتی ہے، ہر روز وہ مٹی بھر بھر کے لوگوں کو بے وقوف بنانے میں لگا ہے۔۔۔۔۔

آپ نے کچھ پلان کیا ہے، وہ شخص اس سے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

ویل۔۔۔ کیا تو نہیں ہے لیکن اب تو کرنا پڑے گا کچھ دیر بعد وہ جواب دینے لگی۔۔۔

آپ کے اور عثمان ارسلان کے علاوہ بھی میرے جان کے دشمن نکلنے والے ہیں۔۔۔۔

آپ نے تو کہا تھا کہ آپ کو ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔

ڈر نہیں لگتا لیکن جان سب کو پیاری ہوتی ہے وہ ایک لمبی سانس لینے لگی

شاید آپ ڈر گئی ہے آپ کو کہیں نہ کہیں ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

مسٹر نثار کہنا آسان ہوتا ہے اور آپ وہی کام جب کرتے ہیں شاید آپ امیجن بھی نہیں کر سکتے کہ آنے والے وقتوں میں کیا ہو سکتا ہے اور اسی نامعلوم خوف کے ساتھ آپ ایک کام کو سرانجام دیتے ہیں اس کے لیے بڑا حوصلہ چاہیے ہوتا ہے، جس طرح آپ اپنوں کے انتقام کے لیے لڑ رہے ہیں میں انہی کو بچانے کے لیے ڈر رہی ہوں۔۔۔۔۔

چلو اچھا ہے ہم دونوں میں ایک چیز تو ایک جیسا نکلا وہ تھوڑا سا مسکرانے لگا۔۔۔۔

مسٹر نثار ایک بات پوچھو آپ سے۔۔۔۔

پوچھے وکیل صاحبہ، وہ اس کو کچھ دیر دیکھتی رہی۔۔۔۔

آپ مجھے کریمنل نہیں لگتے، آپ کی لینگویج میں سافٹنس ہے، آپ کے دیکھنے کا انداز ایک مہذب اور ایجوکیٹڈ انسان کی طرح ہے، میں نے اپنے دو سالہ کریئر

میں بہت لوگوں کو دیکھا ہے، مجھے اچھی طرح سے پہچان ہے کہ کون کس نیچر کا ہے اور آپ مجھے ڈپلیکیٹ قسم کے لگتے ہیں۔۔۔۔۔

میں نہ چاہتے ہوئے بھی آپ کو داد دینا چاہوں گا، نثار امپریسڈ لہجے میں اعتراف کرنے لگا۔۔۔۔۔

کیونکہ آپ نے جو کہا وہ بالکل صحیح ہے، میں ایک ہیجپول کریمنل نہیں ہوں، میں نے ایگریکلچر میں ماسٹرز کیا ہے، گاؤں میں میری اچھی خاصی زمینیں ہیں، میں چاہ کر بھی وہ غنڈوں والی تصویر اپنے اوپر نہیں چپکا سکتا، میں وہ نہیں ہوں جو آپ دیکھ رہی ہے لیکن جو آپ مجھے سمجھ رہی ہے جو اصل میں میں ہوں، بدقسمتی سے آپ بھی وہ نہیں دیکھ سکتی کیونکہ ایک نقطے پر اسی شخص سے آپ کا بھی تعلق جڑا ہے جو میری بربادی کا ذمہ دار ہے چاہے آپ جتنے بھی اس کے خلاف ہو جائے جب تک میں اس شخص کو سلاخوں کے پیچھے تاعمر قید ہوتے نہ دیکھوں مجھے سکون نہیں ملے گا۔۔۔۔۔۔

##

دو گھنٹوں سے وہ اپنے لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔۔

شیطان ناناجان آپ نے تو پورا پاکستان لوٹ لیا ہے، وہ خود سے کہنے لگی تھی

۔۔۔۔۔

ثنار نے اس کو جو لفافہ دیا تھا، اس میں ایک پین ڈرائیو تھا اور اس کے ساتھ کچھ کاغذات بھی

تھے۔۔۔۔۔

پین ڈرائیو میں پانچ اکاؤنٹس کی ڈیٹیل موجود تھی، جو اصل میں اس کے جاننے والوں کے نام پر تھے لیکین اس کی ٹرانزیکشن عثمان ارسلان کے نام پر ہی ہوتی تھی۔۔۔۔۔

بینک ٹرانزیکشن سے معلوم ہو سکتا تھا کہ اس میں کتنی باری رقم پڑی ہو گی، اس کے علاوہ اس نے جتنی انکم کو ظاہر کیا ہے جو ٹیکس اس نے دیا ہے، ثبوتوں کے ساتھ وہ لفافے والے کاغذات ظاہر کر رہے تھے کہ اصل پیسہ چھپایا گیا ہے کیونکہ عثمان ارسلان کے خرچے اور آمدنی اس سے کہیں زیادہ

ہے۔۔۔۔۔

اس کا مطلب یہ شخص بلیک منی میں بھی ملوث ہے،اس نے اپنے سامنے پڑے فائل میں پینسل سے کچھ پوائنٹس کو ہائی لائٹ کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں سے آرہا ہے یہ پیسہ؟؟؟؟؟

From where....?????

وہ اس ورڈ کو سرکل کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

اس کے سامنے صاف سوالیہ نشان تھا اس پیسہ کے پیچھے آخر زریعہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

اور کتنے راز چھپے ہیں مجھے نکالنا ہو گا،اور یہی سے میں آپ کو پھر اندر کراؤں گی وہ اس کی تصویر کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔

مجھے تمہارے جڑوں تک پہنچنے کے لیے اور اس خزانے کے ذریعے کو معلوم کرنے کے لیے تمہارے قریبی لوگوں تک پہنچنا ہو گا۔۔۔۔۔

مگر اس کے ساتھ کون ہے اس کا بیٹا نعمان ارسلان یا پھر اس کا پوتا آریان ارسلان یہ تو نہیں ہو سکتا شاید نعمان ارسلان ہو۔۔۔۔۔

نہیں نہیں کم ان حمائل ایک کریمینل کی طرح سوچو وہ چیئر سے اٹھنے لگی۔۔۔۔
ہر سوال وہ خود سے کرتی تھی اور جواب بھی دیتی تھی جو صحیح لگتے تھے وہ نوٹ کر جاتی تھی مگر جو میچ نہیں ہو رہے تھے اس کے انٹیوشنز سے، وہ خود ریجیکٹ کرتی تھی۔۔۔۔۔

کون ہے جو ہر وقت اس کے قریب ہے۔۔۔۔

آخر کون۔۔۔۔؟؟؟؟

وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے بال پوائنٹ کو کان کے نیچے اڑیسٹنے لگی اچانک اس کے قدموں کو بریک لگی تھی۔۔۔۔

اس کو کچھ یاد آیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔

وہ کسی کو ٹیکسٹ کرنے لگی۔۔۔۔

واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

جتنے بھی ثبوت یا کوئی سیریس ڈیٹا تھا، اس نے اس کو کاپی کر کے دوسرے ڈیوائسز میں سیو کر دیا۔۔۔۔

آنے والے پیشی کے لیے سارا کا سارا پروگرام تیار ہونے والا تھا۔۔۔۔۔۔
صرف کچھ دھاگے ایک دوسرے سے نہیں مل رہے تھے، دیر ہو یا سویر لیکن یہ توطے تھا کہ اس بار بازی اسی کی تھی وہ ایسی بازی جیتنے کے لیے تیاری کر رہی تھی جس کے چانسز ابھی ادھورے تھے۔۔۔
پر اگر یہ کامیاب ہو جاتی ہے تو یقینا بہت سارے خفیہ مردے گڑے بھی منظر عام پر آئیں گیں۔۔۔۔
یہ جنگ جیتنا آسان نہیں ہے کیونکہ ہرن کے ارد گرد بھیڑیے کھڑے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

##

بابا آپ نے کہا تھا آج آپ کے بزنس پارٹنرز آرہے ہیں۔۔۔۔۔۔
ہاں وہ دبئ سے آرہے ہیں، ہم نے جو کیس دائر کیا تھا، ان کو کورٹ نوٹیفیکیشن مل گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

ہممممم چلو اچھا ہے یہ مسئلہ جلدی سالو ہو جائے گا۔۔۔۔

تمہیں یقین ہے جلدی ہو جائے گا۔۔۔۔

اف کورس بابا یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے کوئی بھی لائر کر سکتا ہے۔۔۔۔

دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔۔۔۔

آریان کیا کہتے ہیں وہ تو اس روز بھی جھگڑا کر رہا تھا، بہت برا لگتا ہے مجھے یہ شخص، پتہ نہیں آپ کو بھی کوئی اور شخص بزنس کے لیے نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تم بھی کم نہیں ہو حمائل، میں اس روز دیکھ رہا تھا تم ایک دوسرے کو کھانے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

بابا آپ اس کل کے آئے ہوئے آدمی کے لیے مجھے غلط کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔

میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔۔

میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر وہ بگڑا ہے تو تم بھی پوری کی پوری ضدی ہو۔۔۔۔۔

سچ کہتے ہیں گھر کی مرغی دال برابر لیکن خیر چھوڑے آپ بتائے کب تک پہنچ رہے ہیں وہ لوگ۔۔۔۔۔۔

بس دو بجے ان کی فلائٹ لینڈ کرے گی، ابھی بارہ بج رہے ہیں، بس دو گھنٹے رہتے ہیں، وہ اپنے ہینڈ واچ کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا حمائل سر ہلانے لگی تھی۔۔۔۔

اور میٹنگ کہاں پر ہے۔۔۔۔۔

جہاں پر ہماری پہلی بار ہوئی تھی۔۔۔۔۔

بابا آپ اپنے آفس میں کیوں نہیں کرواتے اس کے چہرے پر زاویے بننے لگے، مجھے اس اندھیری نگری میں نہیں جانا وہ آریان کے آفس کے بلیک تھیم پر چوٹ کرنے لگی۔۔۔۔۔

نہ کرو حمائل۔۔۔۔اس کا آفس بہت سٹائلش اور ماڈرن تھیم سے ڈیکور ہوا ہے

اندھیری نگری کہہ کے تم نے تو وہاں کے سارے انٹیریئر کا بیڑا غرق کر دیا اور ویسے بھی سب کچھ کتنا ڈیسنٹ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

بابا سب کچھ اتنا بلیک تھا، مجھے ہر چیز میں حبس محسوس ہو رہی تھی، مجھے تو لگتا ہے اس کا بس نہیں چل رہا ورنہ وہ لائٹس کو بھی بلیک ہی کروا لیتا۔۔۔۔۔

ویسے اس بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔

وہ ترچھے نظروں سے اس کو دیکھ کر اس سے اتفاق کرنے لگا۔۔۔۔وہ بھی یہ نوٹ کر چکا تھا ہر چیز جو جو پاسیبل ہو سکتا تھا وہ ڈارک لائٹ لیڈ تھا، کوئی بھی دیکھ کے یہ اندازہ لگا سکتا تھا کہ اس کے مالک کو اس کلر سے کتنا ابسیشن ہے۔۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے مجھے اس ٹیرس سے کودنا پڑے گا۔۔۔۔وہ جنگلے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔شیرازنہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگا کہ ایسا کیا ہو گیا؟؟؟؟

بابا ایسے نہ دیکھیں۔۔۔۔

وہ اس کی سوالیاں نظروں کو سمجھ گئی تھی۔۔۔۔۔پہلی بار آپ میرے کسی بات سے ایگری کر رہے ہیں، اپنے چہیتے بزنس پارٹنر کے ریلیٹڈ، اس لیے میں شوک ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس کی بات پر کھل کر مسکرانے لگا۔۔۔۔۔۔

حمائل کیا بات ہے، تم کچھ زیادہ آریان سے چڑ چڑی نظر آ رہی ہو، اس کو آریان کی پریڈکشن یاد آئی، جب وہ کہہ رہا تھا کہ وہ اس بزنس ڈیل پر کچھ الگ بیہیو کرے گی۔۔۔۔

مجھے برا صرف اس لیے لگ رہا ہے بابا کہ آپ نے کبھی کسی کی اتنی تعریف نہیں کی، نہ میرے بات کو کاٹا ہے۔۔۔۔۔

میں دیکھ رہی ہوں یہ تیسری بار ہے، آپ ہر بات میں آریان کو ڈیپینڈ کرتے ہیں ،اور یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا، بھئی مجھے اس کالے باگھڑے سے جیلیسی فیل ہوتی ہے، اس لیے میں پھر چڑ چڑی تو ہوں گی۔۔۔۔

بیٹا آپ کو میں ڈاؤن نہیں کر رہی جب کسی کو ڈیپینڈ کرتا بھی ہو، تو اس میں یہ کوالٹی ہو گی۔۔۔۔

آپ پھر سے اس کے تعریف کر رہے ہیں۔۔۔۔

وہ انگلی اٹھا کے پھر سے پوائنٹ اؤٹ کر گئی

تھی۔۔۔۔۔۔

حمائل جاؤ ناشتہ کرو ایسا نہ ہو لیٹ ہو جائے۔۔۔۔

آپ بات بدل رہے ہیں۔۔۔۔

ہاں کیونکہ میں جانتا ہوں تم ماننے والی نہیں ہوں ایسا نہ ہو، جاتے جاتے ہم لیٹ ہو جائے اور تمہارا مجھ سے یہ مقدمہ بھی ختم نہ ہو۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں جارہی ہوں، ٹیبل پر فائل رکھ رہی ہوں آپ ایک نظر دیکھ لیں اگر آپ کو اس میں کچھ ایڈ کرنا ہے، مجھے بتائیں میں ایڈ کرلوں گی۔۔۔۔۔۔

مجھے بہت کام ہے میں صرف فائل دینے آگئی تھی، اور ہم نے پورا ٹائم کالے باگھڑے کے باتوں میں گزار دی۔۔۔۔۔۔۔

جاتے جاتے وہ اپنی جیلسی کو چھپا نہیں پائیں۔۔۔۔۔

مگر ایک بات تھی یہ رنگ دکھانا بھی وہ صرف ان لوگوں کو دکھاتی تھی جو اس کے دل کے قریب ہوتے تھے، جیسے کسی گرگٹ کا رنگ اس پھول پودے کی طرح ہو جاتا ہے جس کے وہ قریب ہوتا ہے۔۔۔۔

شیراز صاحب اوپر دیکھ کے اس کی باتوں کو سوچ کر مسکرانے لگا تھا، ٹیرس خاموش ہو گیا تھا کیونکہ وہاں سے وہ چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

##

کانفرنس روم میں تناؤ کا لمحہ ہے۔۔۔۔دبئ کے بزنس مین آ گئے تھے،اس کے ساتھ اس کا ایک کارپوریٹ لائر بھی تھا، جس کے چہرے کے پختگی سے یہ معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اس میدان کا پرانا کھلاڑی ہے۔۔۔۔۔

آریان ان کے ساتھ بیٹھا تھا، دونوں فریقین کے درمیان خاموشی تھی، آخر کار ان میں ایک بولنے لگا۔۔۔۔

مسٹر آریان جب ہمارے کانٹریکٹس سائن ہو گئے تھے، تو پھر کوئی لوجک نہیں بنتی کہ آپ ہمیں کوٹ نوٹیفیکیشن بھیجیں۔۔۔۔ اس میں اتنی بڑی بات نہیں ہے، ہم دونوں جانتے ہیں کہ بزنس میں پرافٹ دیکھا جاتا ہے اور ہم اسی بیس پر کام کر رہے ہیں۔۔۔۔

آریان طریقے سے اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

ہم نے یہ پروجیکٹ آپ کو اس لیے ہینڈ اوور کیا ہے کیونکہ آپ ایک ریپیوٹڈ اور ویل نون بزنس مین ہیں۔۔۔۔

جی بالکل ایسا ہی ہے لیکن کیا آپ نہیں چاہتے کہ یہ پروجیکٹ ہسٹری میں اپنا نام بنائیں۔۔۔۔۔

ہم سب مل کر ڈیسائڈ کریں گے اس بارے میں، ہم سے غلطی ہو گئی ہے کہ ہم کانٹریکٹ سائن کر گئے ہیں مگر ایک غلطی کی وجہ سے ہم یہ سارا پروجیکٹ سپائل نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

وہ آدمی صوفے سے ٹیک لگا گیا، اس کے ساتھ دوسرا شخص جو اسی کا ساتھی تھا وہ صرف دیکھ رہا تھا، ان سب میں ابھی تک لائر کا رول پلے ہونا شروع نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

کب تک پہنچ رہے ہیں آپ کی لائر، اور مسٹر شیراز۔۔۔۔۔۔

بس پہنچ گئے ہیں جسٹ فائو منٹس۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں شیراز احمد حمائل کے ساتھ کانفرنس روم میں انٹر ہو گئے، کانفرنس روم میں بیٹھے چاروں لوگوں کی نظر ان پر پڑی تھی۔۔۔۔

حمائل اپنے فارمل بلیک اور وائٹ تھری پیس پینٹ کورٹ میں ملبوس تھی، وہی چار انچ بلیک ہیلز پہنے، ہاتھ میں بلو کلر کی فائل پکڑے اعتماد کے ساتھ سب پر ایک نظر دوڑا گئی۔۔۔۔

اس کی نظر آریان سے ٹکرا گئی جس میں اسے کچھ بھی نظر نہیں آیا مگر ہاں وہ اسے ضرور دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سوری گائز آپ لوگوں کو ویٹ کرنا پڑا۔۔۔۔

شیراز ساتھ والے چیئر پر آریان کے ساتھ بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ والا چیئر پر حمائل بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

اٹس اوکے ہمیں تھوڑا ٹائم ہوا ہے۔۔۔۔

آریان اس کو جواب دینے لگا، میٹنگ بس ابھی شروع ہوا تھا۔۔۔

وہ سر کو تھوڑا نیچے کرتے ہوئے اشارتاً تھینک یو کہنے لگا۔۔۔

مسٹر آریان یہ ہے آپکی لائر۔۔۔

ان میں ایک فورنر حمائل کو دیکھ کے کہنے لگا۔۔۔۔۔

جی بالکل شی از اور لائر "ایڈوکیٹ حمائل ماہ رخ"، آریان کی جگہ شیراز اسے جواب دینے لگا۔۔۔

یہ آپ کو اچھے طریقے سے سمجھا سکتی ہے۔۔۔

وہ حمائل کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔

حمائل نے اس کو سمائل پاس کر دیا تھا۔۔۔

اس کو شیر ازاحمد کا یہ ری ایکشن اچھا لگا تھا۔۔۔۔

میرے خیال سے ہمیں شروع کرنا چاہیے۔۔۔

وہی شخص حمائل کو دیکھ کر اپنے رائے دینے لگا۔۔۔۔

یس افکورس ہمیں سٹارٹ کرنا چاہیے، حمائل اس کو جواب دینے لگی۔۔۔۔

تو کیا کہتے ہیں آپ کے لائر۔۔۔

وہ اس کے ساتھ بیٹھے شخص کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرنے لگی، وہ شخص حمائل کے اشارے پر مزید ایکٹو ہو گیا تھا۔۔۔

اس کے ساتھ بیٹھا ہوا شخص اپنے وکیل کو دیکھنے لگا، وکیل اسکو سر ہلانے لگا

۔۔۔۔۔

وہ اپنے پوزیشن پر مضبوط نظر آرہا تھا۔۔۔

مس ایڈوکیٹ جیسا کہ آپ جانتی ہو گی یہ پروجیکٹ پہلے سے طے شدہ ہے اور اس کے ثبوت میں ہمارے پاس آپ کے کلائنٹس کے سیگنیچرز

کانٹریکٹ پر موجود ہے، جس میں صاف صاف یہ دبئی کے لاز کے تحت پروٹیکٹڈ ہے، مجھے لگتا ہے مجھے کورٹ میں پیش کرنے کے لیے یہ کافی ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

وہ لائر بہت سٹرانگ اور انڈینا ائبل ثبوت سے بحث شروع کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ یہ سچ بھی ہے، وہ کچھ وقفہ کرنے لگی۔۔۔۔ لیکین ہم یہاں پر کوئی ڈاؤن سچویشن بنانا نہیں چاہتے، نہ ہی یہ کوئی کوٹ سیشن ہو رہی ہے، ہم صرف اپنا ریکویسٹ لیگلی طور پر پہنچانا چاہتے تھے، کیونکہ ہم جانتے ہیں

It is a grand deal and a grand project for all of you ۔۔۔۔and as a business men you all want profit and money .....

ٹیبل کے ارد گرد بیٹھے لوگوں کو وہ دیکھنے لگی۔۔۔۔وہ سب کو اپنے بیک گراؤنڈ پلیننگ کے مطابق ہوک کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

مس ایڈوکیٹ تو آپ یہ کہنا چاہتی ہے کہ دبئ کے قوانین زیادہ سٹیبل نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔

آپ ایسا ہی سمجھیں کیونکہ وہ جتنے بیلنس نظر آتے ہیں اس میں کچھ خاص نقصانات بھی ہیں۔۔۔۔۔

حمائل اپنے باٹ پر ڈٹ گئ تھی۔۔۔۔

کیا آپ بتانا پسند کرے گی۔۔۔۔۔؟؟؟؟ایسا کیا ہے جو ہم نہیں جانتے

۔۔۔۔۔۔

وہ سر کو تھوڑا ہلانے لگی۔۔۔ جیسے وہ اس اسکے ریڈی تھی۔۔۔۔۔

سب سے پہلے مسئلہ یہ ہے کہ دبئ میں بزنس کے ریلیٹڈ قوانین میں زیادہ لچک نہیں ہے۔۔۔۔اگر آپ کی کمپنی کو کسی قانونی مشکل کا سامنا ہو تو دبئ کے قوانین اکثر آپ کے لیے فیصلے کو تیز کرنے کے بجائے پیچیدہ بنا دیتے ہیں، خاص طور پر جب بات ہو بزنس آف انٹرنیشنل لیول کی۔۔۔۔۔

آپ کے اس بات کا کیا مطلب ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟دبئ کے قوانین اور نظام پوری طرح سے تیز اور مربوط ہے آپ ایسا کہہ کے اپنی بات کو ثابت نہیں کر سکتی۔۔۔اپونٹ لائر ایگری نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

دبئ کے نظام میں بہتر فیصلے ضرور ہوں گے مگر ضروری نہیں کہ وہ آپ کے حق میں ہی ہو۔۔۔۔۔

مثال کے طور پر وہاں کے قوانین بعض اوقات غیر واضح ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے ایک قانونی لڑائی طویل عرصے تک ٹل سکتی ہے۔۔۔۔۔

اس کے علاوہ دبئ کے قوانین میں آپ کو مقامی طور پر چلنے والے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔جو ایک بزنس گروتھ کے لیے چیلنجز پیدا کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ اگر مزید کوئی وضاحت اور ثبوت چاہتے ہیں تو یہ آپ کی ہیلپ کرے گی، آپ اسے دیکھ سکتے ہیں۔۔۔

وہ فائل سے کچھ پیپرز اس کو دینے لگی۔۔۔۔

روم میں گہری خاموشی ہو گئی تھی، کارپوریٹ لائر اس پیپرز کو دیکھنے لگ گیا تھا، سب گہرے سوچوں میں غرق تھے۔۔۔۔۔۔

اس بزنس کو گرون اپ کرنے کے لیے یہ کافی نہیں ہے کے وہاں کا سسٹم عالمی معیار کے قریب ہے؟؟؟؟؟کارپوریٹ لائر ایک نئے سرے کو پکڑ گیا تھا۔۔۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ وہ عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ ہر طرح کے کاروباری چیلنجز کے لیے بہترین ہے

۔۔۔۔۔۔۔ایک اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ دبئی کے قوانین کے کاروائی کی نوعیت بعض اوقات بہت سخت اور انچینجبل ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے میں کیوں اس کو ترجیح دوں ایک ترقی یافتہ ملک کے بنسبت۔۔۔۔؟

اگر آپ دیکھیں تو پاکستان کے قوانین زیادہ ایڈاپٹیبل اور کاروباری طور پر اس میں آپ کو زیادہ ترقی کے گنجائش ملے گی۔۔۔۔

یہاں آپ کو اپنے منصوبے کی نوعیت اور مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق زیادہ کنڑول ملے گا اور قانونی تحفظ کے ساتھ قانونی عمل بھی زیادہ تیز دار اور شفاف ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ پاکستانی سسٹم میں ابھی بھی بہت مشکلات ہیں جیسے کہ کرپشن اور بیوروکریسی کا مسئلہ۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟

پاکستان میں حالیہ دور میں ہی انہی مسئلوں پر بہت کام ہوا ہے۔۔۔۔

آپ کو یہ یاد رکھنا ہو گا کہ دبئ کے نظام میں بھی عدالت بعض اوقات مقامی اداروں کے اثر رسوخ کا سامنا کرتے ہیں اور ویسے بھی آپ نے تو سنا ہی ہو گا ہم ایک گندی مچھلی سے پورے تالاب کو گندا نہیں کہہ سکتے، اسلئے ہم یہاں بھی پورے عدلیہ کو کرپٹ نہیں کہہ سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔

اپونٹ لائر بھی خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس کی آخری بات ان کو کنوینس کرنے کی آخری کیل تھی۔۔۔۔۔۔

حمائل کے چہرے پر اعتماد جھلک رہی تھی۔۔۔

ان کا لائر تھوڑا بے چین نظر آرہا تھا۔۔۔۔۔

حمائل ایک کلیر حکمت عملی سے اپنے بات کو ایکسپلین کر گئی تھی وہ اسی چیز کہ کمزوریوں کو ٹارگٹ کر رہی تھی جس کے لیے انکا لائر لڑ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل صاحبہ آپ کی بات میں وزن ہے۔۔۔۔

آپ سب کچھ اچھے طریقے سے بیان کر گئی ہے۔۔۔۔۔ مگر فیصلہ پھر بھی کٹھن ہے۔۔۔۔۔

وہ فارنر شخص اس سے کہنے لگا کیونکہ ابھی فیصلہ اسی نے کرنا تھا۔۔۔۔

اس کے سوچو کا رخ بھی پلٹ گیا تھا، اس کا ہی لائر اسے سگنل دے رہا تھا کہ اگر وہ فائدہ چاہتے ہیں، تو ضروری ہے کہ کچھ چینج لائی جائیں۔۔۔۔۔۔

ایزاے بزنس مین رسک تو ویسے بھی آپ کے ڈیلی لائف کا حصہ ہی ہے مگر یقین کریں آپ کا یہ فیصلہ آپ کے منصوبے کی کامیابی کے لیے بہترین ہے۔۔۔۔۔

وہ جس یقین سے کہہ رہی تھی اس کے جواب پر وہ شخص بھی مسکرانے لگا تھا، اپنے ساتھی کو دیکھتے ہوئے وہ سر ہلانے لگا۔۔۔۔۔۔

ادھر حمائل سکون سے اپنے مسکراہٹ کو چہرے پر بکھیر گئی۔۔۔۔۔

شیر ازاسے دیکھتے ہوئے سر ہلانے لگا آریان بھی اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔بات بن گئی تھی آخر کار وہ آج ایک کارپوریٹ لائر کا رول بھی پلے کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

##

ویسے مجھے لگتا نہیں تھا، تم یہ کر لو گی۔۔۔۔۔

آریان ابھی فری ہو کے اس سے ملنے کے لیے آیا تھا، وہ ابھی بھی اس کے آفس میں تھی کیونکہ شیراز بھی یہی پر تھا اور وہ باقی کے تمام پارٹیز پوری کر رہا تھا۔۔۔۔۔

لگتا ہے تم نے زبان کرائے پر دیا ہے۔۔۔

وہ اس کو جواب دینے پر اکسا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو کسی نے نہیں بتایا کہ اگر منہ اچھی نہ ہو تو بات اچھی کرنی چاہیے۔۔۔۔

وہ تو اس کی اسی روڈ بیہیویئر سے ہمیشہ محظوظ ہوتا تھا اس لیے اس کی خاموشی اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟

میں کچھ نہیں کہہ رہا اس لیے تم کہہ سکتی ہو لیکن جب میں کرنا شروع ہوا حمائل تو تم پھر اپنی خیر مناؤ۔۔۔۔۔۔

میں تم سے نہیں ڈرتی۔۔۔۔۔۔۔

آریان اسے آئی برو اچکانے لگا۔۔۔۔۔

آئی مین میں آپ سے نہیں ڈرتی۔۔۔۔۔۔

وہ دوبارہ کر کشن کرنے لگی مگر اس بار اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ گئی تھی، اس کی زبان لڑکھڑا گئی تھی اور اس کے لفظ اس کے دعوے کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔۔

آریان تیز دار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

خود کو اس شخص سے چھپانے کے لیے وہ صوفے سے اٹھ گئی تھی، اس کی بیک آریان کی طرف تھی۔۔۔۔۔

بیٹھ جاؤ حمائل کبھی کبھی ہو جاتا ہے۔۔۔۔

وہ اس کو پیچھے سے آواز دینے لگا۔۔۔۔

وہ کیوں اس شخص کے سامنے کچھ نا کچھ گڑ بڑ کرتی ہے۔۔۔۔

نہیں بیٹھنا میں نے، وہ خود پر غصہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔اور ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا،

وہ اس کے طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

تو اس کا مطلب ہے پہلی بار ہوا ہے؟؟؟؟؟؟؟

.....پہلی بار تم خود کو ایکسپوز ہونے سے نہیں بچا سکی

وہ اس کو گھورنے لگی۔۔۔۔۔

وہ بھی اپنے چیئر سے اٹھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

حمائل ماہ رخ وہ اس کا پورا نام لینے لگا۔۔۔۔۔

دونوں کے درمیان کچھ ہی فاصلہ تھا۔۔۔۔۔

دونوں کے نظریں آمنے سامنے تھیں۔۔۔۔

جس طرح لائف میں تم نے پہلی بار مجھے وضاحت دیا اپنے باتوں کا۔۔۔۔۔

تم لڑکھڑا گئی اپنے لفظوں میں اور تم اپنے چہرے کے ندامت کو چھپا نہیں سکی،

میں چاہوں گا کہ تمہاری زندگی میں بہت کچھ میری وجہ سے پہلی بار ہو۔۔۔۔۔

آپ اتنی بھی خوش فہمیاں مت پالا کریں۔۔۔۔۔

وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

ویسے بھی میں باتوں سے پگھلنے والی نہیں ہوں۔۔۔۔

جانتا ہوں میں اچھی طرح، پگھلایا کیسے جاتا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟تم ٹینشن مت لو وقت آنے پر وہ بھی ہو جائے گا۔۔۔۔۔

وہ دو قدم اس کے طرف مزید بڑھانے لگا۔۔۔۔۔

اسے لگا تھا اگر وہ مزید اس طرح اس کی آنکھوں میں ایک سیکنڈ دیکھتی رہی تو وہ ہیپاٹائٹس ہو جائے گی۔۔۔۔

آپ سے تو بات کرنا ہی بیکار ہے۔۔۔

وہ جان بوجھ کر اس کے سائیڈ سے نکلنے لگی۔۔۔۔

وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی، ٹیبل پر پڑے اپنے فون کو اٹھائے وہ شیراز کو فون کرنے لگی، کچھ گھنٹیوں بعد کال پک کی گئی تھی۔۔۔۔

بابا مجھے گھر جانا ہے، آپ کب فری ہوں گے۔۔۔۔۔ سوری بیٹا مجھے ایک امپورٹنٹ کام پیش آیا تھا۔۔۔۔ میرے آنے میں تھوڑا ٹائم لگے گا۔۔۔۔۔

آپ آریان سے کہیں وہ آپ کو ڈراپ کر دے۔۔۔۔

میں نے ابھی دیکھا روڈ پر کنسٹرکشن ہو رہا ہے ہر جگہ پر رش ہے، ڈرائیور کو آنے میں بہت ٹائم لگ جائے گا۔۔۔۔۔

بابا میں کیسے کسی سے آسکتی ہوں، آپ جو بھی کریں بس ڈرائیور بھیجیں۔۔۔۔

حمائل سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔۔۔رات کے دس بج رہے ہیں ڈرائیور کے ساتھ آنا نغمہ کو اچھا نہیں لگے گا۔۔۔۔۔۔

آپ ڈرائیور پر ٹرسٹ نہیں کر سکتے جو کتنے ٹائم سے ہمارے گھر کام کر رہا ہے اور کسی پر بھی کچھ بھی کر سکتے ہیں، ماما کی بھی مجھے یہ لوجک سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔۔

میں نے نہیں آنا کسی کے ساتھ، آپ جب فری ہو جائیں، مجھے پک کرے، میں آپ کی ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔۔

وہ فون کو بند کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

گھر چلیں آریان اس کو کہنے لگا۔۔۔۔

میں آپ کے ساتھ کیوں جاؤں گی۔۔۔۔؟؟؟؟

کیونکہ تمہارے فون کرنے سے پہلے شیر ازانکل کی کال آئی تھی۔۔۔۔

کہ آپ مجھے پک کریں؟؟؟؟وہ خود کو انگلی سے اشارہ کرنے لگی۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے یہاں پر میں صرف تم سے بات کر رہا ہوں اور ویسے بھی اس میں اتنی بڑی بات نہیں

ہے، میں تمہیں ڈراپ کر سکتا ہوں، وہ اپنے ہاتھ میں پہنے بلیک بریسلٹ کے موتیوں کو گھمانے لگا۔۔۔۔۔

مجھے آپ کا پیور نہیں چاہیے، وہ توڑا مدم لہجے میں کہنے لگی۔۔۔۔۔

پیور نہیں چاہیے یا مجھ سے ڈر لگتا ہے؟؟؟؟؟

۔یہ میری ہر بات کیسے جان لیتا ہے، وہ خود سے کہنے لگی۔۔۔۔۔

آپ کا کوئی بھروسہ بھی نہیں ہے پتہ نہیں کہی اور پر لے جائے۔۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری ایسے کام کرنے کے لیے میں ثبوت نہیں چھوڑتا، یہاں پر تمہارے بابا سب سے بڑا گواہ ہے۔۔۔۔اس کی بات میں وزن تھی اس لیے وہ بھی اس کو ترچھی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

سارا خاندان غنڈوں کے قبیلے سے ہے۔۔۔۔

وہ خود سے منمنانے لگی مگر اس کے ہونٹوں کو آریان نے سکین کر کے ڈیکوڈ کر لیا تھا۔۔۔۔

وہ منہ کے سامنے ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی ہنسی کو دبانے لگا۔۔۔۔۔

##

عائشہ کب تک آ رہی ہے۔۔۔۔

آریان نے دادا کو دیکھا وہ اسی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

ڈائننگ ٹیبل پر نعمان، عثمان، آریان اور علیشاہ بیٹھے ہوئے تھے چاروں ساتھ ڈنر کر رہے تھے۔۔۔۔

کچھ دنوں تک وہ وہی ہے، ابھی نہیں آ رہی۔۔۔

وہ فورک سے اپنے فیورٹ فرائڈ فش کو کاٹتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

جب ڈاکٹر سے تم لوگوں کی میٹنگ ہو گئی ہے، تو پھر کیا ضرورت ہے وہاں رہنے کی۔۔۔۔۔

نعمان بھی آریان سے کہہ گیا تھا، لیکن اس کے کہنے میں کہیں نہ کہیں عائشہ بیگم کے وہاں رہنے پر اعتراض تھا۔۔۔۔

نعمان ارسلان صاحب آپ کو یاد آیا کہ آپ کی ایک بیوی بھی ہے۔۔۔۔

گھر میں رہ کے تو آپ ان کو اگنور کرتے ہیں۔۔۔اب جب نہیں ہیں تو آپ کو یاد آرہی ہے۔۔۔۔۔

وہ انگلیوں میں وہی پورک گھماتے ہوئے اس کے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا،اس کے لہجے میں جتنی سختی تھی وہ وہاں پر بیٹھے سب کو اپنی طرف دیکھنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔

تمہیں مجھ سے پوچھنا چاہیے تھا نا جب تم میری بیوی کو دوسرے ملک چھوڑ کر آرہے تھے۔۔۔۔۔

سب لوگ کھانا چھوڑ گئے تھے۔۔۔

باپ بیٹا دونوں آمنے سامنے ہو گئے تھے۔۔۔۔

آپ کو لگتا ہے اپنی ماں کے لیے مجھے آپ سے کچھ بھی پوچھنے کی ضرورت ہے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں چیلنج دیکھ رہا تھا اور وہ چیلنج نعمان صاحب اچھے طریقے سے جانتا تھا کہ وہ کسی کا بھی پابند نہیں ہے۔۔۔۔۔

تم بھول رہے ہو تمہاری ماں میری بیوی ہے۔۔۔۔

وہ بے لچک انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

اووو آپ کو تو ایوارڈ ملنا چاہیے۔۔۔۔ کہ اس سال میں آپ کو یاد آیا وہ طنزیہ اس کے سامنے ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

بس کرو تم لوگ بہت ہو گیا۔۔۔۔

عثمان نیپکن کو ٹیبل پر پٹخنے لگا۔۔۔۔۔

ہم کھانا کھا رہے ہیں، کوئی جنگ عظیم شروع کرنے کے لیے یہاں نہیں بیٹھے

۔۔۔۔۔

دونوں اس کو دیکھنے لگے لیکین اس کا گھورنا زیادہ تر نعمان کے لیے تھا۔۔۔۔

آریان اپنے کٹے ہوئے فش پیس کو فورک سے کھانے لگا، اس کے غصے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔۔

وہاں پر پھر سے شانتی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

داداجان آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔۔۔

وہ نیپکن سے منہ صاف کرتے ہوئے کچھ دیر بعد اسے مخاطب کرنے لگا اسکا کھانا تقریباً ہو گیا تھا۔۔۔

بولو میں سن رہا ہوں۔۔۔۔

جمشید سے ہوشیار رہیں گا، وہ آپ لوگوں سے ڈبل کراس کھیل رہا ہے۔۔۔۔۔

کچھ ہوا ہے کیا؟؟؟؟

ہو سکتا ہے ہوا ہو لیکن ابھی وہ ضرور آپ کے ساتھ بڑ گیمنگ سٹارٹ کرے گا۔۔۔پہلے سے اس لیے بتا رہا ہوں تاکہ آپ بھی کچھ کر سکیں۔۔۔۔ قسمت روز روز ساتھ نہیں دیتی۔۔۔۔۔۔۔

تم اس روز کوٹ کیوں آئے تھے، اتنا تو مجھے یقین ہو گیا کہ تم مجھ سے ملنے کے لیے نہیں آئے تھے۔۔۔۔۔وہ سمجھ گیا تھا۔۔۔ عثمان ایسے ہی اتنا بڑا کھلاڑی نہیں بنا تھا۔۔۔۔

اچھی بات ہے داداجان، آپ کے سنسز کام کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

مگر اس بات کو چھوڑیں ابھی میں نے جو کہا ہے اس پر دھیان دیجئے اور اپنے کیس پر بھی۔۔۔۔۔

لگتا ہے آپ نے خود کو سچ میں چیمپئن سمجھ لیا ہے آپ بھول رہے ہیں گیم ابھی باقی ہے۔۔۔۔

تم مجھے چھوڑو اور ویسے بھی وہ کیس میں جیت گیا ہوں۔۔۔

وہ چوڑے سینے سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

پرسوں اگلی پیشی ہے سب کچھ اس میں ختم ہو جائے گا اور وہ لڑکی میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ پائے گی لیکن اس کو تو سبق سکھانا ایک بار ضروری ہے۔۔۔اس نے بہت تنگ کیا ہے۔۔۔۔بس صرف یہ معاملہ تھوڑا ٹھنڈا ہونے دو۔۔۔۔۔

میرے سارے مخالفین اگر میرے جوتوں کو سیدھا نہ کر گئے تو میرا نام بھی عثمان نہیں ہے۔۔۔۔

آپ تھوڑا ہاتھ حولہ رکھے دادا جان جو کہا ہے صرف وہ کرے ابھی کے لیے۔۔۔۔۔میں آپ کی مدد کر رہا ہوں صرف اس لیے کہ آپ میری فیملی ہیں

اگر آپ نے اس لڑکی کے بارے میں کوئی ٹیڑھی سوچ دماغ میں بھی لائی تو مجھے اپنے سامنے کھڑے پائیں گے۔۔۔۔۔

عثمان کے ماتھے پر 12 بج گئے تھے، آریان کی باتیں پتھر کی لکیر ہوتی ہے یہ تو وہ جانتا تھا مگر کس حیثیت سے ہو یہ سب کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔

خیریت تو ہے برخوردار تمہاری آنکھیں آج مجھے کوئی اور داستان سنا رہی ہے، اتنا سگا تو تم صرف پھپھو کی بیٹی کے لیے نہیں ہو۔۔۔۔۔

اووووو۔۔۔ مطلب میری آنکھیں لینز کے پیچھے بھی داستان سنا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔۔۔

اس بات کا کیا مطلب ہے؟؟؟؟

مطلب تو صاف ہے دادا جان۔۔۔۔

تمہاری پوتی پر میرا دل آ گیا ہے۔۔۔۔

۔ٹیبل پر ہر شخص اس نمونے کو دیکھ رہے تھے جو اتنی ڈیٹائل سے دادا اور باپ کے سامنے اعلان پسندیدگی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں کوئی اور نہیں ملی تھی دل لگی کے لیے۔۔۔۔جانتے بھی ہو وہ لڑکی میرے دل کا کانٹا ہے۔۔۔۔

عثمان آپے سے باہر ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

ریلیکس دادا جان وہ آپ ہی کا خون ہے، مگر اس کی پرورش ہم سے تھوڑا الگ ہے، یقین نہیں آتا تو کبھی آزما لے، وہ آپ کی فوٹو کاپی ہے اور آپ مجھے عزیز ہیں بس آپ اگر وہ شیطانوں والے کام نہ کریں۔۔۔۔۔۔

عثمان جانتا تھا وہ کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔۔۔۔

تم ایک نمبر کے بے شرم ہو آریان اگر تمہیں ہمارا تھوڑا سا بھی خیال ہوتا تو اس لڑکی کے لیے کبھی میرے سامنے نہیں ڈٹتے۔۔۔۔

ابھی تو میں آپ ہی کے ساتھ کھڑا ہوں کیونکہ ابھی تک اپنے ہر گناہ کے باوجود بھی آپ کھلے گھوم رہے ہیں۔۔۔۔۔

لیکن ایک بات یاد رکھیں ''اگر کبھی میرے ہی فیملی میں دو لوگ آمنے سامنے ہوئے، تو میں اس میں صحیح کا ساتھ دوں گا''، البتہ میں باہر والوں پر آپ کو زیادہ

فوقیت دیتاہوں چاہے آپ کتنے ہی مجرم کیوں نہ ہو کیونکہ آپ میری فیملی ہیں۔۔۔

وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اٹھنے لگا،اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا ۔۔۔۔

اس کی آخری بات ایسی تھی کہ چیس بورڈ پر وزیر بادشاہ کے خلاف ہونے کا اعلان کرے۔۔۔اور پھر یقینا بادشاہ کا پریشان ہونا تو بنتا ہے۔۔۔کیونکہ اسی کی سلطنت خطرے میں پڑنے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپریل 24 2025

صبح گیارہ بجے۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرہ عدالت میں عثمان ایک پیر کو دوسرے پر ڈالے ایک شان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

جج صاحب میرا کلائنٹ ایک معزز اور نامور شخصیت ہے, لوگ ان کو سنہرے الفاظ سے یاد کرتے ہیں، پچھلے مسلسل تین پیشیوں سے محترمہ ایڈوکیٹ صاحبہ میرے کلائنٹ عثمان کے خلاف کچھ بھی پروف نہیں کر پائی،اس لیے میری عدالت سے درخواست ہے کہ اس کیس کو کلوز کر دیا جائے اور عثمان ارسلان کو باعزت بھری کر دیا جائے کیونکہ اس بے بنیاد الزامات کی وجہ سے میرے کلائنٹ کے سیاسی ساکھ پر برا اثر مرتب ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

اس کا وکیل اپنے تقریر کے آخر میں ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کرنے لگا،جج کی آنکھیں اسی پر گھوم گئی تھی چشمے کے شیشوں سے نیچے وہ عثمان کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

آپ کچھ کہنا چاہے گی ایڈوکیٹ صاحبہ۔۔۔۔

جج کچھ دیر بعد حمائل کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔۔۔

وہ سر کو تھوڑا خم کر کے اپنی جگہ سے اٹھنے لگی ڈیفنس لائر نعیم واپس اپنی جگہ پر بیٹھنے لگا۔۔۔۔۔۔

یواونر میرے معزز وکیل نے آتے ہی کھولنے سے پہلے اس کیس کو بند کرنے کا درخواست دیا ہے۔۔۔

میری آپ سے التجا ہے, تھوڑا صبر کر لیں، ویسے بھی ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے۔۔۔۔

وہ عثمان کی طرف دیکھ کر کہتی ہے، آج اس کے لہجے میں واضح فرق دکھ رہا تھا، عثمان بے چینی سے پہلو بدلنے لگا۔۔۔۔۔

آپ کے پاس اپنے بات کو ثابت کرنے کے لیے جو بھی ہے عدالت میں پیش کیجئے۔۔۔۔۔

جی ہاں یواونر میرے پاس بہت کچھ ایسا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عثمان ارسلان ایک وائٹ ماسک کریمینل ہے۔۔۔۔۔

ابجیکشن مائی لارڈ نعیم اپنی جگہ سے اٹھنے لگا۔۔۔۔ حمائل کچھ دیر کے لیے بریک لگائے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اوور رولڈ جج نعیم کو دیکھتے ہوئے کہنے لگتا ہے کیونکہ اس نے ابجیکشن والی کوئی بھی بات نہیں کہی تھی، وہ جیسے بیٹھتا ہے عثمان کو مزید مرچیں لگتی ہے۔۔۔۔۔

حمائل تھوڑا سا سمائل پاس کرتے ہوئے دوبارہ سے اپنے ٹیبل پر آجاتی ہے وہاں سے ایک بلو فائل نکالتی ہے۔۔۔۔۔۔

جج صاحب جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ عثمان ارسلان ایک نامور سیاستدان ہیں اور بے شک ان کے اچھے خاصے بینک بیلنس بھی ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن یہاں تھوڑا سا مسئلہ ہے، جو پیسہ اور بینک بیلنس محترم عثمان ارسلان کے پاس ہے وہ کہیں سے ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ ان کے کاروباری اور سیاسی اتار چڑھاؤ سے کمایا گیا ہے۔۔۔۔

ابجیکشن مائی لاڈ نعیم پھر سے انٹرفئیر کرنے لگا جج اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

اس سے بھی کہیں بھی ظاہر نہیں ہوتا کہ میرا کلائنٹ ایک کریمنل ہے۔۔۔۔۔

وکیل صاحب مجھے بولنے کا موقع دیں گے تو میں ثابت بھی کرلوں گی۔۔۔۔

جج سے پہلے حمائل ڈیفنس لائر کو جواب دینے

لگی۔۔۔۔۔

ابجیکشن اوورر ولڈ جج اس بار ریجیکشن پر زور دینے لگا تھا، آپ بہ مٹینیو

کریں۔۔۔۔۔۔

تھینک یو یوانر، تو میں کہہ رہی تھی کہ ان کے بیک بیلنس میں ایک ساتھ کلیش نظر آرہا ہے وہ پھر سے ایک سائیڈ سے دوسرے سائیڈ کے طرف چکر کاٹتے ہوئے بات کرنے لگی۔۔۔۔۔

اس کا ثبوت یہ ٹیکسیشن ہے جو یہ پچھلے 20 سالوں سے دیتے آرہے ہیں وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے فائل کو اشارہ کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

یواونر عثمان ارسلان کے پاس اپنی تین حویلیاں جو کم از کم 700 کنال زمین پر مشتمل، جدید ڈیزائن سے بنے ہوئے اور جس کی قیمت لگ بھگ 70 کروڑ پاکستانی روپیہ آتی ہے۔۔۔۔۔۔

اس کے علاوہ میرے انفارمیشن کے مطابق اٹھ لگجریس گاڑیاں، پانچ کمپنیاں اور اربوں روپے ان کے اکاؤنٹس میں پڑے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یواونر میرے کلائنٹ عثمان ارسلان جدی پشتی رئیس اور سیاستدان خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ان کے لیے یہ عام سی بات ہے۔۔۔۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں وکیل صاحب مگر جو سورسز آپ کے کلائنٹ اس پیسے کی ظاہر کر رہے ہیں وہ کہیں سے بھی اتنے باری رقم پر پورا نہیں اتر سکتے۔۔۔۔۔۔

عثمان کے چہرے پر پریشانی نے گھیرا ڈال دیا تھا۔۔۔۔۔

چلیں مان لیتے ہیں یہ سارا پیسہ ان کا خاندانی ہے تو جو ٹیکس ریکارڈ ہے، کیا وہ غلط ہے؟؟؟؟

یوانر ٹیکس والے ہی غلط ہوں گے کیونکہ ان کا کلائنٹ جو ایک عظیم انسان ہے، کوئی غلط کام تو کر ہی نہیں سکتا بالکل پانی کے دھلے ہوئے ہیں۔۔۔۔

ابجیکشن مائی لارڈ، ایڈوکیٹ صاحبہ آپ میرے کلائنٹ کا انسلٹ کر رہی ہے۔۔۔۔۔

ابجیکشن سسٹینڈ جج صاحب تین بار ہیمر کو ہیٹ کرنے لگا۔۔۔

یوانر ہم ایک لمحے کے لیے، میرے معزز وکیل کے دعوے کو مان لیتے ہیں کہ یہ سارا پیسہ مال و دولت انہی کا خاندانی ہے۔۔۔

مان لیجیے ٹیکس والوں نے غلط ریکارڈ بنوایا ہے... انسان ہے ٹیکس والے بھی، غلطی ہو ہی جاتی ہے۔۔۔

ماحول پر گہری سناٹا طاری ہوئی تھی کمرہ عدالت میں صرف اسی کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

مائی لارڈ مجھے تو یہاں تک سمجھ میں آتا ہے، میرا عقل یہاں تک اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہے۔۔۔ مگر یہاں پر میں ہلی ہوئی ہوں کہ عثمان ارسلان کے قریبی گارڈز جن کی تنخواہ زیادہ سے زیادہ 70 سے 80 ہزار روپے ہیں، ان کے نام پر جدید ترین پلاٹس اور زمینیں ہیں۔۔۔۔

کیا یہ ان ماہانہ سیلری سے آسکتا ہے۔۔۔۔

اسکے علاوہ ان کے گارڈز کے اکاؤنٹس میں لاکھوں روپے پڑے ہیں، جس میں پانچ دن پہلے 30 لاکھ روپے کی ٹرانزیکشن ہوئی ہے۔۔۔۔

سوچنے کی بات ہے کہ ایک معمولی گارڈز کے ساتھ اتنا پیسہ کہاں سے آیا۔۔۔۔

کیا یہ بھی اتنے رئیس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، اگر یہ اتنے ہی امیر ہیں تو پھر نوکروں کے عہدوں پر کیوں فائز ہے۔۔۔۔۔

میرا تو دماغ کام نہیں کر رہا ہو سکتا ہے وکیل صاحب مجھے سمجھا
سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سب کو ثابت کرنے کے لیے آپ کے پاس کیا ثبوت ہے، آپ جانتی ہے
عدالت ثبوتوں اور شواہد پر فیصلہ کرتی ہے، لمبی لمبی تقریروں پر نہیں۔۔۔۔
وہ ایک جانبدارانہ مسکراہٹ کو چہرے پر لا گئی تھی۔۔۔۔
بہت شکریہ وکیل صاحب آپ نے مجھے یاد کروایا وہ واپس اپنے ٹیبل پر آ گئی

۔۔۔۔۔۔۔

وہاں سے ایک بلیک کلر کی فائل نکال کر وہ جج کے سامنے پیش کرنے لگی۔۔۔۔۔
جج صاحب یہ سارے ثبوت ہیں جسے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عثمان ارسلان کا یہ پیسہ
کسی الیگل نہ معلوم ذرائع سے آتی ہے۔۔۔۔
میں نے جو دعویٰ کیا ہے وہ ثبوتوں کے ساتھ یہاں پر میں ثابت کر رہی ہوں،
امید ہے میرے معزز وکیل صاحب کو اب کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔۔۔
ڈیفنس لائر کیا آپ اس ثبوتوں کو مسترد کرنے کے لیے کوئی ایکشن لیں
گے۔۔۔۔

وہ جھکے کندھوں سے اٹھنے لگا۔۔۔۔۔

یواونر میرے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں، یہ کیس کسی دوسرے سمت میں جارہا تھا لیکن میں پھر بھی کہوں گا کہ میرا کلائنٹ ایک جانے مانے سیاستدان ہے، بہت ساری عوام ان پر یقین کرتے ہیں۔۔۔۔

وہ پیچھے عثمان کو دیکھنے لگا اس کے کان سرخ ہو گئے تھے وہ وہاں جیسے بیٹھا تھا اس کو مجرم قرار کرنا مشکل تھا۔۔۔۔۔

وکیل صاحبہ آپ کچھ اور کہنا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔

بس صرف یہی کہ اگر میرے گھر کے کسی فرد کو کوئی نقصان پہنچا یا میرا کوئی ایکسیڈنٹ ہوا، میرے گھر میں آگ لگی تو وہ سب نیچرل نہیں ہو گا کیونکہ یہاں پر بیٹھا ہر ایک شخص عثمان ارسلان کے پاورز کو جانتے ہیں۔۔۔۔

وہ کسی بھی پری پلینڈ تباہی کو ایک نیچرل ڈزاسٹر کا نام دے سکتے ہیں، وہ کمرے کے ہر ایک فرد پر نظر دوڑا رہی تھی۔۔۔

جج اس کو دیکھ کر سر ہلانے لگا، ایک نظر اپنے سامنے پڑے کاغذ پر ڈالے وہ پین سے اس پر سگنیچر کرنے لگا۔۔۔۔۔

تمام ثبوتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کوٹ یہ فیصلہ کرتی ہے کہ عثمان ارسلان اپنے بینک بیلنس اور مال و دولت کو لیگلی طور پر عدالت میں اپروونہ کرنے کی صورت میں اس کو اگلی پیشی تک پولیس کسٹڈی میں لینے کا حکم دیتی ہے اور ساتھ ساتھ یہ عدالت وکیل صاحبہ کے حفاظت کا ضمانت بھی دیتی ہے اگلے سیشن تک یہ کورٹ برخاست کی جاتی ہے۔۔۔۔۔

جج صاحب وہاں سے نکلنے لگا تھا۔۔۔۔حمائل کے چہرے پر کھل کر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔

پیچھے سیکنڈ رو میں بیٹھے ہوئے سجاد رحمانی کھڑے ہاں میں اسکو سر ہلاتے ہیں۔۔۔۔

عثمان کی نظر حمائل کی آر پار نظر آتی ہے۔۔۔۔پولیس اسی کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔۔۔

نعمان کسی کو مسلسل کالز ملا رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

اور وکیل کے چہرے پر صاف ڈر محسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

##

کیاہو گیاہے تمہیں عثمان تم سے ایک چٹانک بھر کی لڑکی سنبھالی نہیں جاتی

فرقان زمین پر ریموٹ پٹخنے لگا تھا کیونکہ اگر یہ معاملہ مزید کھلتا ہے تو اس کی دھاگے فرقان کے دہلیز کو بھی پار کر دیں گی۔۔۔۔

میں نے اس روز بھی عثمان سے کہا تھا کہ اس کیس کو کسی طرح سے ختم کرے مگر وہ اچھا خاصا کانفیڈنٹ لگ رہا تھا۔۔۔۔

کچھ دنوں میں ہمارے ڈلیوری پہنچنے والی ہے لیکین عثمان کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے، بلے جتنا بھی اس کام میں ماہر کیوں نہ ہو عثمان سے بہتر اللیگل ڈیلنگز کو لیگلی طور پر کرنے والا ابھی پیدا نہیں ہوا۔۔۔۔

بلے خود سے کہتے ہوئے ٹی وی کے سامنے بیٹھا نیوز سرچنگ کر رہا تھا ہر چینل پر یہی تماشہ دکھایا جا رہا تھا۔۔۔۔

اویس اس لڑکی کو تو ایوارڈ ملنا چاہیے، اس وکیل نے کیا ہائی جیک مارا ہے، ماننا پڑے گا ورنہ مجھے تو لگتا تھا ہماری خیر نہیں ہے جمشید صوفے پر پھیلا ہوا پڑا تھا

اتنے دنوں بعد آج وہ سکون کا سانس لے پایا تھا، اس کے ساتھ والے صوفے پر اویس بیٹھا تھا۔۔۔۔

ویسے مجھے بھی علم نہیں تھا کہ اس کمینے کے ساتھ اتنا مال پڑا ہے۔۔۔۔

چچا جان ایسے تو ووٹس خریدے نہیں جاتے۔۔۔۔۔۔

اب خریدے جیل میں اپنے رہائی کا ٹکٹ۔۔۔۔۔

اس بار جمشید کے ستارے اس کے لکی مدار میں گھوم رہے

تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں رو رہی ہو شاید تمہیں اپنے باپ کے لیے برا لگ رہا ہے شیراز صاحب اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہنے لگے, وہ بھی باقی لوگوں کی طرح ٹی وی کے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔۔

شیراز یہ شخص اتنا برا ہے اور میرے ساتھ اتنا برا کر بھی چکا ہے پھر بھی مجھے اس کے لیے ایسے اچھا نہیں لگ رہا اور ڈر بھی لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔

حمائل کو اگر خدانخواستہ کچھ ہوا تو کیا ہو گا؟؟؟

میں اپنے باپ کو جانتی ہوں حمائل کو اس کیس سے ہٹانے کے لیے ابا جان ایڑی چوڑی کا زور لگائیں گے، شیراز اس کا خوف سمجھ رہا تھا۔۔۔

وہ اتنی ضدی ہے ہماری مانتی بھی نہیں ہے۔۔۔۔

نغمہ تم اس کو چھوڑوں، وہ خود کو کوڈیپینڈ کر سکتی ہے۔۔۔۔

دیکھو اسے وہ ٹی وی پر دکھائی دینے لگی، جس کے سامنے ہر چینل کی مائک آگے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

کیا تمہیں لگتا ہے ڈرنے والے چہرے ایسے ہوتے ہیں، تمہیں اپنی بیٹی کو سپورٹ کرنا ہے اس طرح تو وہ کمزور ہو جائے گی وہ ہلکے ہلکے اس کے ہاتھ کو رب کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

گائز آج کی پارٹی ایڈوکیٹ کی طرف سے پکی، چلو خوشیاں مناؤں اور ایڈوکیٹ کے لیے تالیاں بجاؤ۔۔۔۔۔۔آج وہ ایک بار پھر ہمارے نام کو روشن کر

گئی۔۔۔۔حنا کے ساتھ ساتھ بہت سارے کولیگ کانفرنس ہال میں جمع ہو کے آج کے جیت پر جشن منا رہے تھے اور اس سب کی پلینر حنا تھی۔۔۔۔۔

مس حنا آپ کو ایڈوکیٹ حمائل نے ایسا کہا ہے وہاں پر ایک کولیگ نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں تو وہ تو میں کہہ رہی ہوں کہ ایڈوکیٹ پارٹی دے گی، اتنی بڑی خوشی پر تو پارٹی بنتی ہے۔۔۔۔سب اس کے بات پر ہنسنے لگے جو اپنے طرف سے حمائل کے نام پر پارٹیاں دے رہی تھی۔۔۔۔

مس حنا آپ ہمارے نام کو کب روشن کرے گی ایک اور آواز آنے لگا۔۔۔۔

اب ہم کیا بتائیں آپ لوگوں کو، ہمارا دل بہت نرم ہے، کسی کو دکھ دینا نہیں چاہتے, چاہے وہ کریمنل ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔اس کے لو جک پر ایک بار پھر کانفرنس قہقہوں سے گونجنے لگا۔۔۔۔

حمائل تم نے کیا کر دیا ہے، تم جانتی نہیں ہو تم نے کس گند میں پاؤں رکھا ہے پاگل لڑکی۔۔۔۔

آریان اپنے آفس میں بیٹھا ہوا ٹی وی پر اسے دیکھ رہا تھا، مجھے ڈر ہے تمہارا یہ بے خوف انداز کہیے پر تمہیں لے ڈوبے گی۔۔۔۔۔

وہ خود سے کہنے لگا اس کی شخصیت اور کشش کسی کو بھی ٹپکا سکتی تھی، اوپر سے اس کا یہ بولڈ انداز جلتی پر تیل کا کام کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے ایول انجل مجھے تمہاری سیکیورٹی کو اور بھی ٹائٹ کرنی ہو گی، وہ اس کی تصویر کو دیکھ کر کہنے لگا زندگی میں پہلی بار آریان کسی لڑکی کے لیے اس حد تک فکر مند ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

##

آپ میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے صبح سے کتنے کالز کر لیے ہے۔۔۔۔

سوری میری جان میرا فون سائلنٹ پر تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیا بات ہے نثار آپ کی آواز آج زیادہ پریشن لگ رہی ہے، لگتا ہے بہت خوش ہے۔۔۔۔

ہاں علیشاہ آج میرے ایک بہت بڑے دشمن کے تباہی کا آغاز ہو گیا ہے، سمجھو میرے اندر کی آگ پر کسی نے پانی چھڑکا دیا ہے۔۔۔۔

چلو اچھا ہے میری دعا ہے کہ آپ ہمیشہ ایسے ہی ہنستے اور تروتازہ رہے۔۔۔۔۔

تم کیا چاہتی ہو کیوں میری زندگی کو مشکل بنا رہی ہو وہ ڈائریکٹلی سیریس لہجے میں کہنے لگا۔۔۔۔۔

نثار۔میں۔نے۔کیا۔کیا۔ہے۔۔۔وہ اٹکتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

علیشاہ یہی تو مسئلہ ہے تمہارے اندر کے شفافیت اور معصومیت مجھے کہیں کا نہیں چھوڑے گی، مجھے ڈر ہے کہ تم میری جان لیوا کمزوری نہ بن جاؤ یا پھر میں کہوں کہ تم الریڈی بن گئی ہو۔۔۔۔۔

وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گئی تھی۔۔۔

وہ اس کے اس انڈائرکٹلی اظہار محبت پر کوئی جواب نہیں دے پائی تھی۔۔۔۔۔

تم کیوں خاموش ہو گئی ہو نثار فون کو دیکھنے

لگا اسے لگا وہ فون ڈسکنیکٹ کر چکی ہے۔۔۔

آج میرے اتنی بڑی بات پر بھی ری ایکٹ نہیں کر رہی، مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔۔۔

نہیں کوئی بات نہیں ہے سب ٹھیک ہے وہ تھوڑا سا اٹکنے لگی۔۔۔۔۔

.... تمہیں جو چیز کرنا نہیں آتا وہ نہیں کیا کرو اس کا اٹکنا نثار نوٹ کر چکا تھا

نثار وہ ڈیڈ کل رات آ گئے ہیں۔۔۔۔

تو اس کو تو آنا تھا اس میں کوئی بڑی بات تو نہیں ہے۔۔۔۔

ان کا ایک فیملی فرینڈ ہے اس کا بیٹا کل ڈنر پر آ رہا ہے اور آپ نہیں جانتے یہ کوئی عام ڈنر نہیں ہے۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ اس کے ماتھے پر بلوں کے جال بننے لگے۔۔۔۔

آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے آپ بچے ہو، کچھ نہیں جانتے، وہ ہچکی لینے لگی اس کے اندر کا لاوا آنسو بن کر چہرے کو بھگو گیا تھا۔۔۔۔۔

اچھا میں سمجھ گیا ہوں، تم رو تو مت وہ بے چینی میں کھڑا ہونے لگا، وہ سچ میں اس کی جان لیوا کمزوری بن گئی تھی۔۔۔۔

تم مجھے ایک بات بتاؤ کیا تم اپنے ڈیڈ سے بات کر سکتی ہو۔۔۔۔۔

میں کر بھی لوں گی پر میں جانتی ہوں وہ نہیں مانیں گے، اس کا تو کھانا بھی بریڈ ڈ ہوتا ہے اس کی آواز سے بے بسی جھلک رہی تھی۔۔۔۔

تم پرسوں دوپہر کو آجاؤ ہم نکاح کر لیں گے، مجھے صرف تم چاہیے ہو کوئی اور نہیں اور نہ ہی کوئی سٹیٹس یا برینڈ، مجھے صرف تمہاری اقرار کی خواہش ہے۔۔۔۔۔۔

نثار میں یہ اپنے ماں باپ کے بغیر کیسے کروں گی میں ان سے بات کرنا چاہتی ہوں پر میں کر بھی نہیں سکتی، انہوں نے مجھے اتنا ایک حد میں رکھا ہے۔۔۔۔ آپ کو لگتا ہے ان کو بغیر بتائے ان سے اجازت لیے بغیر آپ سے شادی کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔

نثار وہ میرے ماں باپ ہیں وہ ضرور اچھے ہوں گے مگر انہوں نے ہمیشہ مجھے یہی تربیت دیا ہے کہ وہ جو کہیں گے مجھے ماننا پڑے گا۔۔۔۔۔

کوئی سوچ بھی سکتا ہے اتنا موڈرن اور لبرل انسان اپنے اولاد سے ایسا سلوک کرتا ہے، میں ان کے لیے ہمیشہ کسی رعایا کی طرح ہی ہو، وہ جو کہتے ہیں مجھے ماننا پڑے گا، میں یہ سب ان کے خلاف جا کر نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔

اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو میرا یقین کرو علیشاہ میں اس شخص کو مار کر خود جیل چلا جاؤں گا۔۔۔۔

آپ کو میری کوئی پرواہ نہیں ہے، نہ ہی میری ماں باپ کو، اچھا ہو گا میں ہی مر جاؤں، پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

اگر تم ابھی میرے پاس ہوتی تو میں تمہیں اس کا جواب اچھے سے دے دیتا لیکن میری بات نہ مان کے تم خود مجھے مجبور کر رہی ہو کہ تمہیں میں بھگا کر لے جاؤں اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔

میں نے جو کہا ہے وہ کرو علیشاہ کل دوپہر میں تو میں لینے آؤں گا، تمہیں صرف تین لفظ بولنے ہیں ورنہ یقین کرو میرا، میں پاگل ہو جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔

اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو وہ اس کو غصے میں کہنے لگی۔۔۔۔ آپ کو اس دھمکانے کے علاوہ اور کوئی بات کرنا نہیں آتا۔۔۔۔

تمہارے معاملے میں میں حد سے زیادہ پوزیسو ہوں، تم جو بھی کہہ لو، میں ابھی صرف یہ سوچ رہا ہوں کہ یہ اتنے گھنٹے کب تک ختم ہوں گے۔۔۔۔۔

تم بھی تیار ہو جاؤ علیشاہ، پچھتانے سے بہتر ہے کہ تم وقت پر کوئی قدم اٹھا لو۔۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔اگر مگر کچھ نہیں ہمارے بارے میں سوچو کل ہم دونوں کے درمیان سے میں اور تم جیسے لفظ نکل جائیں گے ہم صرف ہم بن جائیں گے یہ سوچ کر بھی مجھے کتنا سکون مل رہا ہے تم نہیں جانتی۔۔۔۔

##

گائز کیا بات ہے آج تو آپ لوگ مجھے سرپرائز پر سرپرائز کر رہے ہیں۔۔۔

سہ پہر کے وقت ایڈوکیٹ سجاد اور سدیس کے ساتھ نائلہ آنٹی بھی آئی تھی، ابھی تک وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی حنا بھی گھر پر آگئی تھی۔۔۔۔۔

خیریت تو ہے میرے پیچھے آپ لوگوں نے کیا پلین بنایا ہے، اس کو کچھ پتہ نہیں تھا۔۔۔۔

آپ تو رہنے دے ایڈوکیٹ، آپ سے تو اتنا نہیں ہوا کہ ہمیں اتنی بڑی جیت پر ڈنر پر ہی بلوالیں۔۔۔۔

وہ سیدھا آکر حمائل اور سدیس کے درمیان صوفے میں بیٹھ گئی، اس کے سامنے والے بڑے صوفے میں نغمہ اور نائلہ بیٹھی تھی اور دو سائیڈ صوفوں پر بیرسٹر سجاد اور شیراز صاحب بیٹھے تھے۔۔۔۔

آپ مجھے ایک بات بتائیں، حمائل حنا کی طرف مڑ گئی، وہ اس کو دیکھ کر آنکھیں ٹپٹپانے لگی۔۔۔

بتایئے جی میں سن رہی ہوں۔۔۔۔۔

کس خوشی میں آپ لوگوں کو ٹریٹ دے دوں۔۔۔۔

لو جی شیراز انکل وہ اس کو ہاتھ سے اشارہ کرنے لگی کسی لڑاکا عورت کی طرح کمر پر ابھی ایک ہاتھ رکھ کے وہ اس کو چبھتے آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کے علاوہ باقی سب اپنے ہنسیوں کا گلا گھونٹے وہاں مصروف بیٹھے تھے۔۔۔۔

اب بتاؤ گی بھی تم کیونکہ مجھے یاد ہے آج تو میرا کوئی کیس بھی سلو نہیں ہوا صرف ایک سیشن میں جیت گئی ہوں، مجھے نہیں لگتا اس پر اتنا ہلا گلا کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔

اور بس یہی پر حنا کا منہ بھی کھل گیا تھا یعنی کہ اس کے جیت پر وہ پارٹیاں اور ڈنرز ارینج کر رہی ہے اور اس کو وہ کچھ لگتا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔

مجھے پتہ تھا، مجھے پتہ تھا وہ اپنی بات پر زور دینے لگی میں ابھی جیسے گھر چلی جاؤں نانی سے کہتی ہوں میری نظر اتارے۔۔۔۔

حنا بیٹا نظر اتارنا تو یہاں بھی ہو سکتا ہے شیراز سامنے دونوں خواتین نغمہ اور نائلہ کو اشارہ کرنے لگا مگر یہ تو بتاؤ کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔۔۔۔

انکل آفس میں سب بہت خوش تھے میں ایڈوکیٹ کو جانتی تھی کہ وہ ہماری خوشیوں پر کچھ ایسی چاکو، چھریاں ضرور چلائے گی۔۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار میرا اندازہ بلکل جگہ پر لگا ہے اسلئے میں اپنا نظر اتارنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ حمائل کو دیکھنے لگی جو اسے گھور رہی تھی۔۔۔۔

ایڈوکیٹ مائنڈ مت کریں آج تو پارٹی ہو رہی ہے ناوہ رونے والی شکل میں زاویے بنا کر ماحول کی رونق بنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

سر آپ انھیں سمجھائیں مجھے ایسی تو نہیں دیکھیں میرا چھوٹا سا دل ہے، مجھے ہارٹ فیل ہو جائے گا۔۔۔۔۔

اس کی پیشن گوئیوں پر سب ہنسنے لگے تھے اور خاموشی سی یہ ڈرامہ دیکھنا ممکن نہیں ہو رہا

تھا، ماحول بھی تھوڑا پر سکون ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ بھی سمائل کرتے ہوئے ارد گرد دیکھنے لگی، اپنے لیفٹ سائیڈ پر اس کی نظر رک گئی اور پھر اس کا چہرہ سپاٹ ہو گیا۔۔۔۔۔

آپ یہاں پر بھی آئے ہیں ائنسٹائن کی اولاد وہ منمناتے ہوئے سدیس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔۔

سدیس کوئی جواب زبان سے نہیں دے پایا تھا مگر آنکھوں سے جی ہاں کا اشارہ کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

حنا۔۔۔حمائل اس کو مخاطب کرنے لگی اس کے مزاق کو بریک لگ گیا تھا، وہ واپس اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیا کیا ہے آپ نے اور کتنے سرپرائزز رہتے ہیں میرے لیے۔۔۔۔۔

اور کچھ نہیں ایڈوکیٹ بس آفس سٹاپ کو میں نے کہا ہے کہ آج رات کی ڈنر میری طرف سے ایڈوکیٹ حمائل کے گھر میں ہو گی۔۔۔

وہ سب کچھ دیر میں پہنچنے والے ہیں آپ کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے نا

۔۔۔۔حمائل کوئی رسپانس نہیں دے پائی تھی یہاں پر تو اس نے حد ہی کر دیا تھا۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ آپ پینک نہ ہوں اگر آپ نہیں چاہتی، میں ابھی ان سب کو منع کرتی ہوں اور میں بھی واپس چلی جاتی ہوں، میں کچھ اور کر لوں گی اور ان سے سوری بھی کر لوں گی۔۔۔۔۔

وہ اپنے موبائل کو اٹھانے لگی تھی۔۔۔

میں نے کہا ہے یہ سب کچھ کرنے کے لیے، حنا اس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

آپ کے چہرے سے مجھے ڈینجرس وائبز آ رہے ہیں۔۔۔۔

اور یہیں پر ارد گرد بیٹھے لوگوں کا قہقہہ ایک بار پھر نکل گیا۔۔۔۔۔۔

تو پھر میں بات پکی سمجھوں میرا مطلب ہے آپ کو اعتراض نہیں ہے، وہ اس کے چہرے پر ہلکے سمائل کو دیکھ کر خود سے اخذ کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔اب کیا کر سکتے ہیں آپ نے بے وقوفی کر لی ہے اب مجھے بھرنا تو ہو گا۔۔۔۔

ہائے۔۔۔بس آپ کی یہی بات وہ جان وارنے والے انداز میں کہنے لگی، وہاں پر بیٹھے ہر ایک شخص سے اپنا اپنا دکھ بھول گیا تھا۔۔۔۔

میں بس آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتی تھی وہ شیراز صاحب سے ایسے کہنے لگی جیسے وہ اس کا دوست ہو، اس کا ہم عمر ہو، حالانکہ وہ دوسری بار اس سے مل رہی تھی۔۔۔۔

جی جی کہے میں سن رہا ہوں وہ نقلی کھانسی کر کے نیچے دیکھتے ہوئے ہمہ تن اس کے سوال کے لیے سر گوش ہو گیا تھا۔۔۔۔

باقی سب کا بھی سسپنس لیول بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ میں یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ۔۔۔۔

وہ گلا تازہ کرنے لگی اس کے رکنے پر آنکھوں کے ساتھ سب کا اٹینشن بھی اسی پر فوکس ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ کو گٹی کس نے دیا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات پر وہاں کا ہر فرد ایسے عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگا جیسے کسی نالے سے کوئی وہیل نکل آنے کا کہا ہو اس نے۔۔۔۔۔۔

وہ۔ میں۔ ایسے۔ پوچھ رہی تھی اس نے باری باری سب کو دیکھا اور ڈھیٹوں کی طرح خود ہنسنے لگی، اس کی ہنسی پر سب کی بھی ہنسی کا موڈ ان ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ کہا ہو سکتا تھا جہاں پر حنا ہو وہی پر کوئی سیریس رہے اور یہ بونگیاں تو حنا کو باقی سب سے الگ بناتی ہے۔۔۔۔

اچھا کیا بیٹا آپ آگئی، نغمہ نے حنا کو دیکھ کر کہا، آپ نے تو ہم سب کو تازہ کر دیا۔۔۔۔

تھینک یو آنٹی میں نے تو آنا تھا، آفٹر آل یہ پلین میرا ہی تھا، ہاں گھر میں آپ کے ہو رہا ہے آخر میں اس سے ہوا نکلنے لگی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں تمہارا ہی گھر ہے جب چاہو آیا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔

آنٹی آپ تو بہت اچھی ہے لیکن آپ نے میری گٹی والی بات بتائی نہیں وہ پھر سے پوچھنے لگی تھی پتہ نہیں کیا ہوتا تھا اس لڑکی کو جب بھی حمائل کو دیکھتی تھی اس کو گٹی یاد آجاتی تھی حیرانی کی بات یہ ہے کہ وہ یہ بات آج پوچھ گئی تھی۔۔۔۔۔

بہت ہو گیا ڈرامہ، ابھی بس کرو بتاؤ اور کون آرہے ہیں حمائل نے اسکو ڈانٹ کر کہا۔۔۔۔۔۔۔

ہم بھی بس آگئے، بیرسٹر شبیر ویل چیئر میں بیٹھے وہاں پر آئے، اس کو دیکھتے ہی ہر کوئی اپنی جگہ سے اٹھنے لگا۔۔۔۔

سر آپ بتاتے میں آجاتی، آپ کو آنے میں تکلیف ہو گئی ہو گی، وہ جھکتے ہوئے سلام کرنے لگی تھی۔۔۔۔

بیٹا تم نے جو کیا ہے وہ مجھ سے برداشت بھی نہیں ہو رہا تھا, دل کر رہا تھا کہ اڑ کے آجاؤں۔۔۔

تھینک یو سر یہ سب آپ کے ٹرسٹ اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔۔۔۔۔

ان سب سے کچھ نہیں ہوتا اگر تم نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔۔ویسے حنا تمہاری یہ سرپرائز اچھی تھی بیرسٹر سجاد نے اس کو اپپریشیٹ کر دیا اور اس کے بدلے میں تمہیں بتادوں کہ حمائل کوگٹی میری بیوی محترمہ نغمہ بیگم نے دیا تھا۔۔۔۔

شیراز اخر کار راز پاش کیا تھا۔۔۔۔۔۔

انکل نہ کرے وہ دل پر ہاتھ رکھنے لگی دنیا میں اتنے عجوبات بھی ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔

وہاں پر سب کا ہنسی سے برا حال تھا مگر مجال ہے یہ لڑکی اپنے جوکس پر کبھی ہنسیں یہ بھی ایک سچی بات تھی وہ خود ایک چلتی پھرتی لطیفہ تھی۔۔۔۔۔

##

سر آپ سے ملنے کے لیے کوئی آیا ہے ایک حوالدار اندر ایس ایچ او کہ کمرے میں آکر کہنے لگا۔۔۔۔ایس ایچ او بیچارا تو نوکروں کی طرح سائیڈ پر کھڑا تھا،اس کے چیئر پر تو عثمان بیٹھا رولنگ کر رہا تھا۔۔۔

بھیجوا سے، حوالدار واپس پیغام لے جانے کے لیے چلا گیا، عثمان مزے سے پیپر ویٹ کو گھماتے ہوئے اے سی والے کمرے میں آرام سے بیٹھا تھا۔۔۔۔ جیل تو عثمان کے لیے بنا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

فرقان اپنے پورے جلال کے ساتھ مونچھوں کو تاؤں دیتے ہوئے اندر آنے لگا۔۔۔اس نے ایس ایچ او کو کھڑے

اور عثمان کو اس کے ہی ٹیبل کے سامنے چیئر پر بیٹھے دیکھتے ہوئے طنزیہ ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

ویسے ماننا پڑے گا عثمان صاحب تم سے ٹکر لینا سچ میں مشکل کام ہے وہ اس کے سامنے والے کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

مجھے یقین نہیں تھا تم آؤ گے۔۔۔۔

آپ کے دھاگوں سے ہمارے دھاگے بھی جڑے ہیں اگر آپ ڈوب گئے تو سمجھو ہم بھی ڈوب گئے۔۔۔۔۔۔۔۔ مطلب صاف ہے اپنے آپ کو بچانے کے لیے مجھے آپ کو بھی بچانا ہو گا۔۔۔۔

اچھالگا مجھے یہ سن کے کہ تم سمجھدار آدمی ہو ورنہ میں تو سوچ رہا تھا مجھے تم کو سمجھانا پڑے گا۔۔۔۔

وہ اس کے دھمکی پر سر ہلانے لگا۔۔۔۔

عثمان صاحب میں آپ کے رگ رگ سے واقف ہوں میں اچھی طرح جانتا ہوں آپ کس حد تک جا سکتے ہیں۔۔۔۔

ویسے مجھے ابھی بھی یقین نہیں ہو رہا کہ اس چٹکی بھر کے وکیل نے آپ کو جیل تک پہنچا دیا اور وہ بھی دوسری بار۔۔۔۔۔

تم جانتے ہو وہ چٹکی بھر کی لڑکی کون ہے۔۔۔۔۔

میرا کیا تعلق ہے، عثمان کے آنکھوں میں کمینگی صاف ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکی میری نواسی ہے، عثمان کے چار لفظوں نے اسے ساکن کر دیا تھا۔۔۔۔

آپ کا مطلب ہے وہ نغمہ ارسلان کی بیٹی ہے، کچھ دیر بعد وہ بولنے کی لائق ہوا۔۔۔۔

ہاں بالکل کیونکہ میری صرف ایک ہی بیٹی ہے جسے تم اچھی طرح سے جانتے ہو۔۔۔۔۔۔۔

آپ جانتے ہو وہ کہاں رہتی ہے۔۔۔

وہ رہتی تو کراچی میں ہی ہے مگر تم جو سوچ رہے ہو بھول جاؤ۔۔۔۔

عثمان صاحب آپ سوچ بھی نہیں سکتے آپ کی بیٹی اتنے سالوں کے بعد بھی میرے حواسوں پر چھائی ہے وہ جیب سے لیٹر نکال کر سگریٹ جلانے لگا۔۔۔۔

یہ سب تمہیں اس لیے بتایا فرقان تاکہ تمہیں تمہارے سوال کا جواب دے سکوں, وہ چٹکی بھر کی لڑکی اس قابل ہے کہ وہ تمہیں بھی گرا سکے, اس لیے میں تمہیں صاف بتا رہا ہوں, کچھ بھی کرو مجھے یہاں سے نکالو کیونکہ اگر اس کو موقع ملا مزید گڑے مردے نکالنے کی, تو جرائم کے بہت سارے لاشوں پر تمہارے بھی انگلیوں کے نشان سامنے آئیں گے۔۔۔۔۔

آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کو نکالوں, وہ اپنے ایک پاؤں کو ہلا رہا تھا اس کے اندر ہلچل مچی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تمہیں کہہ رہا ہوں کیونکہ اگر وہ دھمکیوں سے ڈرتی تو ابھی تک پیچھے ہٹ گئی ہوتی۔۔۔۔۔

تو آپ اپنی نواسی کو میرے ہاتھوں راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔۔۔۔

وہ میرے ساتھ دشمنی کے لائن پر ابھی کھڑی ہے، مجھے میری جان اور عزت اس لڑکی سے کہی زیادہ عزیز ہے۔۔۔۔

تو کیا کروں مرواد وں کسی کے ہاتھوں۔۔۔۔۔۔

نہیں ایسا کرنے سے تو الزام سیدھا مجھ پر ہی آئے گاں یعنی کہ اس کو اس کے مرنے سے بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔۔

آپ نے کہا وہ دھمکیوں سے ڈرنے والی نہیں ہے، مارنے کے علاوہ مجھے اور کوئی حل نظر نہیں

آرہا۔۔۔۔۔

میرے آدمی اسے فالو کر رہے ہیں، اس کے گھر میں باپ اور نغمہ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔۔۔۔

تواس کی ماں کو اٹھاتے ہیں اور یقین کرو یہ کام میں خود کروں گا، اس کی کمینگی پر تالا عثمان کے گھوریوں سے بھی نہیں لگا۔۔۔۔۔

میری بات مکمل ہونے دو، عثمان اس کے ضد سے کھیل رہا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کا ضد اس کی بیٹی ہے لیکن اگر دوسری طرف دیکھا جائے تو وہ بہت اچھا پولیٹکس گیم بھی کھیل رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تم ایسا کرو خود اس لڑکی کو اٹھالوں فرقان کوئی جواب نہیں دے گیا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ ایک لڑکی ہے، سیدھا اس کی کمزوری کو ٹارگٹ کرتے ہیں مگر فرقان یاد رکھو جو بھی ہو جائے میں اس کے ساتھ کچھ غلط ہوتے ہوئے نہ سنوں۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ بھی کمال کرتے ہیں عثمان صاحب۔۔۔۔۔

انگلیوں میں پکڑے سیگرٹ کو وہ ہتھیلی میں مسلنے لگا مگر ایسا لگا جیسے وہ سگرٹ آگ سے نہیں جل رہا تھا کیونکہ اس کے ایکسپریشن میں ذرہ برابر کی تبدیلی بھی نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔۔

عثمان نے اس کے ہاتھ کو دیکھا شاید وہ بہت کچھ کر جاتا اگر وہ بھی عثمان کے ساتھ پھنسنے کے چکر میں نہیں تھا۔۔۔۔۔

تم کچھ بھی کروں، بس مجھے ثبوت چاہیے کہ وہ کسی طرح سے عدالت میں میں پیش کروں اور مجھے پتہ ہے اس کے لیے اس کا ہونا ضروری ہے۔۔۔۔۔

نغمہ تم سے تو میرے بہت پرانے حساب نکلتے ہیں۔ چلو ایسے نہیں تو ایسے ہی صحیح وہ خود سے دل میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے عثمان جو آپ کہہ رہے ہیں ایسا ہو جائے گا۔ مگر یاد رکھو میرا اربوں پیسہ تمہارے ساتھ پڑا ہے اگر اس کو کچھ ہوا تو پھر مجھ سے بھی کوئی امید مت رکھو۔۔۔۔۔

تم جانتے ہو حالات کیسے بنانے ہیں اور میں جانتا ہوں اسے سنبھالنا کیسے ہے، بہتر ہو گا تم اپنے کام پر فوکس کرو اور میری طرف سے بے فکر ہو جاؤں۔۔۔۔

فرقان اس کو سر ہلانے لگا، دونوں کے سوچو کا مرکز وہی تھی۔۔۔۔۔

اور وہ دونوں کالے شیطان تھے۔۔۔۔۔۔۔

######№######################

ا ہمممم وہ بہت اچھی اور کیوٹ سی لڑکی ہے، گلا کنکھارتے ہوئے وہ سدیس کے پیچھے کھڑی ہو گئی، جو کب سے حنا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

حمائل کئی دفعہ اسے نوٹ کر چکا تھا۔۔۔۔

سدیس اس کو دیکھنے لگا سر ہلاتے ہوئے سمائل چہرے کے ساتھ وہ دوبارہ نیچے دیکھنے لگا، جس کا مطلب تھا کہ میں آپ سے ایگری کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

حنا سامنے آفس ممبرز کے ساتھ باتوں میں مصروف ہنس رہی تھی اور سب اسی کو سن رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ سچ میں معصوم تھی، اس لیے تو اتنے لوگ اس کے ارد گرد بچوں کی طرح بے فکر ہو کر اسی کے ساتھ اس کے بہاؤ میں بہہ جاتے تھے۔۔۔۔

آپ نے کچھ بتایا نہیں۔۔۔۔

سدیس دوبارہ اس کو دیکھنے لگا جیسے کہ ابھی تو اشارہ کر لیا۔۔۔۔

ایسے باتوں میں زبان سے اقرار کرنا پڑتا ہے وہ اس کی بات سمجھ گئی تھی۔۔۔۔

کیا آپ کو لگتا ہے وہ سمجھ جائے گی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ حمائل سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔۔

آپ سمائل کیوں کر رہی ہے میں نے کیا کچھ غلط پوچھا ہے؟؟؟؟؟

بالکل بھی نہیں آپ مجھے سچ میں بالکل سیدھے لگے ہیں، جیسے آپ کی ماما نے کہا تھا۔۔۔۔

میری ممانے مجھے سیدھا کہا تھا وہ بات دہرانے لگا۔۔۔۔

سیدھا مطلب سٹریٹ فارورڈ وہ اس کی بات سمجھ گئی تھی۔۔۔۔۔

اووووا چھا مجھے لگا آپ کسی اور سینس میں کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔

آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا؟؟؟؟؟

آپ کے دماغ میں یہ سوال کیوں آیا؟؟؟؟ سوال پہ سوال کرنا تو اس کی پیورٹ خوبی تھی۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے اس میں بہت بچپنا ہے ابھی، وہ میری بات کو نہیں سمجھے گی، سدیس جو فیل کر رہا تھا وہ شیئر کرنے لگا۔۔۔۔

آپ کو اس کی اسی بچپنے سے کوئی پرابلم ہے، آئی مین اٹ از جسٹ این آئی اٹر یکشن۔۔۔؟؟؟؟

اگر میں سچ کہوں تو میں نے بہت ساری خوبصورت لڑکیاں دیکھی ہیں، اس کا یہ فنی نیچر مجھے بھی دور کہیں معصومیت کے وادیوں میں لے کر چلا جاتا ہے، بات کرتے ہوئے اس کی آنکھیں چمک رہی تھی کیونکہ اس میں سچائی کی رمک تھی۔۔۔۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حنا اتنے کم عرصے میں ہم سب سے بہت لنک ہو چکی ہے، مجھے بھی اپنا آپ ہلکا محسوس ہوتا ہے جب اس سے بات کر لیتی ہو۔۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ سے وہ زندگی سے بھرپور ہے، میری بھی دل سے خواہش ہے اسے اس کا شہزادہ ملے، ویسے مجھے لگتا ہے وہ مسٹر ہینڈسم آپ بن سکتے ہے، ں سدیس اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

آپ بھی ذرا ٹرائی کریں ویسے بھی ایسے دیکھنے سے تو کچھ نہیں ہوتا، وہ مان جائے گی۔۔۔۔۔

وہ ایک قابل لائر ہے یہ سو یٹنس اس کے نیچر میں ہے، اصل میں اچھی بھلی سمجھدار لڑکی ہے۔۔۔۔

آپ شور ہے نا پہلی بار میں کسی کو پرپوز کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

حمائل اس کی بات پر پھر ہنسنے لگی۔۔۔۔

ایڈوکیٹ حمائل صاحبہ ہر کوئی تو آپ کے کرمنلز کی طرح ٹیڑھے نہیں ہوتے، اس لیے میرا مذاق اڑانا بند کرے۔۔۔۔

ویسے یہ ٹھیک کہا آپ نے، آپس کی بات ہے وہ تھوڑے کم نہیں پورے کے پورے ٹیڑھے ہیں۔۔۔

آپ ابھی خیال رکھا کریں وہ اس کو ایڈوائس دے رہا تھا آپ کا کیس بہت سیریس سٹیج میں چل رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تم دونوں یہاں پر کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

کچھ خاص نہیں آنٹی ہم بس آرہے ہیں۔۔۔۔

بس کریں اس سے خاص کیا ہو گا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے کس بارے میں بات کر رہے ہیں آپ لوگ، نغمہ دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔۔۔

مما آپ چھوڑیں ابھی کچھ نہیں ہوا کچھ بن جائے تو آپ کو بتادوں گی۔۔۔۔۔

کیا پہیلیاں بجوا رہی ہو اصل بات بتادو۔۔۔۔

آپ کو کچھ کام تھا۔۔۔۔

ہاں وہ میں تمہارے بابا کو دیکھ رہی تھی تم لوگوں کو دیکھ لیا تو ادھر آگئی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے، آپ مجھے بتائیں کیا کام تھا میں کر لوں گی۔۔۔۔۔

سامنے سے شیراز صاحب ان کی طرف آرہا تھا۔۔۔۔ چلو بابا بھی آگئے۔۔۔۔

بابا ماما کو آپ سے کچھ کام ہے۔۔۔۔۔

ہاں بولو کیا کام ہے۔۔۔۔

وہ میں سوچ رہی تھی ویسے بھی گیٹ ٹوگیدر تو رکھا ہے، آریان کو بھی بلا لیتے ہیں، وہ مجھے یاد آرہا تھا۔۔۔۔

کیا بات ہے بیگم صاحبہ آپ تو ہمیں بھول ہی گئی ہے۔۔۔۔

ممایہ کیا بات ہوئی آپ کسی کو بھی بلالیں گے، دو دن ہوئے آپ سے ملے اور آپ کو یاد آرہا ہے۔۔۔۔۔اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا، اس کے ماں باپ دونوں اس کھڑوس کہ حمایتی بن گئے تھے۔۔۔۔

تم ایسے بات کیوں کر رہی ہوں، بھتیجا ہے میرا اتنے سالوں بعد تو ملا ہے۔۔۔۔

ماما یہی تو میں کہہ رہی ہوں، بابا سمجھائیں انہیں وہ ہاتھ سے اس کو اشارہ کرنے لگی۔۔۔

نغمہ تم بتاؤ بلانا چاہتی ہو۔۔۔

بابا، حمائل اسے کرنے دو۔۔۔۔۔جو کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ اس کے بھائی کا بیٹا ہے، ہم ان کو منع تو نہیں کر سکتے۔۔۔

وہ کوئی جواب نہیں دے پائی تھی،۔ورنہ اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا، اسکا ذکر کر کے سارا موڈ خراب کر دیا تھا۔۔۔۔

آپ کال کریں گے یا میں کروں نغمہ شیراز سے کہنے لگی۔۔۔۔

میں کر لوں گا پھر تمہیں بتاتا ہوں۔۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے جلدی کریں یہاں پر ڈنر شروع ہونے والا ہے،اس کی بیوی سے صبر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

کر رہی ہوں بابا،اس کے نمبر پر کال جا رہی تھی کچھ دیر بعد فون اٹھا دی گئی۔۔۔

تھینک یو انکل آپ کو ویٹ کرنا پڑا اسکی آواز آنے لگی، میں تھوڑا بزی تھا اسلئے آپکو ویٹ کرنا پڑا۔۔۔۔۔۔

آپ نے تو پہلے ہی بتایا آپ بزی ہو، مجھے لگتا ہے میرے کال کا کوئی فائدہ نہیں ہونے والا۔۔۔

آپ کو کچھ کہنا تھا آپ کہیے میں سن رہا ہوں۔۔۔

وہ ایکچولی نغمہ چاہ رہی تھی کہ ڈنر پر آجاؤ، یہاں پر ہم نے ایک چھوٹا سا گیٹ ٹوگیدر رکھا

ہے۔۔۔۔۔

کیا پاگل ہے یہ لوگ کون اس لڑکی کو سمجھائے گا؟؟؟؟؟ یہاں پر اس کی سکیورٹی کے لیے میں ہلکان ہو رہا ہوں اور یہ لوگ ہے کہ پارٹیاں کر رہے ہیں؟؟؟؟؟

آپ کیا کہہ رہے ہیں آریان آ سکتے ہو۔۔۔۔

ائی ایم سو سوری انکل، میں ضرور آجاتا پر میں اؤٹ اف سٹی ہوں, آپ انٹی کو میری طرف سے سوری کر لیجئے گا۔۔۔۔

یہ لو تم خود کر لو میرے ساتھ ہی کھڑی ہے، شیراز نغمہ کو فون تھمانے لگا

۔۔۔۔۔

السلام علیکم انٹی۔۔۔

وعلیکم السلام کیسے ہو بیٹا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ بتائیں۔۔۔۔

میں بھی بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔

انکل نے بتایا آپ مجھے ڈنر پر انوائٹ کرنا چاہتی ہے ش میں اؤٹ اف سٹی ہوں ورنہ میں ضرور آجاتا۔۔۔ کوئی بات نہیں آریان تم پر کبھی آجانا۔۔۔۔۔۔۔

تھینک یو آنٹی بس کچھ دنوں میں چکر لگاتا ہوں، اوکے بیٹا میں ویٹ کروں گی۔۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا۔۔۔

آپ بھی خیال رکھیں، مجھے تو یقین نہیں ہو رہا اتنی چیل لیڈی میری فیملی کی ہے

فون کو ڈسکنیکٹ کر کے وہ سوچتے ہوئے دل میں کہہ رہا تھا، نغمہ بہت سوبر اور سافٹ خاتون تھی اس سے تو ہضم نہیں ہو رہا تھا کہ یہ عثمان کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔

##

ہیلو۔۔۔۔جی بھائی۔۔۔ تم لوگ کہاں پر پہنچ گئے ہو۔۔۔۔

ہم اس کے آفس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے

ہیں۔۔۔۔۔

فارم ہاؤس پر لے کر جاؤ اسے میں بھی کچھ دیر میں پہنچ رہا ہوں۔۔۔۔

بھائی اس وقت اس کی چھٹی ہوتی ہے، ہم نے اس کے گاڑی میں اپنا بندہ چھپایا ہے

آپ نے جیسا کہا ہے ویسا ہی ہو گا۔۔۔۔

ایسا ہی ہونا چاہیے ورنہ تم مجھے جانتے ہو۔۔۔۔۔

جی بھائی کچھ بھی غلط نہیں ہو گا، آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔۔

فرقان کال کو اپنی طرف سے بند کرنے لگا اس کے کہنے پر بہت سارے اس کے غنڈے آج حمائل کو کیڈ نیپ کرنے کے لیے آئے تھے، اس کے گاڑی میں ایک آدمی چھپا ہوا تھا۔۔۔۔

تقریباً عام روٹین کے مطابق ساڑھے پانچ، چھ بجے تک وہ چیمبر سے نکل جاتی تھی، یہ سب معلومات ان لوگوں کو عثمان نے دیا تھا، اس کے بندوں نے اسے فالو کر دیا تھا۔۔۔۔

چیمبر سے ایک لڑکی باہر نکل گئی تھی، وہ بیگ میں مصروف کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔

اس شخص کی میسج ٹون بج گئی تھی، اسکے علاوہ فاصلے پر ایک ایک بندہ جو انجانوں کی طرح کھڑا شکار کو تاک رہا تھا ہر ایک کے موبائل پر میسج ٹون بج گئی تھی، جس کا مطلب تھا کہ اس کا ٹارگٹ سامنے آ رہا ہے، وہ لوگ جس کسی مصنوعی کام میں بھی مصروف نظر آ رہے تھے اپنی اپنی جگہ سے اٹھنے لگے۔۔۔۔۔

وہ لڑکی جا کر اسی گاڑی میں بیٹھ گئی، جلدی سے گاڑی سٹارٹ کر کے وہ اپنے راستے پر روانہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کے پیچھے ایک جیپ میں بہت سارے لوگ آ رہے تھے، جیپ کے شیشے بالکل رات کی طرح سیاہ

تھے۔۔۔۔۔

ایک مناسب فاصلے پر وہ لوگ پہلے والے گاڑی کا پیچھا کر رہے تھے مسلسل 15 منٹ وہ ایک کانسٹنٹ سپیڈ سے ایسے آ رہے تھے کہ نہ ان سے گاڑی کہیں گم ہوئی اور نہ ہی گاڑی میں بیٹھی لڑکی نے اسے دیکھ لیا، اس سے ان لوگوں کی ہوشیاری کا پتہ چل رہا تھا حالانکہ آج کافی رش بھی تھا۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکی جس گاڑی میں بیٹھی تھی ایک سائیڈ راستے سے ٹرن لینے لگی، چونکہ یہ ایریا ایک وی آئی پی ایریا سے تھوڑے فاصلے پر تھا اس لیے یہاں پر زیادہ لوکل رش نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکی بھی گاڑی آرام سے چلا رہی تھی اس کو ذرا برابر شک بھی نہیں ہوا تھا کہ گاڑی میں اس کے علاوہ کوئی اور بھی ہے، لیکن ابھی اسے لگا تھا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ پرنٹ مرر سے پیچھے دیکھنے لگی، ایک آدمی پیچھے والے سیٹ پر بیٹھا ہاتھ میں پسٹل پکڑا ہوا تھا، وہ اپنے شک کو یقین میں بدلنے کے لیے پیچھے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

خبردار اگر کوئی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔۔ تم میری گاڑی میں کیا کر رہے ہو وہ لڑکی گھبرائے لہجے میں کہنے لگی۔۔۔۔۔

سوال کرنا بند کرو۔ اور جتنا کہا ہے وہ کرو، سیدھا چلتی رہو گن اس کی کنپٹی پر پڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی سانسیں آہستہ ہو رہی تھی اس کے چہرے پر ڈر کے آثار بھی واضح ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔

تم مجھے کس راستے لے کر جا رہے ہو، وہ پھر سے سوال کرنے لگی یہاں سے الٹا ہاتھ لو۔۔۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے وہ لڑکی پھر سے اپنی بات دہرا گئی کیونکہ وہ راستہ بالکل سنسان جگہ پر جا رہی تھی۔۔۔۔

زیادہ میرا دماغ خراب مت کرو ورنہ اس گن میں جتنی گولیاں ہے وہ تمہارے سر میں اتار لوں گا پھر مل جائے گی تمہیں اپنا جواب۔۔۔۔

وہ اپنے گن سے اس پر دباؤ بڑھانے لگا۔۔۔۔

اس آدمی کے منہ سے سگریٹ کی بدبو آ رہی تھی،۔اس کے سیاہ ہونٹ اس بات کی گواہی دے رہی تھی کہ وہ ایک ریگولر سموکر ہے۔۔۔۔

جس راستے پر گاڑی چل رہی تھی وہ حد سے زیادہ سنسان تھی، کسی انسان کا پتہ بھی معلوم نہیں ہو رہا تھا، وہ پہلے کبھی بھی یہاں پر نہیں آئی تھی، اس کی آنکھوں میں پہلی بار خوف نے ایسا قیام کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

دو تین بار تو اس کا کنٹرول گاڑی پر بے قابو ہو گیا تھا اور بس پھر کچھ ہی لمحوں میں کہیں سے ایک اور گاڑی سامنے سے نکل آئی۔۔۔۔

روک لو گاڑی۔۔۔۔اندر بیٹھے ہوئے آدمی نے اس کو آرڈر دیا۔۔۔۔۔وہ رکتے دھڑکن کے ساتھ گاڑی بھی روک گئی تھی۔۔۔۔

وہ آدمی گاڑی سے اترنے لگا اس کے سائیڈ کا دروازہ کھولیں وہ پسٹل تانے اسے باہر نکال لایا۔۔۔۔۔

سامنے والے گاڑی سے دو آدمی نکل گئے تھے، دونوں اگے بڑھ کر اس لڑکی کو پکڑنے لگے۔۔۔۔

کون ہو تم لوگ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو، چھوڑو مجھے اس کا چہرہ بھی سیاہ کپڑے سے ان دو آدمیوں نے چھپا دیا، بغیر کچھ بھی منہ سے کہے انہوں نے اس پہلے والے آدمی کو اشارہ کیا۔۔۔وہ سر ہلا کے اسی کے گاڑی میں بیٹھ کے اس کو روانہ کر گیا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی بار بار خود کو چھڑانے کے لیے اپنے ہاتھوں کو ہلا رہی تھی، جس کو انہوں نے پیچھے باندھ دیے تھے زبردستی اس کو بازو سے پکڑ کر وہ اسی جیپ میں اس کو بٹھانے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

کام ہو گیا بھائی۔۔۔۔

.... ٹھیک ہے تم لوگ نظر رکھو میں پہنچ رہا ہوں

ایک وسیع سٹور نما کمرے کے درمیان میں ایک چیئر پر ایک لڑکی پیچھے سے اس کے ہاتھ باندھے، بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

کمرے کے اندر بھی تین لوگ کھڑے تھے، ہاتھوں میں گن پکڑے ایک سگرٹ پی رہا تھا اور باہر بھی دو آدمی کھڑے تھے۔۔۔۔

ایک آدمی باہر سے آگیا، وہ اس لڑکی کے قریب جا کر اس کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر پسینے کے بوندے چمک رہی تھی، اس کا وائٹ یونیفارم کیچڑ اور مٹی میں گندہ ہو گیا تھا، ایسا لگ رہا تھا کہ وہ یہاں تک پہنچنے سے پہلے کافی مزاحمت کر چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکی ابھی بھی بغیر کسی حرکت کے بے جان پڑی تھی، اس کا سر ایک طرف لٹک رہا تھا۔۔۔۔

وہ آدمی واپس جا کر اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں باہر سے کسی گاڑی کے بریک لگانے کی آواز آئی، رات کی خاموشی اور اس جگہ کے سنسانی کی وجہ سے ٹائرز کی چرچراہٹ کانوں کے پردوں تک پہنچ رہے تھے۔۔۔

اسی گاڑی سے ایک لمبا دیو کی طرح انسان نکلنے لگا، تاریکی میں وہ ایک سائے کی طرح نظر آگیا۔۔۔ باری باری قدموں سے وہ کسی کنڈر نما جگہ میں داخل ہوا، اسی کنڈر نما جگہ میں اندر ایک الگ سماں تھا۔۔۔۔ بیسمنٹ میں کچھ قدم آگے جاکر ایک چھوٹا سا دروازہ نظر آگیا، وہاں پر کھڑے دو گارڈز نے اس آدمی کو آتے ہوئے دیکھ کر اس کے لیے دروازہ کھول دیا۔۔۔۔

وہ اندر جاکر اسٹور نما کمرے میں اسی لڑکی کے طرف قدم اٹھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ شخص اس لڑکی کو دیکھ کر کمینگی سے مسکرانے لگا۔۔۔۔۔

وہاں پر ایک آدمی کو اشارہ کرنے لگا اس نے سر ہلا کے وہاں پر سائیڈ سے پانی کا جگ اٹھایا اور سارا پانی اس لڑکی کے چہرے پر انڈیل دیا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی ہوش میں آگئی تھی اس نے ارد گرد دیکھا، وہ کسی انجان جگہ میں تھی، اس کو یاد آیا تھا۔ وہ تو کڈنیپ ہو گئی تھی۔۔۔۔

کون ہو تم لوگ ؟؟؟؟؟ کیوں لائے ہو ؟؟؟؟ وہ خود کو چھڑانے کے لیے
ہاتھوں کو کھینچ رہی تھی جو پیچھے رسی سے بندے ہوئے تھے۔۔۔۔
یہ تو پہلے سوچنا چاہیے تھا کہ تم کس کے ساتھ پنگا لے رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔
میں نے کیا بگاڑا ہے تم لوگوں کا۔۔۔۔۔۔
مطلب تمہیں نہیں پتا۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟
.... مجھے کچھ علم نہیں ہے
خیر کوئی بات نہیں مرنے والا ہر کوئی خود کو بے گناہ مانتا ہے، چاہے وہ شیطان ہی
کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔۔
میرا یقین کریں میں کچھ نہیں جانتی میں نے کچھ نہیں کیا مجھے چھوڑیں۔۔۔۔۔
تم جیسے دو ٹکے کی لڑکیاں دو جماعتیں کیا پڑھ لیتی ہو کہ سانپوں کے گھونسلوں
میں ہاتھ ڈالنا شروع کرتے ہو، اب سانپ کو چھیڑو گی تو وہ تو
ڈسے گا, اور زہر بھی رگوں میں پھیلے گا۔۔۔۔۔
ویسے بھی نغمہ تم سے تو میرے پرانے حساب نکلتے ہیں اب تمہاری دھوکے کی سزا
تمہاری بیٹی کاٹے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کس کی بات کر رہے ہیں میں کسی نغمہ کو نہیں جانتی اور میری ماں کا نام نغمہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

آپ لوگ مجھے غلطی میں اٹھالائے ہیں۔۔۔۔۔

فرقان اس کے چہرے کو اوپر کرنے لگا۔۔۔۔۔

وہ تو حمائل نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

ڈیم لائٹ میں اس کا چہرہ پوری طرح سے نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تم کون ہو فرقان دھاڑتے اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔۔

میں حنا ہوں اور میری ماں کا نام زرمین ضیاء ہے نغمہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

اووو حرام زادوں یہ تم لوگ کس کو اٹھا کر لائے ہو جھٹکے سے اس کے بالوں کو چھوڑ کر اپنے آدمیوں پر دھاڑا تھا، اسکا تو سارا پلین چھوپٹ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

بھائی آپ نے جیسا کہا تھا ہم نے ویسا ہی کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

نمک حرام ءالو کے پٹے، یہ وہ لڑکی نہیں ہے۔۔۔۔۔ بھائی آپ نے جس گاڑی کا نمبر اور لڑکی کا حلیہ بتایا تھا ہم نے ویسے ہی کیا ہے۔۔۔۔۔

اب خود دیکھیں آپ نے وکیل کا کہا تھا، تو دیکھیں اس کے کپڑوں کو اور جس گاڑی کا نمبر ہمارے پاس آپ نے بھیجا تھا، وہ تو ہمارے قبضے میں ہے۔۔۔۔

وہ گاڑی میری نہیں ہے حنا ان دونوں کے درمیان نکاہت بھرے آواز میں کہنے لگی۔۔۔۔۔

وہ گاڑی کس کی ہے فرقان اس کی طرف گھومنے لگا۔۔۔۔۔۔

وہ تو ایڈوکیٹ کی ہے، آج میرا ڈرائیور نہیں آیا تھا تو میں اس کے گاڑی میں گھر جا رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا نام ہے اس کا۔۔۔۔۔

اسکا اس کا نام ح حمائل ماہ رخ ہے وہ لڑکھڑا رہی تھی، وہ اس کی بات سن کے وہ پوری طرح سے سیدھا ہو گیا۔۔۔۔

ایڈوکیٹ تمہاری تو قسمت اچھی نکلی لیکن خیر ہے تم نے جو کیا ہے اس کی سزا ملے گی۔۔۔۔

ابھی تو مجھے چھوڑیں، میں وہ نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔

اس کے آنکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہوئے، پلیز مجھے گھر جانا ہے میں نے آپ لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑا، فرقان اس کو دیکھنے لگا، اس کے دماغ میں کچھ کلک ہو گیا۔۔۔۔

کیا نام لیا تھا تم نے اپنی ماں کا۔۔۔۔۔۔

زرمین ضیاء، اس کے لب کپکپاتے ہوئے ہلنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

زرمین ضیاء فرقان اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کے دوبارہ وہی نام دہراتے ہوئے زور سے قہقہ لگانے لگا وہ زور زور سے آوازیں نکال رہا تھا وہاں ککے در و دیوار اسکے قہقہوں سے ہلنے لگے تھے۔۔۔۔۔

حنا کے آنسو بہہ رہے تھے، باہر کے اندھیرے اور اپنے ارد گرد جانوروں جیسے آدمیوں کو دیکھ کر وہ دل سے خوف زدہ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا یہ اتفاق بھی ہو سکتا ہے، وہ اس کے سامنے ایک چیئر کو گھسیٹتے ہوئے بیٹھنے لگا۔۔۔۔

وہ ناسمجھی سے اسے گیلی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا تم اپنی ماں کے بارے میں جانتی ہو؟؟؟؟؟اس کا یہ سوال حنا کے لیے بالکل غیر متوقع تھا....

ہاں میں جانتی ہوں وہ میری ماں ہے۔۔۔۔۔۔

تو پھر تم مجھے بھی جانتی ہو گی، وہ کوئی جواب نہیں دے پائی۔۔۔۔

بولو تم سے پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

اس بات کا کیا تعلق ہے میری ماں کے جاننے سے وہ کمزور آواز میں اپنی ماں کی دفاع کر رہی تھی۔۔۔۔۔

تعلق تو ہے، تم جانتی ہو، میں تمہاری ماں کا پہلا شوہر تھا، زرمین ضیا میری بیوی تھی وہ ایسے کہنے لگا جیسے یہ کوئی عام بات ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب جھوٹ بول رہے ہیں، اس کے چہرے سے کہیں سے بھی ایسا نہیں لگ رہا تھا

۔۔۔۔

تم جو بھی سمجھو، لیکن اگر یہاں سے زندہ سلامت چلی گئی تو پھر اس سے پوچھ لینا کہ فرقان کون تھا، وہ میرے بارے میں بہت اچھے سے سب کچھ بتا دے گی۔۔۔۔۔

اس کے آنسو اتنے گہرے اور دھندلے انکشافات پر بند ہو گئے تھے، اس کا دماغ اپنے ارد گرد کے خوف کے علاوہ بھی کچھ مخصوص کر رہا تھا۔۔۔۔

میں نہیں جانتی آپ سچ کہہ رہے ہیں یا جھوٹ ں

پر مجھے اپنی ماں پر بھروسہ ہے، کوئی بھی عورت آپ جیسے انسان کو اپنے شریک حیات کے طور پر قبول نہیں کر سکتی اور میری ماں کو تو آپ بالکل بھی ڈیزرو نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔

خیر میرا ویسے بھی کوئی دل کا رشتہ نہیں تھا لیکن تم اچھا بولتی ہو، اس لیے ابھی تم ایسا کرو اپنی ایڈوکیٹ کو کال کر لوں اگر تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں چھوڑوں۔۔۔۔۔۔

میں ایسا نہیں کروں گی وہ سر نا میں ہلاتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

اپنے ارد گرد دیکھو، تمہیں اپنے لیے ڈر نہیں لگ رہا۔ اگر تم مزید یہاں پر رکی تو میں نہیں جانتا یہ لوگ تمہارے ساتھ کیا کر سکتے ہیں، باقی تم خود سمجھدار ہو حنا ڈرنا نہیں چاہتی تھی مگر وہاں کا ماحول اور اس کی دھمکیاں اس کی اعصاب پر سوار ہو رہے تھے۔۔۔۔

وہ جو کہہ رہا تھا اگر خدانخواستہ وہ یہ لوگ کر لیں تو پھر کیا ہو گا، یہ سوچ بھی وہ دماغ میں لانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ لبوں پر زبان پھیرنے لگی، اس نے اپنے ارد گرد دیکھا اور سامنے بیٹھے ہوئے شخص کو بھی، اس کے آنکھوں سے شیطانیت ٹپک رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ہاتھ کھولو اس کے اور موبائل بھی دو۔۔۔۔۔۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی آج حمائل کو مشکل میں ڈال رہی تھی، آج اس کا دل رو رہا تھا، ایک آدمی نے اسکے ہاتھ میں موبائل دیا تھا، اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے، وہ نمبر ڈائل کرنے لگی دو تین گھنٹے کے بعد فون اٹھائی گئی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ حمائل کی طرف سے آواز آنے لگی وہ کچھ نہیں بول پائی۔۔۔۔

ہیلو کون بول رہا ہے حمائل دوبارہ سے آواز دینے لگی۔۔۔۔۔۔۔

حنا نے سامنے دیکھا، فرقان اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ایڈوکیٹ۔۔۔۔۔ وہ کپکپاتے ہوئے اسے پکارنے لگی اس کے آنکھوں سے آنسو کا ایک بھاڑ نکلنے لگا۔۔۔۔

حنا تم کہاں ہو میں نے آپ کو کتنے کالز کر دیے ہیں آپ کے گھر سے آپ کے بابا کے بھی کالز آئے ہیں۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ یہ لوگ مجھے کڈنیپ کر گئے ہیں وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔

واٹ۔۔۔حمائل کو لگا اس نے کچھ غلط سنا۔۔۔۔

تم میرے ساتھ بات کیسے کر رہی ہو موبائل سپیکر پر تھا، ساری باتیں فرقان سن رہا تھا وہ موبائل کو اپنے طرف گھمانے لگا۔۔۔۔

اگر تم چاہتی ہو کہ ہم کچھ نہ کہے اس لڑکی کو، تو ایک گھنٹے کے اندر اندر اس جگہ پہنچو۔۔۔۔۔

ہم تمہیں ایڈریس بھیج رہے ہیں۔۔۔۔۔

اس کو تو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا، کہ کیا کریں۔۔۔تم لوگ کون ہو؟؟؟؟؟اور یہ سب کیوں کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟؟؟

تم جتنی جلدی یہاں پر پہنچ جاؤ گی، اتنا اس لڑکی کے لیے اچھا ہو گا وہ کیا ہے نہ یہاں پر بالکل اندھیرا ہے بالکل سنسان جگہ یہاں پر یہ معصوم سی لڑکی اگر اس کو کچھ ہوا تو کیا ہو گا تم خود تھوڑا احساس کرو۔۔۔۔

خبر دار اگر اسے کچھ ہوا میں پہنچ رہی ہوں لیکن میرے آنے تک اگر حنا کا بال بھی پھیکا ہوا تو تم لوگ جانتے نہیں ہو مجھے۔۔۔۔۔۔

تمہارے ڈائیلاگ مجھے پسند آئے لیکن تم دھمکی دینے کی حالت میں نہیں ہو، جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔۔۔

میں کیسے یقین کروں کہ تم لوگ اس لڑکی کے ساتھ کچھ نہیں کروں گے۔۔۔۔۔۔

یہ میری طرف سے گارنٹی ہے لیکن اگر تم نے ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تو اس کی بربادی کی ذمہ دار تم ہو گی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں آرہی ہوں۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ آپ نہیں آئے میرے لیے، وہ روتے ہوئے کہنے لگی حمائل نے اس کی آواز سنی تھی، وہ رو رہی تھی، آج وہ ہنستا ہوا چہرہ رو رہا تھا، اسے لگا اس کے دل پر کسی نے پہاڑ رکھ دیا۔۔۔۔۔

فرقان موبائل ڈسکنیکٹ کرنے لگا وہ حنا کو انگاری آنکھوں سے دیکھ رہا تھا، جس نے حمائل کو آنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

##

یااللہ میں کیا کروں، کون ہے یہ لوگ، کیسے ڈیل کروان سے، وہ ٹیرس سے نیچے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔شیراز لان میں بیٹھا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا، اس کی موبائل ایک بار پھر سے بج گئی۔۔۔۔۔۔

حنا کا باپ اسے پھر کال کرنے لگا تھا، شام کے آٹھ بج گئے تھے اور ان کی بیٹی ابھی تک گھر نہیں پہنچی تھی۔۔۔۔

وہ کال پک کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

بیٹا ابھی تک حنا گھر نہیں پہنچی اس کے باپ نے ایک بار پھر کال کر کے پوچھ لیا، آپ نے کہا تھا وہ جلدی پہنچ جائے گی ش ہم اس کے لیے پریشان ہو رہے ہیں اور ابھی تو بہت لیٹ بھی ہو گیا ہے۔۔۔۔

انکل وہ اصل میں میرے ٹیم ممبرز نے لیٹ نائٹ پارٹی رکھا ہے، وہ ابھی باقی کو لیگز کے ساتھ اسی کی تیاریوں میں لگی ہے ہو سکتا ہے لیٹ ہو جائے اس لیے

میں نے اسے کہا, وہ ہمارے گھر پر رک جائیں, میں انشاءاللہ صبح اس کو خود ڈراپ کرلوں گی۔۔۔۔۔۔۔

اوکے بیٹی اپنا خیال رکھو, ہم بس تھوڑا پریشان ہو رہے تھے لیکن ابھی بالکل بے فکر ہے آپ تو جانتی ہے، وہ تھوڑی سی بے وقوف ہے۔۔۔۔

تھینک یو انکل، آپ بے فکر ہو جائیں مجھے ابھی وہ لوگ بلا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اللہ کے امان میں رہو وہ جلدی سے فون بند کر کے بیڈ پر پھینک گئی تھی جھوٹ بول کر اس کے سر پر مزید بوجھ بڑھ گیا تھا۔۔۔

حنا تم کہاں ہو۔۔۔۔۔

کیسے نکالوں تمہیں، وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں پکڑنے لگی، اس نے ابھی چینج بھی نہیں کیا تھا، صرف اپنا اوپر والا بلیک کوٹ وہ نکال گئی تھی۔۔۔۔ وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں وہ بے چینی کی ایک زندہ مثال لگ رہی تھی۔۔۔۔

اس کے دماغ میں کچھ کلک ہو گیا تھا مگر کیا وہ کام کر لیتا یا نہیں؟؟؟؟

اس وقت وہ تنکے کا سہارا ڈھونڈ رہی تھی اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور اسی نمبر کو کالز ہسٹری میں دیکھ لیا۔۔۔۔

وہ تیزی سے کسی دوسرے شخص کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔۔۔۔

کال نہیں اٹھائی جارہی تھی۔۔۔۔

اس نے کال کاٹ کر پھر سے کر لیا۔۔۔۔۔۔۔

پلیز کال اٹھاؤ وہ خود سے کہنے لگی لیکین اس بار بھی نو رسپانس۔۔۔۔۔

تیسری بار کال کرنے پر کال موصول ہو گئی تھی۔۔۔۔

ہیلو سدیس آپ کہاں ہے، کتنے کالز کر لئے میں نے۔۔۔

حمائل آپ وہ اپنے موبائل سکرین کو پھر سے دیکھنے لگا وہ مصروف تھا اس لیے بغیر دیکھے کال اٹھا گیا تھا۔۔۔۔۔

ہاں میں ہوں آپ بتادو مجھے، کہاں ہو، آپ کی ارجنٹلی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خیریت تو ہے، پہلے آپ بتائیں وہ اپنا فوکس اسی کی طرف کرنے لگا۔۔۔۔۔

مجھے ارجنٹلی ایک نمبر کا ڈیٹا چاہیے، کون ہے؟؟؟ کہاں رہتا ہے؟؟؟؟ کیا کرتا ہے؟؟؟؟؟ پلیز سدیس مجھے بہت ارجنٹلی یہ سب معلوم کرنا ہے کیا یہ پوسیبل ہے۔۔۔۔

آپ مجھے بتائیں کس لیے چاہیے، میرا مطلب ہے شاید میں کچھ زیادہ مدد کر سکوں۔۔۔۔۔

اتنا ٹائم نہیں ہے میرے پاس، صرف 20 منٹس ہیں، آپ تو سافٹ ویئر انجینیئر ہیں، آپ بتادیں، کیا یہ پوسیبل ہے اور آپ کر سکتے ہیں۔۔۔۔

اچھا آپ ریلیکس کریں مجھے نمبر فارورڈ کریں میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔

میرے پاس صرف 20 منٹس ہے میں پھر سے بتا رہی ہوں, بس یہ سمجھیں یہ کچھ لمحے کسی کی زندگی کی ضرورت ہے اور میں آپ پر اس کے لیے بھروسہ کر رہی ہوں، مجھے ناامید مت کریں۔۔۔۔۔

حمائل میں اپنی پوری کوشش کروں گا اس کی تو ساری امیدیں ابھی اسی سے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ وہی نمبر اس کو سینڈ کرنے لگی ان لوگوں نے جو ایڈریس سینڈ کیا تھا, وہ یہاں سے 40 منٹ کے فاصلے پر تھا لیکن گوگل میپ کے مطابق وہ جگہ حد سے زیادہ شانت اور سنسان علاقہ تھا، اس کے ارد گرد کوئی بھی گھر یا کوئی اور آبادی نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ ڈرا سے پین کلر کی ایک ٹیبلٹ نکال گئی ان میں سے ایک گولی کھا کر وہ بیڈ پر گرنے لگی۔۔۔۔

یااللہ میری مدد کریں میں تو کسی کو بتا بھی نہیں سکتی۔۔۔۔۔۔

گھڑی کی سوئی جتنا ٹک ٹک کر رہی تھی اس کے غلط اور نیگٹو تھینکنگ کا لیول بھی بڑھ رہا تھا، آج بھاگ رہا تھا جیسے کسی نے اسکے پیچھے ڈنڈا لیا ہوا اسکا ٹائم تقریباً ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔

نونج گئے تھے، سدیس کے طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا تھا، وہ خود اس کو کال کرنے لگی دو تین بیلز پر فون اٹھائی گئی تھی۔۔۔۔

سدیس کیا ہوا کچھ پتہ چلا کیا۔۔۔۔۔؟؟؟؟

میں آپ کو فون کر رہا تھا۔۔۔۔

ہاں بتاؤ میں سن رہی ہوں، یہ نمبر شکیل نامی آدمی کا ہے اور اس پر بہت سارے پولیس کیس بھی دائر ہوئے ہیں لیکن ہر بار اس کو فرقان نامی شخص بچا لیتا ہے، فیس بک پر بھی اس کی کئی تصویریں فرقان کے ساتھ سامنے آئی ہیں کیونکہ یہ اس کا خاص بندہ ہے۔۔۔۔

فرقان اسلام آباد کا ایک جانا مانا نام ہے، بہت سارے الیگل کیسز اس کے خلاف چل رہے تھے مگر اپنے کسی اور بندے کو سامنے کر کے ابھی تک یہ معصوم اور کھلا گھوم رہا ہے۔۔۔۔

میں نے باقی ساری ڈیٹیلز آپ کو ای میل کر دیے ہیں جتنا پوسیبل ہو سکتا تھا میں نے سارا ڈیٹا نکالا ہے آپ اور خود دیکھ لیں لیکن ایک اور بات جو کہ بہت امپورٹنٹ ہے، آج کل بہت زیادہ یہ عثمان ارسلان کے ساتھ اس کے کانفرنسز اور ٹویٹس میں دیکھا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں آپ کو بعد میں کال کرتی ہوں وہ اوپر نوٹیفکیشنز چیک کرنے لگی۔۔۔۔ سدیس نے ای میل کر دیا تھا، وہ جلدی جلدی ایک ایک چیز پڑھنے لگی تھی

۔۔۔۔

اگر یہ اتنا پاور فل ہے تو خود کیوں پولیٹکس کو جوائن نہیں کرتا اس کا تو ایک ہی مطلب نکلتا ہے یعنی کہ یہ ایک کنگ میکر ہے۔۔۔۔۔

اس نے جتنے بھی گناہ کر لیے ہیں کوئی بھی اللیگل کیس اس کے خلاف نہیں ہے، جو تھے وہ ماضی میں دفن ہو گئے ہیں اور جتنے رہتے تھے وہ اس نے سچ جھوٹ کر کے ختم کر دیے دیے ہیں۔۔۔۔۔۔

اسکا مطلب ابھی یہ شخص عثمان کو کنگ بنانے کے چکروں میں ہے اور اس کے لیے اس نے حنا کو ہائی جیک بنالیا ہے۔۔۔۔۔

مگر اس سب کے بدلے اسے کیا ملے گا؟؟؟؟؟

اتنا تو مجھے بھی یقین ہے کہ یہ ضرور کچھ لین دین کر رہا ہو گا۔۔۔۔۔

اس نے وال کلاک کو دیکھا نو بجے کے اوپر 15 منٹ اور ہو گئے تھے یعنی کہ ایک گھنٹے میں صرف 15 منٹ رہ گئے تھے.....

اوف میں کیا کروں ابھی بھی کچھ ہاتھ نہیں لگ رہا وہ نیچے کی طرف جانے لگی نغمہ نے حمائل کو جاتے ہوئے نوٹ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ کچن کے اندر تھی لیکن شیراز نے دیکھ لیا تھا کیونکہ وہ لان میں بیٹھا تھا اور وہ خود اسکے پاس بھی آئی تھی۔۔۔۔۔

بابا اپنے کار کی چابی مجھے دے مجھے کہیں ارجنٹلی پہنچنا ہے۔۔۔۔۔۔

تم اس وقت کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔۔

بابا ابھی ٹائم نہیں ہے مجھے بس کیز دے دے، یہ تو میں پوچھ رہا ہوں کہاں جا رہی ہو، سب ٹھیک تو ہے؟؟؟؟ وہ اسکو کوئی جواب نہیں دے گئی۔۔۔۔۔۔۔

حمائل مجھے دیکھو، وہ اس کو دیکھنے لگی، اس کے چہرے پر پریشانی دکھ رہی تھی، بابا اگر میں نے آپ کو بتایا تو وہ لوگ حنا سے کیا کر سکتے ہیں، وہ میں بھی نہیں جانتی وہ اس کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی اور پھر تو آپ مجھے چھوڑنے والے نہیں ہیں یہ تو میں جانتی ہو۔۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے بابا وہ اس کو پیچھے سے ہگ کرنے لگی میرے لیے دعا کر لیجئے گا میں انشاءاللہ جلدی آؤں گی۔۔۔۔۔۔

شیراز صاحب تو بلینک ہو گیا تھا مگر حمائل نے جلدی سے اپنے تاثرات سنبھال لیے تھے۔۔۔۔

یہ لو چابیاں لیکن گاڑی میں میرے کچھ امپورٹنٹ فائلز پڑے ہیں وہ مجھے دے دینا۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں دے دوں گی، چابی لیتے ہوئے وہ کار کے پاس جانے لگی جو کہ گیراج میں کھڑا تھا،، پرنٹ مرر کے ساتھ ایک بلو کلر کی فائل پڑی تھی، اس نے فائل وہاں سے اٹھایا لیکن اسی کے ساتھ اس کے دماغ میں بھی کچھ کلک ہونے لگا۔۔۔۔۔

شٹ وہ واپس دوڑ کے اوپر اپنے کمرے میں جانے لگی، اپنے بلو کلر کے فائلوں کو جو اس کے سٹڈی ٹیبل اور کبرڈ میں پڑے تھے سب کو بیڈ پر پھینکنے لگی۔۔۔

ایک ایک کر کے جلدی جلدی اس نے دیکھنا شروع کیا اور پھر ایک پر اس کا ہاتھ رک گیا۔۔۔۔

وہ ایک لمبی سانس لینے لگی اس کے ہاتھ پر بھی سکہ لگ گیا تھا، یا اللہ مجھے یقین نہیں ہو رہا کہ ایسے معجزے بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔۔

اسی فائل سے وہ پکچرز لے کر سب کچھ وہی پر چھوڑ گئی تھی، پانچ منٹ اور بھی ضائع ہو گئے تھے، صرف پندرہ منٹ تھے اس کے پاس اور ابھی وہ اپنی ازلی اطمینان اور نڈر شخصیت کے ساتھ روانہ ہوئی۔۔۔۔۔۔

##

لگتا ہے اس لڑکی کو تمہاری زندگی عزیز نہیں ہے ایک گھنٹے سے اوپر ہو گیا ہے، جانتی ہو ایک لڑکی ساری رات گھر سے باہر رہے تو کیا ہوتا ہے، چاہے اس کے ساتھ کچھ ہوا بھی نہ ہو وہ اپنی پاکیزگی کو ثابت نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

اگر وہ نہیں آئی تو تمہارے ساتھ کیا ہو گا جانتی ہو، میں نے تمہیں کہا بھی تھا اس کو کنوینس کرو اگر تم پر رحم کر کے میرے یہ بندے کچھ کرے بھی نہیں، تو اجڑے بالوں اور ساری رات باہر گزارنے کے بعد یہ دنیا تم کو کس نظر سے دیکھنا شروع کرے گی یہ تم بھی جانتی ہو۔۔۔۔۔

آپ جو بھی کہیں، میرے ساتھ جو بھی ہو، میں نہیں چاہتی کہ ایڈوکیٹ کے ساتھ ہو، وہ ہزاروں لوگوں کی امید ہے، جو میں اپنے لیے نہیں چاہتی، وہ کسی بھی لڑکی کے لیے کیوں۔۔۔۔۔۔

مجھے آج فخر ہے کہ میری ماں جیسی عورت آپ سے الگ ہو کے آپ کو ریجیکٹ کر گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں جو کہنا ہے کہہ لو اوپر جانے سے پہلے لوگ بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

وہاں پر کھڑے ایک گارڈ کے فون پر گھنٹی بج گئی تھی۔۔۔۔

بھائی وہ لڑکی یہی پہنچ گئی ہے فرقان کے چہرے پر بدلاؤ آیا تھا۔۔۔۔۔

تم تو بچ گئی کیونکہ تمہیں بچانے کے لیے ہیرو کی جگہ ہیروئن آئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اندر آنے دوں اسے، وہ وہاں سے اٹھنے لگا تھا۔۔۔۔

حنا مزید کپکپانے لگی، وہ ہنس مکھ لڑکی اپنی پوری زندگی اتنی نہیں روئی جتنی آج روئی تھی۔۔۔۔آپ کیوں آئی ہے ایڈوکیٹ، اگر آپ کو کچھ ہوا تو میں خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی۔۔۔۔۔

یا اللہ اس کی حفاظت فرما۔۔۔۔۔۔

حمائل کان کے ساتھ موبائل لگائیں بتائے ہوئے انسٹرکشن کے مطابق آگے بڑھ رہی تھی جو اس سے اندر سے مل رہے تھے۔۔۔۔

ایک کنڈر نما گھر کے اندر ایک بوسیدہ سا لکڑی کا دروازہ تھا اگر وہ اس جگہ سے باہر نہیں آئی، تو اس کے نام و نشان کا بھی تو پتہ نہیں چلے گا، یہ جگہ تو نقشے پر بھی معلوم نہیں ہوتی وہ اپنی سوچوں پر جھرجھری لینے لگی۔۔۔۔۔

آج اپنی کمیلین کو الٹی کی وجہ سے وہ اپنے چہرے کے رنگوں کو بدل رہی تھی، اپنا ڈراہوا روپ چھپانے میں کامیاب ہو گئی تھی، دروازے کے سامنے کچھ دیر کھڑے ہو کے آخر کار وہ اندر کے خفیہ دنیا میں قدم رکھنے لگی مگر وہ تو حیران ہو گئی تھی اس نے تو سوچا تھا کہ اندھیرے میں ایک راہداری ہو گی، وہاں پر جانوروں کے طرح انسان کھڑے اس پر جھپٹنے کے لیے تیار ہو گے مگر وہ جگہ تو کہیں سے یہی کا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

سامنے ایک خوبصورت کھلا حال جدید گولڈن قالینوں اور پردوں سے مزین تھا، خوبصورت گولڈن صوفے سامنے آرگنائز تھے، دیواروں پر چمکدار سونے کی طرح ہر سائز کے فریمز آویزں تھے، گولڈن فانوس درمیان میں لگا ہوا تھا وہاں پر ہر جگہ صرف یلو گولڈن کلر کے بلبز روشنی دے رہی تھی، سامنے اوپر کی طرف سے سیڑھیاں زمین تک آئی ہوئی تھی سیڑھیوں کا جنگلہ اسی حال کے

خوبصورتی کا مرکز تھا، یہاں ایسا لگ رہا تھا جیسے ہر چیز سونے کے پانی سے نہلایا گیا ہو۔۔۔۔۔۔

حمائل ایک نظر میں ہر چیز کو دیکھ چکی تھی، اس نے آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کر دیا تھا، بال تھوڑے لوز اور کہی کہی سے نکلے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔حال کے درمیان میں کھڑی وہ اسی محل کی ایک دراز قد ملکہ لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

سیڑھیوں سے فرقان نیچے آتے ہوئے دکھائی دیا، حمائل نے اسے دیکھ لیا تھا لیکن اس کے ایکسپریشن میں کوئی تبدیلی سامنے والے کو محسوس نہیں ہوئی تھی، اپنے ہاتھوں کو پیچھے کی طرف باندھے وہ چپ کھڑی تھی، یہاں اس کا کانفیڈنس بول رہا تھا۔۔۔۔۔

فرقان آہستہ آہستہ اس کے قریب آنے لگا وہ بغیر پلک جھپکے اس کے نقوش کو حفظ کر رہا تھا۔۔۔۔

واہ نغمہ تم نے تو اپنے آپ کو جنم دیا ہے، اس کی آنکھوں میں جو تاثر ابھرا تھا وہ ابھی سے صرف 22 سال پہلے اس کے ماں کے لیے تھا۔۔۔۔

ہم اصل بات کریں اور مہربانی کر کے مجھے تاڑنا بند کریں۔۔۔۔۔

اب تو بات ہی کریں گے کیونکہ تمہیں دیکھنے کے بعد میرے ارادے بدلنے لگے ہیں۔۔۔۔۔

اچھا ہوتا اگر آپ مجھ سے سیدھا بات کر لیتے نہ کہ بزدلوں کی طرح ایک معصوم لڑکی کو ہائی جیک بنا کے مجھ تک پہنچنا کوئی دادا گیری کا کام نہیں ہے اس لیے بہتر ہو گا میرے سامنے ذرا حد میں رہے۔۔۔۔۔۔۔

فرقان اس کے دیدہ دلیری پر قہقہ لگانے لگا سامنے بڑے سے صوفے پر بیٹھ کے دونوں ہاتھوں کو اس کے سائیڈ پر پھیلانے لگا۔۔۔۔۔

تم جانتی ہو تم آگ ہو، بالکل کسی بھڑکتے ہوئے شعلہ کی طرح، تم تو اپنی ماں سے دوگنا زیادہ خاک کرنا جانتی ہو۔۔۔۔

شاید آپ بھول رہے ہیں میں جس عورت کی بیٹی ہوں وہ ایک پاور فل غنڈے کو ریجیکٹ کر چکی ہے، تو سوچیں اگر وہ ایسا کر گئی ہے تو میں تو اس کی بیٹی ہوں آپ کو رہنے کے قابل بھی نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہائے۔۔۔ تمہیں دیکھنے کے بعد ہمارا یہ حال ہو گیا وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھنے لگا، قسم سے 22 سال تک میں نے تم جیسی عورت کو نہیں دیکھا کہاں ملتی ہے تمہاری طرح اور تمہاری ماں جیسی، ہمیں بھی ذرا بتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک نمبر کا اوارہ اور بے شرم انسان تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کی آنکھیں نکالیں۔۔۔۔۔

حنا کہاہے میں آئی ہوں تو اسے چھوڑ دو۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا وہ سیف ہے تو سیف ہے۔۔۔۔

مجھے آپ پر بھروسہ نہیں ہے مجھے اس سے ملنا ہے۔۔۔۔۔۔

تم بھی کمال کرتی ہو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے اور میرے ہی کہنے پر اکیلے آئی ہو وہ بھی اتنی رات میں۔۔۔۔۔

مسٹر فرقان اگر مجھے حنا کا خیال نہیں ہوتا تو میں یہاں کبھی بھی نہیں آتی

۔۔۔۔۔۔۔

تم میرا نام کیسے جانتی ہو؟؟؟؟؟اس کے ماتے پر شکن بن گیا تھا اسے تو لگا تھا وہ میرے بارے میں کچھ حد تک جانتی ہو گی مگر وہ تو حیران ہو رہا تھا۔۔۔۔

شاید آپ بھول رہے ہیں آپ کی وجہ سے نغمہ شیراز کی زندگی کو گرہن لگ گیا تھا۔۔۔

شیراز کے نام پر وہ زور دینے لگی تھی اور فرقان یہ بات سمجھ گیا تھا کہ وہ آخر کس بات کا اشارہ کر رہی ہے۔۔۔۔۔

تو اس نے تمہیں سب بتایا ہے۔۔۔۔

آپ کو لگتا ہے میری ماں مجھ سے کچھ چھپائے گی۔، وہ اپنی طرف انگلی کرنے لگی وہ کوئی جواب نہیں دے گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ سب جان کر بھی تم یہاں ہو میں تمہاری ماں کا انتقام تم سے لے سکتا ہوں اور اگر میں سچ کہوں تو میرا ارادہ بھی یہی ہے۔۔۔۔۔

ارے واہ اب تو پھر سچے انسان نکلے لیکین مزید کوئی بھی بات حنا کو دیکھنے کے بعد ہو گی۔۔۔۔۔۔۔فرقان اس کو کچھ دیر تکتا رہا وہ تو اس پر لٹو ہو گیا تھا حمائل کی گناہ یہی تھی کہ وہ دیکھنے میں اپنی ماں کی طرح تھی۔۔۔۔۔

ویسے تم سے آرڈر لینے میں بھی اپنا ہی مزہ ہے، چلو چلتے ہیں وہ اپنے موچھوں کو تاؤں دینے لگا۔۔۔۔

دل کر رہا ہے تمہیں کوئی اسی مونچھوں سے پکڑ کر اتنا مارے کہ تم پھر اپنی یہی گندی نظر اٹھانا بھول جاؤ، یہ نیک تمنائیں صرف وہ سوچنے کی حد تک کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حمائل اس کے پیچھے پیچھے ایک بیسٹمنٹ نما کمرہ میں چلی گئی، وہاں پر ایک اور دروازہ تھا جس کے سامنے گارڈز کھڑے تھے۔۔۔۔

ایک چھوٹی سی لڑکی اتنے ٹائم تک اس درندوں کے سامنے کیسی رہی ہو گی کتنا ٹارچر کیا ہو گیا ہو گا، یا اللہ مجھے ہمت دے کہ اسے باحفاظت گھر پہنچا سکو۔۔۔۔

ان دونوں کو دیکھ کر گارڈز نے دروازہ کھول دیا تھا، فرقان کے پیچھے حمائل بھی اندر داخل ہو گئی تھی، یہ جگہ ایک بڑے زندان کی طرح لگ رہا تھا، حنا کی نظریں اسی کے تلاش میں تھی اور آخر اس نے اسکو دیکھ لیا۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ، حنا نے دیکھتے ہی اسے پکارا۔۔۔۔

آج پہلی بار حمائل نے حنا کے آنکھوں میں آنسوں دیکھ لئے تھے، وہ تیزی سے اس کے پاس چلی گئی۔۔۔۔۔

حنا آپ ٹھیک ہیں، وہ دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ اٹھانے لگی اس کے بال بکھرے ہوئے تھے، اس نے اس کے ہاتھوں کو بندھے ہوئے دیکھا۔۔۔۔

جب میں نے کہا تھا میں آ رہی ہوں تو کیوں اسے باندھ رکھا ہے۔۔۔۔۔۔

اس کی آواز میں شیرنی جیسی داڑ تھی، خاموشی میں اس کے غصے سے وہاں کے در و دیوار گونجنے لگے، وہ خود بیٹھ کر اس کے ہاتھ کھولنے لگی۔۔۔۔

حنا مجھے دیکھو وہ سسکیوں سے رو رہی تھی،

حنا مجھے بتاؤں، انہوں نے کچھ کیا تو نہیں، اس کے کپڑے بہت گندے ہو گئے تھے۔۔۔۔

حنا میں کیا پوچھ رہی ہوں مجھے بتاؤ، اس کو دیکھ کے کسی کا بھی دماغ دوسرے طرف سے سوچ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

حنا تمہیں سمجھ نہیں آ رہی، مجھے بتاؤ وہ اس پر غصہ کرنے لگی، وہ مسلسل روئی جا رہی تھی اور حمائل کا دل ڈوبا جا رہا تھا، وہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی، فرقان اسی چیئر پر پاؤں کو ایک دوسرے پر ڈالے آرام سے یہی ڈرامہ دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں ہوا میں بالکل ٹھیک ہوں مجھے لگا تھا آپ نہیں آئے گی اس نے ایک لمبی سانس نکالی۔۔۔۔۔۔

حمائل اس کو گلے لگا گئی تھی، اس کے کمر کو سہلاتے ہوئے اس کی آنکھوں سے انگارے نکل رہی تھی، اس کے گال غصے سے سرخ انار ی ہو گئے تھے، وہ خود کو بھول گئی تھی۔۔۔۔۔

چلو-اؤں-چلتے-ہیں-فرقان کی طرف دیکھتی ہوئے وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کے کہنے لگی، اس نے جو ہاتھ سے ایک سائیڈ پر ٹیک لگایا تھا وہ سیدھا ہوا۔۔۔۔

صرف یہ جا سکتی ہے، تم نہیں، تمہیں کس نے کہا ہے کہ جاؤں

۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟

ہم باہر بات کر سکتے ہیں، اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی، وہ اس کو چھوڑ کر حنا کو دیکھنے لگی، جو زور سے اسے ابھی بھی اس کے گلے لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

حنا میری جان باہر چلے۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ مم-م-م مجھے ڈڈ-ڈڈر لگ رہا ہے، ی یہ-ی یہاں س۔سے گ گھر۔ چلتے ہیں، اس کے لب ابھی بھی کپکپا رہے تھے۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا میں ہوں نا، وہ اس کے چہرے سے بال ہٹانے لگی، حنا اس کے ساتھ اٹھ گئی تھی۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑے وہ خود وہاں سے جانے لگی۔۔۔۔ وہاں پر بیٹھا کوئی بھی شخص اس کو روکنے کی جرآت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس کے رویے سے فرقان خود ہیپناٹائز ہو گیا تھا اور باقی سب تو اس کے اشارے کے منتظر رہتے تھے۔۔۔۔

بند آنکھوں سے حنا کسی معصوم بچے کی طرح اس کے قدم پر قدم رکھ رہی تھی، اسے لگ رہا تھا وہ ابھی ایک ڈراؤنے خواب سے اٹھ جائے گی۔۔۔۔۔

—— یقینِ کامل، عزمِ راسخ

زندگی کی یہی پہچان ہے،

کہ طوفان آئیں، اندھیرے چھائیں،

پھر بھی انسان سینہ تان کے کھڑا ہو۔

زندگی کوئی خواب نہیں،

یہ کانٹوں بھری راہ ہے،

جہاں ہر قدم پر زخم ملتے ہیں،

مگر منزل کی چاہ میں درد بھی گواہ ہے۔

گرنا بھی ہے، سنبھلنا بھی،

ہر چوٹ میں کچھ سیکھنا بھی،

—— یہی تو ہے جینا سچا

نہ ہار ماننا، نہ جھکنا کبھی۔

پہاڑ جیسے حوصلے ہوں،

تو ریگزار بھی راستہ دے،

دریا کی شورش بھی ہار جائے،

جب انسان خود کو نہ ہارے۔

ارادوں میں آگ ہو جب،
تو تقدیر بھی بدل جاتی ہے،
—— یہ زندگی ہے، آزمائش سہی
مگر انسان کی جیت بن جاتی ہے۔

بہت ہو گیا تمہارا یہ ڈرامہ، چھوڑ دو اس کو ایسا نہ ہو کہ میں اپنا ارادہ بدل دوں

حمائل پیچھے اس کو دیکھنے لگی وہ جہاں پر بیٹھی تھی اس کی کمر فرقان کی طرف آ رہی تھی۔۔۔۔

مسٹر فرقان آپ ایسا کچھ نہیں کر سکتے، وہ حنا کو اسی صوفے پر چھوڑ کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی، آپ کی غلط فہمی ہے کہ آپ مزید کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

میں حیران ہوں کہ مجھے تمہارے آنکھ میں کسی قسم کا خوف یا ڈر نہیں دکھ رہا، لگتا ہے تمہیں اپنے حسن کا اندازہ نہیں ہے، یا پھر اپنے عزت پیاری نہیں ہے۔۔۔۔۔

آپ مجھے ڈرانا کیوں چاہتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟ عثمان ارسلان سے کہے کہ بزدلوں کی طرح پیچھے سے وار کرنا بند کرے، اس سے کچھ نہیں ہوا تو آپ مجھے میری لڑکی ہونے سے ڈرا رہے ہیں۔۔۔۔۔

اس کو یاد آیا تھا کہ عثمان سے وہ اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دو ٹکے کا کہہ رہا تھا، کون کہہ رہا ہے کہ طاقت بڑی ہے شعور سے، وہ تو اس کی کمزوریوں کو پکڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

تمہیں کیسے پتہ کہ مجھے یہ سب کرنے کے لیے عثمان نے کہا ہے، وہ سچ میں الجھ گیا تھا، وہ تو صرف نام سے بھی نہیں کام سے بھی اسے جانتی تھی۔۔۔۔۔۔

شاید آپ بھول رہے ہیں اس کا کیس میرے ہاتھ میں ہے، یقیناً اس کے اگلے پیچھے حسابوں میں آپ کا نام بھی نکلے گا۔۔۔

اور کون ہو سکتا ہے جو اتنا بڑا رسک لے وہ کچھ دیر کے لیے وقفہ کرنے لگی، جیسے اس کے بولنے کا انتظار کر رہا ہوں مگر وہ تو صرف سن رہا تھا،

عثمان ارسلان کچی گولیاں نہیں کھیلتا مسٹر فرقان اس نے آپ کو کہا بھی اسی لیے ہے کہ آپ اسے دھوکہ نہیں دے سکتے کیونکہ آپ کی کمزوری اسی کے ہاتھ میں ہے وہ گنگ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کس کمزوری کی بات کر رہی ہو تم اور میری کوئی بھی کمزوری نہیں ہے وہ کس سے پنگا لے چکا ہے وہ یہ اندازہ لگا رہا تھا۔۔۔۔۔

شاید آپ کو یاد ہو آپ کا اربوں اللیگل پیسہ ابھی عثمان کے پرانے حویلی میں پڑا ہے، اسے لگا تھا کہ کسی نے اس پر آسمان سے بجلی گرا دیا ہے، اسی پیسے کے لیے تو وہ سب کچھ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے لگتا یہ کاپی ہے، کیا اب ہم جا سکتے ہیں اگر وہ اسے بلیک میل کر سکتا تھا تو وہ بھی اس کی کمزوری کا فائدہ اٹھا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تم کہیں نہیں جاسکتی ایک قدم بھی یہاں سے باہر نہیں نکال سکتی، اگر میرے اتنے مال کے بارے میں کوئی جان گیا ہے تو وہ صرف تم ہو، تمہیں چھوڑ کر میں اپنے لیے خطرہ تو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔

اس سے کچھ نہیں ہونے والا ایک منٹ کے لیے تو وہ بھی ڈر گئی تھی مسٹر فرقان اگر میں جان سکتی ہوں تو سوچ لے میرے ساتھ کام کرنے والے میری ٹیم میٹس اور سب سے اہم ایک ایسا شخص جس کے بارے میں آپ کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہے وہ اے سے لے کر زی تک اس پیسے کے بارے میں جانتے ہیں ود آپر وپرایویڈنسز، بہتر ہو گا آپ کے لیے کہ عثمان کا ساتھ دینا چھوڑ دیں

۔۔۔۔۔

میرا مسئلہ آپ نہیں ہے، آپ جو بھی کر رہے ہیں اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں ،آپ میرے راستے میں نہیں آئے اور آپ جانے اور آپ کا پیسہ۔۔۔۔۔۔

میں تم پر کیسے یقین کروں۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟وہ تقریباً کنوینس ہو گیا تھا

۔۔۔۔۔۔

آج کے بعد اگر میرے کسی اپنے کو آپ کی طرف سے کوئی نقصان نہیں پہنچا، تو آپ بھی بھول جائیں کہ آپ کے اس پیسے کے بارے میں کوئی اور بھی جانتا تھا

فرقان اس کے ڈیکنگ پر حیران ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

میری دنیا میں آجاؤ ایڈوکیٹ تمہارا وجود تو حکمرانی کے لیے بنا ہے، مجھے لگتا ہے نغمہ کے بعد میں اس کی بیٹی پر دل ہار بیٹھا ہوں۔۔۔۔

مجھے نغمہ سمجھنے کی غلطی مت کرنا کیونکہ میں چھوڑنے والوں میں سے نہیں ہوں

وہ اس کی بات پر مسکرایا تھا وہ تو مجھے لگ رہا ہے۔۔۔۔

اس کا مطلب اب ہم جا سکتے ہیں، ہاں بالکل لیکن یہ بتاؤ پھر کب ملاقات ہو گی۔۔۔۔؟؟؟؟

انشاءاللہ جہنم میں، وہ حنا کے پاس چلی گئی جو وہاں دب کے صوفے پر بیٹھی تھی مگر وہ ابھی تھوڑا ریلیکس لگ رہی تھی۔۔۔

گھر چلے وہ اس کو کہنے لگی۔۔۔

ووہ ہمیں کیسے جانے دے سکتا ہے حنا پیچھے کھڑے فرقان کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی آپ نے اس سے کیا بات کرلی فرقان حنا کی بات کو سننے لگا تھا۔۔۔۔۔

جب تک تمہاری ایڈوکیٹ ہے، کسی اور بات کرنے کی کیا ضرورت ہے، وہ ان دونوں سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اب چلو حمائل نے اسے پھر سے کہا، حنا اس کا بازو پھر سے پکڑ کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔

مجھے یقین ہے میری گاڑی بھی صحیح سلامت میرے گھر میں پہنچ جائے گی، وہ اس کے سامنے سے گزرتے ہوئے رک کر کہنے لگی۔۔۔۔

تم صرف کہو باقی ہم کریں گے، حمائل بغیر کوئی جواب دیے وہاں سے نکلنے لگی۔۔۔۔۔

فرقان کی آنکھوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا

لیکن یہ گند اتنا جلدی مٹنے والا بھی نہیں تھا اسی رسیوں کو سلجھنے میں بہت وقت لگنے والا تھا۔۔۔۔۔۔

##

اور کتنا روں گی بس کرو یار، اپنے آنکھیں صاف کرو یہاں پر ایک مول آرہا ہے، ہمیں اندر جانا ہو گا لیکن اگر تم اسی طرح روتی رہی تو لوگ ہم کو شک کی آنکھوں سے دیکھیں گے۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ اگر آپ نہیں آتی تو کیا ہوتا، آپ نے سوچا ہے وہ لوگ میرے ساتھ کیا کر سکتے تھے اور آپ نے خود کو میرے لیے خطرے میں ڈال دیا میں یہ احسان کیسے جھکاؤں گی۔۔۔۔

کوئی احسان نہیں کیا میں نے۔اور مجھے تم ایسے بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی

۔۔۔۔

ہنسوں اپنے سٹوپڈ جوک سناؤ یار میں بور ہو گئی آپ کا یہ عجیب روتے ہوئے چہرہ دیکھ دیکھ کے۔۔۔۔۔حنا روتے ہوئے ہنسنے لگی تھی۔۔۔۔

شاید میں پھر کبھی آپ کو اپنے سٹوپڈ جوک سناؤں۔۔۔۔۔۔

یونویو آرمائی فیورٹ کولیگ جو کہ اپنے فنی نیچر اور کیوٹنس سے سب کا دل جیت لیتی ہے اگر تم پہلے کی طرح نہیں رہی تو تم میری فیورٹ لسٹ سے بھی نکل جاؤ گی۔۔۔۔۔۔

نہیں مجھے آپ کی فیورٹ ہی رہنا ہے، وہ اپنے ناک کو اپنے آستین سے صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

میں بھی نہیں چاہتی حنا، مجھے بھی اپنے لائف میں ایک بھرپور دھماکہ دار، فنی پٹاخے کی ضرورت ہے۔۔۔۔

اس کی باتیں حنا پر اثر کر رہی تھی، وہ اپنے گیلے چہرے کو صاف کرنے لگی، مول آگیا تھا اس نے وہاں گاڑی روک دی تھی، رات کا پہر شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔

اندر چلیں، حنا شیشے سے باہر دیکھنے لگی، ہر طرف لائٹس جلے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ ابھی تو بہت لیٹ ہو گیا ہے، مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

کم ان حنا اپنے دماغ سے پچھلے کچھ گھنٹوں کو کچھ ٹائم کے لیے تم ڈیلیٹ نہیں کر سکتی۔۔۔۔

میں ماما بابا سے کیا کہوں گی اس کے آنسو پھر سے نکلنا شروع ہوئی، وہ میرا یقین کر لیں گے کہ میں بے قصور ہوں۔۔۔۔

فرقان کے زہریلی باتوں کا اثر تو اس کے دماغ پر ہونا ہی تھا۔۔۔۔۔۔۔

حنا مجھے دیکھو آپ کے بابا کا کال آیا تھا، میں نے اسے کہا ہے تم میرے ساتھ ہو، اس بارے میں کسی کو بھی علم نہیں ہو گا کہ آج کیا ہوا ہے، اس لیے آپ ریلیکس کریں اور میرے ساتھ اندر چلے، آپ کے کپڑے بہت گندے ہو گئے ہیں اس کو چینج کرنا ہے اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

اب ہم اندر چلیں، وہ سانس روک گئی تھی۔۔۔۔

میں تم سے کچھ کہہ رہی ہوں حنا، اس کے آواز پر وہ سر ہلانے لگی، حنا اس کو گلے لگانا چاہتی تھی مگر کر نہیں پائی تھی۔۔۔

حمائل باہر نکل کر خود اس کے سائیڈ کا دروازہ کھولیں اس کو ہاتھ سے پکڑ کر باہر نکال گئی۔۔۔۔ مول کے اندر جا کر اس کو ایک سائڈ پر بٹھایا اور اس کے سائز کے کچھ کپڑے وہاں سے اٹھانے لگی۔۔۔

یہ لواور جلدی جاؤ چینج کرو، تین ڈریسز وہ اس کو پکڑوا کر ٹرائے روم میں اندر کر گئی، باہر وہ اسکا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ باہر نکل گئی، وہ کپڑے اس پر بالکل پرفیکٹ آ گئے تھے، باقی دو ڈریسز کو اس سے لیتے ہوئے وہ ریسیپشن پر بل فے کر گئی تھی اور باقی دو ڈریسز کو بھی خرید گئی تھی۔۔۔

تم کچھ کھاؤ گی وہاں کو فوڈ کارنر سے گزرتے ہوئے وہ اس سے پوچھنے لگی

۔۔۔۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے اس نے اسکو ایک نظر دیکھا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے چلتے ہیں، وہ بھی زیادہ فورس نہیں پائی۔۔۔

وہ جانتی تھی اس وقت اس کو کھانے سے زیادہ ریسٹ کی ضرورت ہے، ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑ کر دوسرے میں شاپنگ بیگز پکڑیں اسے واپس گاڑی میں بٹھا گئی تھی۔۔۔۔

بیگز کو پیچھے کے سیٹس پر رکھ کے وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے لگی، اس نے گاڑی کو گھر کے راستے پر موڑ دیا، سارے راستے پر حنا خاموش بیٹھی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر میں شیراز ہاؤس کے گھر کے سامنے اس کی گاڑی رک گئی، اسکا گھر پہنچ گیا تھا، چوکیدار نے مین دروازہ کھول دیا تھا، اوپر ٹیرس پر ابھی بھی شیراز صاحب کھڑے تھے، س کی گاڑی کو اندر آتے دیکھ کر وہ بھی نیچے آنے لگا تھا۔۔۔۔۔

حمائل کے ساتھ حنا کو بھی آتے اس نے دیکھ لیا وہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا اسکا سامنا حمائل سے سیڑھیوں کے قریب ہو گیا۔۔۔۔

آپ ابھی تک سوئے کیوں نہیں ہے یہ لے بابا آپ کی گاڑی کی چابیاں تھینک یہ سوچ۔۔۔۔

اٹس او کے بیٹا لیکن حنا اس وقت یہاں پر۔۔۔۔

السلام علیکم انکل، زیادہ رونے کی وجہ سے اس کی آواز خراب ہو گئی تھی۔۔۔

وعلیکم السلام شیراز حمائل کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

بابا یہ میرے ساتھ پارٹی میں تھی، اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی، اس لیے میں اسے اپنے ساتھ لے آئی۔۔۔

لیکن ان کے گھر والے۔۔۔۔

ڈونٹ وری میں اس کے پیرنٹس کو انفارم کر چکی ہوں۔۔۔

چلو پھر ٹھیک ہے، تم لوگوں نے کچھ کھایا بھی ہے کچھ کھاؤ گی بیٹا بھیج دو کھانا وغیرہ۔۔۔۔

نہیں انکل مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم لوگ جاؤ مجھے بھی تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔۔۔

گڈ نائٹ بابا، آپ بھی سو جائیں۔۔۔۔

آؤں حنا وہ سیڑھیوں میں اس سے آگے چلنے لگی۔۔۔۔اوپر اس کے کمرے کے سامنے والے کمرے میں وہ اس کو لے گئی تھی۔۔۔۔

میرا روم بالکل ساتھ والا ہے، اگر کچھ چاہیے تو پھر مجھے بتاؤں اور ابھی آرام سے سو جاؤں میں بھی سونے جا رہی ہوں۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ وہ جاتے جاتے پھر اسکے آواز سے رک گئی۔۔۔۔

ہاں بولو، وہ اسکو دیکھے لگی۔۔۔۔

کیا آپ میرے ساتھ روم شیئر کر سکتی ہے، میں صوفے پر سو جاؤ گی، اسکے چہرے پر تھکاوٹ اور ڈر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

آجاؤوہ اس کے سامنے ہاتھ آگے کرنے لگی، حمائل نے نرمی سے کہاوہ اسکی جھجک اور یہ بیہویئر سمجھ سکتی تھی۔۔۔۔

حنااس کاہاتھ پکڑے اس کے ساتھ اسی کے کمرے میں آگئی، بیڈ پر ابھی بھی پیپرز اور فائلز ایسے بکھرے پڑے تھے، اس نے سب چیزوں کو اکٹھا کر کے اپنے سٹڈی ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

سائڈ ٹیبل کہ دراز سے اپنے سلیپنگ پلز میں اسے ایک ٹیبلٹ اس کو دے دیا، بغیر کوئی سوال کیے وہ بھی اس سے گولی لینے لگی۔۔۔۔

میں اگر یہاں پر سوؤں گی تو آپ کہاسوئیں گی، اس نے پھر سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

ابیسلی حنادوسرے سائیڈ پر میں سوؤں گی۔۔۔

میں نے آپ کو ڈسٹرب کر لیا ہے نا، وہ سر کو نیچے کرنے لگی۔۔۔۔

تم نے کچھ نہیں کیا میری ماں اب پلیز سو جاؤتا کہ تمہارا دماغ ٹھکانے پر آئے

۔۔۔۔۔

##

کیا بنا فرقان عثمان نے اسے کال کر دیا تھا۔۔۔

کچھ خاص نہیں بس تم نے جیسا کہا تھا میں نے ویسا کر لیا۔۔۔۔۔

تم سچ کہہ رہے ہو وہ ڈائیر کٹلی کہنے لگا۔۔۔

میں آپ کو جھوٹ کیوں بولوں گا۔۔۔۔

مجھے تم پر یقین نہیں ہے تم کیسے صرف وہی کر سکتے ہو جس کو کرنے کا صرف

میں نے کہا تھا وہ اچھا خاصا منہ پٹ تھا۔۔۔۔

تو یقین کرنے کے لیے میں کیا کروں وہ تھوڑا نرم پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

چھوڑ دو بس کچھ نہیں کرو وہ کچھ دیر بول پڑا لیکن اگر تم نے مجھے ڈبل کراس

کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھو تمہارا اربوں کا پیسہ میرے پاس

ہے۔۔۔۔

عثمان صاحب آپ مجھے جانتے ہیں میں آپ کی ہمدردی میں تو یہ سب نہیں کر رہا

ہوں، میرا پیسہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ مجھے بہت عزیز ہے وہ صفائی دینے لگا

۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم بتاؤ کیسے ہینڈل کر دیا اس لڑکی کو۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ اسے چھوڑیں، بس آپ کو پکچرز چاہیے تھے وہ میں بھیج دوں گا۔۔۔۔۔

ہمممم وہ ہنکار بھرنے لگا لیکن یاد رکھو کسی ماہر انسان سے اس کو ایڈٹ کروانا وہ لڑکی بے وقوف نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ تو ویسے بھی یقین نہیں کرے گی اور ہم نے دھوکہ اسے نہیں باقی دنیا والوں کو دینا ہے، اور ان کے پاس اتنی عقل نہیں ہے کہ اصل اور نقل میں فرق کرتے پھریں۔۔۔۔۔

تم بڑا ایک ملاقات میں جان گئے ہوں اسکے پوچھنے میں نمک جیسا طنز تھا۔۔۔۔۔

ہاں میں جان گیا ہوں اچھی طرح سے ایسا لگ رہا تھا وہ کچھ سوچ رہا ہے، تم ٹھیک کہہ رہے تھے وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے اسکی ساری کہی ہوئے باتیں وہ یاد کرنے لگا۔۔۔۔۔

وہ تو شیر کے منہ سے بھی اپنا حق چھین لے گی اسکی ڈیکنگ اور اسکا اس طرح اسکے آنکھوں میں بغیر ڈرے دیکھنا وہ یاد کر گیا۔۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا کہ اس جھوٹے تصویروں سے اس کا کچھ بگڑے گا، عثمان غور سے اسکو سن رہا

تھا۔۔۔۔۔

تم شاید بھول رہے ہو وہ ہے تو ایک عورت ذات چاہے جتنا بھی مضبوط کیوں نہ ہو وار اس کے کردار پر ہو تو وہ دنیا کو بھی چھوڑنے کے لیے تیار ہو جاتی ہے، یہ تو صرف ایک کیس ہے، اس کو تو ہٹنا ہی ہو گا یہ شیطان ایک عورت کے غیرت کو اس کے خلاف استعمال کر رہا تھا۔۔۔۔

عثمان وہ تمہاری پوتی ہے کچھ تو انسانیت کا مظاہرہ کر لو، آج سے پہلے میں نے کسی بھی عورت کے ساتھ اس طرح ڈیل نہیں کیا، صرف تمہارے کہنے پر میں یہ سب کر رہا ہوں، میری غیرت یہ گوارا نہیں کرتی کہ میں ابھی ایک عورت کے ساتھ جنگ میں میدان کے لیے اتروں۔۔۔۔۔

لگتا ہے اچھا خاصا رگڑا دیا ہے میری پوتی نے تمہارے غیرت کو، ورنہ میں تو تمہیں اچھا خاصا جانتا ہوں۔۔۔۔۔

فرقان تم چاہے کتنے بھی میری لیول پر آجاؤ عمر اور تجربے تم مجھ سے کم ہی رہو گے، تمہارا یہ جو ابال اٹھ رہا ہے اسے قابو میں رکھو۔۔۔۔۔

تم اچھی طرح جانتے ہو عثمان کہ میں نغمہ کو بھولا نہیں تھا اور تمہاری پوتی تمہاری بیٹی کی جوانی چرا کر لے آئی ہے، تمہیں مجھے اس کام کے لیے نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

اگر میرے اندر کی آگ پھر سے شعلہ بن گئی ہے، تو یاد رکھو عثمان ارسلان اس بار تو میں اس آگ میں اکیلے خود کو جلنے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔۔۔

کچھ تو شرم کرو، تمہاری اور اس کی عمر میں زمین اور آسمان کا فرق ہے اور میں نے تمہیں اس لیے اسے بھگانے کا نہیں کہا تھا، اس کے پیچھے بھی ایک وجہ تھی لیکن ہر بات بتانا ضروری نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

عثمان مجھے اس میں نغمہ دکھتی ہے اب اگر نغمہ مجھے مل بھی جائے تو اس کا پرانا وہی تصویر جو ضد بن کر میرے رگوں میں اتنے سال تک گردش کر چکا ہے، وہ اس پر پوری نہیں اترے گی۔۔۔

لیکن اس کی وہی تصویر میں اس کی بیٹی میں دیکھ چکا ہوں، اس کو میرے ہونے سے اب کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔۔

میں تمہیں کچھ نہیں کہہ رہا کیونکہ میرا اس لڑکی سے کوئی جذباتی تعلق نہیں ہے ،مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن تم اپنے لیے مشکلات ضرور بڑھا رہے ہو

۔۔۔۔۔۔

اس بات کا کیا مطلب ہے ایسا کون ہے جو فرقان کے لیے خطرہ ہے۔۔،،

وقت آنے پر تمہیں علم ہو جائے گا، میں صرف تمہیں انفارم کر رہا ہوں کہ اس سے دور رہو وہ تم سے پہلے کسی اور کی منظور نظر ہے اور اس کو ہرانا آسان نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

میری ضد بن گئی ہے وہ لڑکی، میرے اندر کے جذبات کو چھیڑ چکی ہے اگر وہ سیدھی طریقے سے میری نہیں ہوئی تو مجھے اپنے طریقے سے اسے حاصل کرنا ہو گا اور اس کے لیے مجھے جو بھی کرنا پڑے میں کروں گا۔۔۔۔

تم نے سنا ہے دنیا میں فاور اور عورت دو ایسے نشے ہیں جو ہر مرد کو ختم کر دیتی ہے ،تم بھی پاگل ہو گئے ہوں، تمہاری بربادی بھی یہاں سے شروع ہو گئی وہ اس کو

اس بار کوئی جواب نہیں دے گیا۔۔۔اس کی آنکھیں وحشت ٹپکا رہی تھی،اس نے شراب کا گلاس ایک ہی گھونٹ میں پی لیا تھا۔۔۔۔آج سے 22 سال پہلے جب نغمہ اس کو ریجیکٹ کر گئی تھی،تب بھی وہ اسی طرح ساری رات سموکنگ اور ڈرنک کر رہا تھا۔۔۔

آج پھر اس کی ہم شکل کو اس کی بیٹی کے روپ میں دیکھ کر وہی آگ پھر سے لاوا بن گئی تھی۔۔۔۔۔۔

##

اویس کہاں ہے،وہ ایک نوکر سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

صاحب وہ تو اپنے کمرے میں ہے۔۔۔۔

جمشید ابھی گھر پہنچا تھا،اس کے چہرے سے معلوم ہو رہا تھا کہ کوئی بڑی بات ہے،وہ آج معمول کے خلاف خود اس کے کمرے میں جانے لگا۔۔۔۔

دروازے کو لات مار کے اندر داخل ہو گیا تھا۔۔۔

اویس ہاتھ میں سگرٹ لیے ٹیرس پر کھڑا ہوا میں دھواں اڑا رہا تھا، دروازے کے آواز پر وہ ٹیرس سے کمرے میں آگیا تھا، جمشید وہی پر کھڑا کمرے کے درمیان کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

انکل آپ یہاں، خیریت تو ہے وہ سگریٹ کو زمین پر پھینک کر مسلنے لگا۔۔۔۔۔

الو کے بچے تم یہاں پر دواں اڑا رہے ہو، بزنس اتنے گھاٹے میں چل رہا ہے اور مجھے کان وکان خبر بھی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔

انکل آپ میری بات سنیں یعنی اسکو علم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

چپ کرو کیا میں نے تمہیں اتنا بڑا ایمپائر اس لیے حوالے کر دیا تھا کہ تم اس پر قرضے چھڑا لوں۔۔۔۔

انکل اس میں میرا قصور نہیں ہے میں کیا کرتا اگر ہمارا پروڈکٹس لانچ سے عین وقت پر مارکیٹ میں ویلیو گرا رہے ہیں۔۔۔۔۔

تم ذمہ دار ہو اس سب کے پیچھے، اتنا بھی اندازہ نہیں ہے کہ بزنس کے نقصانات کو کیسے بھرنا ہے، اس کے لیے اتنا بڑا قرضہ لینے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔۔

آپ خود بتائیں آپ جو کہیں گے میں کر لوں گا ہمارے پاس کوئی اور راستہ ہے، جو اس نقصان کا ادھا حصہ بھی بھر دے، انکل میرے ہاتھ میں کچھ نہیں تھا میں کیا کرتا میں آپ کو اس لیے نہیں بتا رہا تھا کیونکہ آپ پر پہلے سے برڈن تھا۔۔۔۔

ابھی تو جیسے میرے کندھے ہلکے ہو گئے ہیں نا وہ طنزیہ اس کو دیکھ کر اس کے نقل اتارنے لگا۔۔۔۔۔

ہمارا خاندانی بزنس ڈوب گیا ہے اور جو تھوڑا بچا ہے وہ بھی کچھ دنوں تک مٹ جائے گا، یہ کیسے ہو سکتا ہے، ہمارے ساتھ تو پہلے کبھی نہیں ہوا وہ اپنے ماتھے کو دونوں انگلیوں سے سہلانے لگا۔۔۔۔۔

ایسے کیوں میرا منہ دیکھ رہے ہو کسی پر آفس میں شک ہیں تمہیں، کوئی ایسا لگا ہے جو ہمارے آفس کے پرائیویسی کو باہر کسی تک پہنچا رہا ہے۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے، میں تین بار خود سب کچھ چیک کر چکا ہوں۔۔۔۔۔

اس وقت مارکیٹ میں کتنے کمپنیز پرافٹ میں جا رہے ہیں۔۔۔۔

دو کمپنیز آگے لیڈ کر رہی ہے، بہت ساروں کا نقصان بھی ہوا ہے لیکن ہمارا جو لوز ہوا ہے وہ کسی کا بھی نہیں ہوا۔۔۔۔۔

جھے تو یہ غم کھایا جارہا ہے الیکشنز کے لیے فنڈ نگ کہاں سے لاؤں اور اب یہ، وہ اپنے کنفیوز چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔۔۔

آریان نے ان پر ان کی دنیا الٹا کر وائی تھی، آہستہ آہستہ سب کچھ ختم ہو گیا تھا کسی دیمک کی طرح جیسے وہ لکڑی کو کاٹ رہا ہے، جب ان کے اندرونی کاروبار کے جڑے اکھڑ گئے تب انہیں پتہ چلا تھا۔۔۔۔

آریان نے سیدھا اس کے بنیادوں کو نشانہ بنا دیا تھا اور باقی گرنا خود بخود ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

##

علیشاہ ملک ولد ندیم ملک آپ کا نکاح نثار اکرام ولد اکرام کے ساتھ حق مہر دو لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے ہوتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔اس کے سر پر سفید دوپٹہ پڑا تھا اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے، یہ الفاظ تو ہر لڑکی اپنے ماں باپ کے سر پرستی میں ادا کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔۔

وہ نثار کو دیکھنے لگی وہ اس کو سر ہلا گیا تھا، اس کے آنسو چہرے پر گرنے لگے۔۔۔۔۔

قبول ہے وہ لڑکھڑائے آواز میں اپنی زندگی نثار کے نام کر گئی تھی۔۔۔۔۔

یہاں پر سائن کرے کسی نے اس کے سامنے نکاح نامہ دستخط کے لیے رکھ دیا تھا ،اس کے سوچوں میں تو پیچھے رہ گئے لوگ اس کے ماں باپ چل رہے تھے

۔۔۔۔۔۔

جو نکاح خواں کہہ رہے تھے وہ وہی کر رہی تھی اور آخر کار ان دونوں کا رشتہ بھی خدا کے عدالت میں آج رجسٹر ہو گیا تھا کیونکہ نثار سے ایجاب وجواب کا مرحلہ پہلے سے طے ہو گیا تھا۔۔۔۔

مولوی صاحب دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے لگا تھا، اس کی زبان پر کوئی لفظ نہیں آرہا تھا، اس کے چہرے کو اس کے گرم آنسو جلا رہے تھے۔۔۔۔

دعا ہو گیا تھا مگر وہ کچھ مانگی نہیں تھی، مولانا صاحب اس کے سر پر ہاتھ رکھ کے چلا گیا تھا وہ ابھی بھی وہی پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

لوگوں کے چلتے ہوئے قدموں کو دیکھ رہی تھی، نثار اس کے پاس آکر زمین پر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

وہ اس کے بہے آنسوؤں کو ہتھیلی سے صاف کرنے لگا، اس نے آنکھیں اٹھائی تھی، اسے لگا تھا اس کے آنسو اسے بھی چیر رہی ہے، اس کے اندر کچھ ٹوٹا تھا وہ دل سے آرزو کرنے لگا تھا کہ کاش یہ سب اس لڑکی کے خواہش کے مطابق ہوتا۔۔۔۔۔۔

وہ اس کو زور سے ہگ کرنے لگا پورے حق کے ساتھ وہ آج اس کے سینے سے لگ کے آنسو بہا رہی تھی، اس کے اندر کا بوال اس کے سینے میں جذب ہو رہا تھا ، وہ اس کے کمر کو سہلا رہا تھا، وہاں پر آتا جاتا ہر ایک شخص حیرانی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کوئی شک سے۔۔۔۔

تو کوئی رشک سے۔۔۔۔۔

مگر کوئی اصل نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔

محبت کرنے والوں کے حصے میں جو آتا ہے وہ ہمیشہ درد سے بھرا ہوتا ہے درد نہ " ہو تو محبت بھی کسی دوسرے قبیلے کا لگتا ہے "۔۔۔۔

زمین کا ہر ذرہ اور آسمان کے ستارے گواہ ہیں کہ کوئی ایسی دل لگی کا داستان جو راستے میں اس درد نام کے مسافر سے نہ ملا ہو، یہ آج تک ہوا نہیں ہے لیکن یہ درد نامی مسافر بھی ہر بار ایک نئے در سے آتا ہے ماں باپ سے، گھر والوں سے، معاشرے سے یا پھر خود محبوب یا محبت کرنے والے سے، وجہ کوئی بھی بنے گزرنا تو اس دیوانے مسافر کو اسی راستے پر ہی ہونا ہے جہاں اس محبت کا جہاں ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

م۔میں گھ۔گھر ککیسے جاؤں گی وہ آنسو سے بھرے چہرے سے اس سے پوچھنے لگی، اسکے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔۔۔۔۔

تو نہ جاؤ، میرا گھر ہے نا جب میں تمہارے نام ہو گیا ہوں تو گھر کی اوقات کیا ہے۔۔۔۔۔

میں اپنے گھر کی بات کر رہی ہوں، وہاں پر ڈیڈ نے اپنے دوست اور اس کے بیٹے کو بلایا ہے۔۔۔۔

تم نہیں جاؤں گی اور اٹھو یہاں سے لوگ کب سے ہمیں دیکھ رہے ہیں، اسکو تو ابھی کسی طرح سے منظور نہیں تھا۔۔۔۔

وہ ارد گرد دیکھنے لگی بہت سی آنکھیں ابھی بھی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

نثار اس کو اٹھنے میں مدد کرنے لگا، اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسی مسجد نما جگہ سے نکل گئے تھے۔۔۔۔۔میں ڈیڈ کو کیا بولوں گی اگر وہ مجھ سے پوچھنے لگے، وہ صبح مجھے کہہ چکے ہیں کہ میں ریڈی رہوں۔۔۔۔۔

تم نہیں جاؤ گی آج شام تک اور ان لوگوں کے سامنے تو بالکل بھی نہیں۔۔۔۔

میں ڈیڈ کو منع نہیں کر سکتی وہ صرف آرڈر دیتے ہیں، سنتے نہیں ہیں۔۔۔۔۔

تو تم بھی آج سے نہ سنا کرو، تم بھی اس کی بیٹی اب بعد میں ہو اور بیوی میری پہلی ہو وہ کچھ بولی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھ کے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے لگا، کیا ہم کوئی اور بات نہیں کر سکتے۔۔۔

علیشاہ اس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اس کے آنکھوں میں جذبات کے سمندر دیکھ رہی تھی، وہ زیادہ دیر اسکو دیکھ نہیں پائی۔۔۔۔

نثار مجھے چھوڑ کر کبھی مت جائے گا، میں نے صرف آپ کے لیے اپنا سب کچھ چھوڑ دیا ہے اگر آپ نے بھی مجھے چھوڑا تو میں اس بھری دنیا میں اکیلی ہو جاؤں گی، اسکا ڈرنا تو بجا تھا۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے ایسا کبھی ہو گا وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھ رہا تھا، ایسا کبھی نہیں ہو سکتا علیشاہ، تم میری آنکھوں سے کچھ دیر کے لیے بھی اوجھل ہو جاؤ یہ مجھے منظور نہیں۔۔۔۔۔

چلو میں تمہیں آج گھر لے کر جا رہا ہوں جہاں پر ہم رہیں گے ہمیشہ ساتھ، وہ اس کو مسکراتے آنکھوں سے سر ہلانے لگی، ایک ہاتھ سے گاڑی چلائے دوسرے ہاتھ سے وہ اس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

################$##################

او میرے دوست تم کب پاکستان آئے ہو عثمان ندیم سے گلے ملنے لگا۔۔۔۔۔

بس کل ہی آیا ہوں، لیکن تم یہاں اور ابھی تک۔۔۔۔۔۔

ہاں یار بس ہر قدم میں نے اختیاط سے لینا ہے میں کچھ بھی جلد بازی میں نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔

عثمان پورے شان کے ساتھ پورے تھانے میں گھوم رہا تھا، ندیم ملک اس کا قریبی دوست اور رشتہ دار تھا، اس کو کل شام پتہ چل گیا تھا مگر وہ رات پہ ملنے نہیں آسکا، ابھی وہ اس سے ملنے کے لیے پولیس اسٹیشن آیا تھا۔۔۔۔

عثمان تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو، کیا تمہارے پاس اتنے بھی پاورز نہیں ہیں کہ اپنا بیل کروالو، اسکو یہ بات اتنی بڑی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اس بار بیل سیدھی طرح نہیں ہو سکتا ہمیں کچھ الگ سوچنا ہو گا، عثمان نے واضح کہہ دیا تھا۔۔۔۔۔۔

ندیم اسکی بات پر سر ہلانے لگا، میں سمجھ گیا۔۔۔۔ تم ایسا کرو تم کچھ ہلہ گلہ کرو وہ کچھ دیر سوچنے کے بعد بولنے لگا۔۔۔۔

کتنے لوگ جمع ہوتے ہیں تمہارے لیے، نکالو ہجوم سڑکوں پر میں بھی دیکھتا ہوں کیسے بیل نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔۔

یہ سب میں بھی سوچ رہا ہوں لیکن یہ وجہ کافی نہیں ہے عثمان غور سے اسے سن رہا تھا۔۔۔۔

تو وجہ اسکے لئے میں بناتا ہوں، کسی جج کو کسکاتے ہیں۔۔۔۔

مطلب وہ ترچھی پر سوچ نظروں سے پوچھنے

لگا۔۔۔۔

مطلب سیدھا ہے جج کو خریدنے کی کوشش کرتے ہیں ورنہ پھر اس کی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہیں اگر زیادہ سچا اور شریف نکلا تو۔۔۔۔۔

یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا، اگر وکیل نہیں بکتی تو کیا ہوا ہم عدالت کو خرید لیتے ہیں، وہ چمکتے آنکھوں سے کہنے لگا۔۔۔

ندیم سر ہلانے لگا، ندیم تم سچ میں دوست ثابت ہو گئے ہو یار۔۔۔۔

ہم یار و کے یار ہے، تمہیں اکیلا چھوڑنے والوں میں سے نہیں ہے۔۔۔۔

دل خوش کر دیا تم نے، وہ اپنے باہیں کھولنے لگا ایل منٹ میں وہ فریش ہو گیا تھا۔۔۔۔

بس دیکھتے جاؤں، کل صبح کی نیوز میں معزز عدالت کے جج اپنا اعتراف کر رہا ہو گا کہ وہ تمام ثبوتوں پر نظر ثانی کر کے اس کو بے بنیاد اور نا مکمل قرار کر اپنے آرڈرز کو دوبارہ لیتے ہیں۔۔۔۔

اور پھر باقی تماشہ عوام بنائے گی آخری بات عثمان کرنے لگا۔۔۔۔۔

دونوں ایک ساتھ ایک فلک بوس قہقہ لگانے لگے، تھانے کے اندر پولیس والے حسرت سے ان لوگوں کی طرح بننا چاہتے تھے، جو کہ نام سے کریمنل تھے مگر رسائی اتنی تھی کہ معزز پولیس آفیسرز بھی اس کے سامنے جی بجضور کر کے کھڑے ہوتے تھے۔۔۔۔

کل کیوں نہیں آئے، کیا کچھ زیادہ اہم کام چل رہے ہیں آج کل۔۔۔۔۔

ہاں ایسا ہی سمجھو، ایک بزنس ڈیل ہو رہا ہے اسکا اونر میرا ایک بہت بڑا اور پرانا جاننے والا ہے، آج کل اس کا بزنس مارکیٹ میں خوب گرم ہے, میں نے بھی سوچا کہ اگر اس سے رشتہ داری ہو جائے، تو دونوں طرف سے فائدہ ہو گا ویسے

بھی علیشاہ ابھی بڑی ہو گئی ہے اور اس کا بھی بیٹا ہے، اچھا خاصا پڑھا لکھا ہے

تم نے علیشاہ سے پوچھا ہے، عثمان تھوڑا پر سوچ لہجے میں اسے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔
کہا ہے کل شام کو، آج ڈنر پر آ رہے ہیں، وہ بھی مل لے گی لڑکے سے۔۔۔
ہمممم چلو ٹھیک ہے تم بہتر جانتے ہو، اگر ہمارا پلین کام کر گیا کل تک میں بھی پھر گھر ہو گا، خوب گپ شپ لگائیں گے۔۔۔۔۔۔
وہ تو ضرور کریں گے اور تم فکر مت کرو، کل تک تم گھر پر ہی ہوں گے، ویسے بھی یورپ میں ہم اس طرح کے کیسز بہت سنبھالتے آ رہے ہیں۔۔۔۔۔
نہ کرو ندیم ہمیں تو لگتا تھا یہ خرید فروخت صرف پاکستان میں ہوتا ہے۔۔۔۔
ہاہاہاہاہا عثمان ہر جگہ کی ایک کمزوری ہوتی ہے چاہے وہ کوئی فیلڈ ہو، کوئی پروفیشنل انسان ہو، کوئی کاروبار ہو، وہ جتنا بھی مضبوط کیوں نہ ہو اگر اسکی کمزوری تم اپنی طاقت بنا لو تو کچھ بھی ہو سکتا ہے اور یورپ جیسے کنٹریز میں بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہر انسان اعصابی لحاظ سے ایک جیسا پیدا ہوا ہوتا ہے وہ تو بعد میں ہم وقت کے ساتھ اپنے آپ کو عادی بنا لیتے ہیں، کس چیز کو دیکھ کر خوش ہونا ہے، کس کو دیکھ کر غصہ ہونا ہے ورنہ بچپن میں تو ہم سب شیطانوں اور ویلنز سے نفرت اور ڈر کا رشتہ جبکہ پریوں، اچھے لوگوں اور ہیروز سے پسندیدگی جیسے رشتے کو قائم کرتے ہیں۔۔۔۔

بڑے ہو کر بھی ہم جتنا بھی بدل جائے یہ پیسہ ایسی چیز ہے جس میں ہمیں اسی ہیروز کی تصویر دکھتی ہے، امید ہوتی ہے کہ ہم بھی اسی نوٹوں سے بادشاہ بنے گے، ہمیں پھر اس سے غرض نہیں ہوتا کہ یہ پیسہ آتا کہاں سے ہے، اس کے لیے ہم کیا کچھ کرتے ہیں ہم بس خود کو اسی جگہ پر رکھ کے سوچتے ہیں اور ہر حد سے گزر جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

##

گڈ مارننگ مام اینڈ ڈیڈ حمائل اوپر سے اتر کر کچن میں آگئی تھی، نغمہ ناشتہ بنا رہی تھی اور شیراز بیٹھا کچن میں نیوز پیپر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

مما کچھ ہیلپ چاہیے وہ اسکو پیچھے سے آواز دینے لگی۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا سب کچھ بس ریڈی ہے، تم بتاؤ تمہارے ساتھ وہ دوسری نیچے نہیں آئی

۔۔۔۔۔

بابا نے آپ کو بتا دیا ہے وہ شیراز کو دیکھنے لگی،

ہاں تو اس میں چھپانے کی کیا بات ہے، شیراز نغمہ سے پہلے جواب دے گیا

۔۔۔۔۔

نہیں بابا ہے تو کچھ نہیں اور حنا ابھی سو رہی ہے، ہو سکتا ہے وہ لیٹ اٹھ جائے، جب اٹھ جائے گی پھر ہم سب کو جوائن کر لے گی، وہ وہیں پر ایک چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

تم نے بھی آج آفس لیٹ جانا ہے، ٹائم دیکھو نو بج رہے ہے، شیراز نے اخبار سے سر اٹھانے لگا۔۔۔

جی بابا آج لیٹ جانا ہے اڈ کے باپ نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

حمائل وہ ناشتے میں کیا لے گی تمہیں پتہ ہے۔۔۔۔۔

ماما کچھ بھی بنالے وہ کھالے گی، ویسے بھی وہ کھانے کے ہر چیز کو شوق سے کھاتی ہے۔۔۔۔۔

بہت پیاری بچی ہے، اس دن ڈنر پر تو اس نے رونق لگا دیا تھا، اس کے گھر میں تو اس بچی کی وجہ سے خوب ہلچل مچی ہو گی اور ایک تم ہو ہر وقت بس ڈنڈا ہاتھ میں لیے پھرتی ہو۔۔۔۔

ماما میں نے کیا کیا ہے آپ تو میرے پیچھے پڑی ہے بابا دیکھ لیں اپنی بیوی کو اسکو تو صدمہ لگا

تھا۔۔۔۔۔۔

حنا بیٹا وہاں کیوں کھڑی ہو اندر آؤں اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا، شیراز صاحب کی نظر حنا پر پڑی جو کچن کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

حمائل کے ساتھ نغمہ بھی اس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

آؤں حنا کیوں کھڑی ہو، حمائل بھی اس کو آواز دینے لگی۔۔۔۔

وہ مرے قدموں سے ان کے پاس آنے لگی۔۔۔۔۔

سوری میں نے آپ لوگوں کو ڈسٹرب کر دیا۔۔۔۔

نہیں بیٹا یہاں کچھ بھی اتنا خاص نہیں چل رہا تھا نغمہ اس کے کمر پر ہاتھ رکھنے لگی

۔۔۔۔۔

مجھے لگا تھا آپ لیٹ اٹھے گی حمائل نے اسے کہا۔۔۔۔۔

نہیں ایڈوکیٹ میری نیند پوری ہو گئی تھی۔۔۔۔

چلو یہ تو اچھا ہوا، تم ٹھیک سے سو پائی ہو۔۔۔۔

حنا آپ کیا لے گی ناشتے میں، میں ابھی حمائل سے یہی پوچھ رہی تھی۔۔۔

آپ کچھ بھی بنا لیں جو آپ کو آسان لگے، شیر از اخبار سے سر اٹھانے لگا، اس کو اس ڈنر والی اور آج کی حنا میں زمین آسمان کا فرق محسوس ہوا حمائل نے ابزار و آنکھوں سے باپ کو حنا کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

ویسے بابا آج اپ کیوں لیٹ ہے، وہ اس کا دھیان بھٹکانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

شیر ازاسے دیکھنے لگا، تمہارے اس پوز سے مجھے سخت چڑھ ہے، کتنی بار کہا ہے یہ تمہاری عدالت نہیں ہے کہ اس ترچھی نگاہوں سے تم گھر میں باپ کو بھی دیکھتی ہوں۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے شیر ازوہ تو صرف ایک بات پوچھ رہی ہے دونوں کے درمیان نغمہ بولنے لگی تھی۔۔۔۔۔

بھئی سیدھی طرح سے بات کریں نا چہرے پر یہ ایکسپریشنز لا کر یہ مجھے بھی کنفیوز کر رہی ہے۔۔۔۔۔

ماما اب گھر ہو یا عدالت دونوں میرے ہی ہیں اور آپ لوگ بھی میرے ماں باپ ہیں، تو جو بھی کر رہی ہوں، جیسی بھی دیکھ رہی ہو میرے سوال کرنے کا انداز تو یہی ہے۔۔۔۔

وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

حمائل شیر از کو بھٹکانے میں کامیاب ہو گئی تھی مگر ایک بات تھی ان سب میں حنا بھی ہنسنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

ویسے انکل آپ سے ایک بات پوچھوں حنا نے شیراز سے کہا، حمائل چمکتے آنکھوں سے اس کے سننے کا انتظار کرنے لگی اس کی معصومیت پھر سے اس پر طاری ہو رہی تھی۔۔۔

جی پوچھے بیٹا وہ نرمی سے اسے کہنے لگا۔۔۔۔

کیا آپ ایڈوکیٹ سے ڈر رہے ہیں، نغمہ اس کی بات پر مسکرائی تھی۔۔۔

بیٹا جی یہ سر درد بھی میرا اپنا ہی ہے، میں نے اسے خود غنڈی بنائی ہے اور اس کی بات پر حنا کھل کے ہنسنے لگی۔۔۔۔۔

ویسے انکل آپ کی بیٹی کی طرح ہر لڑکی بننا چاہتی ہے، میں خود بھی اس طرح بننا چاہتی ہوں مگر ہر کسی کے پاس اتنا جگر نہیں ہوتا کہ وہ اپنی بیٹی کو ایڈوکیٹ کی طرح غنڈی بنائیں، حنا کے بات نے ماحول پر سکتا طاری کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

تم ایسا کرو حنا بیٹا ہمارے گھر شفٹ ہو جاؤں، کم از کم آپ ہمیں ہنسا تو سکتی ہے ورنہ ہمارا یہ منہ اسی طرح سوکھا رہتا ہے اور اس سب کے بدلے ہم تمہارے گھر میں حمائل کو بھیجتے ہیں تمہارے باپ سے کہتے ہیں اپنی بیٹیوں کو ایکسچینج کرتے ہیں کیا خیال ہے؟؟۔۔۔۔

انکل ائیڈیا تو اچھا ہے مگر یہ کیا پوسیبل نہیں ہے ایڈوکیٹ بھی ہمارے پاس رہے۔۔۔۔۔

ہمم ویسے اس پر سوچا جا سکتا ہے وہ اس کو دیکھ کر کہنے لگا حنا اس کی حامی پر حمائل کو دیکھ کر ہنستی ہے۔۔۔۔۔

حنا آپ میرا اسفارش بعد میں کرو پہلے ماما کو بتاؤ کیا لو گی ناشتے میں، نغمہ اس کو دیکھ کر سر ہلانے لگی۔۔۔۔

تو پھر مجھے ایک آملیٹ اور ایک پراٹھا بنا دے۔۔۔

واہ بیٹا تمہارا خوراک تو خالص دیسی ہے۔۔۔۔

جی آنٹی وہ صرف اتنا کہہ پائی تھی۔۔۔۔

نغمہ ایک نظر مطمئن آنکھوں سے ان سب کو دیکھنے لگی اور دوبارہ کام میں لگ گئ

وہ تینوں اب ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔

##

سر کچھ دیر بعد آپ کی لاسٹ میٹنگ ہے، اس کے بعد آپ فری ہو جائیں گے اور شام چار بجے کے فلائٹ میں نے بک کروائی ہیں آپ نو بجے تک اسلام آباد میں اپنے گھر میں ہوں گے۔۔۔۔۔۔

ہممممم تم ایسا کرو کہ لاسٹ میٹنگ تھوڑا لیٹ کروالو میرا کچھ امپورٹنٹ کام ہے اس کو کرنے میں مجھے وقت لگے گا۔۔۔۔

اوکے سر میں کرلوں گا پر آپ کو ایک بات بتانی تھی۔۔۔۔

آریان جو اپنے گاڑی کا دروازہ کھول چکا تھا اپنے پی اے کے سسپنس پر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

بتاؤ کیا کہنا ہے۔۔۔۔

سر کل رات آپ میٹنگ میں تھے آپ کی فون پر 12 مسڈ کالز آئے تھے، میں نے ایک بار اٹھایا تھا انہوں نے آپ کو بولنے کا کہا تھا، میں نے کہا آپ میٹنگ میں ہے مگر پھر بھی وہ مسلسل کالز کر رہے تھے۔۔۔۔ آریان اپنا فون اپنے پاکٹ سے نکالنے لگا کال ہسٹری چیک کر کے اس نے ریسنٹلی کالز کو دیکھا۔۔۔۔۔

ڈیم اٹ اس نے اپنے گاڑی پر ہاتھ مارا۔۔۔۔

تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا، بعد میں فری تو ہو گیا تھا، اتنی کالز کے بعد تمہیں سمجھ جانا چاہیے تھا کہ کچھ امپورٹنٹ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

سر میں آپ کو بتانا چاہتا تھا لیکن رات کے دو بجے آپ اپنے اپارٹمنٹ میں آئے تھے بہت تھکے لگ رہے تھے اس لیے میں نے سوچا میں کل بتا دوں گا اس کا پی اے نیچے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

آئندہ جو بھی ہو اگر میں اس وقت کسی بھی طرح بزی ہو بعد میں فری ہو کے میں جیسا بھی نظر آؤں مجھے انفارم کرنا تمہارا فرض ہے۔۔۔۔

سوری سر میں آئندہ خیال رکھوں گا۔۔۔۔۔

تم سب کچھ چھوڑو اور اسلام آباد کی فلائٹ آگے کرو الوں مجھے ابھی اسی وقت اسلام آباد کے لیے نکلنا ہے۔۔۔۔

سر آپ کی لاسٹ میٹنگ بہت امپورٹنٹ ہے۔۔۔۔۔

ائی نو بٹ جو میں نے کہا ہے بس وہی کروں۔۔۔۔۔اوکے سر میں کر رہا ہوں

۔۔۔۔

آریان وہاں سے واپس اپنے اپارٹمنٹ کے اندر چلا گیا اسی نمبر پر پھر سے کال کرنے لگا۔۔۔۔

فون جلدی اٹھایا گیا تھا۔۔۔۔

ہیلو، سر میں نے آپ کو رات میں کتنے کالز کر دیے تھے آپ نے ایک بھی نہیں اٹھایا۔۔۔۔

لیو دیٹ اپڈیٹ می ناؤ واٹس دی پرابلم۔۔۔۔

سر کل رات نو بجے حمائل میم فرقان سے ملنے کے لیے آئی تھی اس نے جیسے سنا اس کے جبڑے تن گئے تھے، اس کے ساتھ ایک لڑکی اور بھی تھی، میں زیادہ نہیں جانتا اس کے بارے میں مگر یہ جانتا ہو کہ فرقان عثمان صاحب سے ملنے کے لیے دو دن پہلے پولیس اسٹیشن گئے تھے، موبائل پر اس کی گرفت سخت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اور کچھ ؟؟؟؟؟؟ یس سر ندیم ملک آیا ہے علیشاہ میم کے والد صاحب وہ بھی آج دوپہر کو عثمان کے ساتھ ملنے کے لیے تھانے آگیا تھا، پتہ نہیں وہ کچھ بات کر

رہے تھے میں قریب سے نہیں دیکھ پایا مگر وہ دونوں بہت تیز تیز ہنس رہے تھے۔۔۔

اور کچھ ہے یا بس اتنا ہی ہے، اسکے رگوں کا خون جیسے گرم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔
نو سر اور کچھ بھی نہیں ہے، آریان فون ڈسکنیکٹ کرنے لگا۔۔۔۔
میں ایک دن نہیں تھا وہاں پر اور تم نے ملنا ملانا شروع کر دیا، دل کر رہا ہے حمائل میں تمہارے ٹانگیں توڑ دوں۔۔۔۔۔
خیر اس کی سزا تو تمہیں ملے گی، کیسے اتنے رات کو تم کسی غیر مرد سے ملنے کے لیے جا سکتی ہو، تم بے فکر ہو جاؤ میری جان میں آ رہا ہوں، وہ ٹیبل پر پڑے گلاس میں پانی کو ایک سانس میں پینے لگا۔۔۔

##

اوکے بابا میں حنا کو ڈراپ کرتی ہوں، وہاں سے پھر آفس بھی جانا ہے، پھر بہت لیٹ ہو جائے گی مجھے ابھی نکلنا ہو گا۔۔۔۔۔
ٹھیک ہے تم لوگ جاؤ حنا بیٹا تم ریڈی ہو، جی انکل ائی ایم ریڈی۔۔۔۔

چلو نکلو تم لوگ لیکین احتیاط سے وہ حمائل کو دیکھ کر خاص طور پر کہنے لگا۔۔۔۔
جی بابا ہم خیال رکھے گے، آؤں حنا وہ کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔
اللہ حافظ آنٹی وہ نغمہ سے کہنے لگی جو اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔۔
اللہ کے امان میں جاؤں نغمہ نے اس کو مسکراتے چہرے سے اسے رخصت کر دیا

۔۔۔۔

وہ حمائل کے ساتھ وہاں سے نکلنے لگی، اس نے وہی ڈریس پہنا تھا، جو کل رات اس نے اس کے لیے خریدا تھا دونوں گاڑی میں بیٹھ گئیں تھیں, چوکیدار دروازہ کھول چکا تھا, گاڑی ابھی مین روڈ پر جا رہی تھی۔۔۔۔۔
کب تک جوائن کر رہی ہو پھر۔۔۔۔
حنا اس کو دیکھنے لگی اس کی نظر سامنے روڈ پر تھی وہ کوئی جواب نہیں دے پائی۔۔۔۔
حنا تم تو گھر میں بالکل ٹھیک تھی، پھر کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔
ایڈوکیٹ مجھے یقین نہیں آ رہا، یہ کل جو ہوا ہے۔ مجھے یاد کر کے ڈر لگ رہا ہے، دل کر رہا ہے کہیں بس چپ جاؤ۔۔۔۔۔

زندگی میں اپس اینڈ ڈاؤن آتے رہتے ہیں، چھپنا اس سب چیزوں کا حل نہیں ہے۔۔۔۔۔

تم ایک ویل ایجوکیٹڈ لڑکی ہو، تمہیں اس دنیا کو فیس کرنا ہے، ورنہ اگر تم اس طرح ڈرتی رہی تو یہ دنیا تمہیں مزید ڈرائی گی۔۔۔۔

شاید آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں مجھے چھپنا نہیں چاہیے کیونکہ میں نے بھی آپ کی طرح بننا ہے اسکے دل میں کل رات سے اسکے لئے ریسپیکٹ کئی گنا زیادہ بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

بالکل تم میری طرح ہی بنو گی، بلکہ تم مجھ سے بھی بہتر بنو گی انشاءاللہ۔۔۔۔

آپ کو ایک بات بتاؤں وہ انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر مروڑ رہی تھی، وہ جو بھی کہنے والی تھی مگر وہ کنفیوزلگ تھی، حمائل نے اس کو دیکھا وہ اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

بتاؤ میں سن رہی ہوں اس کی نظریں دوبارہ روڈ پر جمنے لگی، فرقان میرے ماما کا ایکس ہسبینڈ ہے، حمائل کے لیے یہ بات کسی جھٹکے سے کم نہیں تھی مگر وہ کوئی انٹینس ری ایکشن نہیں دے

گئی کیونکہ وہ حنا کو یہ یقین نہیں کروانا چاہتی تھی کہ یہ اتنی بڑی بات ہے۔۔۔۔

کیا آپ پہلے سے جانتی تھی حنا نے اس سے

پوچھا۔۔۔۔۔

نہیں تو ابھی تم نے بتایا ہے۔۔۔۔

تو آپ اتنی کالم کیسی ہے ایڈوکیٹ، مجھے بہت برا فیل ہو رہا ہے اور ماما نے بھی کبھی مجھے یہ نہیں بتایا کہ وہ بابا سے دوسری شادی کر چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔

آپ کی ماما کا یہ پرسنل میٹر ہے، جس طرح کہ ہر انسان کا ہوتا ہے۔۔۔۔

میرا، تمہارا ہر کسی کی کوئی نہ کوئی بات ہوتی ہے جسے چاہ کر بھی ہم کسی کو نہیں بتا سکتے اگر تم یہ کہہ کر اپنی ماما کے محبت پر کوئسچن مارک لگاؤ گی کہ اس نے تمہیں اس سب کے بارے میں نہیں بتایا تو ابھی جان کے تم خوش ہو کیا؟؟؟

نہیں نا اس کے پاس کوئی جواب نہیں۔۔۔۔۔

بہتر ہے ہم جتنا جس چیز کے بارے میں کم علم رکھے اتنا ہی ہم خوش رہتے ہیں۔۔۔۔

مگر ان کو بتانا چاہیے تھا جو بھی تھا حنا کا ٹرسٹ اور وہ ایمن ہرٹ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

تو کیا اس اس بلڈی شخص کی وجہ سے تم اپنی ماں کو ہرٹ کرنا چاہ رہی ہو، اسکو عرصہ آگیا تھا اسکی بے وقوفی پر کیا۔۔۔۔۔

جس نے تم پر اتنا ٹرسٹ کیا ہے، تمہیں اس دنیا کے ہجوم میں بھیجا ہے اسے یہ علم نہیں تھا کیا، اس کو کبھی یہ خیال نہیں آیا ہو گا کہ اگر اس کے ماضی کے بارے میں تم جان لو تو کیا ہو گا۔۔۔۔

وہ ہزار بار اس وسوسوں کو دل میں لاتی ہو گی مگر اپنے دل کو یہ کہہ کر مطمئن کر رہی ہو گی کہ تم اس کی بیٹی ہو تم اس پر ٹرسٹ کرو گی۔۔۔۔

مجھے کسی اور سے کوئی غرض نہیں ہے، آئی ٹرسٹ ان مائی مام۔۔۔۔

اچھی بات ہے تمہیں کرنا بھی چاہیے اسکے بدلاؤ اس نے کوئی خاص گرمجوشی نہیں دکھائی تھی، ماں باپ کے علاوہ اور کوئی سچا نہیں ہوتا جسکا مطلب تھا کہ تم احسان نہیں کر رہی۔۔۔۔۔۔۔

تمہارا گھر آگیا ہے، کل سے سیدھا آفس جوائن کرلو وہ اس کے ساتھ گاڑی سے اترنے لگی۔۔۔۔

آپ میرے ساتھ اندر آرہی ہے۔۔۔

تم نہیں چاہتی کیا۔۔۔۔۔

نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا آپ جب چاہے آسکتی ہے۔۔۔

ہمممم چلو آؤ مجھے انکل سے بھی ملنا ہے۔۔۔۔۔

انکل یعنی کہ پاپا سے حمائل نے سر ہلایا، ان سے کیوں ملنا ہے، حمائل اس کے پوچھنے پر مسکرانے لگی۔۔۔۔

تم آؤ تو پتہ چل جائے گا۔۔۔۔۔

آپ کہی میری شکایت تو نہیں کر رہی۔۔۔۔

تم اندر تو آؤں، وہ حمائل سے پہلے اندر جانے لگی۔۔۔

سلام میڈم و علیکم السلام نیلو آنٹی، سامنے اس کی ملازمہ کچن سے نکل رہی تھی اس نے اس کو دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

ماما بابا کہاں ہے، میڈم وہ تو اوپر ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ انہیں بلائے ہم لاؤنج میں بیٹھتے ہیں۔۔آئے ایڈوکیٹ، وہ اس کو اپنے ساتھ لے کر گئی۔۔۔۔

آپ کچھ لے گی۔۔۔۔۔

بالکل بھی نہیں ابھی تو ہم دونوں نے ناشتہ کر لیا۔۔۔اچھا کچھ سنیکس لے آتی ہوں، حنا ہم بعد میں کھالیں گے، ابھی انکل سے ملنا ہے اور اس کے بعد آفس کے لئے نکلنا ہے پھر دیر ہو جائے گی۔۔۔۔

اوکے جیسے آپ کی مرضی، وہ واپس بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

حنا تم کہا تھی، اسکے ماں باپ دونوں اوپر سے اتر گئے تھے، کل رات سے ہم تم کو کتنے کالز کر چکے ہیں، تم نے ہمارا ایک کال بھی نہیں اٹھایا سیڑھیوں سے وہ شروع ہو گئی تھی، وہ تو حمائل نے انفارم کر دیا پھر، اس طرح کون کرتا ہے، فون کر کے تو انفارم کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

سوری ماما وہ اس کے گلے لگی، زبیر اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگ شاید وہ بھی کچھ کہتا مگر اس کو بیوی نے موقع نہیں دیا۔۔۔۔۔۔

انکل میں نے اپنا وعدہ پورا کر لیا، آپ کی بیٹی آپ کے سامنے ہے۔۔۔۔۔

بیٹا اس طرح گھر سے یہ باہر بغیر کسی رابطے کے نہیں نہیں رہی، اسی لیے ہمیں ٹینشن ہو رہی تھی۔۔۔

میں نے کہا تھا آپ کو لیٹ نائٹ پارٹی ہے، دیر ہو گئی تھی اس لیے میں نے اسے گھر پر اپنے ساتھ رکنے کا کہا، میں ڈرائیور کے ساتھ بھی بھیج سکتی تھی مگر مجھے مناسب نہیں لگا۔۔۔۔

خوش رہو بیٹی سلامت رہو۔۔۔۔

تھینک یو آنٹی ابھی کے لیے میں نکل رہی ہوں پھر انشاءاللہ ملاقات ہو گی ۔۔۔۔۔

کچھ چائے پانی تو کرتی اس طرح بغیر کچھ کھائے تو چلی جاؤ گی تو اچھا تو نہیں لگے گا۔۔۔۔۔

آنٹی یہ میرا ادھار ہو گیا اگلی بار جب بھی آؤں گی تو ضرور چائے پیوں گی، حنا ٹیک کیئر وہ وہاں سے نکلنے لگی۔۔۔۔

ماما میں دو منٹ میں آئی اور بھاگ کے اس کے پیچھے چلی گئی، حمائل ابھی مین گیٹ کے قریب ہی تھی، گھر سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ پیچھے سے حنا نے اس کو آواز دیا، اس کے رواں قدم رک گئے تھے، حنا دوڑ کے اس کے گلے لگ گئی، کیا ہوا ہے وہ اس سے پوچھنے لگی، اس کے آنکھوں میں آنسوں تھے مگر وہ ہنس رہی تھی۔۔۔۔

تھینک یو تھینک یو فار ایوری تھنگ آئی وش میں بھی آپ کے لیے کچھ کر سکتی

اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

یو نو یوار جسٹ امیزنگ اوپر دیکھ کر اپنے بہے آنسوؤں سے ایک بار پھر مسکرانے لگی۔۔۔۔

حنا ہم کل آفس میں ملتے ہیں، وہ اس کے بازو کو سہلانے لگی۔۔۔۔

کیا میں اب جاؤں، یس آپ جائیں وہ سر ہلانے

لگی۔۔۔۔۔

بی ریلیکس یس آئی ایم ٹرائینگ، وہ اسکو چھوڑ کر نکل گئی، حنا اوپر دیکھ کر اپنے آنسوں کو صاف کرنے لگی اور واپس اندر چلی گئی۔۔۔۔۔

##

تم کیا چاہتی ہو علیشاہ میں تمہارے گھر آجاؤں میرا فون اٹھاؤ ورنہ میں سچ میں آجاؤں گا۔۔۔۔۔

صبح اٹھ کے علیشاہ نے نثار کے بہت سارے فون کالز اور وائس نوٹس دیکھ لیں, ان میں سے اس نے ایک کو سننے لگی، اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ نے ڈھیرا ڈال لیا تھا۔۔۔۔

اس نے اس کو ٹیکسٹ کیا اور فریش ہونے کے لیے واش روم میں چلی گئی، کچھ دیر بعد وہ باہر نکلی اس کا موبائل جو بیڈ پر پڑھا تھا وائبریٹ ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ وہی تھا اس نے کال کو پک کر لیا۔۔۔۔

کہا تھی تم کتنی کالز میسجز رات سے اب تک کر چکا ہوں۔۔۔۔

سوری میں رات میں جلدی سو گئی تھی۔۔۔۔

میرا یہاں ٹینشن سے برا حال ہو گیا ہے اور تم پکی نیند سو گئی تھی کمال ہے

۔۔۔۔۔

کیا ہوا اس کمینے کا۔۔۔۔

کون؟؟ اور آپ یہ کتنے گالیاں دے رہے ہیں۔۔۔۔۔

تو کیا اس کے شان میں قصیدے لکھوں جو میری بیوی کو دیکھنے کے لیے آیا تھا

ریلیکس کریں نثار آپ کچھ زیادہ جذباتی ہو رہے ہیں۔۔۔۔

یہ تو میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا ابھی یہ بتاؤ کیا ہوا ہے؟؟؟

لگتا ہے آپ میری کوالٹیز کو ابھی صحیح سے نہیں جانتے۔۔۔۔

کیا مطلب میں نے اس کو بتا دیا تھا کہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں اگر وہ چاہے تو دوست بن سکتا ہے اور کچھ نہیں؟؟؟؟ اور ویسے وہ اچھا خاصا تھا، اور وہ بھی کسی اور میں انٹرسٹڈ تھا۔۔۔ چلو اچھا ہے ورنہ مجھے تو لگتا تھا، اس کا خون مجھ پر فرض ہو گیا ہے۔۔۔۔

ایک منٹ کیا کہا تم نے، دوست بن سکتا ہے اور کیا کہا؟؟؟؟ اچھا خاصا، سیدھی طرح سے اس کی تصویر بھی سوچوں سے مٹا لو اس نے ابھی نوٹ کر لیا تھا، حنا اسکی باتوں پر بلش کرنے لگی تھی جو سیدھا سیدھا اس پر حق جتا رہا تھا، آئندہ میں تمہیں کسی کا تعریف سنتے نہ دیکھوں، تم صرف میری ہو وہ مسکرا رہی تھی اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پیر رہی تھی۔۔۔۔

کہاہو تم میں نے کیا کہا؟؟؟ سن لیا تم نے۔۔۔۔

جی سن لیا ہے اور یہی پر ہی ہو۔۔۔۔۔

ہممممم آج مل سکتی ہوں، میں دیکھتی ہوں لیکن شیور نہیں ہوں پھر آپ کو ٹیکسٹ کر لوں گی ابھی گھر میں ڈیڈ بھی ہے۔۔۔۔

اوکے میں ویٹ کروں گا تم بس ٹیکسٹ کرو۔۔۔۔

اوکے اللہ حافظ، آئی لو یو وہ کال ڈس کنیکٹ کرنے لگا اس نے موبائل کو ایک نظر دیکھا اور وہی پہ الٹا بیڈ پر گر گئی تھی وہ کتنی دیر موبائل کو ایسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

محبت میں اگر پسندیدہ شخص بغیر تمہارے کچھ کہے اظہار محبت کرے ایسا لگتا ہے تم سات آسمانوں میں اڑ رہی ہو کوئی رکاوٹ کوئی ڈر کوئی خوف اس دو لفظوں کے اظہار محبت کے سامنے نہیں ٹک پاتا، یہ تو چیز ہی ایسی ہے جو چہرے پر قوس قزاح کے رنگ بکھیر دیتا ہے یا پھر اجڑے طوفان زدہ آسمان کی طرح تمہارے رنگوں کو چھین لیتا ہے تمہاری دنیا کو سیاہ راکھ زدہ بنا لیتا ہے۔۔۔۔۔

کبھی خاموشی میں صدا بن کے گونجے،
کبھی شور میں بھی کوئی بات نہ کہے۔

کبھی ایک نظر میں صدیوں کا پیار ہو،
کبھی عمر بھر کا ساتھ بھی اجنبی لگے۔

کبھی سانسوں میں خوشبو بن کے بس جائے،
کبھی دل کو سنبھالنا محال ہو جائے۔

محبت میں کچھ بھی یقینی نہیں ہوتا،
یہ جذبہ کبھی خدا، کبھی فتنہ بن جائے۔

کبھی سجدوں میں چھپی ہوتی ہے اس کی روشنی،
کبھی زخموں میں چھپائے رکھتی ہے اپنی سچائی۔

یہ جنت بھی ہے، جب وصل کی شب ہو،
یہ دوزخ بھی ہے، جب ہجر کا لمحہ ہو۔

یہی وہ سوال ہے جو صدیوں سے باقی ہے،
محبت آخر ہے کیا؟ سزا یا بخشش کی پیاسی ہے؟

##########################

بھائی وہ فوٹو شاپ والا آیا ہے اس کا ایک گارڈ اس کے پاس خبر لے کر آ گیا

_____

کہاں پر ہے فرقان لان میں کھڑا تھا۔۔۔۔

باہر کھڑے ہیں، اندر بھیج دو اسے۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اسی گارڈ کے ساتھ ایک آدمی اندر آگیا فرقان اس کو آتے ہوئے دیکھنے لگا اس شخص کے ہاتھ میں خاکی لفافہ تھا۔۔۔۔۔

بولو کام ہو گیا۔۔۔۔

آپ نے جیسا کہا تھا میں نے کر لیا ہے سب تصویریں ریڈی ہیں۔۔۔

ہممممم کہاں ہے دے دو مجھے۔۔۔۔

سر اس میں سارے پکچرز موجود ہیں اس کے ہاتھ میں جو لفافہ تھا وہ اس نے اس کے حوالے کر دیا، لیکن ایک بات کا خیال رکھے یہ تصویریں فوٹو شاپ ہوئے ہیں اگر کسی ایکسپرٹ کے سامنے یا کمپیوٹر اینالسیز اس کا کر دیا جائے تو اس کا اصل اور نقل معلوم ہو سکتا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے تم جاؤ وہ شخص وہاں سے چلا گیا۔۔۔فرقان وہ لفافہ کھولنے لگا، اس نے اس کے اندر سے تصویروں کو باہر نکال لیا، سامنے ایک بے ہودہ تصویر اس کے شکل کے ساتھ بہت مہارت سے فوٹو شاپ کر دیا گیا تھا، اس کے بعد اس نے

دوسرا دیکھا بہت چھوٹے کپڑوں میں اس کی بہت قریب سے ایک تصویر بنائی گئی تھی جس میں بھی وہ اور فرقان ساتھ میں کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔۔وہ دل پر ہاتھ رکھنے لگا، پتہ نہیں یہ سب حقیقت میں کب ہو گا وہ اس تصویر میں اسکے چہرے پر انگلی پھیرنے لگا۔۔۔۔۔

تیسرا تصویر بھی فرقان کے ساتھ ایک اور سٹائل میں بنایا گیا تھا اور پھر ایک ایک کر کے پورے 12 تصویریں اس نے دیکھ لیے، جس میں صاف صاف ایک جعلی غیر اخلاقی تعلق کو فرقان اور حمائل کے درمیان اس تصویروں کی وجہ سے ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سبھی تصویروں کو اس نے دوبارہ اکٹھا کر کے اسی لفافے میں بند کر دیا اور اپنے سامنے دیکھا۔۔۔۔۔۔

وہاں کچھ فاصلے پر بہت سارے اسکے گارڈز کھڑے تھے ان میں سے ایک کو ہاتھ سے وہ آنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔۔۔۔

جی بھائی، وہ گارڈ اس کے قریب آنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ لواور اس کو عثمان تک پہنچادو لیکن یاد رکھو پہنچنا چاہیے، وہ اپنی بات پر زور دینے لگا۔۔۔ ٹھیک ہے بھائی آپ کا کام ہو جائے گا، آپ بے فکر ہو جائے۔۔۔۔۔ ہممممم یہ لو وہ اس سے وہ لفافہ لینے لگا، اس کا گارڈ وہاں سے جا کے دو گاڑیوں کو اپنے ساتھ لے کر چلا گیا، یہاں فرقان عثمان کو کال ملانے لگا، کال جلدی پک کر دی گئی تھی۔۔۔

ہاں فرقان بولو۔۔۔۔

میں نے اپنا کام کر دیا ہے، آپ کو کچھ دیر میں تصویریں مل جائے گی۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں، میں پھر تمہیں بعد میں کال کرتا ہوں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے عثمان صاحب وہ مصروف لگ رہا تھا، فرقان فون کو ڈسکنیکٹ کر کے اندر چلا گیا۔۔۔۔ فرقان کی حویلی وہاں کے پولیس اسٹیشن سے تقریباً ایک گھنٹے کے فاصلے پر تھی، وہ گارڈ جس کو فرقان نے تصویریں دیے تھے وہ اس کا ایک پرانا اور قابل اعتماد آدمی تھا، وہ بہت سارے سیکیورٹی کے ساتھ وہاں سے نکل گیا تھا، گاڑی روڈ پر ہموار چل رہی تھی، وہی گارڈ آگے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا تھا اس کے پیچھے بہت سارے گارڈز کھڑے تھے، سورج اپنے عروج تک پہنچنے میں

سر گرداں تھا، نیچے زمین پر اس کی گرم روشنی وقت کے ساتھ مزید بڑھ رہی تھی لیکن ابھی تک سورج بھی پہاڑ کے اس سرے تک نہیں پہنچا ہوتا جس کے بعد وہ واپس ڈوبنے لگتا ہے۔۔۔۔۔۔

ان کی گاڑی کے سامنے اچانک ایک گاڑی آگے اور ایک پیچھے سے آکر ان کو گھیر لیتا ہے، درمیان میں وہی گاڑی جس میں فرقان کے آدمی بیٹھے ہوتے ہیں پھنس جاتے ہیں۔۔۔۔۔

فرقان کے سارے گارڈز گاڑی سے اترنے لگتے ہیں گاڑی کے ارد گرد چوکنہ کھڑے ہو جاتے ہیں، آگے پیچھے کھڑے گاڑیوں میں سے کوئی حرکت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

کون ہے یہ لوگ ہمیں کیوں گھیر رکھا ہے، وہی گارڈ ڈرائیور سے کہہ دیتا ہے، سامنے والی گاڑی میں سے سوٹڈ بوٹڈ ایک جیسے کپڑوں کے چار آدمی نکلنے لگتے ہیں، گاڑی کے اندر اور باہر سبھی کے نظریں انہی پر ٹک جاتی ہے۔۔۔۔۔

ان کے بعد ایک اور شخص جس نے بے داغ سیاہ تاریکی کی طرح سوٹ پہنیں، آنکھوں پر گلاسز لگائے گاڑی سے نکلتا ہے اور سیدھا اپنے گاڑی کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

آگے بیٹھیں اسی گارڈ کو ہاتھ سے باہر نکلنے کا اشارہ کرتا ہے جس کو فرقان نے تصویریں دیے تھے، فرقان کا گارڈ کنفیوز ہو کے اسی کے اشارے سے باہر نکلتا ہیں۔۔۔

جیسے جیسے وہ گارڈ سامنے والے سیاہ مہاراج کے قریب جاتا ہے اس کے پیچھے آنے والے گارڈز بھی قریب ہوتے جاتے ہیں، تقریباً چار پانچ فٹ کے فاصلے پر وہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔

کون ہیں آپ لوگ کیوں ہمارا راستہ روک رکھا ہے آریان انہی کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تم اس کو چھوڑ دو میں کون ہوں مجھے جو چاہیے وہ مجھے دو اور یہاں سے چلتے بنو وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو جیب میں رکھ دیتے ہیں۔۔۔۔

تم لوگ جانتے نہیں ہو ہم کس کے لوگ ہیں اگر بھائی کو پتہ چلا تم میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔۔۔۔۔۔

اوووریلی میں تمہارے بھائی کے مشکل کو آسان کرتا ہوں مجھ سے ایک سیلفی لے کر تم بس اس کو دکھادو اس کی دھمکی کا وہ مذاق اڑانے لگا، میں ابھی شرافت سے کہہ رہا ہوں، مجھے وہ تصویریں دو جو فرقان نے تمہیں دیے ہیں کیونکہ اگر مجھے غصہ آیا تو پھر تم خود نتیجہ کے ذمہ دار ہوں

گے۔۔۔۔۔

ایسا ہر گز نہیں ہو گا، گارڈز شوٹ کرو سب کو وہ تیز آواز میں اپنے ساتھیوں کو کہنے لگتا ہے۔۔۔۔۔

اپنے پیچھے تو دیکھو پھر بات کرو وہ بیت کول انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔۔

اسنے سر کو دوسرے طرف موڑ لیا تھا، تمام گارڈز کے سروں پر پسٹل پڑی تھی، کوئی موو بھی نہیں ہو سکتا تھا، کسی کے منہ سے آواز بھی نہیں نکل رہی تھی شوٹ تو بڑی بات تھی۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے یہ کافی ہے یا پھر پورا فلم دیکھنا چاہتے ہو، وہ اس کے قریب آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔۔۔۔

نہیں بھائی مجھے ماردیں گے اور اہل بھی نہیں چھوڑیں گا، ابے یار یہ ایسے نہیں مانے گا بس ایک رٹ لگائی ہے۔۔۔۔

مار دو اسے، اس کے آرڈر کے بعد سیدھا ایک گولی ایک دیشا سے آکر اس کے پیر پر لگتی ہے۔۔۔

اہہہ، نہیں، نہیں مجھے مت ماریں پلیز ایسا مت کریں، وہ شخص دوبارہ اس کو دیکھنے لگتا ہے جس کے فضول اسکیوزز سے اس کا موڈ خراب ہو کے دوسری طرف مڑ گیا تھا۔۔۔۔

پکچرز، میں۔ دیتا۔ ہوں، وہ جلدی میں کہنے لگا، زمین پر پڑے اس کے پاؤں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔۔۔ اگر پہلے بات مان لیتے تو اتنا تو زخمی نہیں ہوتے زمین پر بیٹھے وہ اسے کہتا ہے، چلو اب بغیر کسی ضد کے سیدھا وہ لفافہ دے دو وہ اس کے کالر کو ٹھیک کرتا ہے، وہ گارڈ بگھڑے سانس کے ساتھ اپنے جیب سے خاکی لفافہ اسی کے ہاتھ پر رکھ دیتا

ہے۔۔۔۔۔۔۔

اپنے بھائی سے کہنا تھوڑا سنبھل کے، میں آریان ارسلان ہوں، میرے خلاف اگر میرے دادا سے ملو گے تو میں اس کو کچھ نہیں کہو گا لیکین تمہارے صحت کے لیے اچھا نہیں ہو گا اور اگر دوبارہ کبھی اس لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو اسکو کہو تمہارا پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔۔۔۔۔۔

یاد رہے گا تمہیں میں نے کیا کہا یا پھر میں ایک بار پھر کہوں، وہ اس سے پوچھنے لگا جو نکلے آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

نہ۔نہنن۔ن۔ نہیں یاد رہے گا وہ اٹھک کر جواب دینے لگا۔۔۔۔۔۔

گڈ بوائے وہ اس کو ایک سائڈ سمائل پاس کرتا ہے اور کھڑا ہو جاتا ہے، اپنے ساتھی کو ہاسپٹل پہنچا دو وہ باقی گارڈز کو کہنے لگتا ہے، اس کے اشارے سے سبھی آدمیوں کے سروں سے گن ہٹا لیا جاتا ہے، وہاں سے واپس وہ اپنے کار میں بیٹھ جاتا ہے اس کے آدمی بھی اسی کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔۔ بجلی کی رفتار سے دونوں گاڑیاں الٹی سمتوں میں چلے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

##

ایڈوکیٹ آپ نے نیوز دیکھ لیا ہے، اس کا ایک ٹیم ممبر اس کے آفس میں آکر کہنے لگا۔۔۔۔

نہیں کیا ہوا ہے، آپ جلدی آئے وہی شخص واپس جلدی میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

وہ بھی تیزی سے اس کے پیچھے آگئی تھی۔۔۔۔ کانفرنس ہال میں بڑے سے سکرین پر جج پریس کانفرنس کر رہا تھا، یہ وہی جج تھا جس نے پچھلے کوٹ سیشن میں عثمان کے خلاف فیصلے کی سنوائی کرائی تھی۔۔۔۔۔

میں ہائی کورٹ کا جج اپنے دو دن پہلے سنائے ہوئے فیصلے کو دوبارہ لیتا ہوں کہ مشہور پولیٹیشن عثمان ارسلان ابھی تک عدالت کے نظروں میں مجرم ثابت نہیں ہوئیں کیونکہ اس کی مخالف وکیل صاحبہ نے ابھی تک کچھ پروف اس کے خلاف نہیں کر پایا لہٰذا تمام ثبوتوں اور تفصیلی نظر ثانی کے بعد میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں اپنا فیصلہ واپس لے کر مغزز پولیس صاحبان کو یہ درخواست کرتا ہو

کہ عثمان ارسلان کو جیل سے آزاد کر دیا جائے، جب تک وکیل صاحبہ ٹھوس ثبوتوں کے ساتھ عدالت کو یہ ثابت نہ کرے۔۔۔۔۔۔

میں اپنے پہلے سنائے ہوئے فیصلے پر شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔آپ سب کے وقت کا شکریہ۔۔۔۔۔

جی ہاں ناظرین! یہ ہیں آج کا سب سے دھماکے دار نیوز جس میں جج صاحب نے خود اپنے فیصلے کو واپس لینے کا اعتراف کر لیا ہے، یاد رہے عثمان ارسلان ایک نامور اور پرانا سیاستدان ہیں، جس کی مقبولیت عوام میں سالوں سے چھلتی آ رہی ہے، ان کے خلاف یہ کیس دائر کرنے والی ایڈووکیٹ حمائل ماہ رخ جو کہ ایک قابل اور تیز وکیل ہیں وہ لڑ رہی ہے، دو دن پہلے اس نے اس پیشی کو جیت لیا تھا یقیناً اگلی پیشی میں انھوں نے ایک زبردست بریک تھرو کے ساتھ یہ کیس اپنے اختتام پر پہنچائی ہوتی جیسے کہ اس نے کہا تھا کہ وہ اپنے ایسے گواہوں اور ثبوتوں کو پیش کرے گی جو اس کیس کے تابوت پر آخری نیل ٹوکے گی لیکن بدقسمتی سے ابھی اس کو سب کچھ دوبارہ سے کرنا پڑے گا۔۔۔۔

یہ دیکھیں ہمارے ساتھ لائیو اس پولیس اسٹیشن کا منظر جس میں عثمان ارسلان اپنے پورے شان اور شوکت کے ساتھ وہاں سے نکل رہا ہے ٹی وی کے سکرین کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔۔۔ایک طرف اینکر بات کر رہا تھا اور دوسری طرف تھانے کی لائیو کوریج دکھائی جا رہی تھی۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آ رہا کہ یہ سب کیسے ہو گیا، ایک جج اپنے بات سے کیسے مکر سکتا ہے ،بیرسٹر سجاد سکرین کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

حمائل ابھی تک وہی پر سٹل کھڑی تھی، ٹی وی کا والیوم ابھی بند تھا۔۔۔

بیرسٹر سجاد نے پیچھے دیکھا، وہ وہی پر کھڑی تھی اس نے اس کو آتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔۔کانفرنس روم میں ان دونوں کے علاوہ حمائل کی ٹیم ممبرز اور کچھ سینیئرز لائر بیٹھے تھے، ہر کوئی پریشان تھا یہ کیس دن بدن ایک ڈینجرس ساگہ بنتا جا رہا تھا۔۔۔۔

حمائل کے فون پر کسی کا کال آنے لگا، اس نے موبائل سکرین کو دیکھا، وہ کوئی اور نہیں اس کا باپ تھا، اس نے کال پک نہیں کیا تھا، اس کا فون اسی طرح بج رہا تھا،

خاموشی کی وجہ سے موبائل کی رنگ ٹون جیسے وہاں کے در و دیوار سے ٹکرا رہی تھی، وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگی اور بغیر دیکھے فون ریسیو کر گئی۔۔۔۔

حمائل تم ٹھیک ہو، میرا فون کیوں پک نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔

بابا ایم او کے، پلیز ریلیکس۔۔۔۔

واٹ اریو سیئنگ، تمہارے جان کو خطرہ ہے، ہر جگہ عوام تمہارے خلاف نعرے لگا رہے ہیں۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا بابا میں سیف ہوں، آپ بس ماما کو سنبھالیں۔۔۔۔

تم ابھی آفس میں ہو نا۔۔۔۔

جی میں وہی ہوں۔۔۔۔

تم باہر قدم بھی مت نکالنا، میں بس کچھ دیر میں پہنچ رہا ہوں۔۔۔۔

بابا پلیز میری بات سنیں۔۔۔۔۔

حمائل میری ماں بننے کی کوشش مت کرو۔۔۔۔

پلیز ٹرائی ٹو انڈر سٹینڈ، اچھا بولو شیراز ایک لمبی سانس لینے لگا۔۔۔۔۔

دیکھیں میں یہاں پر سیف ہوں، چیمبر کے باہر اور اندر سکیورٹی ہے، آپ یہاں پر ابھی نہیں آئیں، ماما کے پاس جائیں، میں بھی بس کوشش کرتی ہوں کہ گھر جلدی پہنچو۔۔۔۔۔۔

تمہارے پاس سجاد ہے۔۔۔۔

جی سر یہی پر ہے، فون دو اس کو۔۔۔۔۔

بابا میری، نو مور آرگومنٹس حمائل، جسٹ ڈو اٹ، وہ مزید کچھ سننے والا نہیں تھا، وہ سجاد کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

بابا ایک لفظ کہہ کے وہ اپنا فون اس کو دے گئی۔۔۔۔۔

ہیلو، ہیلو سجاد میری بات سنیں، پلیز حمائل کا خیال رکھیں، اس کو کسی طرح سے سیفلی گھر پہنچائیں۔۔۔۔۔

کانفرنس روم کا دروازہ دھڑاک سے کھل گیا تھا، ایک گارڈ کے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

سر سر باہر بہت سارے لوگ توڑ پھوڑ کر رہے ہیں اور ایڈوکیٹ کو گالیاں دے رہے ہیں، آپ پلیز کچھ کریں وہ ایک سانس میں کہنے لگا۔۔۔۔۔

شیراز نے دوسری طرف سب سن لیا تھا، سجاد کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ، شیراز میری بات سنو حمائل کے ساتھ ہم سب ہے یہاں پر، تم گھر جاؤں وہ میری ذمہ داری ہے میں تمہیں بعد میں کال کرتا ہوں، وہ کال کاٹنے لگا۔۔۔۔

حمائل تم بیسمنٹ میں چلی جاؤ، وہ بالکل سیف ہے، حالات تھوڑے کنڑول میں آجائے پھر ہم تمہیں بلالیں گے۔۔۔

سر یہ سب کیا ہو رہا ہے یہ پولیس کہاں پر ہے،

انہوں نے ہمارے گارڈز کو زخمی کر دیا ہے، اتنے توڑ پھوڑ کر رہیں ہیں۔۔۔۔۔

حمائل گوٹو دی بیسمنٹ، وہ مزید کچھ بول نہیں پائی، وہ وہاں سے بیسمنٹ کی طرف چلی گئی اس کے پیچھے سجاد نے گارڈز بھی بیجھ دیے تھے۔۔۔۔۔ گائز آپ سب چیمبر کے دوسرے سائیڈ پر چلے جائیں کچھ دیر میں پولیس پہنچ جائے گی۔۔۔۔۔۔

سر وہ مسلسل پتھر پھینک رہے ہیں۔۔۔

ریلیکس کچھ نہیں ہو رہا ایوری تھنگ ویل بھی فائن، وہ مسلسل کالز پہ کالز کر رہا تھا ،اس کے جتنے بھی کانٹیکٹس تھے آج وہ یہاں پر کام آنے والے تھے۔۔۔۔

چیمبر کے اندر ہر طرف خوف اور دہشت کا سماں تھا، ہر کسی کے چہرے پر پریشانی دکھ رہی تھی، سجاد کے فون پر کال آنے لگی ہیلو سب ٹھیک ہے حنا، میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں ابھی میں تھوڑا بزی ہوں، اس کے بولنے سے پہلے وہ سب کچھ کہنے لگا۔۔۔۔

سر میری بات تو سنیں، اچھا جلدی بولو۔۔۔۔۔

میں یہاں آئی ہوں چیمبر کے بیک ڈور کے سامنے کھڑی ہوں، آپ کسی سے کہے کہ وہ دروازہ کھولے، سجاد تو کچھ لمحے کے لیے سٹل ہو گیا تھا۔۔۔

حنا تمہارا دماغ ٹھیک ہے، تم سب لڑکیاں مجھے پاگل کرنے پر تلی ہوئی ہو، وہی پر کہیں چھپ جاؤں میں بس آرہا ہوں یہاں پر حمائل سنبھالی نہیں جاتی تھی اور اب یہ بھی تشریف لائی ہے۔۔۔۔۔ڈونٹ وری سر یہی پر کوئی نہیں ہے وہ فون پر کہنے لگی، سجاد جلدی جلدی سے نیچے اترنے لگا۔۔۔۔۔

ایک خفیہ راہداری سے گزرنے کے بعد کچھ فاصلے پر سامنے ایک چھوٹا سا دروازہ تھا، اس نے دروازہ کھول لیا تھا، حنا سامنے کھڑی تھی جلدی آؤں، وہ واپس اس کے آنے کے بعد دروازہ بند کر

گیا،اس کے پیچھے بیرسٹر سجاد واپس آفس حال میں جارہا تھا۔۔۔۔

سر ایڈوکیٹ کہاہے۔۔۔۔

وہ بیسمینٹ میں ہے لیکن تم پر کون سا اٹیک آیا ہوا تھا، کیا مذاق چل رہا ہے کہ تم منہ اٹھائے ایسے آگئی، جانتی بھی ہو باہر کتنا خطرہ ہے، جاتے جاتے وہ اسے ڈانٹ بھی رہا تھا۔۔۔۔

سر مجھے بیک والا دروازہ معلوم تھا، وہ رکتے ہوئے اس کو دیکھنے لگا، جو ابھی پیچھے پیچھے اس کے آرہی تھی۔۔۔۔۔

ابھی حمائل کے ساتھ رہو، کچھ دیر میں پولیس پہنچ جائے گی پھر تم لوگ بھی باہر آسکتے ہو۔۔۔۔۔جی سر، بیسمنٹ کے سامنے گارڈز کھڑے تھے، دونوں اندر چلے گئے، حمائل ایک جگہ سے دوسری جگہ چکر لگا رہی تھی۔۔۔۔

ایڈوکیٹ آپ ٹھیک ہے نا، حنا تم یہاں کیسے، باہر کتنا خطرہ ہے۔۔۔۔۔

میں پیچھے والے دروازے سے آگئی ہوں۔۔۔۔

چلو شکر ہے تم نے تو مان لیا کہ باہر خطرہ ہے۔۔۔۔۔ویسے یہ تم سے بھی دو قدم آگے ہے، بیرسٹر حنا کو غصے سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

سوری سر میں نے جیسے سنا میں نکل گئی تھی، میں نے گھر پر بھی کسی کو نہیں بتایا۔۔۔۔

اٹس او کے لیکن ابھی باہر مت نکلو، میں جا رہا ہوں۔۔۔

سر یہ سب کچھ کب تک ہو گا، کیا یہ جنگل کا قانون ہے کوئی پولیس ابھی تک آئی کیوں نہیں ہے اسے مزید برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

حمائل پلیز ریلیکس کرو، اس کے فون پر پھر سے کال آنے لگی وہ کال پک کرنے لگا تھا۔۔۔۔

او کے ٹھیک ہے، تم دونوں باہر مت نکلو وہ باہر جاتے ہوئے ان دونوں کو وارن کرنا نہیں بھولا تھا، بیرسٹر وہاں سے نکلنے لگا۔۔۔۔

پولیس پہنچ گئی تھی، کافی لوگ پولیس کو دیکھ کر بھاگ گئے تھے لیکن کچھ ابھی بھی وہیں پر ڈھیرہ ڈالے کھڑے تھے، مجبوراً پولیس کو فائرنگ کرنی پڑ گئی تھی، کچھ کو اریسٹ کر دیا گیا تھا، یہ بھاگ دوڑ مار اور شوٹ آؤٹ تقریباً 20 منٹ تک رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

ویلکم ہوم میرے دوست۔۔۔۔

شکریہ یار تم نے تو ایسا کر لیا سب کچھ جیسے میں بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

ہاہاہا عثمان یہ سب آپ کے شاگردی میں رہنے کا نتیجہ ہے۔۔۔۔

ویسے یہ بھی صحیح کہا تم نے، چلو آؤں اندر چلتے ہیں، ندیم کے ساتھ وہ حویلی کے اندر چلا گیا، علیشاہ سامنے صوفے پر بیٹھی نیوز دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ان دونوں کو اندر آتے دیکھ کر وہ بھی کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

السلام علیکم دادا جان ویلکم ٹو ہوم۔۔۔۔۔

تھینک یو بیٹا، عثمان اس کے سر پر ہاتھ رکھنے لگا، کیا چل رہا ہے وہ علیشاہ سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

کچھ خاص نہیں بس ابھی نیوز دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہممممم عثمان کیا لوگے ٹھنڈا یا چائے۔۔۔

یار ٹھنڈا کچھ کر لو وہ ہنکار بھرنے لگا۔۔۔۔۔

چلو صحیح ہے۔۔۔

علیشاہ بیٹا جاؤں جا کے باورچی سے کہہ دو کچھ فریش سا بنا دے۔۔۔۔

اوکے ڈیڈ وہ وہاں سے اٹھنے لگی، بیرسٹر سجاد کے چیمبر کی تباہی کو لائیو دکھایا جارہا تھا۔۔۔۔۔

یہاں تو ایسا لگ رہا ہے موت ہو گیا ہے کوئی بھی چیمبر کے سامنے نہیں دکھ رہا

۔۔۔۔۔

اسے تو کہتے ہیں ندیم عوام کی طاقت اس سے بڑا کوئی ڈیفنس نہیں ہے، کوئی سٹریٹجی ایسے کام نہیں کرتی جس طرح میڈیا اور عوام کرتی ہے۔۔۔۔۔ صحیح کہہ رہے ہیں پتہ چل رہا ہے وہ سکرین کی طرف اشارہ کرنے لگا۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے وہ وکیل بھی اب تک بھاگ گئی ہو گی، اب آپ سے پنگا لینے کی کوشش نہیں کرے گی، اس کو سبق مل گیا ہو گا۔۔۔

امید ہے کہ ایسا ہو جائے مگر مجھے لگتا نہیں ہے، وہ ہٹنے والوں میں سے نہیں ہے۔۔۔۔

تو پھر کیا کرنے کا سوچا ہے اور یہ اتنی چٹانی لائرز پاکستان میں کب سے بننے لگے ہیں۔۔۔۔۔

ندیم یہاں پر بہت کچھ ہو گیا ہے وہ وکیل بھی بنی ہے، یقین کرو اس نے مجھے دو بار ہلا دیا، اس لیے اس بار میں نے بھی پکا پروگرام بنایا ہے۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں یہ وکیل لڑکی ہے کون۔۔۔۔

میں کیا بتاؤں تمہیں وہ اس کے سوال پر ہنسنے

لگا۔۔۔۔

کیا میں نے کچھ غلط پوچھا کیا؟؟؟ میں اسلئے کہہ رہا ہوں کیونکہ وہ لڑکی مجھے کسی بڑے گھر کی لگ رہی ہے تبھی تو اتنے بڑے دریا میں ہاتھ ڈال رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ لڑکی میری پوتی ہے، میری بیٹی کی صاحبزادی، خاندان تو بڑا ہو گا ہی کیونکہ اس کے رگوں میں بھی وہی خون دوڑ رہا ہے جو میرے رگوں میں

ہے۔۔۔۔

عثمان ندیم کو دیکھنے لگا وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں کیا ہو گیا، مجھے یقین نہیں ہو رہا عثمان کہ یہ نغمہ کی بیٹی ہے، تم اپنی بیٹی سے بات کرنے کی کوشش کرو، وہ کیوں منع نہیں کر رہی اسے؟؟؟ تم بس بات کرو وہ سمجھ جائے گی۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہونے والا، ویسے بھی اس بار میں اسے ہینڈل کر لوں گا، تم بتاؤ کب آ رہی ہے تمہاری بیوی۔۔۔۔۔۔

وہ تو کچھ دنوں میں بس آ ہی جائے گی، ہماری بہورانی بھی وہاں پر گئی بیٹھی ہوئی ہے، کل بھی باپ بیٹے کے درمیان جنگ ہوتے ہوتے رہ گیا ہے۔۔۔۔ویسے یہ آریان کیا کر رہا ہے وہ آپ کو کیوں سپورٹ نہیں کرتے، اس کی بات پر وہ مسکرانے لگا وہ سامنے سے نہیں کرتا مگر مجھے گرنے بھی نہیں دیتا۔۔۔۔

ہاں وہ سیدھا سیدھا کہہ رہا ہے کہ اسے سیاست سے نفرت ہے لیکن فیملی کو کبھی باہر والوں کے لئے ڈاؤن نہیں دیتا۔۔۔۔۔

ویسے وہ ہے بہت تیز، میرے ساتھ اس کا کھڑا رہنا تو میرا خواب بن گیا ہے مگر وہ مانتا نہیں ہے اور اس کو مجبور کرنے والا ابھی پیدا نہیں ہوا میں بھی کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔ندیم سر ہلانے لگا یہاں پر ہر چیز گھمبیر صورتحال میں تھا۔۔۔۔۔

##

حمائل ابھی بھی آفس میں تھی، شام کے سات بج رہے تھے، شیراز بھی وہیں پر آیا تھا، سجاد بھی انہی کے ساتھ بیٹھا تھا، ایک ایک کر کے سارے آفس ممبرز کو گھر بھیج دیا گیا تھا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے ہمیں ابھی نکلنا چاہیے، شیراز نے کہا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک کہہ رہے ہو بہت لیٹ ہو گیا ہے، آپ ایسا کریں حمائل کو اپنے ساتھ لے جائیے میں تھوڑے فاصلے پر آپ لوگوں کو فالو کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

پلیز سر بس کریں میں تنگ آ گئی ہوں، آپ لوگ کیوں اتنا ڈر رہے ہیں جو میرے نصیب میں ہو گا وہ مجھے مل کے رہے گا، پچھلے چار گھنٹوں سے میں یہیں پر بیٹھی ہوں، پہلے آپ کہہ رہے تھے بیس مینٹ میں جاؤں، ٹھیک ہے وہ تو باہر پورا ہنگامہ برپا ہو گیا تھا مگر ابھی پلیز بس کریں اس طرح ڈر ڈر کے ہم نہیں جیت سکتے۔۔۔۔۔

حمائل تم نے خود سنا پولیس کیا کہہ رہے تھے انہوں نے سیدھا سیدھا کہا ہے کہ بہت لوگ چیمبر کے ارد گرد چھپے بیٹھے ہیں، تمہاری جان کو خطرہ ہے یہ بات تمہیں کیوں سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔

میں جانتی ہوں انکل لیکن میرا ابھی تو کوئی سنیں کیا میں غلط کہہ رہی ہوں پلیز بابا بتائیں مجھے، مجھے گھر جانا ہے اور جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔۔

ٹھیک ہے ویسے بھی تم ہمارے سروں میں سر درد بننے کے علاوہ اور کچھ کر بھی نہیں سکتی۔۔۔۔

میں جا رہا ہوں سجاد مجھ سے بھی اور برداشت نہیں ہو رہا، ہم کب سے بکے جا رہے ہیں کہ خطرہ ہے باہر لیکن اسے بہت شوق ہے آگ میں کودنے کا، اس کے ساتھ ہم بھی کودتے ہے۔۔۔۔۔

وہ کھڑا ہونے لگا اب اٹھو یا پھر تمہارے لیے کوئی انویٹیشن لانا پڑے گا، حمائل بغیر کوئی جواب دیے اس کے ساتھ اٹھنے لگی تھی۔۔۔

میں تم لوگوں سے فاصلے پر آپ کے گاڑی کو فالو کر رہا ہوں ریلیکس کر کے جائے۔۔۔۔

شیراز اس کو سر ہلانے لگا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔اس کے پیچھے حمائل بھی آ گئی تھی، وہ اپنے گاڑی آج یہی پر چھوڑ رہی تھی کیونکہ اس کو شیراز کے ساتھ آنا تھا۔۔۔۔

پیچھے والے سیٹ پر بیٹھ جاؤں، وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر شیراز سخت غصے میں لگ رہا تھا، گاڑی سٹارٹ ہو کے پورے برق رفتاری سے جا رہی تھی، آج شیراز صاحب سگنلز کا پرواہ بھی نہیں کر رہا تھا، کچھ دیر بعد اس کے پیچھے بیرسٹر سجاد بھی نکل گیا وہ انہی کو فالو کر رہا تھا۔۔۔۔

شیراز اور حمائل کے درمیان مزید کوئی بھی بات نہیں ہوئی تھی، وہ کرنا چاہتی تھی مگر اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ کیسے ابھی بات شروع کریں۔۔۔۔۔

آدھے گھنٹے کا رستہ انہوں نے 15 منٹ میں ختم کر دیا تھا، شیراز ہاؤس پہنچ گیا تھا شیراز جیسے گھر کے اندر انٹر ہوا اس نے سجاد کو ٹیکسٹ کر دیا، گاڑی پارک کر کے وہ حمائل کو دیکھے بغیر اندر چلا گیا تھا اسکے پیچھے وہ بھی آنے لگی۔۔۔۔۔

نغمہ بیگم ڈرائنگ روم میں دروازے کے سامنے صوفے پر بیٹھی تھی وہ جیسے حمائل کو دیکھتی ہے کھڑی ہو کر اس کی طرف قدم لینا شروع کرتی

ہے۔۔۔۔

حمائل تم نے میری جان نکالی تھی وہ ڈرے ہوئے لہجے میں کہہ رہی تھی، حمائل اس کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں ماما، نغمہ اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگی، شیراز سخت غصے میں تھا اس لیے بغیر کچھ کہے وہاں سے اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔ماما میں بہت تھک گئی ہوں تھوڑا ریسٹ کرنا چاہتی ہوں، حمائل باپ کے پیٹھ کو دیکھتے ہوئے ماں سے کہتی ہے۔۔۔۔۔

مگر پہلے کھانا تو کھالو، نہیں ماما تھک گئی ہو بھوک نہیں لگ رہی، میں بس جا رہی ہوں۔۔۔

اوکے جاؤ تم وہ اوپر اپنے روم کی طرف بڑھنے لگتی ہے، نغمہ اس کے جانے تک پیچھے سے اس کو دیکھ رہی تھی وہ بھی اس کے جانے کے بعد اپنے روم کا رخ کر گئی۔۔۔

حمائل کمرے میں جیسے انٹر ہوتی ہے بیڈ پر گر جاتی ہے، اس کے سر میں بہت درد ہو رہا تھا وہ دراز سے ایک پین کلر لینے لگی اور اپنے اوپر والا کوٹ بیڈ پر پھینک گئی۔۔۔

اسی کپڑوں میں وہ سٹڈی ٹیبل کے سامنے اپنے لیپ ٹاپ کو کھولنے لگی، اس نے اس کیس کے لیے جو تیاری کر لی تھی اب اس سٹریٹجی کو بدلنا تھا۔۔۔اس کی

انگلیاں کی بورڈ پر تیزی سے حرکت کر رہی تھی ہر فائل جو اس نے تیار کیا تھا ایک ایک کر کے ہر چیز اس میں بدلنے لگی، جس کا کوئی سرا نہیں لگ رہا تھا وہ کو یسچن مارک کے ساتھ واضح کر گئی، اس کے سر پر اپنے تھکن سے زیادہ یہ کیس سوار تھا۔۔۔۔

گھڑی کی سوئیاں ٹک ٹک کر رہی تھی اور اس طرح رات بھی سرک رہی تھی

۔۔

آج آسمان پر چاند بھی نہیں تھا، پورا آسمان سیاہ چادر میں لپٹا ہوا تھا، اس نے وال گلاس سے باہر دیکھا۔۔۔

وہ ایک انگڑائی لینے لگی اور واش روم میں چینج کرنے کے لیے چلی گئی, آدھے گھنٹے بعد وہ ٹھنڈے پانی کا شاور لے کے ایک اوپن ٹراؤزر اور ٹی شرٹ پہنیں واپس نکل گئی۔۔۔۔

گھڑی پر رات کے دو بج رہے تھے, وہ اپنے کام میں اتنی ڈوبی تھی کہ اسے آدھے رات کے گزرنے کا پتہ بھی نہیں چلا, وہ بیڈ پر لیٹنے والی تھی کہ اس کی نظر اپنے لیپ ٹاپ پر پڑی۔۔۔۔

اسے یاد تھا اس نے لیف ٹاپ کو کھلا چھوڑ دیا تھا مگر ابھی وہ بند تھا، وہ واپس پیروں میں چپل اڑھیستے ہوئے سٹڈی ٹیبل کے پاس چلی گئی۔۔۔۔

وہ لائٹ ان کرنے والی تھی کہ اسے لگا کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہے، اس کا ہاتھ بٹن کو پریس کرتے ہوئے رک گیا وہ پیچھے دیکھنے کے لیے سر کو موڑ رہی تھی مگر اگلے ہی لمحے کوئی اس کے گلے کا ایک رگ بہت مہارت سے دبانے لگا۔۔۔۔

اس کے منہ سے آواز نکلے بغیر وہ بے ہوش ہو کے گرنے والی تھی کہ کسی نے اس کو اپنے باہوں میں سنبھال لیا تھا۔۔۔۔۔

اس کے بال اس کے چہرے کو ڈھک گئے تھے، وہ شخص ایک ہاتھ سے اس کے ریشمی سیاہ آسمانی بال اس کے چہرے سے ہٹانے لگا، لیمپ کی مدھم روشنی میں اس کا چہرہ کسی روشن ستارے کی طرح چمک رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

##

کس نے یہ خال کیا ہے تم لوگوں کا۔۔۔۔

بھائی وہ جو بھی تھا بہت خطرناک تھا، وہ ایک بار اپنی بات کہہ گیا تو ہم نے انکار کر دیا دوسری بار اس نے سیدھا اس پر گولی چلادی، اس کا گارڈ ابھی بھی بے ہوش پڑا تھا سب کچھ ایک دوسرا گارڈ فرقان کو سنا رہا تھا۔۔۔۔

کب تک یہ اٹھے گا، اٹھاؤ اسے جلدی، کون ہے جس نے میرے آدمیوں کہ راستہ روکنے کی کوشش کی ہے اور ایک پر گولی بھی چلائی ہے، لگتا ہے یہ زندہ رہنا نہیں چاہتا اس لیے مجھ سے پنگا لے لیا ہے۔۔۔۔

ایک گارڈ گلاس میں پانی لا کر اس بے ہوش گولی لگنے والے آدمی کے چہرے پر پھینکنے لگا۔۔۔۔

پانی کے گرتے ہی وہ سر ادھر ادھر ہلانے لگا پانی کے ٹھنڈک نے اسے ہوش میں لایا تھا، اس نے آنکھیں کھولی اور سامنے دیکھا فرقان اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

بھائی مجھے معاف کر دے اس نے ہم سب پر گولی چلانے کی دھمکی دی تھی، میں وہ تصویریں اس کو نہیں دے رہا تھا لیکن وہ ہم سے زبردستی لینے لگا۔۔۔۔

کون تھا وہ کمینہ مجھے بتاؤ، وہ اپنے چادر کو جھاڑنے لگا۔۔۔۔بھائی اس نے کہا تھا وہ سیدھا ہونے کے لیے تھوڑا سا ہل گیا تھا اس کے منہ سے کراہنے کی آواز نکلی، اس کے پاؤں سے درد کے ایک لکیر اس کے پورے جسم میں پھیلنے لگی، جو کہنے والا تھا ادھوری بات اسکی منہ میں ہی رہ گئی تھی۔۔۔۔اس نے کہا تھا کہ، وہ پھر سے شروع ہو گیا۔۔۔

کہ آپ اگر ان کے خلاف عثمان ارسلان کے ساتھ ملو گے تو آپ کے صحت کے لیے اچھا نہیں ہو گا کیونکہ میں آریان ارسلان ہوں اور اگر دوبارہ اس لڑکی کو غلط آنکھ سے اٹھا کر بھی دیکھا تو آپ کی دھجیاں بکھیر دے گا، فرقان کو لگا کسی نے گھر پر آکر اس کے منہ پر رکھ کے تھپڑ مارا ہے۔۔۔۔

حرام خوروں تم 20 لوگ ایک شخص کو ٹپکا نہیں سکتے تھے، کیسے وہ مجھے یہ دھمکی پہنچا سکتا ہے، اس کی ہمت کیسے ہوئی اور یہ وکیل کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔۔۔۔۔

دل تو کر رہا ہے اس کے ساتھ ساتھ تم سب کو ایک ایک گولی سے اڑا دوں وہ اسی زخمی آدمی کو اشارہ کر کے ارد گرد کے تمام گارڈز کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔۔

تم سب ناکارہ ہو گئے ہو اور میری دنیا میں ناکارہ لوگوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے ،کان کھول کر سن لو، میں تم لوگوں کو آخری بار موقع دے رہا ہوں، اگلی بار میں تم سب کو خود گولی ماروں گا۔۔۔

فرقان وہاں سے لمبے لمبے ڈگ بھر کے اندر اپنے روم کی طرف بڑھنے لگا اور اپنے جیب سے فون نکال کر عثمان کا نمبر ڈائل کرنے لگا، فون کچھ گھنٹیوں بعد اٹھائی گئی تھی۔۔۔

آریان کو کنٹرول کر لو عثمان اس بار تو اس نے میرے آدمیوں کا راستہ روکا ہے اور گولی بھی چلائی ہے آئندہ آگر وہ میرے سامنے آیا تو میں بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دینا جانتا ہوں، جو تصویریں میں تم تک پہنچانا چاہتا تھا وہ آریان میرے آدمیوں سے راستے میں چھین گیا ہے، اب تم جانو اور وہ لیکن دوبارہ مجھے دھمکانے کی کوشش نہ کرے اور نہ میرے کام میں آئے اسے صاف صاف بتا دو ورنہ میں بتا رہا ہوں عثمان آپ کے لیے بھی خیر نہیں ہے۔۔۔۔

فرقان تم یار دھمکیاں دینا بند کرو مجھے یہ بتاؤ اسے کیسے علم ہوا کہ وہ تصویریں تم مجھ تک پہنچا رہے ہو۔۔۔۔۔

اس میں کون سی بڑی بات ہے میرے آدمیوں میں سے کسی کو خریدا ہو گا اسے تو میں دیکھ لوں گا لیکن مجھے یقین ہے وہ باہر کسی کے انفارمیشن سے سب کچھ کر رہا ہے۔۔۔۔۔

فرقان میں اس کو کیسے ٹھنڈا کروں گا وہ صوفے پر ہاتھ مارنے لگا میں نے کہا بھی تھا احتیاط سے کرو سب کچھ۔۔۔۔۔۔۔

تمہارا اور آریان کے درمیان کیا چل رہا ہے، اس نے تمہیں وکیل کے بارے میں کچھ کہا تھا۔۔۔۔

کہہ تو گیا تھا۔۔۔۔۔

..... کیا کہا تھا؟؟؟ مجھے بھی سننا ہے

مجھے ابھی اپنی پڑی ہے اور تمہیں سننے کی پڑی ہے، تم جانتے نہیں ہو وہ ایک نمبر کا ڈریکولا ہے وہ بات نہیں کرتا آگ اگلتا ہے۔۔۔۔

تو تم جان بوجھ کر نہیں بتا رہے؟؟؟؟

ہاں یہی سمجھو مجھے لگتا ہے عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے عثمان صاحب آپ اپنا کام کریں لیکن جو میں نے کہا ہے وہ دوبارہ نہیں ہونا چاہیے وہ موبائل ڈس کنیکٹ کرنے لگا، سامنے ٹیبل پر ایش ٹرے کے ساتھ سیگرٹ کا پیکٹ پڑا تھا اس نے اس سے ایک سیگرٹ اٹھایا اور اپنے جیب سے لیٹر نکال کر اس کو جلانے لگا۔۔۔۔

##

آج کی رات گزر نہیں رہی تھی دور سے ابھی صبح کے اذانوں کی آواز سنائی دینے لگی۔۔۔۔۔

زندگی میں کچھ لمحات ہم پر بہت بھاری ہوتے ہیں، گزرنے کے لیے ہم خود گھڑی کی سوئی کے مدھم اور مستقل رفتار کو تیز کروانا چاہتے ہیں مگر وہ ہمارے بس میں نہیں ہوتا کیونکہ وہ وقت ہر کسی کے لیے ایک جیسا نہیں ہوتا۔۔۔۔ایک شخص کے روح پر اگر یہی لمحے گراں گزر رہے ہے تو کوئی اور شخص اس دنیا میں کہیں پر یہ دعا کرتا ہے کہ وقت کے اس لمحوں کو روک دیا جائے۔۔۔۔۔وقت اچھا ہو یا برا رفتار ایک جیسا ہی رہتا ہے مگر جس کے روحوں پر یہ زخم کا سبب بنتے

ہیں وہ اس کو چیونٹی کے رینگنے سے تشبیہ دیتا ہے اور جس کے زخموں پر یہ مرہم کا سبب بنتا ہے وہ اس کو سرکتی ریت کے مانند قرار دیتے ہیں۔۔۔۔۔

ایک خوبصورت کمرے میں ایک یلو کلر کی زیرو لائٹ لگی ہوئی تھی یہ رات گواہ تھی کہ وہ لائٹ پوری رات صبح کے اذانوں تک اندھیرے کے اس سیاہی سے لڑ گئی تھی۔۔۔۔

ایک جہازی سائز بیڈ پر ایک جان خوش سے بیگانہ وہی پڑی تھی، اس کے بے جان وجود میں حرکت ہونے لگی تھی، وہ بے خیالی میں اپنا ہاتھ سر پر رکھنے لگی تھی کیونکہ اس کے سر میں درد ہو رہا تھا، اس کی آنکھیں ابھی بھی بند تھی، وہ آہستہ آہستہ آنکھیں کھولنے لگی، اس کے اعصاب نے کام کرنا شروع کر دیا تھا، اپنے ارد گرد کے در و دیوار اسے انجانے لگے تھے، وہ ہاتھوں پر زور ڈالے تھوڑا سا سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کمرے میں وہی زیرو لائٹ جل رہا تھا جس میں صحیح سے کچھ دکھ بھی نہیں رہا تھا، وہ اپنے آنکھوں کو دو انگلیوں سے مسلنے لگی اور اس کے بعد اس نے کھل کر ارد گرد دیکھا۔۔۔۔۔

یہ میں کہاں پر ہوں وہ لبوں کو حرکت دینے لگی، آہستہ آہستہ اسے یاد آنے لگا، کوئی اس کے کمرے میں آیا تھا، وہ جھٹ سے زمین پر کھڑی ہو گئی تھی، اس کی غنودگی، بے ہوشی اور سر درد کہیں پر دور پیچھے رہ گیا تھا۔۔۔۔

سامنے دروازے کے ساتھ لائٹ بٹنز لگے ہوئے تھے، اس نے ایک ساتھ سبھی بٹنز کو نیچے کر دیا تھا۔۔۔۔ارد گرد سفید بے داغ روشنی ہو گئی تھی، اس نے بغیر پیچھے کی طرف دیکھے دروازے کو اپنی طرف کھینچ لیا تھا کیونکہ وہ وہاں سے نکلنا چاہتی تھی لیکن ایسا ممکن نہیں تھا وہ دروازہ پیچھے سے لاکڈ کر دیا گیا تھا وہ دو تین بار دروازے پر ہاتھ مارنے لگی۔۔۔۔۔۔

کوئی ہے باہر پلیز دروازہ کھولیں، وہ پھر سے دروازے پر ہاتھ مارنے لگی، اس کو کھٹکھٹانے لگی لیکن باہر سے کوئی رسپانس نہیں آیا تھا۔۔۔۔

آخر وہ دروازے سے ہٹنے لگی تھی۔۔۔۔

ایک نمبر کا کمینہ انسان ہے عثمان ارسلان ایسے کر کے تم مجھے کمزور نہیں کر سکتے وہ خود سے کہنے لگی، اسے لگا تھا اس کو کیڈنیپ عثمان نے کیا ہے۔۔۔۔۔اس نے

کمرے کی طرف ابھی غور سے ایک نظر دیکھا، وہ کسی ونڈو یا روشندان کو تلاش کرنا چاہتی تھی، اس کو جو کھڑکی دکھی وہ بند
تھی، وہ واش روم کی طرف بڑھنے لگی وہاں پر بھی کوئی روشندان وغیرہ نہیں تھا۔۔۔۔

واپس وہ اسی بیڈ پر بیٹھنے لگی۔۔۔۔۔۔

اگر صبح میں گھر پر نہیں ہوئی تو ماما بابا کیا سوچیں گے، اس نے سامنے وال کلاک کو دیکھا صبح کی روشنی پھیلنے میں کچھ وقت رہ گیا تھا۔۔۔۔

پلیز اللہ میری مدد کریں، میں کمزور نہیں ہو سکتی، وہ دوبارہ سے دروازہ کھٹکھٹانے لگی۔۔۔۔دروازے کھول دو کون ہے باہر یو بلڈی باسٹرڈز،

اگر اتنا ڈر لگ رہا تھا، چھپنے چھپانے کا شوق تھا تو مجھے یہاں پر بند تو نہیں کرتے، کسی اور سے یہ گیم کھیلنا شروع کرے اب بھی کوئی رسپانس نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔

وہ کمرے کے ایک سائیڈ سے دوسرے سائڈ تک چکرے کاٹنا شروع کر گئی تھی

۔۔۔۔

ایک بار مجھے باہر آنے دو عثمان میں تو تمہیں چھوڑنے والی نہیں ہوں، تم کب تک یہ شیطانی حرکتیں کروگے، میں بھی دیکھتی ہوں تم کس حد تک جا سکتے ہو۔۔۔۔

کلک کے آواز ہو گئی تھی، اسے لگا کسی نے دروازہ کھول لیا، کوئی کمرے میں انٹر ہو گیا تھا، حمائل نے پیچھے دیکھ لیا تھا، سچ میں وہ اندر آ گیا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھی وہ بغیر پلک جھپکے سامنے دیکھ رہی تھی، اسے لگا تھا اس نے کچھ غلط دیکھ لیا۔۔۔۔۔

کیا ہوا مجھے دیکھ کر یقین نہیں آ رہا ہے، وہ ایک ایک قدم اسکے قریب ہو رہا تھا

۔۔۔۔۔

آریان یو بلڈی، چیف مین مجھے یقین نہیں ہو رہا تم نے مجھے کڈنیپ کر لیا

ہے۔۔۔۔۔

تمہارے چہرے پر یہ ایکسپریشن کافی اچھے لگ رہے ہیں کیوں ہر وقت مجسمہ بنی رہتی ہو شاید مجھے تم پر پیار آ جاتا تو میں تمہیں کیڈنیپ بھی نہیں کرتا، جس طرح

ابھی تمہارے لینگویج کو معاف کر رہا ہوں صرف اس خوبصورت ایکسپریشنز کے صدقے، حمائل کو لگا تھا یہ پی کر آیا ہے۔۔۔۔۔

بھاڑ میں جائے تمہارا معاف کرنا تم بھی اپنے دادا سے ملے ہوئے ہو، مجھے لگا تھا شاید تم اتنا نہیں گرو گے۔۔۔۔۔۔۔

ہو گیا تمہارا یا اور بھی کچھ بکنا ہے۔۔۔۔۔

مذاق لگ رہا ہے تمہیں آریان، تم نے مجھے کڈنیپ کر لیا ہے اور۔۔۔۔۔

یہ تم تم کہنا بند کرو ورنہ تم میرے غصے کو جھیل نہیں پاؤ گی، وہ اس کو بازو سے کھینچ کر اس کی آنکھوں کو دیکھ کر کہنے لگا، حمائل کی بات اسکے منہ میں رہ گئی تھی، اس کی سانسوں کی گرم تپش اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی، وہ اسکے چیخنے اور گالیوں سے اتنا گرم نہیں ہو رہا تھا جتنا اسکے تم کہنے سے آگ بگولا ہو جاتا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

تم اس قابل نہیں ہو کہ تمہیں آپ کہا جائے، ایک نمبر کے گھٹیا انسان ہو تم ، وہ چیخنے لگی تھی۔۔۔۔اس کی انگلیاں اس کے بازو میں دھنستی جا رہی تھی، وہ حرکت بھی نہیں کر سکتی تھی مگر اس کی آنکھیں نیچے ہونے کا نام بھی نہیں لے

رہی تھی، آریان اسے دیکھ رہا تھا، اس کے آنکھوں میں درد سے آنسو جمع ہو گئے تھے, اسے پتہ تھا وہ اسے تکلیف دے رہا ہے مگر وہ بھی دیکھنا چاہتا تھا یہ کیا کر سکتی ہے۔۔۔۔

مجھ سے ضدیں نہ لگایا کرو میری جان مر جاؤ گی وہ کوئی جواب نہیں دے گئی تھی

۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ مر جائے گی مگر اسکو یہ نہیں کہیں گے کہ اسے درد ہو رہا ہے، وہ اپنے گرفت سے اسے آزاد کر گیا تھا، حمائل اپنے بازو کو سہلانے لگی۔۔۔اس کے آنکھوں میں درد دکھ رہی تھی، اس لیے وہ اپنے دائیں طرف دیکھنے لگی، وہ بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھنے لگا۔۔۔۔

کیوں گئی تھی فرقان سے ملنے اس کے جبڑے اس سے سوال کرتے ہوئے تن گئے تھے۔۔۔۔

وہ کوئی جواب نہیں دے پا رہی تھی، حمائل میں تم سے پوچھ رہا ہوں سنائی نہیں دیتا کیا، قریب سے کان میں کہہ کر پوچھ لوں۔۔۔۔۔

آپ کو کسی نے حق دیا ہے کہ آپ میری جاسوسی کرے اور اس طرح کے سوال پوچھے وہ پھٹ پھڑی تھی۔۔۔۔۔

یہ بات صحیح کہی تم نے چلو آؤں، میں تمہیں ایک زبردست ریزن بنا کر دیتا ہوں جس سے تم اپنے سانس لینے کا حق بھی میرے نام کرو گی، آج کے بعد تمہارے ہر لئے قدم کا جواب تمہیں مجھے دینا ہو گا، تم یہ حق والا سوال اٹھانا بھول جاؤ گی۔۔۔ شاید میں کچھ ٹائم بعد یہ سب کچھ کر لیتا لیکن مجھے لگتا ہے اب یہ ضروری ہے۔۔۔۔

آپ-کیا-کرنا-چاہتے-ہیں وہ ایک ایک لفظ وقفے وقفے بعد کہنے لگی۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرانے لگا اس کا یہ سمائل آج الگ طرح سے کلنگ کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے کھڑا تھا مگر حمائل کو لگ رہا تھا وہ اپنے نظروں سے اسے مار دے گی۔۔۔۔۔

وہ دو قدم مزید اسکے قریب ہو گیا تھا۔۔۔

میری بیوی بننے کے لیے تیار ہو جاؤں، وہ اس کے کان میں جھک کر کہنے لگا۔۔۔

اسے لگا کسی نے اس کے اندر سرد لہر چھوڑ دیا آریان ایک نظر اس کے چہرے پر ڈال کر وہاں سے نکل گیا، اسکی ہوائیاں اڑ گئی تھی، دروازہ پھر سے بند ہونے لگا۔۔۔۔۔۔

##

لے جاؤں اس کپڑوں کو، نہیں پہننا مجھے، وہ لڑکی ابھی بھی ایسی کھڑی تھی، سمجھ نہیں آتی آپ کو۔۔۔

میم پلیز ہمارے ساتھ کاپریٹ کریں آپ یہ ڈریس پہن لے، میں نے آپ کو تیار بھی کرنا ہے۔۔۔۔۔

آپ کو تو میری بات سمجھ نہیں آرہی وہ خود تیزی سے دروازہ کے پاس جا کر اسے کھینچنے لگی۔۔۔۔دروازہ ابھی کھلا تھا وہ بغیر چپل کے باہر آنے لگی اسی کمرے کے ساتھ لائن میں تین کمرے اور اس کے ساتھ اٹیچ رائٹ سائیڈ پر چار کمرے اور تھی، وہاں سے جا کر سیدھا سٹڈی دکھائی دے رہا تھا اور اس کے سامنے ڈرائنگ روم تھا۔۔۔۔

وہ سیدھا وہیں پر آگئی آریان کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔۔

آپ کو سمجھ نہیں آتا میں نے شادی نہیں کرنی اور نہ آپ سے نکاح کرنا ہے

۔۔۔۔

آریان اپنا رخ اسی طرف موڑنے لگا۔۔۔۔

کیوں بھیج دیے ہیں وہ کپڑے؟؟؟؟

میں تمہیں بعد میں کال کرتا ہوں وہ کسی کو موبائل پر کہنے لگا اور اسی کی طرف متوجہ ہو کے موبائل کو ٹیبل پر رکھ گیا۔۔۔۔

حمائل بی بی ہزار بار سن لیا ہے میں نے، ابھی میری بات کان کھول کر سن لو، مولوی صاحب ہمارا نکاح پڑھانے کے لیے ایک گھنٹے تک پہنچ رہا ہے، میں تمہارے منہ سے قبول ہے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں سنوں۔۔۔۔۔۔

آپ کس خوش فہمی میں جی رہے ہیں مسٹر، میں آپ کے دھمکی سے ڈرنے والی نہیں ہوں، آپ نے غلط لڑکی سے پنگا لیا ہے، میں شادی نہیں کروں گی آپ سے تو میں نہیں کروں گی، چاہے آپ کچھ بھی کر لے۔۔۔۔

ہممممم تو تم نہیں مانو گی، مر کر بھی نہیں۔۔۔۔

چلو تمہیں ڈیمود کھاتا ہوں شاید تم پر اپنی ضد چھوڑ دو، وہ کسی کو ٹیکسٹ کرنے لگا۔۔۔

آریان پلیز مجھے گھر جانے دیں میرے پیرنٹس پریشان ہو رہے ہوں گے۔۔۔۔

اپنا نام تمہارے لبوں سے سن کے مجھے اچھا لگتا ہے وہ ہنکار بھرنے لگا۔۔۔۔۔

میں نے آپ کو کم از کم ایسا نہیں سمجھا تھا جیسے آپ ابھی میرے ساتھ کر رہے ہیں۔۔۔۔

میں تو کچھ بھی نہیں کیا میری جان، میں تو خود اپنا نام تمہیں دے رہا ہوں۔۔۔۔

آئی ہیٹ ارسلان فیملی مجھ نہیں چاہئے کچھ بھی۔۔۔۔۔

اور مجھے محبت ہے ارسلان فیملی سے تو جسے میں چاہتا ہوں اس کے ساتھ بھی میرا نام لگے

گا۔۔۔۔۔

آپ میرے ساتھ زبردست نہیں کر سکتے۔۔۔۔

دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے، باہر سے ایک آدمی آکر ایک فائل کے ساتھ ایک خاکی لفافہ لانے لگا۔۔۔۔

سر آپ نے جو مولوی صاحب بلایا تھا آپ کے دوست لے کر جلدی آ گئے ہیں،
وہ آدمی فائل شیشے کے میز پر رکھ کے وہاں سے واپس چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔ویری
گڈ میرے دوست تم تو پاسٹ جا رہے ہو آریان
حمائل کو دیکھ کر ہنسنے لگا۔۔۔۔
مولوی کا نام سن کے اس کے چہرے پر واضح بدلاؤ آیا تھا۔۔۔
آریان مجھے گھر جانا ہے اور میں جا رہی ہوں تم مجھے مزید نہیں روک سکتے وہ سائیڈ
سے نکلنے لگی تھی۔۔۔۔
تم خود کو کیوں تھکا رہی ہو، باہر گارڈز کھڑے ہیں میری فارمیشن کے بغیر تم
یہاں سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکال سکتی، بہت تنگ کر دیا تم نے مجھے ابھی تو
صرف سمجھا رہا ہوں پھر جو بھی ہو گا اس کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔۔۔
اچھا کیا کر سکتے ہیں مجھے دھمکانے کے علاوہ، میں بھی دیکھنا چاہتی ہو چلیں بتائیں
وہ سینے پر دونوں ہاتھ باندھنے لگی۔۔۔۔۔
تم سدھرنے والی نہیں ہو، یہ لو وہ ایک بلیک کلر کی فائل اس کے سامنے کرنے لگا
جو ٹیبل پر پڑا تھا۔۔۔۔

وہ اس کو کچھ دیر دیکھتی رہی پھر اس کے ہاتھ سے اس فائل کو چھیننے والے انداز میں لینے لگی۔۔۔۔

حمائل فائلز کو جیسے جیسے دکھتی گئی اس کے قدم اتنے سست پڑنے لگے۔۔۔۔

یہ کیسے نکالا ہے آپ نے یہ سب تو لاک فائلز میں پڑے تھے اور آپ نے میرے لیف ٹاپ کو بھی ایکسز کر دیا ہے اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔

اور کیا کیا ہے آپ نے۔۔۔۔؟؟؟؟

اس کی نظر سامنے لفافے پر پڑی، وہ خود اسے اٹھانے لگی اس کے اندر کی پکچرز کو جیسے دیکھنے لگی اس کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھیل گئی وہ ایک ساتھ سبھی پکچرز کو اس سے نکالنے لگی۔۔۔۔۔

یہ میں ن نہ نہیں ہو, میں اتنے گندے کپڑے کیسے پہن سکتی ہوں اور یہ بلڈی یہ میرے اتنے قریب کیسے آسکتا ہے، سب تصویریں اس کے ہاتھ سے گرنے لگیں تھیں۔۔۔۔

وہ سچ میں ابھی رونا چاہتی تھی، ایسا تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا آریان اس کو ایسے دکھ رہا تھا۔۔۔۔

یہ کافی ہے یا پھر کچھ مزید دیکھنا چاہتی ہوں؟؟ یہ سب آپ نے، آپ نے کیا ہے نا، وہ کانپ رہی تھی، آپ کیسے کسی لڑکی کی عزت کو اس طرح پامال کر سکتے ہیں، آپ اچھے سے جانتے ہیں یہ تصویریں اور ریجنل نہیں ہے۔۔۔۔

لیکن باہر والے صرف اوپر سے سب کچھ دیکھتے

ہیں، آریان کتنے سفاکی سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

آپ تھوڑا تو خیال کرتے آریان میرا نہیں کم از کم میرے ماں باپ کا وہ کتنے اچھے ہیں وہ آپ سے اتنی اچھی طرح سے پیش آتے ہیں۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں آنسو سے بھرنے لگی تھی، اس کی آواز کپکپا رہی تھی۔۔۔۔۔

مس حمائل میں تمہارے ماں باپ پر احسان ہی کر رہا ہوں کہ اس کی ایسی بیٹی سے نکاح کر رہا ہو جس کی تصویریں کچھ اور کہانیاں سنا رہی ہیں۔۔۔۔ جھوٹ مت بولے، آپ ایسا کہہ کے مجھے میرے نظروں سے نہیں گرا سکتے، مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی اور کیا کہے، میں پھر بھی آپ سے نکاح نہیں کروں گی۔۔۔۔

ٹھیک ہے یہ تصویریں پھر میں مسٹر شیر ازاحمد کو ابھی پارسل کرتا ہوں لیکین پھر میں اپنے کھیل کا دوسرا طریقہ استعمال کروں گا، میں اپنا پروپوزل اس کے سامنے پیش کروں گا

وہ ذہنی طور پر اتنے ڈسٹرب ہوں گے کہ انہیں میرا افرایکسیپٹ کرنے کے علاوہ اور کوئی آپشن بھی نہیں دکھے گا لیکن یادرکھو حمائل تب حالات کے ساتھ میں بھی تمہیں بدلا ہوا ملوں گا۔۔۔۔

تم چاہے پھر آسمان اور زمین ایک کیوں نہ کرو تم مجھ سے پھر عدالت میں قدم بھی نہیں رکھ پاؤ گی، صرف اس لیے نہیں کہ اس کیس میں میرے فیملی کا فرد میرے داد املوث ہے بلکہ۔۔

it will be the death line of your carrier....

اور اس کی کیا گارنٹی ہے کہ آپ میرے اور عثمان کے درمیان نہیں آئے گے اور آپ مجھے فورس نہیں کروگے۔۔۔۔۔

آئی نو مائی ورڈز لیکن یہ تو طے ہے تم میرے نام کی ہو گی آج ہو یا کل۔۔۔۔

حمائل ایک لمبی سانس لینے لگی جیسے کہ اسے سانس لینے میں دقت ہو رہی ہو وہ اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرنے لگی وہی پر سامنے ایک صوفے میں بیٹھ گئی، اس نے اس کے پاس کوئی راستہ نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

میری بات بھی سن لے آریان ارسلان نکاح کے بعد جتنے بھی پیک پکچرز، میرے کیس ڈاکومنٹس اور ایویڈنسز آپ نے چرائے ہیں سب کے سب نکاح نامے کے سامنے مجھے چاہیے، وہ اس شخص کے سامنے ہار گئی تھی آریان مسکرانے لگا تھا .....

یوار آگڈ ڈیلر مجھے اچھا لگا کیونکہ تم میرے لیے بہترین انتخاب اور شاید اچھی بیوی ثابت ہو سکتی ہو۔۔۔۔۔۔

##

حمائل ماہ رخ بنت شیر از احمد آپ کا نکاح آریان ارسلان ولد نعمان ارسلان سے حق مہر 50 لاکھ روپے طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔

اس نے سنا تھا مولوی صاحب کیا پوچھ رہا ہے مگر وہ جواب نہیں دے رہی تھی، اس کے سر پر صرف ایک ہیوی ایبرائڈری کا شال پڑا تھا اس نے برائڈل کپڑے نہیں پہنے تھے۔۔۔۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے، مولوی صاحب ایک بار پھر دہرانے لگا اس کے ساتھ آریان بھی صوفے پر بیٹھا تھا، وہ اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے لگا تھا وہ کرنٹ کھا گئی تھا جیسے وہ نیند سے اٹھی ہو۔۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی وہاں تلاشنے پر بھی اسے کچھ نہیں ملا تھا کچھ تھا تو صرف سرد مہری، جیسے اس کے چہرے پر چھائی تھی، آریان اس کو ایک آئی بروا چکانے لگا، اس کے آنکھوں میں صاف انکار تھی مگر اس کو منہ سے کچھ اور کہنا تھا۔۔۔

وہ جس طرح آج کھلے کتاب کی مانند اس کے سامنے بیٹھی تھی شاید پہلے کبھی تھی یا پھر ہو گی، وہ جان بوجھ کر اس کے مجبوری کو اپنے لیے استعمال کر رہا تھا، آج وہ اسکے سامنے حد سے زیادہ بے بس تھی، آج وہ وہی کر رہی تھی جو نہیں کرنا چاہتی تھی، اس کے آنکھوں کے سامنے اس کے باپ کا وہ فخریہ چہرہ یاد آنے لگا جب

کوئی اس کی بیٹی کے بارے میں بات کرتا تھا اس کے آنکھوں سے ایک آنسو نکل کر اس کے چہرے کو بھگو گئی تھی۔۔۔۔۔

قبول ہے وہ آریان کی آنکھوں میں دیکھ کر اپنا سب کچھ اسی کے مرضی سے اس کے حوالے کر گئی تھی، ہاں اس میں اس کی صرف مرضی تھی حمائل سے سب کچھ زبردستی ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ ڈوب گیا تھا، اس کے اس بہے آنسو نے آریان کا سب کچھ بھی ڈبو دیا تھا، اسے لگا اگر یہی آنکھ ایک بار پھر برسا، تو اس کا ذات اس کے اس ایک قطرے میں ڈوب جائے گا۔۔۔۔۔

وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے بہے آنسو کو صاف کرنے لگا تھا مگر وہ کر نہیں پایا تھا، وہ خود اپنا گال صاف کر گئی تھی، آریان کا ہاتھ ایسے ہی رہ گیا تھا مولوی صاحب نے دونوں کے سامنے نکاح نامے کے پیپر زر کھ دیے تھے۔۔۔۔۔

آریان نے سائن کر دیا تھا، حمائل نی بھی ایک لمحہ بغیر ضائع کیے اپنے سائنز کر دیے تھے۔۔۔

لیگلی اور افیشلی طور پر حمائل ماہ رخ آریان ارسلان کی ہو گئی تھی، وہ وہیں پر بیٹھی تھی، آریان کھڑا ہو کے اپنے دوستوں سے گلے ملنے لگا تھا، وہ ان کو کچھ کہہ رہا تھا ، مولوی صاحب کو ڈراپ کرنے کے لیے ایک ان میں سے جانے لگا، حمائل آریان کو دیکھنے لگی اسے کوئی غرض نہیں تھا کیا کیا ہے اس نے، اسے جسکو اپنا کرنا تھا وہ کر گیا تھا۔۔۔

ہاں وہ حمائل کو آریان کے نام کر گیا تھا۔۔۔۔

میں وعدہ کرتی ہوں میں نے تمہیں اپنے فیصلے کے پچھتانے پر مجبور نہیں کیا تو میرا نام بھی حمائل نہیں وہ خود سے مخاطب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اسکے پاس آنے لگا سبھی لوگ باہر گئے تھے، مبارک ہو میری جان میری دنیا میں آنے کے لیے، میرا نام تم سے لگ گے اور بھی خوبصورت ہو گیا ہے وہ اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

میں نے جو کہا تھا وہ پورا نہیں ہوا وہ کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

ابھی تو تھوڑا ٹرسٹ کر لو وہ اس کے دوپٹے کو اس کے سر پر ٹھیک کرنے لگا، اس عروسی بھاری کام والے دوپٹے میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

ٹرسٹ کا نام بھی آپ نہیں لیں تو بہتر ہے وہ دھیرے سے کہنے لگی، آریان اسی طرح اس کے دوپٹے کو صحیح کرنے میں لگا ہوا تھا۔۔۔۔

اور یہ یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے دور رہے مجھ سے وہ اپنا دوپٹہ سر سے کھینچنے لگی تھی ،اس کا شال سر سے گر کر اس کے کندھے پر آ گیا تھا۔۔۔۔

میں نے تماشہ لگایا ہے ؟؟؟اسکو اس کا یہ انداز پسند نہیں آیا تھا، اگر تم دیکھنا چاہتی ہو تو بتاؤں میں لگا لیتا ہوں، یہاں سے سیدھا تمہیں اپنے گھر لے جاتا ہوں، انکل آنٹی کل تم سے ملنے کے لیے آجائیں گے۔۔۔وہ ہر بار اسکے دھکتے رگ پر انگلی رکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

آریان اللہ کرے آپ مر جاؤ اسکے منہ میں جو آیا تھا وہ بول گئی تھی، آپ نے مجھ فورس کر کے مجھ سے زبردستی نکاح کروایا اور ابھی یہ دھمکیاں دے رہے ہوں، وہی پر بیٹھے چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے وہ رونے لگی، آریان اس کو ہگ کرنے لگا۔۔۔میری جان تم مجھے خود مجبور کرتی ہو، میں ایسا کرنا تو نہیں چاہتا۔۔۔۔

یو نو یو آر آبلڈی چیٹر، آئی ریلی ہیٹ یو، آئی وانٹ ٹو کل یو۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے جو کرنا چاہو کر لو مگر یہ مرنے مرانے کی باتیں بند کرو بیوہ ہو جاؤ گی۔۔۔۔

سچ میں مجھے بیوہ ہونا منظور ہے وہ اپنے کندھوں سے اس کے ہاتھ ہٹانے لگی، وہ جس شدت سے یہ جملہ کہہ گئی تھی آریان اپنا قہقہ روک نہیں پایا تھا۔۔۔۔

ہاتھ ہٹائے اپنا پتہ نہیں کیا کھاتے ہیں۔۔۔۔۔

میری جان آج سے تم جو کھلاؤں گی میں کھاؤں گا۔۔۔۔

زہر کھاؤ گے وہ میں سب سے اچھا کھلاتی ہوں۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے وہ بھی کھا لیں گے مگر یاد رکھو مرنے کے بعد بھی میں تمہیں چھوڑنے والا نہیں ہوں، وہ اس کے آنکھوں پر پھوک مارنے لگا اور کھڑا ہو گیا۔۔۔۔ میرے پکچرز اور میرے کیس فائلز مجھے چاہیے،

دیتا ہوں گاڑی میں آؤں میں تمہیں ڈراپ کروں۔۔۔۔

بس چلیں میں ریڈی ہو, جانے کا سن وہ اٹھ گئی تھی جیسے وہ یہاں سے بس بہانہ ڈھونڈ رہی ہو جانے کی, مجھے یہاں ایک منٹ بھی نہیں ٹھہرنا۔۔۔۔۔

آریان اوپر سے نیچے اسے دیکھنے لگا, ایسے تم جاؤ گی۔۔۔۔

ہاں ایسے ہی جاؤں گی کیڈ نیپ بھی آپ نے مجھے ایسے ہی کیا تھا اگر یاد ہو تو۔۔۔

میں نے کپڑے بیجھ دیے تھے جاؤں جلدی سے چینج کرو۔۔۔

نہیں پلیز مجھے جانا ہے ٹائم کو دیکھے 10 بج گئے ہیں میں گھر میں نہیں ہوں گی تو مما بابا کیا کہیں گے۔۔۔۔۔

آؤں وہ اس سے آگے چلنے لگا حمائل اس کے پیچھے پیچھے جا رہی تھی، اس کا ایک قدم اس کے تین قدموں کے برابر تھا، وہ یہ محسوس کر چکا تھا اس لیے اس کو ہاتھ سے پکڑنے لگا۔۔۔

اب تو نہیں بھاگ رہی تو کیوں ہاتھ پکڑا ہے۔۔۔۔

مجھے کہیں پر پہنچنا بھی ہے میری جان ایسے چھوٹے چھوٹے قدموں سے آتی رہی تو میرا ارادہ بدل بھی سکتا ہے، تم جانتی نہیں ہو تم وہ میگنیٹ ہو جو مجھے ہر چیز سے دور کر خود اپنی طرف کھینچتی ہے۔۔۔۔۔۔

##

آپ پھر میرے ساتھ کیوں آئے ہیں، وہ گاڑی سے اتر کر آریان سے کہنے لگی۔۔۔

کیا مطلب میں کیوں آیا ہوں، انکل کو نہیں بتائیں گے کہ میں تم سے نکاح کر چکا ہوں وہ چھیڑتے ہوئے اسے کہنے لگا۔۔۔۔

آپ کا دماغ ٹھیک ہے وہ گھوم کر اس کے سامنے آگئی تھی۔۔۔۔

بہت رف لینگویج ہے تمہاری اتنے بھی مینرز نہیں ہے کہ شوہر سے کیسے بات کرتے ہیں۔۔۔۔

یہ تو آپ کو پہلے سوچنا چاہیے تھا اور بائے داوے ایک گھنٹے کا شوہر کوئی آسمان سے اترا نہیں ہے کہ اس کے سامنے لفظوں سے موتیا چنوں۔۔۔۔

اندر چلے یا اور کچھ کہنا ہے۔۔۔

آپ کچھ بھی نہیں بتائیں گے، پہلے پرومس کریں، وہ پھر اس کے سامنے آنے لگی جو اس سے دو قدم آگے لینے لگا تھا۔۔۔۔

حمائل میرے سامنے مت آیا کرو اس طرح ورنہ میں تمہیں یہیں سے پھر میں بھگا کر لے جاؤں گا، وہ جان بوجھ کر اس کے چہرے سے آنکھیں ہٹا رہا تھا جو

رونے سے ریڈ ہو گیا تھا اور آنکھیں بالکل پنک ہو گئیں تھیں، ساتھ ساتھ تھوڑی سوجھی بھی تھی۔۔۔آپ بس کچھ بھی نہیں بتائیں گے میں اندر جا رہی ہوں وہ اس سے آگے جانے لگی اسکا کیا بھروسہ اگر سچ میں کر لیتا تو۔۔۔۔

رکو آریان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس کھینچ لیا

تھا۔۔۔۔

اگر میں نہ بتاؤں تو اس کے بدلے مجھے کیا ملے گا۔۔۔آپ یہ بات بات پر میرا ہاتھ نہ پکڑا کریں اور دوسری بات میں اور کیا دوں آپ کو، سب کچھ تو اپنی مرضی سے کر لیا ہے، آئی ریلی ہیٹ یو اسلئے دور رہیں مجھ سے، وہ اسکی اوڈھ پٹانگ باتوں پر سر ناں میں ہلانے لگا۔۔۔۔۔

اندر کیا بتاؤ گی کہ کہاں گئی تھی، اس کے ہاتھ رک گئے تھے جو اپنے کلائی کو اس کے ہاتھ سے ہٹانے میں مصروف تھیں۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ میں کیا کہوں گی لیکن مجھے ابھی اندر جانا ہے، میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، اسے بھی لگ رہا تھا یہ اس کے چہرے پر صاف تھکاوٹ محسوس کی جا سکتی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے چھوڑ رہا ہوں لیکن اندر جا کر سلیپنگ فیلز لینا ہے اور آج کہیں پر بھی نہیں جانا ٹوڈے از اونلی ریسٹ اوکے، وہ کندھے جیسے ہر بوجھ سے نیچے کرنے لگی وہ خود کو ڈھیلا کرنے لگی۔۔۔۔

بے فکر رہیں مجھے میں اور کچھ کرنے کا ہمت نہیں ہے، میرا سر پھٹا جا رہا ہے اب چلیں اندر پلیز۔۔۔۔

ہممممم چلو، اس نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا، وہ اس سے آگے آگے گھر میں انٹر ہو گئی، ڈرائنگ روم میں کوئی بھی نہیں تھا وہ بے آواز قدموں سے کچن میں دیکھنے لگی، نغمہ ناشتہ بنا رہی تھی وہ سوچ رہی تھی کہ اسے آواز دے یا نہ دے۔۔۔۔

پیچھے سے آریان کی آواز آنے لگی۔۔۔۔

السلام علیکم آنٹی وہ گلا کنکھارتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

نغمہ نے پیچھے دیکھ لیا۔۔۔۔۔

ارے آریان اتنے دنوں بعد چکر لگایا، تم تم تو غائب ہی ہو گئے تھے اور تم کہا تھی حمائل، تمہارے بابا کی بی پی رات سے شوٹ کر گئی ہے۔۔۔

میں نے تمہیں دیکھا روم میں لیکن تم نہیں تھی۔۔۔۔مجھے لگا تم والک کے لیے گئی ہو گی، وہ آریان کو دیکھنے لگی وہ بھی اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

جی ماما میں والک پر گئی تھی، جھوٹ بولتے ہوئے وہ نیچے دیکھنے لگی تھی، اسے لگا تھا اگر اس نے اوپر دیکھا تو اس کا جھوٹ پکڑا جائے گا۔۔۔۔

تمہاری آنکھیں کیوں سوجی ہے، نغمہ نے اسے غور سے دیکھا۔۔۔

نہیں ماما میں ٹھیک ہوں سر میں تھوڑا درد ہے۔۔۔بابا ابھی کیسے ہیں۔۔۔

وہ بھی بہتر ہے جاؤ مل لو اسے سٹڈی میں بیٹھا ہے

نہیں میں بعد میں مل لوں گی وہ وہاں سے جانے لگی۔۔۔۔

حمائل بیٹا ناشتہ تو کر لو۔۔۔

نہیں ماما کچھ نہیں کرنا پلیز وہ دوڑ کر سیڑھیوں پر چڑھنے لگی۔۔۔۔

اسے کیا ہوا ہے؟؟؟ کیوں ایسے بھی ہیو کر رہی ہے، تم آؤ آریان نغمہ اس کو ڈرائنگ روم میں لانے لگی، کیا لو گے ناشتے میں؟؟۔۔۔۔

آپ کچھ بھی دے گی بٹ زیادہ آئلی نہیں۔۔۔۔

پتہ نہیں تم لوگوں کو کیا چڑ ہے اس آئل سے۔۔۔۔

حمائل بھی ہر وقت سبز سلاد کے پتے کھاتی رہتی ہے اور صبح سویرے دوڑے لگاتی ہے۔۔۔۔

آنٹی وہ اسی لیے تو ہوا کہ جھونکے سے اڑ رہی ہے۔۔۔۔

ہاں وہ بہت کمزور ہو گئی ہے مگر مانتی کسی کی نہیں ہے۔۔۔۔۔

ضدی تو ہے وہ دل میں اقرار کرنے لگا تھا مگر منہ پر کچھ کہا نہیں تھا۔۔۔۔

شیراز کو میں بلاتی ہوں آپ دونوں ساتھ میں گپ شپ لگائیں۔۔۔

آنٹی ان کو نہ بلائیں میں چلا جاتا ہوں آپ نے کہا اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

چلو ٹھیک ہے تم جاؤ میں بھی بس آ رہی ہوں وہ سٹڈی میں بیٹھا ہے۔۔۔۔

آریان وہاں سے جانے لگا، کچھ فاصلے پر وہاں سے سٹڈی دکھ رہی تھی، وہ مڑنے لگا تھا کہ اس کی نظر بہت سارے فلاورز بوکیٹس پر پڑی جو ٹیبل اور صوفوں میں پڑی تھی، اس سے ایک کارڈ نیچے لٹک رہا تھا وہ سٹڈی کے بجائے وہی پر دو قدم آگے جا کر اسی کارڈ کو دیکھنے لگا۔۔۔

اس پر حمائل کا نام لکھا ہوا تھا اور ساتھ میں مائی لو بھی لکھا گیا تھا، اس کے نیچے ایک نمبر بھی تھا۔۔۔

وہ نمبر کو اس سے نوٹ کرنے لگا اور کارڈ کو اسے کھینچ کر ہاتھ میں جنجوڑنے لگا اور وہی پر ڈسٹ بین میں پھینکنے لگا۔۔۔۔۔

سٹڈی میں جا کر اس نے دیکھا، شیراز صاحب ایک بک ریڈ کر رہا تھا، وہ گلا کنکھارتے ہوئے اس کو اپنے جانب متوجہ کر گیا، اس کی نظر آریان پر پڑی۔۔۔

آریان تم کب آئے ہو، میں بس ابھی آیا ہوں آنٹی سے مل کر سیدھا یہی پر۔۔۔۔

آؤں بیٹھو، وہ اس کو لیفٹ سائیڈ والے صوفے پر اشارہ کرنے لگا۔۔۔۔

اچھا کیا وہ تمہیں یاد کرتی ہے۔۔۔۔

سوری میں اس روز نہیں آسکا میں آؤٹ آف سٹی تھا۔۔۔۔

اٹس اوکے ابھی آئے ہوں بس کافی ہے۔۔۔۔

اور بتاؤ کیسا چل رہا ہے دونوں کے درمیان بات شروع ہوئی تھی، آریان کی نظر بار بار حمائل کی تصویر پر جا رہی تھی جو شیراز نے اپنے سٹڈی ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آریان آپ کہاں بزی رہتے ہیں۔۔۔۔جب سے پاکستان آیا ہوں۔۔۔۔میں نے تو آپ کو گھر پر نہیں دیکھا۔۔۔۔

میں بزی رہتا ہوں صرف آپ کو ایسا لگ رہا ہے۔۔۔کیونکہ آپ یہاں پر نئے ہیں۔۔۔میرا تو یہی روٹین ہے۔۔۔۔۔

شام کی چائے پر عثمان ندیم اور آج قسمت سے آریان بھی ان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

اتنی ٹف روٹین تو یورپ میں بھی کوئی فالو نہیں کرتا۔۔۔۔جتنے تم ہر وقت مصروف رہتے ہو۔۔۔۔

بہت لوگ کرتے ہیں مسٹر ندیم۔۔۔مجھے دیکھیں میری طرح دنیا میں اور بھی بہت سے لوگ ہوں گے وہ چائے سے ایک سپ لینے لگا۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا ایسے۔۔۔۔ تمہارا تو بالکل بھی گھر میں دل نہیں لگ رہا۔۔۔۔ہر وقت آفس اور بزنس۔۔۔انسان اپنے لیے بھی ٹائم نکالتا ہے۔۔۔۔۔۔

میری دنیا یہی ہے۔۔۔ابھی تک تو کوئی چینجز نہیں آئے ہو سکتا ہے کہ فیوچر میں کچھ ایسا ہو جائے۔۔۔۔ مگر ابھی مجھے نہیں لگتا مسٹر ندیم میں کبھی بدلوں گا۔۔۔۔۔

کیا فیوچر میں ایسا کوئی کر سکتا ہے؟؟؟ندیم اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

ایوری تھنگ از پوسیبل۔۔۔میں بھی اسی بیس پر یہاں بات کر رہا ہوں۔۔۔۔ہممممم یواران پریڈکٹیبل کچھ بھی صاف نہیں کہتے۔۔۔وہ کچھ بولا نہیں تھا بس اس کی بات سے اتفاق کر کے صرف سر ہلا گیا تھا۔۔۔۔

آریان کی نظر عثمان پر پڑی وہ نوٹ کر رہا تھا کہ وہ ان دونوں کی بیچ نہیں بول رہا تھا اور جانتا بھی تھا کہ کیوں نہیں بول رہا۔۔۔

داداجان آپ کی نیکسٹ پیشی کب تک ہے جان بوجھ کر وہ خود اس کو بات کرنے کے لیے پرووک کرنے لگا۔۔۔

تم کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔۔

آپ کچھ زیادہ پر سوچ نظر آرہے ہیں تو مجھے لگا کل ہے۔۔۔

آریان اس بار عثمان کچھ الگ پلین کر رہا ہے شاید وہ اسی کے بارے میں سوچ رہا ہے۔۔۔ندیم ان دونوں کے درمیان بولنے لگا۔۔۔۔

رئیلی داداجان اس کی بات کو کنفرم کرنے کے لیے اس نے عثمان سے پوچھا ۔۔۔۔ہلانکہ وہ جانتا تھا بات کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

عثمان کوئی جواب نہیں دے گیا تھا۔۔۔۔

میں نے آپ کو کہا بھی تھا کہ ایسا ویسا کچھ مت کریں مگر آپ میری بات نہیں مانے۔۔۔۔۔وہ کوڈورڈز میں اسے بات کرنے لگا تھا۔۔۔۔

اپنے کام کو کرنے کے لیے آپ نے اس بلڈی فرقان سے کہا تھا اس کی تو خیر نہیں ہے بتائے اسے۔۔۔۔

اور آپ بھی اختیاط کریں مزید کچھ بھی کرنے سے ورنہ آپ جانتے ہیں۔۔۔۔

ندیم ان دونوں کو دیکھ رہا تھا وہ تو ان کے باتوں کے سر، پیر سے بھی بے خبر تھا ۔۔۔وہ پوچھنا چاہتا تھا مگر ان دونوں کے درمیان معاملہ کشیدہ لگ رہا تھا۔۔۔اس لیے اسے بھی خاموش رہنا مناسب لگا۔۔۔اوپر سے آریان کے ادھی ادھوری باتیں وہ بھی اس کے سر کے اوپر گزر رہے تھے۔۔۔۔۔

##

دوپہر کا وقت ختم اور شام کا آغاز تقریبا ہو گیا تھا۔۔۔۔حمائل ابھی بھی روم میں پڑی تھی۔۔۔۔وہ اسی کپڑوں میں ملبوس دوسرے سائیڈ پر ہونے لگی۔۔۔۔۔۔ اس نے تھوڑی سی آنکھیں کھول دیے۔۔۔اور ایک انگڑائی لینے لگی۔۔اس کی نیند تقریبا پوری ہو گئی تھی۔۔۔۔۔وہ بیٹھ کر بیڈ کے جنگلے سے ٹیک لگا گئ ۔۔۔۔۔کسی فلم کی طرح کچھ گھنٹے پہلے والے واقعات نے اس کے سوچوں کا مرکز چھین لیا۔۔۔۔

اسے لگ رہا تھا یہ سب وہ خواب میں کر گئی ہے۔۔اس کا اس طرح کا نکاح اور وہ بھی زبردستی۔۔۔۔کیس کے ایویڈنسز، اس کے فیک تصویریں اور سب سے

بڑھ کر یہ میس جہاں سے شروع ہوا تھا وہ جج کا مکرنا اور اپنے فیصلہ سے پیچھے ہٹنا

وہ باہر نکلنا نہیں چاہتی تھی مگر اس کو دل سے نہیں دماغ سے کام کرنا تھا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی واش روم میں پریش ہونے کے لیے چلی گئی۔۔۔۔
پہنے کپڑوں کے ساتھ وہ پانی کے نیچے کھڑی ہو گئی ٹھنڈا پانی اس کے جسم کو بھگو رہی تھی۔۔۔۔ مگر اس کو محسوس کرنے کے لیے اس کے اعصاب کا حاضر ہونا بھی ضروری تھا جو ابھی کہیں دور دراز سوچ میں اٹکے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھنے لگی جیسے وہ خود کو اس طرح سب سے چھپا لے گی۔۔۔۔ اسکے ارد گرد بہت ساری حقیقتوں سے۔۔۔۔

وہ بغیر ہلے ایک ہی پوزیشن میں فوارے کے نیچے کھڑی تھی۔۔۔ آہستہ آہستہ اس کے جسم کو بھی پانی کی ٹھنڈک سے سکون ملنا شروع ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ اوپر دیکھیں اپنے چہرے کو پانی کے نیچے کرنے لگی تقریبا 15 منٹ کے بعد وہ آخر باہر نکل گئی۔۔۔۔۔ اس نے لوز گاؤن پہن لیا تھا۔۔۔ وہ کمرے میں آکر شیشے کے سامنے کھڑی ہونے لگی۔۔۔ بالوں کو ڈرائر سے سکھانے لگی۔۔۔ مگر

آج اس کے کسی بھی عمل میں وہ تیزی نہیں تھی۔۔۔کچھ دیر میں وہ چینج کرنے کیلئے وارڈروب میں چلی گئی۔۔۔ایک شارٹ سی فراک کے ساتھ جینز پہن کر اپنے لیپ ٹاپ اور موبائل کو ہاتھ میں اٹھائے سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی۔۔۔

سلام چھوٹی بی بی سلمی اسے دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔اس نے اس کے سلام کا جواب سر کو ہلا کر دیا۔۔۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔۔

ماما کہاہے۔۔۔۔اس کو نغمہ کہیں پر نہیں دکھی۔۔۔۔

وہ تو بوتیک گئی ہے تھوڑی دیر پہلے۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ ایسا کریں میرے لیے ایک سٹرانگ چائے کا کپ بنادے۔۔۔

میں لان میں بیٹھی ہوں۔۔۔

جی حمائل بی بی ابھی بنا کر لاتی ہوں۔۔۔وہ وہاں سے باہر لان میں جانے لگی۔۔۔۔

باہر کھلے میدان میں ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔۔۔۔سورج کے نارنجی کرنیں درختوں کے شاہوں سے ٹکرا کر رنگیں بکھیر رہی تھی۔۔۔۔وہ وہاں پر ایک چیئر میں بیٹھ گئی۔۔۔پاؤں پر اپنے سامنے لیپ ٹاپ رکھے وہ کانوں میں ایئر پورڈز ڈالنے لگی۔۔۔۔

وہ میڈیٹیشن میوزک سن رہی تھی کیونکہ اس وقت اس کا کانسنٹریٹ کرنا بہت ضروری تھا۔۔۔وہ واپس اپنے کیس فائلز کے ہر ایک ڈیٹیل کو ان فائل کرنے لگی۔۔۔سب کچھ اس کے سامنے تھا۔۔۔۔ایک نئے سٹریٹجی کے ساتھ سے اس کو ابھی ڈیل کرنا تھا۔۔۔ال ریڈی عثمان ایک جج کو خرید چکا تھا اور اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں تھی کہ آنے والے فیصلے ثبوتوں اور عدالت کے ٹرانسپیرنسی کے بیسڈ پر ہی ہو۔۔۔۔اس کو ابھی جلدی اپنے ثبوتوں اور گواہوں کو سامنے کر کے عدالت میں پیش کرنا تھا سب کچھ اگلے پیشی میں ختم کرنا ہی اس کا ٹارگٹ تھا

۔۔۔۔

یہاں پر ہار یا جیت کا فیصلہ ہونا تھا۔۔۔۔

لیکن یہ بھی تھا کہ یہ آخری داؤ عثمان کبھی بھی کھیلنے نہیں دے گا۔۔۔اگر اسے علم ہو کے اس کی ہار پکی ہے۔۔۔۔

اور آریان اگر وہ میرے خلاف ہو گیا۔۔۔اس کے ساتھ کیسے ڈیل کروں گی۔۔۔اس کو تو میں ہینڈل بھی نہیں کر سکتی۔۔۔۔اگر ماما بابا کو پتہ چلا اس نکاح کے بارے میں۔۔۔۔آف کتنے ٹینشن چل رہے ہیں۔۔۔وہ ایک ائر فورڈ کو کان سے نکال کر گود میں رکھنے لگی۔۔۔۔اس کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کو صرف ابھی آنے والے پیشی پر توجہ دینا تھا ایک لمبی سانس لے کر وہ دوبارہ شروع ہوئی۔۔۔۔مجھے حالات کمزور نہیں کر سکتی۔۔۔۔وہ خود کو حوصلہ دے رہی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ واپس کی بورڈ پر تیزی سے چلنے لگے۔۔۔ان فائلڈ ڈاکومنٹس واپس سٹریٹجی کے ساتھ ارینج کرنے لگی۔۔۔۔۔اینٹی ہیکنگ سسٹم سافٹ ویئر کو اس نے ایکٹیویٹ کر دیا تھا۔۔۔۔ہائی سیکیورٹی پیز کے ساتھ اس نے اس بار سب ڈیٹیلز اور نوٹس کو سکیور کر دیا تھا۔۔۔۔

#####$##########$################$#$$

آپ نے اس روز بھی کہا تھا کہ میں ملنے آؤں۔۔۔۔ پھر جب میں آپ کو ٹیکسٹ کر رہی تھی آپ کوئی رسپانس نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔

ہاں اس روز کچھ پرابلم ہوئی تھی سوری میں تمہیں ٹائم پر رسپانس نہیں دے سکا اور نہ ہی کوئی فون کال کر سکا۔۔۔۔۔

نثار اس کی انگلیوں سے کھیل رہا تھا اس نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔۔۔ علیشاہ اس کے گھر آئی تھی۔۔۔۔

آپ کو کیا ہوا ہے میں نوٹ کر رہی ہوں آپ دو دنوں سے کچھ مرجائے لگ رہے ہیں۔۔۔۔

بس دعا کرو میری جان۔۔۔ جو مسئلہ چل رہا ہے وہ سلو ہو جائے۔۔۔۔۔

کیسا مسئلہ آپ مجھ سے شیئر کر سکتے ہیں؟؟؟

اور ایسا کر کے میں تمہیں پریشان کیوں کروں اور وہ بھی جب بیوی تمہاری طرح پیاری ہو پھر تو اس کے سامنے صرف خوبصورت باتیں کرنی چاہیے۔۔۔۔۔

کرلے نا نثار آپ کو تھوڑا ہلکا فیل ہو گا۔۔۔آپ کبھی بھی مجھ سے کچھ بھی شیئر نہیں کرتے۔۔۔۔

علیشاہ تمہیں دیکھنے کے بعد میں ویسے بھی ہلکا ہی ہو جاتا ہوں۔۔۔تمہارے بغیر سوچ کر بھی میں ڈرنے لگتا ہوں۔۔۔

کیا آپ سچ میں مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں۔۔۔۔کبھی کبھار مجھے خود بھی یقین نہیں آرہا۔۔۔

نثار اس کے آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے میں تم سے ناٹک کر رہا ہوں تم میرا سب کچھ چھین گئی ہو۔۔۔۔ میرا سکون، میرا دل، میری ذات کہ ہر ذرے کو تم اپنے نام کر چکی ہو۔۔۔۔میں پھر بھی آپ کے اندر کے اس گوشے کو شاداب نہیں کر سکی جس میں غصے اور نفرت کی آگ بھڑک رہی ہے۔۔۔۔۔

شاید تم صحیح کہہ رہی ہو مگر میرا یقین کرو میرا یہ نفرت اتنا زور آور ہے کہ اس کے سایہ کو بھی میں اپنے محبت کرنے والوں کے قریب نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔ میں تمہیں کالے اور سیاہ نفرتوں کے اس پار دنیا کے بارے میں کوئی بھی بات

بتانا نہیں چاہتا جو میرے جسم کو ڈھک چکے ہیں۔۔۔۔تم میرے لیے بہت خاص ہو اور خاص لوگوں کے ساتھ اچھے یادوں کو بانٹا جاتا ہے جہاں صرف محبت سینچھا گیا ہو۔۔۔۔

میری دعا ہے کہ آپ کے اس نفرت اور انتقام کے اس شعلے کو بھی کہیں سے اب حیات مل جائے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہنے لگی اور اپنا سر دوبارہ اس کے کندھے پر رکھنے لگی۔۔۔

نثار اس کے سر پر اپنے لب رکھنے لگے۔۔۔۔

وقت نے کہا بھی خود سے کہ تھوڑا ان دو محبت کے پجاریوں کے لیے رک جائیں مگر وہ اپنا بھی نہیں سن سکا۔۔۔۔وہ سرک رہا تھا لمحہ بہ لمحہ۔۔۔۔

انکے ارد گرد مثبت طاقتوں نے اپنا حصار بنا دیا تھا۔۔۔۔سفید شعائیں ان سے نکل رہی تھی کیونکہ یہاں پر جذبہ بھی خالص تھا اور دل بھی چمک رہے تھا۔۔۔۔۔

اگر انسان خالص جذبے اور نیتوں سے اپنے روح کو ایک دوسرے سے ملنے کے لیے آزاد چھوڑ دیں تو کائنات میں ابھی بھی بہت سارے ایسی مثبت توانائی ہے جو اسی کے اچھائی کے پیچھے میگنیٹ کی طرح کھینچتا چلا جاتا ہے۔۔۔جو انہی روحوں

کوایک دوسرے سے ٹکرانے میں مدد دیتاہےاوران کوایک دوسرے میں جذب کردیتاہے۔۔۔اسی لیے توجب وہی،روح وہی شخص کبھی آپ سے دور ہوتاہے آپ بے چین ہوتے ہیں کیونکہ آپ کاایک حصہ آپ سے دور ہوتاہے ۔۔۔آپ اسی لمحے میں نامکمل ہوتے ہیں۔۔۔۔

##################################

ایڈوکیٹ آپ سے ملنے کے لیے کوئی آیاہے۔۔۔اسکاایک کولیگ آکراس سے کہنے لگا۔۔۔۔

کون ہے ؟آپ جانتے ہیں۔۔۔۔

نہیں میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔۔۔

بیرسٹر سر کہاہے ؟؟؟

ان کوکوئی ضروری کام کے لیے جاناہے بس ابھی نکلنے والاہے آپ کوان سے کچھ کہنا تھا۔۔۔۔

نہیں میں بعد میں کرلوں گی۔۔۔۔

اوکے ابھی بتائیں بیجھ دوانہیں۔۔۔۔۔

ابیجھ دووہ لڑکا واپس جانے لگا حمائل اپنے آفس میں اپنے ٹیبل کے سامنے رولنگ چیئر پر بیٹھی تھی۔۔۔کل پیشی تھی اور آج وہ خاص طور پر اپنے ٹیم سے ملنے کے لیے یہاں پر آئی تھی۔۔۔۔

دروازہ کھلنے لگا تھا دروازے میں کوئی اور نہیں فرقان کھڑا تھا جو ابھی اندر آنے کے لیے قدم لے رہا تھا۔۔۔وہ کوئی ری ایکشن نہیں دے گئی تھی حالانکہ اس نے اسے دیکھا تھا اور حیران بھی ہو گئی تھی کہ یہ یہاں پر کیا کر رہا ہے۔۔۔۔

کیسی ہو ایڈوکیٹ۔۔۔لگتا ہے تمہیں ہمارا آنا حیران کر گیا ہے۔۔۔۔اس کے ٹیبل کے سامنے کھڑے ایک چیئر کے بیک پر جھک کر اس نے بہت غیر تکلفانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

آپ یہاں پر کیوں آئے ہیں۔۔۔۔۔یہاں آنے کی کوئی ریزن تو نہیں بنتی۔۔۔۔

فرقان خود اس کے سامنے چیئر پر بیٹھنے لگا کیونکہ وہ تو کہنے والی نہیں تھی۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا نا۔۔۔تم نے زلزلہ کروایا ہے میرے اندر۔۔۔۔

وہ اس کی اس ٹھر کی بات پر منہ ایسی بنانے لگی۔۔۔۔بغیر کہے بھی وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے کسی سٹوپڈ جوک سے اسکی بات کم نہیں لگی۔۔۔۔

میری بات کان کھل کر سن لیں مسٹر فرقان۔۔۔۔۔مجھ پر لائنز مارنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔آپ کا اور میرا ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔کہ آپ میرے آفس تک چلے

آئے۔۔۔۔۔یہاں سے سیدھا چلتے بنے ورنہ میں گارڈز کو بلالوں گی۔۔۔۔

تم اتنی بے رخی کیوں دکھا رہی ہو اچھا اس سب چیزوں کو چھوڑو کل جو فلاورز بھیجے تھے کیسے لگے تمہیں۔۔۔۔۔۔

پلیز سٹوپ اٹ اور آپ نے یہ تم تم کیوں لگا رکھا ہے اپنے سامنے پڑی فائل جو وہ پڑھ رہی تھی وہ بند کرنے لگی۔۔۔اور کس فلاورز کی بات کر رہے ہیں؟؟؟میں نہیں جانتی کسی بھی چیز کے بارے میں.... ایمپیکٹ اگر اپ نے بھیجے بھی تھے تو کیوں؟؟؟؟مسٹر فرقان مجھے بچی سمجھنے کی غلطی مت کرے۔۔۔۔آپ کم از کم اپنے عمر کا ہی لحاظ کر لیں مجھ سے یہ توقع نہیں رکھے کہ میں باقی لڑکیوں کی طرح

خاموش ہو جاؤں گی یا چپ جاؤں گی میرا آپ سے کوئی واسطہ نہیں ہے بہتر ہو گا ..... کہ آپ دوبارہ میرے سامنے نہیں آئے

کتنی جلدی تم نے سب کچھ برابر کر لیا 22 سالوں کا حساب ہے وہ اس کے چہرے پر آنکھیں گاڑے کہنے لگا۔۔۔۔

میں نے کچھ زیادہ تو نہیں چاہا تم دل کو لگی ہو حمائل۔۔۔۔22 سال بعد وہ احساسات پھر سے جاگے ہیں جو کہیں پر دفن ہو گئے تھے۔۔۔۔

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔میں آپ کے لیے کوئی کھلونا نہیں ہوں آپ کسی سائکٹریسٹ کے پاس جائیں۔۔۔۔آپ کو علاج کی ضرورت ہے۔۔۔۔آپ یہ باتیں نہیں کرتے میرے سامنے اگر آپ نارمل انسان کی طرح نارمل ذہنیت کے مالک ہوتے۔۔۔۔

میں نے تو ہر حال میں تمہیں حاصل کرنا ہے اس طرح مجھے ریجیکٹ کر کے تم مجھے اپنا دشمن بنا رہی ہو۔۔۔۔۔

وہ تو آپ ابھی بھی ہے مجھے ڈبل کراس کر دیا ہے آپ نے۔۔۔۔۔آپ کو کیا لگا تھا مجھے پتہ نہیں چلے گا۔۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تم تم کیا بات کر رہی ہو؟؟؟؟

وہ کم اون مسٹر فرقان آپ کو اچھی طرح علم ہے میں کیا کہنا چاہتی ہوں؟؟؟؟

تم کیا کہنا چاہتی ہو میں بھی سننا چاہتا ہوں۔۔۔ٹھیک ہے میں صاف صاف بتاتی ہوں۔۔۔

آپ نے میری پکچرز فوٹو شوٹ کروائے ہیں اور اس کا ایک ہی مقصد ہے کہ آپ ڈائریکٹلی میری لڑکی ہونے کا فائدہ اٹھانا چاہ رہے ہیں۔۔۔مجھے بلیک میل کرنا چاہتے ہیں۔۔۔آپ عثمان ارسلان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔۔۔اور یہ بات میں اچھے طریقے سے جانتی ہوں۔۔۔

ایک منٹ وہ تصویریں تو آریان کے پاس تھے اس نے چھین لیے تھے میرے آدمیوں سے۔۔۔تو تم نے کہا دیکھی ہے؟؟؟؟

آپ اسے چھوڑیں آپ مان گئے ہیں کہ وہ آپ نے کروایا ہے مجھے ڈبل کراس کر دیا ہے ابھی میں بھی وہ کروں گی جو مجھے صحیح لگے گا۔۔۔۔

تم کچھ نہیں کر سکتی حمائل۔۔۔تم جانتی نہیں ہو تمہارے ارد گرد کتنے بھیڑیے کھڑے ہیں۔۔۔تم عثمان کو ہرا نہیں سکتی کیونکہ اس کو کوئی ہارنے نہیں دے

سکتا وہ خزانہ ہے جس کے پاس ہر ایک کے دروازے کی چابی ہے وہ اگر پکڑا گیا تو اس کے ساتھ دس اور بھی منظر عام پر آئیں گے۔۔۔۔۔

میں اگر کچھ کروں بھی نہیں تو مجھ سے زیادہ تمہارے لیے خطرہ باہر کھڑا ہے۔۔۔۔۔

اس جہنم کے تہہ تک جا کر میں یہ بات سمجھ گئی تھی۔۔۔۔میں نے بھی بہت کچھ کھویا ہے فرقان۔۔۔۔چاہے میری جان ہی کیوں نہ جائے۔۔۔۔میں عثمان کو نہیں چھوڑوں گی۔۔۔

فرقان اس کو اس بار کوئی جواب نہیں دے گیا تھا وہ تو سوچ رہا تھا وہ ڈر جائے گی ۔۔۔۔لیکن وہ سمجھ گیا تھا اگر وہ یہ سب جان کر بھی کر رہی ہے تو اس کو ہلانا آسان نہیں ہے۔۔۔۔

کسی نے کہا تھا اسے کہ عورت کمزور ہوتی ہے آج وہ عورت کے روپ میں شیرنی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی اپنے حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔۔۔وہ اپنے حدوں کو اتنا اوورلی پروٹیکٹ کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

آپ کیا لیں گے چائے یا کافی۔۔۔۔

آپ کچھ بھی پلائیں ہم خوشی خوشی پی لیں گے اس کے منہ سے قدرتی طور پر تم کی بجائے آپ نکلنے لگا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اسکا آپ کہنا نوٹ کر دیا تھا وہ مسکرائی تھی۔۔۔۔وہ وائرلیس سے آرڈر دینے لگی۔۔۔۔

وہ غنڈا نما شخص اس لڑکی سے ایمپریس نہیں ہوتا تو کیا کرتا۔۔۔۔وہ انکار بھی چائے پلا کر ہی کر رہی تھی۔۔۔۔۔وہ ریجیکٹ بھی اتنے اصولوں سے کر گئی تھی

۔۔۔۔۔

ایک بات کہو میں اس کے لہجے میں واضح تبدیلی ابھی محسوس ہونا شروع ہوا تھا۔۔۔۔اس نے پہلی بار بات کرنے کی لئے اجازت طلب کر دیا تھا۔۔۔۔

جی بالکل حمائل اسے دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔۔

شاید پہلے میں آپ کو ڈبل کراس کر بھی لیتا اگر سچ کہو تو میں کر بھی گیا ہوں لیکن آج کے بعد میری طرف سے آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔۔۔۔وہ کچھ دیر بعد بولنے لگا۔۔۔۔

آپ سمجھے ایک بھیڑیا آپ کے راستے سے ہٹ گیا ہے۔۔۔۔ لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں آپ کو پانے کی چاہ میری ہمیشہ رہے گی۔۔۔۔

مجھے سن کر اچھا لگا کہ آپ جیسا شخص اپنے گناہ کو تسلیم کر رہا ہے شاید میں آپ پر دوبارہ یقین بھی کرتی اگر آپ اپنے آخری بات کو میرے سامنے نہیں کہتے

۔۔۔۔

میں نے جو کہا ہے وہ بالکل سچ ہے شاید اتنا سچ کہ میں زندگی میں کبھی بول پایا ہوں۔۔۔۔

پھر بھی تو میرے لیے آپ خطرہ ہی ہیں مسٹر فرقان۔۔۔ ہم زندگی میں بہت کچھ پانے کی خواہش کرتے ہیں ضرور نہیں ہر چیز مل جائے۔۔۔۔ آپ میری ماں کو پسند کرتے تھے وہ آپ کو نہیں ملی۔۔۔ اگر اسی کی بیٹی اسی کی ہم شکل سے آپ کے وہی جذبات واپس جاگ رہے ہیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے ۔۔۔۔ لیکن اگر اسی پر کنٹرول نہیں رکھا جائے تو انسان اور جانور ہونے کا فرق بھی مٹ جاتا ہے۔۔۔۔۔ وہ تھوڑی دیر کے لیے وقف کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

محبت کرنا گناہ نہیں ہے گناہ کو محبت کے نام سے جوڑنا گناہ کثیرہ ہے۔۔۔۔شاید آپ کو بات سمجھ آجائے۔۔۔۔یہ سب کہا بھی اسی لیے ہے کیونکہ کہیں نہ کہیں آپ بھی مجھے مجبور لگے ہیں۔۔۔۔۔فرقان اتنے غور سے سن رہا تھا جیسے اسکے بعد سننے کو موقع نہیں دیا جائے گا۔۔۔۔۔حمائل نے بات ختم کر دیا تھا فرقان نے بھی حرکت کر دیا تھا۔۔۔۔۔

آپ کو علم نہیں ہے ایڈوکیٹ صاحبہ۔۔۔

وہ کچھ دیر کیلئے رکا۔۔۔۔۔

آج آپ نے فرقان کو جیت لیا ہے۔۔۔۔آپ نے جس طرح سمجھایا ہے شاید کوئی اور سمجھا سکے۔۔۔۔۔لیکین اگر کوئی سمجھا بھی دیتا شائد اتنا اثر نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔

آپکے سامنے میں بے بس ہو گیا ہو۔۔۔آج میں خود آپ کے سامنے اپنے ہار کو تسلیم کر رہا ہوں۔۔۔۔

یہ سچ ہے کہ میں آپ کو چاہتا ہوں اور ہمیشہ چاہتا ہی رہوں گا۔۔۔۔۔لیکن یہاں پر آپ نے میرے ترجیحات بدلوا دیے ہیں۔۔۔۔یہ میرے بس میں نہیں

ہے کہ میں آپ کو بھول جاؤں لیکن یہ میرے بس میں ہیں کہ آپ کو مزید میری وجہ سے کوئی تکلیف نہ ہو۔۔۔۔۔

آپ کے ہارنے سے میرا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔وہ اسے مسکرانے لگی۔۔۔۔اگر آپ دل سے یہ سب کہہ رہے ہیں میرا یقین کریں میرے لیے اس سے بڑی کوئی بات ہو نہیں سکتی کہ ایک انسان اپنے اصل سے جاملا ہے۔۔۔۔فرقان نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔۔

میری بات یاد رکھیں مسٹر فرقان۔۔۔۔آپ ہمیشہ کنگ میکر رہے گے اس بار اگر آپکے ترجیہات بدل گئے ہیں تو اس بار بلیک کنگ کی بجائے وائٹ کے لئے لڑے۔۔۔۔فرقان اس کو دیکھ کر سر ہلا گیا تھا وہ سمجھ گیا تھا وہ کیا کہنا چاہتی ہے ؟؟؟۔۔۔۔۔۔

ایک دراز قد دیو قامت آدمی اگر آج سر خم کر کے تم سے آپ تک کا سفر کر چکا تھا تو صرف ایک ایسی عورت کی وجہ سے جس کی ذات کو کبھی مٹی کا دھول سمجھ کر پیروں کے قدموں سے اڑاتا تھا۔۔۔۔۔

##

مئی 20 2025

کمرہ عدالت

وہی جج اندر کورٹ روم میں داخل ہو گیا تھا۔۔۔اس کو دیکھ کر سبھی کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔ حمائل بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔اس کے سائیڈ پر ہمیشہ کی طرح بیرسٹر سجاد بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔ عثمان ابھی نہیں آیا تھا اس کا ڈیفنس لائر اپنے اسسٹنٹ سے کچھ بات کر رہا تھا جج صاحب اپنے چشموں کو پہننے لگا۔۔۔ عدالت کی کاروائی شروع کی جائے۔۔۔۔وہاں کے سبھی لوگ اٹینٹو ہو گئے تھے۔۔۔۔ حمائل اپنے دائیں طرف دیکھنے لگی۔۔۔ عثمان کا وکیل اٹھنے کے ارادے سے نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

اس لیے وہ خود اٹھنے لگی سبھی کی نظر اس پر تھی۔۔۔

یو انر میں اپنے پچھلے سیشن کے متعلق اپنے تمام تر ثبوتوں اور گواہوں کو آج پیش کروں گی بلکہ نہ صرف اس کرپشن کیس کو سلجھانے کے لیے بلکہ بہت سارے اور چھپے مغمے بھی آج کھلیں

گی۔۔۔

یواونر آج میں ٹوس ثبوتوں کے ساتھ عدالت میں سب کے سامنے ثابت کروں گی جو پہلے صرف میں دعوی کر چکی تھی۔۔۔یقیناً اس بار یہ فیصلہ آخری ہو گا۔۔۔ جج صاحب چشموں کے باہر سے اسے دیکھنے لگا وہ ان ڈائریکٹلی اسے ٹارگٹ کر گئی تھی۔۔۔

وکیل صاحبہ عدالت اپنا کام کرنا جانتی ہے لیکن اس سے پہلے میں ڈیفنس لائر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں آپ کے موئکل عثمان ارسلان صاحب ابھی تک عدالت میں حاضر کیوں نہیں ہوئے۔۔۔

نعیم جواب دینے کے لیے اٹھ گیا تھا کہ باہر سے اسی کا ایک جاننے والا اندر آ گیا ۔۔۔ڈیفنس لائیر نعیم کے کان میں آہستہ سے کچھ کہنے لگا اور کچھ پیپرز بھی اس کے حوالے کر کے پیچھے وہی ایک چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

وکیل صاحب عدالت جواب چاہ رہی ہیں جج ایک بار پھر پوچھنا لگا۔۔۔۔

میں معذرت چاہتا ہوں جج صاحب لیکن ابھی میرے علم میں اضافہ ہوا ہے کہ میرا کلائنٹ عثمان ارسلان کی طبیعت ناسازی کی وجہ سے آج عدالت آنے سے معذرت کر چکا ہے۔۔۔۔

یہ ان کے میڈیکل رپورٹس آپ دیکھ سکتے ہیں وہ پیپرز جج کے حوالے کرنے لگا ۔۔۔۔

حمائل ایک بار پھر ایک نئے چال کے ساتھ وہ لوگ روک چکیں تھیں۔۔۔

مائی لوڈ میری عدالت سے درخواست ہے کہ اگلی پیشی میں وقت کی طوالت کو ذرا بڑھا دیا جائے تاکہ میرا کلائنٹ عثمان پوری طرح سے صحت مند ہو کر یہی پر تشریف آوری کریں۔۔۔۔

حمائل اس کے وکیل کو دیکھنے لگا جو بالکل کسی سکرپٹ کی طرح رٹے ہوئے جملہ بازی کر کے گیم کو چینج کر رہا تھا۔۔۔وہ کچھ کہہ نہیں رہی تھی صرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

وکیل صاحبہ آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں جج نے اسے پوچھ لیا اسکے بولنے سے کچھ نہیں ہونے والا تھا۔۔ نہیں مائیلاڈ میں نے کچھ نہیں کہنا وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھنے لگی۔۔۔

نعیم صاحب آپ کے مؤکل کی طبیعت ناسازی کے اور اس کی وجہ سے معزز عدالت میں حاضری نہ دینے کی وجہ سے عدالت اگلے 15 دنوں تک برخاست کی جاتی ہے۔۔۔۔

The court is adjourned..،

جج پیپرز پر سائن کر کے عدالت کے سائڈ دروازے سے نکلنے لگا۔۔اس کے جانے سے سب لوگ بھی کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔ گہما گہمی ہو گئی تھی

۔۔۔حمائل ایک نظر سجاد کو دیکھنے لگی وہ بھی کچھ نہیں کہہ رہا تھا۔۔۔وہ ظاہر نہیں کر رہی تھی مگر وہ پریشان تھی۔۔ عثمان کالا ایئر ایک نظر ان دونوں کی طرف دیکھنے لگا جو اٹھنے کا نام نہیں لے رہے

تھے۔۔۔۔۔۔۔

چلیں سجاد حمائل کو کہنے لگا۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے وہ جواب میں کوئی اور سوال کر گئی تھی۔۔۔

تم نے بھی دیکھ لیا وہ تمہیں خرید نہیں سکیں تو ابھی عدالت اور باقی کے سسٹم کو ایک ایک کر کے خرید رہے ہیں۔۔۔

ایسے تو پھر کچھ نہیں ہو سکتا انکل۔۔۔۔میں جتنے بھی کوشش کروں اس طرح تو وہ کبھی پھنسے گا نہیں۔۔۔۔مجھے لگتا ہے یہ جج پوری طرح بک گیا ہے۔۔۔اور سب کچھ تو اسی کے ہاتھ میں ہے ہمیں اس کا کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔۔حمائل نے سجاد کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

حمائل ہم جج سے کیا کہہ سکتے ہیں۔۔۔

سجاد انکل یہ کیس بہت لمبا جا رہا ہے مجھے نہیں لگتا کہ ہم کچھ کر لیں گے ایسے

۔۔۔۔

وہ اپنا فائل اٹھانے لگی سجاد اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔۔۔۔

حنا کی میسج آئی تھی باہر کچھ فاصلے پر عوام دھرنا دے رہے تھے، حمائل کی تصویر کو جلا رہے تھے، گالیاں بک رہے تھے۔۔۔۔

اومائی گاڈ اس کے قدم رک گئے تھے۔۔۔

حمائل سجاد اسے پکارنے لگا تھا۔۔۔۔

اس کے آواز پر اس نے پیچھے دیکھا۔۔۔

کیا ہوا ہے آپ کیوں رک گئے۔۔۔ جانا نہیں ہے کیا۔۔۔

جانا ہے بٹ باہر بہت سارے لوگ تمہارے خلاف نعرے لگا رہے ہیں۔۔۔

آپ کو کس نے بتایا اس نے کچھ دیر بعد پوچھ لیا۔۔۔۔

حنا نے ٹیکسٹ کر دیا ہے ابھی۔۔۔۔

اگر ہم گاڑی میں رہے تو پھر تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔

وہاں پر سارا ٹریفک جیم ہے۔۔۔ اس طرح خطرہ ہے۔۔۔ میں کیا کروں؟؟؟

اسکے چہرے پر الجھن تھی۔۔۔۔۔

تم ایسا کرو کہ یہاں پر رہو عدالت سے باہر مت نکلو کچھ دیر میں یہ لوگ بھی ادھر ادھر ہو جائیں گے۔۔۔۔ وہ ایک لمبی سانس لینے لگی۔۔۔۔

تم تھک گئی ہو حمائل اور ناامید بھی لیکن یقین رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں انکل مگر اتنا تو چلتا ہے آخر یہ مسئلہ اتنا چھوٹا بھی نہیں ہے۔۔۔۔اس کے مسکان میں آج وہ تھکاوٹ نوٹ کر چکا تھا لیکن وہ پھر بھی اس مسکراہٹ کو اتار نہیں رہی تھی۔۔۔۔

وی آر پراؤڈ آف یو اسی طرح ہنستی رہا کرو، ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔۔۔۔

تھینک یو آپ ابھی جائیں میں یہیں پر ہوں۔۔۔۔۔ڈونٹ وری یہاں پر میرے ساتھ گارڈز بھی ہیں آپ میرا ٹینشن مت لیں۔۔۔

ہمم اپنا خیال رکھو میں پھر کال کرتا ہوں تمہیں۔۔۔وہ چلا گیا، حمائل اس کے پشت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

۔۔اس کے ارد گرد بہت سارے گارڈز کھڑے تھے۔۔۔۔وہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی جو زمین سے کچھ ہی بلندی تک بنی ہوئی تھی۔۔وہی پر تقریبا سبھی لوگ چلے گئے تھے۔۔۔وہ اپنے بائیں طرف چلی گئی۔۔۔۔ایک بینچ جو درخت کے نیچے پڑا تا وہ اسی پر بیٹھنے لگی۔۔۔۔اپنے سر کو اپنے دونوں ہاتھوں سے دبانے لگی۔۔۔کچھ ٹائم بعد کوئی اسی طرف آرہا تھا۔۔۔۔اس کے قدموں کی آواز قریب آرہی تھی۔۔۔۔۔گارڈز بھی وہاں سے جانے لگیں

تھیں۔۔۔۔

حمائل نے کچھ بھی محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔کوئی اس کے قریب پہنچ گیا تھا۔۔۔وہ اپنی آنکھوں کو میچھ کر کھولنے لگی تھی۔۔۔اس کی نظر اپنے سامنے سیاہ بوٹس پر پڑی وہ اوپر دیکھنے لگی۔۔۔آریان آیا ہوا تھا وہ اس کے سر پر کھڑا تھا۔۔۔۔

##

آپ ابھی کیوں آئے ہیں؟؟؟وہ کھڑی ہو کر اسے پوچھنے لگی۔۔۔۔تم یہاں پر اکیلی کیوں ہوں۔۔۔اچھا سوال ہے چلو بتاتی ہوں۔۔۔۔

میں سن رہا ہوں۔۔۔۔

وہ کیا ہے نا آپ کے وہ دو نمبر دادا جان مجھے نہیں خرید سکے تو اب عدالت کو خرید گئے ہیں اور میں یہاں پر کر بھی یہی رہی ہوں کہ جس عوام کے آنکھوں میں وہ دھول چوک رہا ہے وہ اسی کے حمایتی بن کر مجھے گالیاں دے رہے ہیں۔۔

اب آگیا سکون آپ کو۔۔۔اپنے گھر میں دادا سے نہیں پوچھتے اور مجھ سے پوچھنے کے لیے اتنے دور سے آئے ہیں۔۔۔

وہ اپنا سارا بڑا اس اس کے سامنے نکال گئی۔۔۔

میری جان تم پر زیادہ حق ہے تم بیوی ہو وہ دادا ہے۔۔۔۔

اوہ پلیز بند کریں یہ ناٹک بہت برے لگ رہے ہیں۔۔۔اسکے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ حمائل جان کر بھی انجان بن رہی تھی۔۔۔۔

تمہیں یہ سب ناٹک لگ رہا ہے کل جو نکاح ہوا تھا مذاق نہیں تھا۔۔۔۔۔وہ مزید اس کے قریب ہونے لگا۔۔۔۔۔

زبردستی کے نکاح نہیں ہوتے شاید آپ کو یاد ہو آپ نے مجھے کڈنیپ کر دیا تھا۔۔۔۔

تم جیسی ٹیڑھی ہڈی کسی اور طریقے سے ماننے والی بھی نہیں تھی۔۔۔۔

واہ وہ اس کے سامنے طنزیہ کلیپ کرنے لگی۔۔۔مسٹر آریان ارسلان ایک لڑکی سے بات منوانے کے لیے اس کے کمزوریوں کا فائدہ اٹھا رہا ہے۔۔۔۔۔۔

بات منوانے کے لیے اور بھی بہت طریقے تھے مگر تم اس کو برداشت نہیں کر پاتی وہ اس کو کوئی جواب نہیں دے پائی تھی۔۔۔

ایسا نہ دیکھا کرو۔۔۔ پھر تمہارے لئے مشکل ہو جائے گا۔۔۔

انہہ آپ نے کچھ زیادہ خوش فہمیاں پال رکھے

ہیں۔۔۔۔

اب جو بھی ہوا ہے تم تو میری بیوی بن گئی ہو اور میرا موڈ خراب مت کرو وہ اس کے ناک پر انگلی پھیرنے لگا جس پر پسینہ چمک رہا تھا۔۔۔۔

دور رہے مجھ سے آپ کی بیوی نہیں ہو۔۔۔۔۔ ہمارا صرف نکاح ہوا ہے اس لیے میرے قریب آنے کی کوشش مت کیا کریں۔۔۔۔

تو اس میں کون سی بڑی بات ہے ایڈوکیٹ صاحبہ تمہاری رخصتی یہاں سے لے کر جاتے ہیں۔۔۔۔

آپ اپنا دماغ گھر میں بھول کر آئے ہیں کیا۔۔۔

ہاں بالکل کیونکہ تم سے میرا کام دماغ کا نہیں دل کا ہے۔۔۔۔۔

مجھے اوپر سے خالی لوگوں سے نفرت ہے اس لیے اپنے ڈائیلا گز کو بریک لگائے تھوڑا سا۔۔۔آپ تو لائن پر لائن مارے جا رہے ہیں۔۔۔۔

تم بھول رہی ہو شاید میں کل تمہیں دماغ کے ساتھ کڈنیپ کر گیا تھا۔۔۔میرا اگر دماغ چلا تو پھر تم میرے مطابق چلو گی۔۔۔۔

اس کے زبان کو تالا لگ گیا تھا۔۔۔۔۔

کیا چاہتی ہو میرا دماغ چلے یا دل سوچ لو پر تمہاری زبان میرے سامنے نہیں چلے گی۔۔۔

اب بس کچھ نہ چلائے پلیز یہاں سے چلے جائے وہ اس کی طرف پیٹھ کرنے لگی تھی۔۔۔۔

تم بھی آجاؤ ہم دونوں یہاں سے جاتے ہیں۔۔۔وہ اس کی کلائی پکڑنے لگا۔۔۔۔

آریان میں نہیں جا سکتی چھوڑے مجھے۔۔۔۔

کیوں نہیں جا سکتی؟؟؟وہ اسکے اتنا قریب تھا اگر وہ سر اٹھاتی تو اس کا سر اس کے توڑی سے مس ہو جاتا۔۔۔

کیونکہ باہر بہت سارے درندے کھڑے ہیں انکل نے منع کیا ہے باہر آنے سے وہ خود تھوڑی دیر میں آجائیں گے۔۔۔۔

تمہارے انکل انٹی چچا کچھ زیادہ نہیں ہے۔۔۔

آپ کو کوئی تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔وہ اوپر نہیں دیکھ رہی تھی وہ جانتی تھی ابھی ایکسڈنٹ ہو جائیں گا وہ اسکے آنکھوں میں نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

درد تو ہو رہی ہے ویسے۔۔۔حمائل نے اوپر دیکھا صرف اسکے اس باتوں کی وجہ سے۔۔۔۔۔

تو آپ پیٹ درد کی گولی کھائے۔۔۔یہ بندہ اسکے برداشت کو ہر بار آزماتا ہے

۔۔۔۔۔۔

میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔وہ اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگی۔۔۔۔۔اسکا چہرہ اسکے بلکل سامنے تھا اسکی سانسیں اس چہرے پر پڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

زیادہ جنگلی بلی بننے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا ہاتھ ہرٹ ہو جائے گا اگر زیادہ تنگ کروں گی۔۔۔۔۔۔

آریان آپ کا مسئلہ کیا ہے۔۔۔۔کیوں ہر بار زبردستی کرتے رہتے ہیں۔۔۔۔
تم سے کچھ بھی کرنا میرا حق ہے اگر تم نہیں مانو گی تو زبردستی مجھے کرنا پڑے گا
۔۔۔۔مائنڈاٹ۔۔۔۔۔

آپ جیسے مرد یہاں پر بہت ریلیجئس بن جاتے ہیں آپ لوگوں کے ایمانوں میں بھی ڈبل سٹینڈرڈز ہوتے ہیں۔۔۔۔

جان من تم جیسوں کو دیکھ کر ہمارا ایمان خراب ہو جاتا ہے تو یہ مسئلہ ہمارا تو نہیں ہے۔۔۔۔

یہ ٹھیک کہا آپ نے۔۔۔چلتے پھرتے گناہ تو ہم کرتے ہیں آپ لوگ تو اب زمزم سے دھلے ہوتے ہیں۔۔۔۔

باگڑ بلے، ایڈیٹ، منحوس۔۔۔۔وہ دل میں اس کو گالیوں سے نواز رہی تھی۔۔۔

آریان اسکو اپنے ساتھ لا رہا تھا۔۔۔اسکے منع کرنے کے باوجود بھی وہ اپنا کام کر رہا تھا۔۔۔اسکے کلائی کو پکڑ کر اپنے ساتھ کھینچ رہا تھا۔۔۔۔گاڑی تک پہنچ کر اس کے لیے دروازہ کھولنے لگا۔۔۔۔اس کو اس میں بیٹھا کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ

گیا۔۔۔عدالت کے حدود سے نکلتے ہی سامنے لوگوں کا ایک سیلاب کھڑا تھا۔۔۔۔

آریان کی گاڑی سے آگے اور پیچھے گارڈز کی گاڑیاں آرہی تھی۔۔آگے والی گاڑی ان کے گاڑی کے لیے راستہ بنارہی تھی اور پیچھے والی ان کو کور کررہی تھی۔۔۔۔۔

آریان یہاں سے واپس چلیں۔۔۔ہم دوسرے راستے پر جاتے ہیں پلیز

۔۔۔۔

تمہیں ڈر لگ رہا ہے کیا۔۔۔وہ اسکو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

نہیں بس مجھے کوئی تماشہ نہیں چاہیے ارد گرد دیکھیں سارے میڈیا والے کھڑے ہیں۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری کچھ نہیں ہوتا۔۔۔گاڑی تقریبا ہجوم کے اندر داخل ہوگئی تھی وہاں کوئی حمائل کو سامنے والے شیشے سے دیکھ چکا تھا کیونکہ سائیڈ ونڈوز بلاینڈ تھے۔۔۔۔

ارے وہ دیکھو وہ دیکھو وکیل اس گاڑی میں ہے۔۔۔وہ آدمی چیخ کر سب کو اسی طرف متوجہ کرنے لگا۔۔۔اس کے ہاتھ میں ایک پتھر تھا۔۔۔وہ اس سے سیدھا حمائل پر مارنے لگا مگر اس پر گاڑی کا شیشہ لگ گیا تھا۔۔۔۔اس سے پہلے کہ کوئی دوسرا حملہ کرتا آریان کے ایک گارڈ نے اسی آدمی کے پاؤں پر گولی مار دیا۔۔۔۔

سب اسی ایک آواز سے خاموش ہو گئے تھے جنہوں نے گولی کی آواز سنی تھی۔۔۔۔

سبھی لوگ اس شخص کو دیکھ رہے تھے جس نے پاؤں کو ہاتھ میں پکڑا تھا اور اس سے خون کا ایک سیلاب نکل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ آپ نے کیا کیا آریان۔۔۔آپ نے گارڈز پال رکھے ہیں یا جلاد۔۔۔۔کیوں گولی مار دی اسے۔۔۔۔؟؟؟؟؟

شکر کرو کہ گولی صرف پاؤں پر ماری ہے اگر میں مارتا تو سیدھا اس کا بیجا اڑا دیتا۔۔۔

ایک نمبر کے کریمینل ہے آپ کا سارا کا سارا خاندان۔۔۔آریان حمائل کو گھورنے لگا تھا۔۔۔اسے لگا وہ غلط بول گئی ہے مگر اب تو کہہ گئی تھی۔۔۔۔

##

سر آپ نے اچھا کیا کہ وقت پر اپنا میڈیکل رپورٹ کارڈ مجھے بھجوا دیا ورنہ مجھے تو ڈر تھا وہ وکیل۔۔۔آج تو ایسی لگ رہی تھی جیسے کہ سب کچھ آج ہی ختم کر دے گی۔۔۔۔

وہ کیا کہہ رہی تھی؟؟؟

نعیم عثمان سے ملنے کے لیے اس کے فارم ہاؤس پر آیا تھا۔۔۔

سر وہ کہہ رہی تھی۔۔۔کہ آج اس کیس کے ساتھ بہت سارے اور راز بھی کھلیں گے۔۔۔۔اور وہ سبھی ثبوتوں کیساتھ عدالت میں پیش کرے گی جو پچھلے پیشی میں صرف دعویٰ کر چکی ہے۔۔۔

.... یہ کب تک پڑ پڑائے گی؟؟ایک دن تو اس نے گر ہی جانا ہے

جج تو تنگ نہیں کر رہا تھا۔۔۔عثمان اپنے داڑھی میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں سر وہ ہمارے ہاں میں ہاں ملا رہا تھا۔۔۔۔

اس کو تو کرنا ہی ہو گا اتنے نوٹوں سے اس کا منہ جو بند کر چکا ہوں۔۔۔۔۔

اگلی پیشی میں کتنے دن ہیں ابھی۔۔۔۔؟؟؟

ہمارے پاس 15 دن ہیں ہمیں اس میں بہت کچھ کر سکتے ہیں۔۔۔۔ نعیم نے سر گرم انداز میں کہا۔۔۔۔۔

تمہارا سر اگر کچھ کرنے کا ہوتا تو میں اتنا خوار نہیں ہوتا۔۔۔۔ایسے اتنی بڑی فیس لے رہے ہو۔۔۔۔وکیل تم جیسے ہوتے ہیں کیا؟؟؟؟تم تو کچھ بول بھی نہیں سکتے۔۔۔۔۔

منٹوں میں عثمان نے بیچارا کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی۔۔۔۔

سر مائنڈ مت کریں مگر وہ وکیل جو بھی ثبوت لاتی ہے اس کے پیچھے پورا بیک گراؤنڈ ثبوت کے طور پر ہوتا ہے۔۔۔۔اور جب اسی میں تلاش کرنا شروع ہو جائے بہت سارے گم چیزیں ظاہر ہونے لگتیں ہیں۔۔۔۔تو تم کس مرض کی دوا ہو سچ جھوٹ کو ایک کرنا نہیں آیا تھا تمہیں۔۔۔۔کیسے اتنے بڑے وکیل بن گئے ہوں؟؟؟؟وہ کرسی میں سیدھا ہو گیا تھا۔۔۔

سر میرے علاوہ بھی اگر آپ کسی وکیل سے بات کریں گے تو وہ بھی کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔

ہم جھوٹے گواہ بنا سکتے ہیں۔۔۔۔وہ ثبوت ہم کہاں سے لائے۔۔۔ جس سے اصل میں وہی کہانی بنی ہوتی ہے اور وکیل صاحبہ اسی چیز کا فائدہ اٹھا رہی ہے۔۔۔ وہ کہانی کو ثبوت بنا کر پیش کرتی ہے۔۔۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے ہم منظر عام پر کہانی کو نہیں لا سکتے۔۔۔۔ میری مانیں آپ بس کسی طرح اس وکیل سے جان چھڑائیے۔۔۔۔ ہم کب تک عدالت سے لمبی لمبی تاریخیں مانگتے پھریں گے۔۔۔۔

عثمان خاموشی سے اپنا ہاتھ بند اور کھول رہا تھا اس کی بات ختم ہونے پر غور سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

شاید تم نے پہلی بار کبھی ٹیک کہا ہے۔۔۔۔ تم چائے پی لو مجھے کچھ کام ہے۔۔۔ پھر ملاقات ہو گی۔۔۔۔

وہ وہاں سے اندر کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔۔۔۔ وہاں جا کر وں کسی کا نمبر ڈائل کرنے لگتا ہے۔۔۔۔ کچھ ٹائم بعد فون پک کر دی جاتی ہے۔۔۔۔

ہیلو عثمان۔۔۔اسکا نام لے کر مخاطب کر دیا جاتا ہے۔۔۔

ہاں میں ہو تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔۔

آج آپ مجھے فری لگ رہے ہیں جو ہمیں یاد کر کے کال کر دیا۔۔۔

ایسے ہی سمجھو بھلے مجھے تمہاری مدد چاہیے تھی۔۔۔۔

میری مدد خیریت تو ہے۔۔۔

نہیں خیریت نہیں ہے مجھے ارجنٹلی کسی کا ٹکٹ اوپر کٹوانا ہے بلے اس کی بات پر قہقہ لگانے لگا۔۔۔

ایسا کون ہے جس کے لیے آپ کو میری ضرورت پڑی۔۔۔

میری پوتی ایڈوکیٹ حمائل ماہ رخ۔۔۔۔مجھے اگلی پیشی عدالت میں دینے سے پہلے اس کی موت کی خبر چاہیے۔۔۔۔وہ تو ایسے کہہ رہا تھا جیسے وہ کراچی سے فیصل آباد کے ٹکٹ کا کہہ رہا ہوں۔۔۔

لگتا ہے معاملہ تیرے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔۔۔

وہ سمجھنے والی نہیں ہے اور میں خود کو ایک باغی لڑکی کی وجہ سے تباہ نہیں کر سکتا ۔۔۔میں نے سوچ لیا ہے میرے بات کو نہ ماننے والے کی اس دنیا میں رہنے کا

کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔چاہے وہ میری پوتی ہی کیوں نہ ہو تقدیر مٹانے والے مجھے پسند نہیں ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے عثمان صاحب آپ نے بات مجھ تک پہنچائی ہے تو اب ہو جائے گا۔۔۔ ویسے بھی کچھ دنوں سے مجھے بھی فکر مندی ہونے لگی تھی۔۔۔۔میری بات سنو بلے تم بھی خود یہ نہیں کرو گے۔۔۔کوئی ایسا سامنے کرو جس پر پہلے سے عدالت کی مہریں لگی ہو۔۔۔کوئی کریمنل، کوئی رینٹ کلر مگر اس کے پیچھے پورے ایک سسٹم کا ہونا ضروری ہے۔۔۔۔تاکہ شک ہم پر نا آئیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں یہ بتاؤ تمہاری پیشی کب تک ہے۔۔۔

اس میں ابھی 15 دن ہیں۔۔مجھے کوئی جلدی نہیں ہے تم اپنی پوری منصوبہ بندی کرو۔۔۔۔میں پھر تمہیں کال کرتا ہوں۔۔۔۔

##

ماما بابا ٹیبل پر کیوں نہیں ہے۔۔۔ابھی تک گھر پر نہیں ہے کیا؟؟؟وہ سلمیٰ سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگ گیا تھا۔۔۔۔

حمائل بی بی وہ دونوں گھر پر ہیں۔۔۔پہلے تو بڑی بی بی نے کہا کھانا لگا دو۔۔۔۔وہ ابھی کہہ رہی ہے کچھ نہیں کھانا۔۔۔

ان دونوں کو کیا ہوا ہے۔۔۔آپ واپس سب کچھ رکھ دیں۔۔۔میں آ رہی ہوں۔۔۔

جیسے اپ کی مرضی۔۔۔ سلمی واپس سبھی برتن اور کھانا وغیرہ ٹیبل پر ارینج کرنے لگی۔۔۔۔

حمائل ان کے روم میں چلی گئی نعمہ ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی اور شیراز ہاتھ میں فائل پکڑے اسے سٹڈی کر رہا تھا۔۔۔اس کے اندر آتے ہوئے دونوں نے دیکھ لیا تھا مگر کوئی بھی کچھ ری ایکشن نہیں دے گیا تھا۔۔۔۔

ماما آپ نے کھانا کھانے سے منع کیوں کر دیا ہے اور آپ ڈیڈ آپ کیوں نہیں آ رہے۔۔۔۔

روم کے درمیان میں کھڑی وہ دونوں سے جواب مانگ رہی تھی۔۔۔

آپ لوگوں سے میں کچھ پوچھ رہی ہوں ماما پلیز بتائے کیوں نہیں آرہے۔۔۔

مجھ سے ناراض ہے تو کھانے سے کسی ناراضگی۔۔۔

جب تم ہماری بات نہیں مان رہی تو ہم جیئے یا مرے کیا فرق پڑتا ہے؟؟؟؟

اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو بابا۔۔۔ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔

اس کی ماں اسے دیکھنے لگی تھی وہ سمجھ گئی تھی کہ اس کے منع کرنے کی وجہ بھی یہی ہے۔۔۔ یعنی کہ شوہر کے وجہ سے وہ بھی کھانا نہیں کر رہی تھی۔۔۔

ماما آپ ٹیبل پر جائیں۔۔۔ میں بابا کو لے کر آتی ہوں۔۔۔ وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھنے لگی۔۔۔ آنکھوں سے اسے یقین دہانی کر کے وہ باہر بھیج گئی تھی۔۔۔

حمائل شیراز کے پاس آنے لگی وہ اسے مکمل اگنور کر رہا تھا۔۔۔

بابا وہ اسے پکارنے لگے مگر اسے کوئی جواب نہیں ملا تھا۔۔۔

بابا وہ اس کے ہاتھ سے فائل لینے لگی۔۔۔

کیا ہے حمائل کیوں مجھے ڈسٹرب کر رہی ہو۔۔۔

ائی ایم سوری پلیز ناراضگی ختم کر لیں۔۔۔میں پکا خیال رکھوں گی۔۔۔پلیز ۔۔۔بابا پلیز۔۔۔۔

تم بہت ضدی ہو حمائل تمہارا ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔۔جانتی بھی ہو تم جب عدالت میں جانے کے لیے ہر بار گھر سے قدم باہر نکالتی ہو تو میرے خون کا رفتار بڑھ جاتا ہے۔۔۔۔تمہاری ماں نہ جانے کتنے وسوسوں سے کانپنے لگتی ہے۔۔۔۔

ائی نو بابا آپ لوگ مجھ سے پیار کرتے ہیں۔۔۔۔

بٹ میرا یقین کریں آپ دونوں کے بغیر میری زندگی ادھوری ہے۔۔۔۔میں ایسا بننا چاہتی ہوں کہ آپ لوگوں کو مجھے باہر بھیجتے ہوئے ڈر نہ لگے۔۔۔میں اگر یہی ڈر دل میں رکھنے لگی تو پھر تم میرے پڑھنے اور آپ جیسے باپ کے ہونے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔۔۔آپ جانتے ہیں آپ کے بغیر میں کچھ نہیں ہوں۔۔۔ آپ نے تو مجھے ڈٹ کر رہنا سکھایا ہیں۔۔۔آپ اگر اس طرح بات کریں گے تو میں تو کیس ہارنے سے پہلے خود کو ہار جاؤں گی۔۔۔۔۔

پلیز بابا یہ سب کچھ تو میری لائف سے جڑی ہے یہ خطرہ، یہ کیس عدالت۔۔۔۔
سمجھے اس کے بغیر تو اب میں نامکمل ہو اور آپ کے بغیر تو میں ہوں بھی
نہیں۔۔۔۔۔

تم سیفلی بھی ہر چیز کر سکتی ہو۔۔۔۔اتنا ہائی پروفائل لوگوں کے پیچھے کیوں پڑ جاتی ہو۔۔۔۔پہلے ہمدانی والا کیس اور اب یہ عثمان ارسلان یہ تو چلتے پھرتے کل عام غنڈے ہے۔۔کیوں اس میں خود کو دھکیل رہی ہو۔۔۔۔

بابا اگر آپ یاد کریں ہمدانی والے کیس میں بھی ہمدانی جیل گیا تھا اور انشاءاللہ اس بار بھی ایسا ہی ہو گا۔۔۔مجھے اللہ پر یقین ہے۔۔۔وہ ضرور حق کا ساتھ دے گا

۔۔۔۔

اب تو تھوڑا موڈ ٹھیک کریں پلیز زززز وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے کے ارد گرد رکھ کے کیوٹ سا چہرہ بنا گئی تھی۔۔۔آپ کی بیوی بھی باہر ویٹ کر رہی ہے۔۔۔سچ کہہ رہی ہوں وہ بھی بھوکی ہے مگر صرف آپ کی وجہ سے انکار کر رہی ہے۔۔۔

کیوں ظالم ساس کی طرح معصوم بیوی کو ایموشنلی بلیک میل کر کے بغیر کھانے کے سلا رہے ہیں۔۔۔۔اسکا فل ڈراما اون تھا۔۔۔۔۔

تم نہیں سدھرو گی نا۔۔۔آخر کار وہ مسکرانے لگا۔۔۔۔ مشن سکسیس فل۔۔۔ گڈ بوائے اسی طرح سمائل کرتا رہے مجھے آپ کی سمائل اچھی لگتی ہے۔۔۔۔اور میں بھی بالکل نہیں سدھروں گی۔۔۔۔اب مہربانی کر کے بادشاہ سلامت شہزادی صاحبہ آپ سے درخواست کرتی ہے کہ آپ اپنے ظرافت کے لیے تشریف روانہ کریں۔۔۔آپ کی ملکہ وہاں پر اکیلی بیٹی ہو گی۔۔۔۔اور میری بھی پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں۔۔۔۔

ایک ہاتھ اس کے سامنے اور دوسرا اپنے پیٹ پر رکھ کر اپنی بات کو ختم کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

چلو چلتے ہیں شہزادی صاحبہ ایسا نہ ہو آپ کے چوہے باہر ہی آجائے۔۔۔ ہاہاہاہا بابا یہ اچھا تھا۔۔۔شیراز اس کے بڑے ہوئے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اٹھنے لگا۔۔۔۔

##

صبح کے گیارہ بج گئے تھے، آج حمائل کا ارادہ آفس جانے کا نہیں تھا، کل رات توشیر از صاحب کو مشکلوں سے منا گئی تھی۔۔۔۔بیرسٹر سجاد نے اسے کہا تھا کہ وہ کچھ دنوں کے لیے آفس سے چھٹی کر لیں۔۔۔

وہ پہلے تو نہیں مان رہی تھی مگر کل کے ہونے والے شیراز کے ایموشنلی تقریر نے اسے مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔گھر میں ابھی صرف نغمہ تھی وہ بھی بس اپنے بوتیک پر جا رہی تھی وہ گھر میں اکیلے بیٹھ کے بور ہو گئی تھی۔۔۔۔

ڈرائنگ روم میں صوفے پر بیٹھیں گلاس وال سے باہر لان کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔اس کو ایسے بیکار میں بیٹے کافی ٹائم ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ سٹڈی روم میں کوئی بک لینے کے لیے چلی گئی ایک بک ہاتھ میں لیے وہ جیسے باہر نکلی کچھ دیر بعد اس کو آریان آتے ہوئے دکھائی دیا۔۔۔۔

وہ وہی بک چہرے کے سامنے کرنے لگی۔۔۔۔آریان اس کی اس حرکت پر مسکرا گیا تھا۔۔۔۔۔

یااللہ یہ پھر سے کیوں آیا ہے۔۔۔۔۔اسے لگا وہ قریب آ گیا ہے۔۔۔۔وہ جیسے آنکھوں سے بک نیچے کرنے لگی آریان سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔

کیوں آئے ہیں یہاں پر چہرے پر تنزیہ مسکان لیے پوچھا تھا اس نے جیسے وہ کچا مرچ دانتوں سے چبا رہی ہو۔۔۔۔

ابیسلی تم سے ملنے کے لیے آیا ہوں۔۔۔

کل تو ملے تھے اس ایک دن میں میرے سینگ تو نہیں نکلے کہ آپ مجھ سے ملنے کے لیے پھر سے آئے ہیں۔۔۔۔

آریان اس کی بات پر کھل کر ہنسنے لگا۔۔۔وہ بہت خوبصورت ہنستا تھا آج اس کو یہ اقرار دل میں کرنا پڑا مگر اس کو اس سے چڑ ہو گئی تھی۔۔۔

ایسے کیوں بیڑیوں کی طرح منہ اوپر کر کے ہنس رہے ہیں یہی کرنے کے لیے آئے ہے کیا۔۔۔؟؟؟

مسز آریان تمہاری لینگویج تمہارے کرمنلز سے زیادہ فضول ہے۔۔۔مجھے خود پر ہنسی آرہی ہے کہ میں تمہیں کیسے برداشت کر رہا ہوں۔۔۔

تو نہ کریں نا میں کون سا مری جا رہی ہوں۔۔۔۔

جب تک میں نہ چاہوں تو مر بھی نہیں سکتی۔۔۔۔اسکے لہجے میں واضح کانفیڈنس تھا۔۔۔۔۔۔

آپ خود کو کچھ زیادہ تھیس مار خان نہیں سمجھ رہے۔۔۔۔حمائل ہاتھ سے اس کو اشارہ کرنے لگی۔۔۔

تم دیکھنا چاہتی ہو کیا۔۔۔۔آریان اس کا وہی اٹھا ہاتھ پکڑنے لگا۔۔۔۔

نہیں میں نے کچھ نہیں دیکھنا آپ صرف مارنا اور گولی چلانا جانتے ہیں اور کچھ تو آتا نہیں ہے۔۔۔۔۔

اور بھی آتا ہے جان من کیڈ نیپ کرنا۔۔وہ اس کے کان میں جھک کے کہنے لگا۔۔۔۔

ہاں وہ بھی تو کرتے ہیں بالکل پروفیشنلی۔۔۔پر خیر ہے وہ میں بھول گئی تھی لیکن آپ کو ابھی عزت راس نہیں ہے۔۔۔خود ہی یاد کر دیا کمال ہے۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ ایک بار پھر سامنے آگئی تھی۔۔۔

ڈیر وائف میری خود اتنی عزت ہے باقی لوگوں سے لینے کی کبھی ضرورت نہیں ہوئی۔۔۔۔۔

پھر تو آپ کو جوتوں سے مارنا چاہیے کیونکہ آپ خود بھی ایسے چاہتے ہیں۔۔۔

وہ کچھ کہا نہیں تھا مگر ایک آئی برو کو اٹھا چکا تھا جو خطرے کی الارم تھا کی منہ بند کرو مزید کچھ بھی بولا تو خیر نہیں ہے۔۔۔۔

حمائل کون آیا ہے۔۔۔۔۔

مماما۔۔ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔وہ سائیڈ پر ہو گئی تھی۔۔۔سامنے نغمہ کھڑی تھی۔۔۔۔

آپ کا چہیتا آیا ہے۔۔۔۔۔

کون۔۔۔؟؟؟

آریان اس کی طرف رخ کرنے لگا۔۔۔آریان بیٹا اس وقت۔۔۔کوئی کام تھا آپ کو یہ تو آفس کا ٹائم نہیں کوئی ہیں۔۔۔۔۔

کام نہیں تھا بس حمائل۔۔۔۔۔

مما آپ سے ملنے کے لیے آیا ہے آپ پوچھیں اس سے وہ آریان کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔آریان آنکھوں میں اس سے پوچھ رہا تھا کہ رئیلی ایسا ہوا ہے۔۔۔اس کو تو بات کرنے دو حمائل۔۔۔۔

یہ آپ سے ملنے کے لیے آئے ہیں وہ دونوں ہاتھوں سے آریان کو دوبارہ اشارہ کرنے لگی۔۔۔۔وہ وہاں سے بھاگنے لگی تھی۔۔۔۔۔

آنٹی وہ اصل میں حمائل نے بلوایا تھا۔۔۔وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی کہ اس کی بات سن کے دوبارہ رک گئی۔۔۔۔

کیوں خیریت تھی۔۔۔۔

انٹی یہ کہہ رہی تھی۔۔۔کہ آپ آجائیں کیونکہ آپ اس سے ناراض ہیں پھر وہاں سے لنچ پر جائیں گے۔۔۔۔۔

میں نے ایسا کب کہا تھا حمائل صرف خود سے کہنے لگی۔۔۔آریان اس کے لبوں کو سکین کر چکا تھا۔۔۔

وہ تو ہم تھے لیکن ناراضگی تو ابھی ختم ہوئی ہے، میری آج آفس پر جانا ضروری ہے۔۔۔۔اگر تم مائنڈ نہ کرو تو حمائل کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔۔۔۔

اٹس اگڈ آئیڈیا۔۔وہ حمائل کو دیکھ کر آنکھ مارنے لگا۔۔۔۔

ماما میں نہیں جا رہی کہیں پر۔۔۔۔

سیدھا اوپر جاؤ اور کپڑے چینج کر کے نیچے اؤں۔۔۔پہلے بلاتی ہو اور اب نخرے کرتی ہو۔۔۔۔

ماما میں نے۔۔۔۔

اور کوئی بات نہیں ہو گی گو اینڈ چینج۔۔۔۔

کمال ہے میری بات سنی بھی نہیں جا رہی۔۔۔

اس کے ہاتھ میں جو بک تھا وہ آریان کو مارنے کے غرض سے وہ اٹھانے لگی ۔۔۔۔ مگر جلدی سے واپس ہاتھ نیچے کر گئی کیونکہ اس کی ماں اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے ماما۔۔۔وہ ناچاہتے ہوئے سمائل کو چہرہ پر لانے لگی۔۔۔۔۔میں بس آ رہی ہوں ایک نظر آریان پر ڈال کر اوپر چلی گئی۔۔۔

آپ نکل رہی ہے۔۔۔۔

نہیں مجھے تیار ہونے میں ٹائم لگے گا۔۔۔

پھر آپ ریڈی ہونے کے لیے جائیں میں ویٹ کر لوں گا۔۔۔۔

ڈونٹ وری ویٹ کرنا نہیں پڑے گا۔۔۔۔حمائل زیادہ ٹائم نہیں لگاتی۔۔۔۔
تب تک کے لیے میں تمہیں کمپنی دیتی ہوں۔۔۔۔
ویل تھینک یو۔۔
اپنوں میں یہ تکلفات نہیں ہوتے، نغمہ نے مسکراتے ہوئے اسے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

فرقان صاحب آج تو اتنے دنوں بعد یہاں پر تشریف
لائیں ہیں، لگتا ہے آپ کا دل بھر گیا ہے پرانے حور پریوں سے، آؤں تو آپ دیکھ لیں نئ نئ کلیاں آئی ہیں ایک عورت نما مرد جو ہاتھوں سے عورتوں کی طرح ادائیں کر رہا تھا بڑے دروازے پر کھڑا فرقان کو سلام کرنے کے بجائے اپنے کوٹے کا مینیو بتا رہا تھا۔۔۔۔۔
تم سامنے سے ہٹو گے، فرقان نے اسے کہا جس نے اس کا راستہ روک دیا تھا۔۔۔

ہاں کیوں نہیں فرقان صاحب آیئے اندر آیئے، سائیڈ پر ہو کے وہ اس سے آگے آگے چلنے لگا۔۔۔۔

اس کوٹے کے خاص جگہ پر وہ فرقان کو لے جانے

لگا۔۔۔۔۔۔

ارد گرد ہر جگہ کو پیلے اور سرخ پھولوں سے سنوارا گیا تھا، ہر طرف نرم جالی دار پردے گرے ہوئے تھے، زمین پر سرخ نرم پوشاکوں کے ساتھ نرم نرم تکیے رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔

اس کے بعد ایک دوسرا بڑا حال تھا جس کا تھیم بھی ریڈ تھا، سرخ پردے سرخ قالین اور سرخ پوشاکوں کے ساتھ سرخ تکیے ارد گرد پڑے تھے۔۔۔اس کے آنے سے پہلے وہاں پر دو آدمی ٹیک لگائے نیم لیٹے پڑے تھے، ساتھ میں ایک عمر رسیدہ عورت انہی کے پاس بیٹھی خود بھی پان کھا رہی تھی اور ان دونوں کو بھی کھلا رہی تھی، فرقان کو وہاں آتے دیکھ کے وہ عورت اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی

۔۔۔۔۔۔

خوش آمدید فرقان صاحب آپ تو عید کا چاند بن گئے ہیں، آیئے بیٹھے یہاں پر وہ سائیڈ میں ایک دراز نرم پوشاک پر انہیں اشارہ کر گئی۔۔۔۔

وہ بیٹھ گیا تھا، کیا لیں گے آپ، کیا منگوالیں آپ کے لیے چائے، ٹھنڈا یا پھر وہ بات ادھورا چھوڑ گئی۔۔۔۔۔

فرقان اس کو دیکھ کر سر ہلانے لگا، وہ عورت مسکراتے ہوئے سر کے بل اثبات میں اشارہ کرنے لگی ہاتھ سے تالی بجاتے ہوئے اپنے سٹائل میں وہ باہر سے کسی کو آنے کا کہنے لگی۔۔۔

ایک لڑکی پوری نک سک سے تیار ہو کے اندر آگئی، ایسا لگ رہا تھا وہ یہی پر قریب تھی کیونکہ تالی بجانے کی آواز اتنی بھی تیز نہیں تھی۔۔۔۔

جاؤں میری کلی فرقان صاحب کے لیے اس کا پسندیدہ مشروب لے آؤں۔۔۔

وہ لڑکی ایک ادا سے گھومتے ہوئے واپس چلی گئی۔۔۔۔۔

بتائے فرقان صاحب آج کس طرح کی حور پری کو اپنی خدمت کا موقع دینا چاہتے ہیں۔۔۔۔

آج موڈ نہیں ہو رہا خدمتوں کا۔۔۔

تو آپ نظارہ دیکھیں یقین کریں آپ کسی دوسری دنیا کہ سفر پر چلے جائیں گے

اگر ایسا ہوا تو اچھا ہو جائے گا۔۔۔۔

ایسا ہی ہو گا ہم نے آپ کو پہلے کبھی مایوس کر لیا ہے۔۔۔۔

چاند بیگم تب میں چہروں میں ایک چہرے کی تلاش کرتا تھا، اب وہ ختم ہو گیا ہے ہو سکتا ہے اس بار کوئی چہرہ مجھے نہیں بھا سکے۔۔۔۔

آج آپ کی باتیں بدلی بدلی لگ رہی ہیں اگر کسی نے آپ کا دل توڑا ہے، تو اسی سے ہی واپس جوڑ لیں اگر پیار سے نہیں تو زبردستی کیجئے، آپ کے پاس کس چیز کی کمی ہے۔۔۔۔

یہی تو مسئلہ ہے چاند بیگم مجھے ریجیکٹ کرنے پر بھی وہ مجھے جیت گئی ہے، دل کر رہا ہے کہ اس کے لیے دھول بن جاؤ مگر وہ تو میرے دھول کی بھی لائق نہیں ہے

وہ اتنی تیز ہے کہ بغیر چری آپ کے دل کو کاٹ سکتی ہے اور اتنی نرم کہ دشمنی پر بھی آپ کا دل کر رہا ہو گا کہ اس کا بال بھی بیکا نہ ہو۔۔۔

میں فرقان جو عورت کو پیروں کا دھول سمجھتا تھا آج اسی عورت کے لیے میں دھول بننے کو تیار ہو کیا قدرت کا انصاف ہے۔۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا کہ آپ جیسا مرد بھی ایسا کہہ سکتا ہے۔۔۔۔

میں خود بھی حیران ہوں کہ میں ایسا بن گیا ہوں وہ اوپر دیکھنے لگا جیسے اسے کسی چیز کی تلاش ہے۔۔۔۔

آپ جو کہہ رہے ہیں اگر یہ سچ ہے تو اس کا علاج تو کسی حکیم کے پاس بھی نہیں ہے مگر کچھ دیر کے لیے آپ کا ہم دھیان بھٹکا سکتے ہیں۔۔۔۔

یہاں پر ہمارا خاص مجرہ ہو رہا ہے آپ تب تک کے لیے پان کھائے میں ذرا انتظامات دیکھ کر آتی ہوں، چاند بیگم وہاں سے اٹھنے لگی۔۔۔

ایک ادا سے اپنے پیروں کے پائل سے آوازیں نکالے وہ قدم لے رہی تھی، وہاں سے سیدھا وہ لڑکیوں والے کمرے میں چلی گئی جہاں لڑکیوں کی میک آپ ہو رہی تھی، ایک سے بڑھ کر ایک حسن کی ملکہ تھی وہ دوبارہ تالی بجا کے سب کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگی۔۔۔۔۔

لڑکیوں میری بات غور سے سنو سب اسی طرف دیکھنے لگے تھی، آج کا مجرہ ایسا ہونا چاہیے کہ وہاں بیٹے لوگ بے ہوش ہو جائیں، وہ پاگل ہو جائے تم لوگوں کی ادائیں اور چہروں کو دیکھ کر۔۔۔۔

ثنا سے کہہ دو وہ تیار ہو جائے مجھے دس منٹ میں وہ سج دھج کے چاہیئے۔۔۔۔

چاند بیگم وہ تو کل رات ایک حجرہ کر چکی ہے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ایک لڑکی اسے کہنے

لگی۔۔۔۔۔

اس سے کہو نخرے مجھے نہیں وہاں بیٹھے مردوں کو دکھائے، شرافت سے اسے تیار کرو جتنا جلدی ہو سکے ورنہ اس کے ساتھ تمہاری بھی خیر نہیں ہے۔۔۔

یہ منیر کہاں ہے، وہ اپنی کو چوٹی کو گھماتے ہوئے وہاں سے جانے لگی، کمرے میں لڑکیوں کے رکے ہوئے ہاتھ واپس چلنے لگیں۔۔۔۔

منیر تم کہاں مر گئے ہو، چاند بیگم چہرے پر پیکی مسکراہٹ سجائے اس کا نام دانتوں میں چھباتے ہوئے اسے پکار رہی تھی۔۔۔۔۔

چاند بیگم تھوڑا سانس تو لیجیے، بندہ آتا ہے اڑتا نہیں ہے اتنا وقت تو لگے گا۔۔۔۔

ہم آپ کو کب سے آوازیں دے رہے ہیں کہا مر گئے تھے آپ۔۔۔۔

ہم اوپر تھے، آپ بتا دیجیے کچھ کہنا تھا۔۔۔۔

ہاں ہم کہہ رہے تھے کہ باقی لوگوں نے جو مجرے کا کہا تھا، کب تک پہنچ رہے ہیں۔۔۔۔

چاند بیگم چوہدری صاحب تو برآمدے میں بیٹھے ہیں، اوپر لڑکیوں کا دیدار کر رہے ہیں اور ملک صاحب بھی بس نکل گئے ہیں اور کوئی حکم وہ سینے پر ہاتھ رکھنے لگا

۔۔۔۔

نہیں بس ابھی یہی کہنا تھا۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے ہم جا رہے ہیں واپس۔۔

لڑکیاں اوپر اکیلی ہیں وہ چوہدری بڑا تیز ہے اس کی نظریں سب پر ہے تم خیال رکھوں۔۔۔۔

آپ بے فکر ہو جائے چاند بیگم ہم کس مرض کے دوا ہیں وہ ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو مارنے لگا۔۔۔

اف منیر آپ کی یہ ادائیں وہ شرماتے ہوئے وہاں سے نکل گیا، چاند بیگم واپس چھن چھن پائل کے ساتھ قدم لینے لگی۔۔

کچھ دیر بعد وہاں کا ماحول خواب دیدہ بن گیا تھا خوشبو کا ایک سیلاب ہر جگہ پر پھیلا گیا تھا، اندر روشنیوں کا مرکز صرف ان لڑکیوں پر تھا جو وہاں پر حجرہ کرنا کے لئے آنا شروع ہوئی تھی، تماشے والوں کے سامنے کوئی نہ کوئی چیز کھانے کے لیے پڑی تھی جیسے کہ سگریٹ، شراب، پان اور کالے چنے۔۔۔۔۔

ہر کوئی خوش کھونے کے لیے بیتاب ہو رہا تھا اور پھر آخر کار گھیر دار فراک میں ملبوس سونے کی طرح چمکدار جیولری سے لیس پیروں میں چھن چھن کے گنگروں پہنے ہاتھوں اور پیروں پر خون کی طرح مہندی لگائے حسن کی پریاں آنا شروع ہوئی تھی سبھی ایک خاص انداز میں کھڑی ہو گئی تھی جیسے کسی کے آنے کا انتظار کر رہی ہو۔۔۔۔۔

آخر میں ایک اور ظالمہ جس کے چہرے پر جالیدار گہرے سبز رنگ کا شال پڑا تھا ،ایک سرخ بڑے گھیر دار فراق میں ملبوس وہیں پر آکر سب کے سامنے کھڑی ہو گئی تھی بالکل اسی انداز میں جیسے باقی ساری لڑکیاں پیچھے کھڑی تھیں۔۔۔۔

دھن بجانا شروع ہو گیا تھا، ستار کے آواز سے نکلنے والے دھنوں کو پریوں کے اس گول گول گھومنے سے وہاں کے ہر ایک شخص کے دماغ بھی چکرے لگانے لگا تھا۔۔۔۔۔

پھر دھن بدل گیا اور لڑکیوں کے رقص میں بھی تبدیلی آگئی تھی، سبز پری کے ارد گرد سرخ پریوں نے اپنے چمکدار پلوؤں سے اس کو درمیان میں چھپا دیا تھا، کچھ دیر بعد لڑکیاں واپس اپنی اپنی جگہ پر جانے لگی، ایک ایک کر کے سبھی سبز پری سے دور ہٹ رہی تھی اور آخر کار سبز پری سامنے آہی گئی مگر طوفان بن کر

اس کے چہرے سے وہ جالیدار خوبصورت چمکدار پردہ ہٹ گیا تھا، وہ ایک ہاتھ کو چہرے کے نیچے رکھ کے اپنے گھیر دار دامن کو پھیلائے بیٹھی تھی، لوگ سانس لینا بھول گئے تھے، اس کی آنکھیں اس کے کپڑوں کی طرح سبز اور ہونٹ سرخ مخملی گلاب کے پنگڑیوں کی طرح پیوست تھی،

وہ آنکھیں اٹھانے لگی اور اس کے پلکوں کے جنبش نے سبھی کو ساکت کر دیا، چاند بیگم اس سے نظریں واری جا رہی تھی، نوٹوں کے گڈیاں چاند بیگم اپنے

ساتھ رکھ رہی تھی، دھن کی شدت میں بھی اضافہ ہو گیا تھا اور اب باری تھی ان لوگوں کو پاگل کرنے کی۔۔۔۔

وہ اٹھ کر ناچنے لگی، وہ ناچ رہی تھی مگر اپنے ساتھ ان لوگوں کو بھی نچوا رہی تھی ، وہ ایسے ناچ رہی تھی کہ وہاں کا ہر شخص کسی جادو کی طرح اسی کے قابو میں آ گیا تھا، وہ ناچ رہی تھی مگر ایسے جیسے آج وہ قیامت کو لا کر ہی چھوڑے گی، وہ گھوم رہی تھی اور اسی کے ساتھ آخر میں اس کے آنسو بھی ادھر ادھر گر رہے تھے

کوئی اس کو دیکھ چکا تھا کیونکہ وہ آج جسم میں نہیں آنکھوں میں تلاش کرنا چاہتا تھا ، آج یہی پرفرقان کی اس تبدیلی نے اس کو وہاں کے ہر شخص سے الگ کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ گرتے ہوئے ایک سٹائل میں اپنے رقص کو ختم کر گئی اور بغیر اپنے تیر جیسے پلکوں کو اٹھائے وہاں سے چلی گئی، اس کے پیچھے باقی لڑکیاں بھی چلی گئی۔۔۔۔

اسکے جانے کے بعد وہاں پر بیٹھے حوس پرستوں میں سے ہر کوئی پیسوں کے نوٹوں کو آگے کروا رہا تھا، ہر کوئی سانس کی طرح اسے لینا چاہتا تھا 30 لاکھ روپے پر آخر کار اس کی بولی لگ گئی تھی، چاند بیگم نواب صاحب سے بیگ لے رہی تھی کہ اس نے فرقان کو دیکھا وہ گلا کنکھارنے لگا۔۔۔۔

آپ کچھ کہنا چاہتے ہے فرقان صاحب۔۔۔۔

بالکل، آپ نے صحیح کہا تھا کہ آپ ہمیں مایوس نہیں کرے گی۔۔۔۔

ہمیں خوشی ہوئی مگر ابھی تو سودا ہو گیا ہے۔۔۔

شاید آپ بھول رہی ہیں نوٹ کے وزن سے یہاں پر تولا جاتا ہے۔۔۔۔

تو کیا آپ کا پلڑا باری ہے وہ چیلنجگ انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

اس سے دوگنا زیادہ، اس کے سامنے پڑے باکس کے سامنے وہ اشارہ کرنے لگا

۔۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے فرقان صاحب آپ کو دوسری دنیا تک پہنچانے کے لیے ایک حور پری آپ کا انتظار کر رہی ہے۔۔۔۔

وہ اس کو سر ہلانے لگا اپنے ہاتھ میں پکڑے شراب کہ گلاس کو ایک گھونٹ میں ختم کر دیا اس نے۔۔۔۔۔

##

آفس کیوں نہیں جا رہی تم، اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

حمائل زبان گھر پر چھوڑ آئی ہو تم، وہ اس کو بولنے کے لیے اکسا رہا تھا جس نے اس کا موڈ خراب کر دیا تھا۔۔۔۔۔

آپ کے لیے بہتر ہو گا کہ آپ میرے زبان کو نہ کھلوائیے، مجھے آپ سے کوئی بحث نہیں کرنی، اس لیے بار بار مجھ سے نہ پوچھے۔۔۔۔۔

ہمممم اچھی بات ہے تم آہستہ آہستہ بیوی کی طرح بنتی جا رہی ہو وہ اپنے بات کے اخر میں مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بنتی ہے میری جوتی، آپ نے کچھ زیادہ ایکسپیکٹیشنز مجھ سے رکھیں ہے اور یہ کیا آپ اپنی طرح سڑیل جگہ پر مجھے چائے پینے کے لیے لائے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اٹس ون آف دی بیسٹ اینڈ مائی فیورٹ کیفے اف کراچی۔۔۔۔۔

آپ کی فیورٹ ہو گی پھر ایسی تو ہو گی، پر خیر ہے اس میں آپ کی غلطی بھی نہیں ہے، کچھ لوگ پیدائشی طور پر گندے ٹیسٹ والے ہوتے ہیں۔۔۔۔

صحیح کہا تم نے اسی لیے تم بھی میری پسند ہو، حمائل گھونٹ لیتے ہوئے رک گئی باگڑ بلے وہ منہ میں آہستہ سے کہنے لگی۔۔۔

میری جان تیز بولو نا، میں بھی تمہاری گوہر افشانیاں سننا چاہتا ہوں، وہ سمجھ گیا تھا وہ پھر سے کوئی گالی دے گئی ہے۔۔۔۔۔۔

آپ رہنے دیں مسٹر اریان آپ سے میری معقول باتیں ہضم نہیں ہو گی، وہ اس کو دیکھ رہا تھا مگر اس بار کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

یہ آدمی کیا آنکھوں سے کھانے کا ارادہ رکھتا ہے، اس کو دیکھنے سے وہ گریز کر رہی تھی۔۔۔۔

سٹوپڈ انسان مجھے نہیں دیکھا کرو ہر بار کچھ نہ کچھ پھر میں غلط کر دیتی ہوں، وہ مسلسل اسے دیکھا جا رہا تھا اور وہ دل میں خود سے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

تم نے بتایا نہیں آفس کیوں نہیں جا رہی وہ پھر سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

آپ نے ماما سے جھوٹ کیوں بولا؟؟؟؟سوال پر سوال۔۔۔۔۔۔

میں نے کیا پوچھا ہے۔۔۔

میں بھی تو پوچھ رہی ہوں۔۔۔۔

تو تم نہیں بتاؤ گی۔۔۔

پہلے آپ مجھے بتائیں۔۔۔

اس نے چیئر سے ٹیک ہٹا دیا تھا، وہ ٹیبل پر جھکنے لگا، حمائل اپنے ہاتھ ٹیبل سے اٹھا کر گود میں رکھ گئی آریان اس کو دیکھنے لگا وہ ایک آئی برو اچکانے لگا یہ کیا تھا؟؟؟ ۔۔۔۔۔

ڈیوٹو پبلک سٹرائیکس بابا نے کہا ہے، آفس نہیں جایا کرو اس نے پہلے سوال کا جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

میں نے ابھی کیا پوچھا۔۔۔۔۔

آپ نے کیا پوچھا وہ انجان بننے لگی۔۔۔

ریلی حمائل تم لگتی تو نہیں ہو کہ کسی سے ڈر جاؤ گی پھر مجھ سے کیوں ڈر رہی ہو میرے آگے ہونے پر تم کیوں پیچھے ہو گئی۔۔۔۔۔

میں کسی سے نہیں ڈرتی اور آپ سب بالکل بھی نہیں وہ اس کے آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تم کبھی یہ ایکسیپٹ نہیں کرو گی، اس نے صحیح کہا تھا اس لیے حمائل نے جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔

آپ نے ماما سے جھوٹ بولا تھا، میں نے آپ کو نہیں بلایا تھا آپ جانتے ہیں۔۔۔۔

تو کیا ہوا، تم میری بیوی ہو میں تم سے ملنے آسکتا ہوں اور ویسے بھی جھوٹ بھی میں نے تمہارے لیے بولا تھا ورنہ آئی ہیو ناپرابلم ان کو بتا کر کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کچھ زیادہ میرا شوہر بننے کی کوشش نہیں کر رہے، میں کوئی بیوی نہیں بنی ہمارا صرف نکاح ہوا ہے۔۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری جب مجھے لگا، تمہیں اپنے گھر لانا ضروری ہے میں ایک منٹ بھی ضائع نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔

آریان میں آپ کی سرونٹ نہیں ہوں جسے آپ کچھ بھی کہے وہ کرلے گی، آپ میرے ساتھ مزید کوئی زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔۔

مجھے چیلنج مت کرو اس کا مطلب تھا کہ تم میری پراپرٹی ہو۔۔۔۔

تو اپ جو چاہے کر سکتے ہیں اس نے تھوڑ تیز آواز میں پوچھا۔۔۔۔

بالکل میں کر سکتا ہوں، یو آر مائن اور جو تمہارا ہو اس سے پرمیشن کی ضرورت نہیں ہوتی، وہ سر ہلانے لگی۔۔۔۔

بہت جلدی میں آپ کی یہ غلط فہمی دور کر دوں گی۔۔۔۔۔

تم کچھ نہیں کر سکتی وہ اس کو دیکھنے لگی کہہ تو وہ بھی سچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

فرقان کیوں آیا تھا تمہارے آفس میں، آریان ابھی بالکل سیدھا بیٹھ گیا تھا

۔۔۔۔۔

کیا مطلب آپ کو فرقان کے بارے میں کیسے پتہ چلا حمائل اس کو گھورنے لگی۔۔۔۔

کیوں ملنے آتا ہے تم سے، مجھے جواب چاہیے، وہ اس پر اپنا حق جتا رہا تھا۔۔۔۔۔

میں آپ کو جواب دینے کی پابند نہیں ہو۔۔۔۔

شاید تم بھول رہی ہو یہ پابندی تم خود مجھے سونپ گئی ہو۔۔۔۔۔

تو پھر میں بتانا نہیں چاہتی، میرے معاملات سے دور رہے وہ ایک نمبر کی ضدی تھی۔۔۔۔۔۔

تم مجھے غصہ دلا رہی ہو حمائل، میں آج ہی انکل سے رخصتی کی بات کرتا ہوں یا پھر تمہیں گھر لے جا رہا ہوں، بعد میں بتا دوں گا۔۔۔۔۔

آریان آپ نے میری زندگی بہت مشکل کر دی ہے، آئی پرومس میں نے اگر سود سمیت اسے واپس نہیں کیا اپ کو تو میرا نام بدل لیں آپ۔۔۔۔۔

تم خود اسے اپنے لیے مشکل کر رہی ہو، میرے ساتھ ضد نہیں کیا کرو اس طرح کی کوئی بھی بات میں، ورنہ نتیجے کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔۔

آپ کو پتہ بھی ہے، آپ کے ہر بات میں مجھے دھمکانا ہوتا ہے، مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ نے یہ نکاح کیا بھی کیوں ہے؟ نہ ہمارے کچھ انڈر سٹینڈ نگ ہیں، نہ ہم ایک دوسرے کو لائک کرتے ہیں مجھے سچ میں سمجھ نہیں آتی وہ افسوس سے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

تم بھی سمجھ جاؤں گی یہ تو مجھے پتہ ہے اور بات رہی میری تو ہاں تم مجھے اچھی لگی تھی، ہو سکتا تھا محبت بھی ہو جاتی اور پھر ہم سیدھی طرح شادی کرتے مگر تمہاری ضد نے مجھے یہ سب کچھ کروایا ہے۔۔۔۔

میں اب پھر سے بتا رہا ہوں اگر تمہارے یہی ملنا ملانا رہا، تو میں ایک بھی منٹ ضائع کیے بغیر تمہیں اپنے روم میں لانے کا فیصلہ کر لوں گا۔۔۔۔مجھے ایک ایسے انسان کی ضرورت نہیں ہے جو صرف اپنا سنانا جانتے ہیں، آپ کو جو بھی کرنا ہے کر لیں۔۔۔۔

میرے متعلق جو بھی رہے گا وہ میرے منہ سے آپ نہیں سنیں گے، اس لیے نہیں اریان کہ میں ضدی ہوں بلکہ اس لیے کہ میں یقین جیسے لفظ پر اعتبار کرتی ہوں۔۔۔۔۔

اگر کوئی آپ پر ٹرسٹ کرتا ہے تو پھر کسی صفائی کی ضرورت نہیں ہوتی اور ویسے بھی آپ کو اگر اتنا علم ہو ہی گیا ہے کہ وہ آیا تھا، تو یہ بھی جانتے ہوں گے کہ کیوں آیا تھا مجھ سے آئندہ مت پوچھا کرے اور اپنی یہ دھمکیاں بھی تھوڑا کم کریں۔۔۔۔۔

آج کے بعد میں نے جو کرنا ہے وہ پہلے کروں گا بعد میں تم سے پوچھوں گا اپنی بات کو یاد رکھنا، تم بالکل نہیں سنتی حمائل۔۔۔۔

میں ابھی آپ کی طرح ہوں اگر آپ کو اپنی ایگو عزیز ہے، تو مجھے بھی میرا سیلف ریسپیکٹ بہت زیادہ عزیز ہے، ہم ساتھ نہیں چل سکتے آریان۔۔۔۔

مائی ڈیئر وائف میں کس لیے ہوں میں تمہیں چلاؤں گا نا، آئی پرومس تم ایسے چلو گی کہ پھر میرے بغیر قدم بھی نہیں لو گی۔۔۔۔۔۔

جھوٹے وعدے نہیں کرتے شاید آپ کو کسی نے بتایا نہیں۔۔۔۔۔۔

##

آیئے فرقان صاحب یہ ہے آپکا آرام گاہ آپ جا سکتے ہیں لیکین، وہ اس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

لیکن کیا چاند بیگم آپ جانتی ہیں مجھے اس اگر اور لیکن سے نفرت ہے۔۔۔۔۔

فرقان صاحب آج اپ حور پری کا نظرانہ دینا بھول گئے ہیں اب تو جانتے ہیں وہ اس کے کورٹ سے ان دیکھا دھول جھاڑنے لگی۔۔۔۔

کیا جانتا ہوں وہ آنکھوں کو چھوٹا کرنے لگا۔۔۔

اوہ ہوں فرقان صاحب پھر ہماری حور کو بھی نظر لگ جاتی ہے، وہ دھیرے سے سر ہلانے لگا جانتا تھا اس دروازے کے اس پار جانے سے پہلے نوٹوں کی گڈیا اس پار چھوڑنی ہو گی۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے کورٹ سے چیک بک اور سامنے جیب سے بال پوائنٹ نکال کر دیوار پر رکھ کے سائن کرنے لگا اور ساتھ میں چھ ہندسوں والا ایک بڑا رقم اس پر لکھ کے چیک کو چاند بیگم کے سامنے کرنے لگا۔۔۔

امید ہے اب تمہاری پری کو نظر نہیں لگے گی۔۔۔۔۔

بالکل صحیح کہا آپ نے اب کیسے لگ سکتی ہے، اس نے چیک کو آنکھوں کے سامنے کر دیا وہ فرقان کو آنکھوں سے جانے کا اشارہ کرنے لگی اور خود وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

فرقان نے دروازہ دھکیلا، اندر ہلکی سی پیلی روشنی جل رہی تھی، جو ڈیم زیرو لائٹس کے بدولت بکھر رہی تھی، ایک سحر ناک ماحول جو انسان کے اعصاب پر سوار ہو رہی تھی، سنگار میز کے سامنے بڑے اور چھوٹے خوشبودار موم بتیاں جلی تھی جس کی خوشبو دلوں کے تار چھیڑ رہی تھی، زمین پر سرخ گلاب کی کی پتیاں

کالین بن کر فرش کو ڈھک گئی تھی، بیڈ میں ایک حور نما مورتی دوسری طرف چہرہ کرتے ہوئے بیٹھی تھی۔۔۔۔سائیڈ لیمپس وہاں پر قدرے زیادہ روشنی کا سبب بنی ہوئی تھی، فرقان دروازہ بند کر کے آگے بڑھا تھا دروازے کے بند کرنے کی آواز نے اس مورتی کے جسم میں جنبش پیدا کر دیا تھا۔۔۔

وہ تھوڑا بینڈ ہو کے پیچھے دیکھنے لگی، اس کے ہلنے سے اس کی گھنگروں نے بھی ہلچل کر دیا تھا، وہاں کی خاموشی میں جیسے کسی نے ساز چھیڑ دیا ہو۔۔۔

سائڈ لیمپس سے نکلنے والی روشنی جو اس کے چہرے پر پڑی تھی، ایسی چمکی جیسے شعلہ دار سورج کے سامنے کوئی سنہرا ہیرا چمک رہا ہو۔۔۔۔

فرقان اس حسن کو دیکھ کر سٹل ہو گیا تھا وہ آگے بڑھا اور اسی کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

مورتی حیرانی سے اسے دیکھنے لگی مگر کہی کچھ بھی نہیں، کمرے کی خاموشی میں گڑی کی سوئی کا ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی کچھ لمحوں کے لیے دونوں خاموش تھے۔۔۔۔۔۔

تم رو کیوں رہی تھی اور پھر فرقان نے ایک غیر متوقع سوال پوچھ لیا تھا۔۔۔۔۔

مورتی کی آنکھیں اپنے ہاتھوں کی لکیروں سے اٹھ گئی تھی جس میں وہ کچھ تلاش کر رہی تھی۔۔۔۔یہ سوال کچھ عجیب لگ رہا ہے، آپ کو نہیں لگتا وہ مورتی اپنے مخملی ہونٹوں کو ہلانے لگے۔۔۔۔

تم کچھ اور کرنے کی امید بہت شدت سے لگائی بیٹھی ہو فرقان نے تلخ مگر سچ کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

و مورتی اس کی بات پر ہنسنے لگی تھی مگر آنسو کے اس لکیر کو اپنے آنکھوں میں لانے سے روک بھی نہیں سکی تھی جس کو فرقان بہت غور سے دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

تم ہنس کیوں رہی ہو فرقان نے جانا چاہا وہ دوسرا سوال بھی کر چکا تھا۔۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے، یہاں تک پہنچنے والے سے میں کیا امید رکھوں، مورتی اول درجے کی حقیقت پسند تھی وہ یہ جان گیا تھا۔۔۔۔۔

دکان میں جو مال ملتا ہے اسی طرح کے گاہک وہاں پر آتے ہیں فرقان نے اسے زو معنی الفاظ میں جواب دیا تھا۔۔۔۔

دکان میں زہر بھی تو ملتا ہے اسے کھانے کے لیے تو کوئی بھی نہیں آتا وہ مسکراتے ہوئے سامنے والے کو جلانا چاہتی تھی مگر عجیب بات تھی آج جلنے والا نہیں جلا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تم شاید یہاں پر پہلی بار ہو اس کے زہر آلود زبان سے نکلیں لفظوں کو دیکھ کر وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

صحیح کہا آپ نے، آج میرے دفنانے کی باری ہے، اس کے جواب میں صاف درد نظر آرہا تھا وہ یہ محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔

تم یہاں کیسے آئی ہو، تمہارا لہجہ یہاں کے رہنے والوں کا بھی نہیں لگ رہا وہ اس لڑکی کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ چھوڑے مجھے، قربانی کے جانور پر جتنا بھی نرمی سے ہاتھ پھیر لیں آخر میں اس کا گلا کاٹ ہی لیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

اس کو تو چھوڑا بھی جا سکتا ہے بغیر اس کے سانسوں کو لیے، تھوڑی دیر وہ بعد جواب دینے لگا۔۔۔۔۔۔

ایسا کون کرے گا مجھے نہیں لگتا اتنا ظرف والا کوئی ہو بھی سکتا ہے، وہ بھی جب اپ اس دہلیز کو پار کر لیں۔۔۔۔

کون بے وقوف اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھے گا،، جب چری بالکل آپ کے سامنے پڑا ہو، جانور کا گلا بھی بالکل تابعداری سے جھکا ہوا ہو اور وہ جانتا ہو کہ اس کے گوشت کو کھانے کا مزہ کیا ہے۔۔۔۔۔

ہمممم یہ ٹھیک کہا تم نے، یہاں پر پہنچا ہر شخص قصاب ہوتا ہے، وہ اگر اپنے ہاتھ کو روکے گا تو قربانی تو نہیں ہو گی، وہ کچھ دیر کے لئے وقفہ کرنے لگا لیکن کبھی کبھار قصاب کے ہاتھ اور دل کو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔۔۔۔۔

یہ تو کوئی معجزہ ہی ہو سکتا ہے وہ مسکرانے لگی۔۔۔

تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا کیوں رو رہی تھی تم۔۔۔۔۔

یہاں ہر لڑکی روتی ہے کوئی اندر روتی ہے اور کوئی باہر مگر دیکھتا کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔

آج آپ نے اتنے لوگوں میں مجھے روتے ہوئے کیسے دیکھ لیا وہ مورتی حیرانی سے پوچھ رہی تھی کیونکہ جو آج ہوا تھا وہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔

شاید آج میں وہاں دیکھ رہا تھا جہاں باقی لوگوں کی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

اتنا بڑا بدلاؤ بھی تو کسی معجزے سے کم نہیں ہے۔۔۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہو معجزہ ہی ہوا ہے اور تمہارے ساتھ بھی معجزہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔

مطلب وہ آنکھوں کو چھوٹا کرنے لگی کچھ دیر بعد پوچھنے لگی۔۔۔

مطلب یہی کہ میں قربانی نہیں کر رہا قصاب کے ہاتھ اور دل ناکارہ ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا کہ آج میری سانس نہیں روک دی جائے گی مگر آج ہو یا کل چری سے تو میرے گلے کو کٹنا ہے تو بہتر ہے جو کل ہو وہ آج ہی ہو جائے، اپنے ذبح ہونے کے ہر لمحہ کے انتظار سے میں بچ جاؤں گی اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی مگر اس کے بہے انسو کا سیلاب اندرونی بندھنوں سے اور نہیں رک سکا۔۔۔۔۔۔

نام کیا ہے تمہارا وہ گہرے نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ثنا نام ہے میرا وہ اپنے ہاتھوں کو پھر سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

یہاں سے نکلنا چاہتی ہو ثنا وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

آپ ایسا کیوں کریں گے اور دھیرے سے کہنے لگی، جیسے اس نے جو سنا وہ اگر تھوڑا سا بھی ہلی تو کسی خواب کی طرح اس خوبصورت سوال کے جواب سے محروم ہو جائے گی۔۔۔۔

بتا تو دیا ہے قصاب ناکارہ ہو گیا ہے، میں نے اگر قربانی کے جانور کو سانس لینے کا موقع دیا ہے تو مکمل طور پر اسے آزاد کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے ادھورے کام اچھے نہیں لگتے۔۔۔۔۔

میں نہیں جانتی میں آپ کو کیا کہہ کر مخاطب کروں مگر کیا میں یہ پوچھ سکتی ہوں اس ناکارہ ہونے کی وجہ ؟؟؟؟

میرے آگ کو پانی نے بجھا دیا ہے، جہاں پہلی قلت تھی، قحط تھی اور صرف شعلوں کی تپش تھی اب سب کچھ راکھ ہو گیا ہے جو منظر دھندلے تھے وہ واضح ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

میں مزید کچھ نہیں کہہ سکتی مگر میری دعا ہے وہ پانی اب حیات بن کر تا قیامت شعلوں کو مات دینے کا ذریعہ بنے، اس نے بہت دل سے کہا تھا۔۔۔۔ فرقان اس کو سر ہلانے لگا اس کے آنسو چہرے کو بھگو کر اس کے ہتھیلی پر گرنے لگی۔۔۔

کھڑکی سے پردے کے آؤٹ میں ایک ننھا ستارہ جگمگانے لگا، دعا قبول ہو گئی تھی جسے وہ پانی سچ میں اب حیات بن گیا تھا۔۔۔۔۔

##

میگزیمم یہاں سب کچھ تو ہو گیا ہے، صرف ایک میٹنگ رہ گئی ہے وہ تم کرو آریان، مجھے آج جلدی جانا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں مینج کر لوں گا مگر خیریت از ایوری تھنگ آل رائٹ۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے بس آج دیکھنے کے لیے کچھ لوگ آ رہے ہیں۔۔۔۔

کیا مطلب دیکھنے کے لیے، کس کو آ رہے ہیں اس کے ماتھے پر شکن بن گیا تھا

۔۔۔۔

آریان دیکھنے کے لیے تب آتے ہیں جب کوئی رشتہ آتا ہے اور ہمارے گھر میں رشتہ صرف حمائل کا ہو سکتا ہے، میں اور نغمہ تو رشتے سے رہے۔۔۔۔

آریان کو لگا وہ پھٹ جائے گا اس کا سسر جناب اس کی بیوی کے لیے لوگوں کو گھر پر بلا رہے تھے۔۔۔۔

انکل کیا حمائل جانتی ہے اس نے بہت مشکل سے اپنے اندر کے طوفان کو باہر آنے سے روک دیا تھا۔۔۔

اف کورس وہ لڑکے کو جانتی ہے، ان فیکٹ پسند بھی کرتے ہیں، اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے بال پوائنٹ پر زور ڈال کر توڑ دیا۔۔۔۔

اوکے آپ جائیں میں ہینڈل کر لوں گا۔۔۔

تھینک یو بیٹا وہ آپ نے لیپ ٹاپ کو اٹھانے لگا تم بھی آ جاؤ جب بھی فری ہو جاؤں تو۔۔۔

وائے ناٹ، میرے ساتھ بھی آپ کے لیے سرپرائز ہے، میں بس کچھ دیر میں اپ کے بعد پہنچ جاؤں گا۔۔۔۔

میں ویٹ کروں گا، ابھی کے لیے نکلتا ہوں شیور، وہ اس کے آفس سے چلا گیا تھا پیچھے آریان اپنے بلائزر کو نکالنے لگا، اسے لگا یہاں پر کسی نے ہیٹر لگایا ہے۔۔۔

اس کے سسر صاحب کی ایک بات نے وہاں پر سوڈ گری سی سے زیادہ گرمائش پیدا کر دیا تھا، اپنے کالر کے بٹنز کھول کر اس نے ائیر کنڈیشنر کو آخری درجے تک تیز کر دیا۔۔۔۔

تیار ہو جاؤ حمائل، آج کی رات تم میرے کمرے میں گزارو گی، میں تمہیں لینے آ رہا ہوں۔۔۔۔

اس کے سوچوں کا مرکز حمائل تھی اور دوسرا وہی شخص جس کے بارے میں ابھی شیراز نے کہا تھا کہ حمائل اسے پسند کرتی ہے۔۔۔۔

آپ کب تک پہنچ رہے ہیں، شیراز وہ لوگ پہنچ گئے ہیں۔۔۔۔

میں بس آفس سے نکلا ہوں راستے میں ہی ہوں، حمائل کو بتا دیا ہے۔۔۔۔۔

اس کو سدیس نے بتایا ہو گا اس کے ماں باپ بات پکا کرنے آ رہے ہیں۔۔۔۔

ہمممم ٹھیک ہے مگر تم بھی بتاؤں، وہ کہیں پر فائلز میں کسی کیس کو سٹڈی کر رہی ہو گی۔۔۔۔ ٹھیک ہے میں اس کی روم میں جا رہی ہوں آپ بھی جلدی پہنچ جائے گا۔۔۔۔۔

اوکے بیگم صاحبہ ہم کار سے جہاز بنا رہے ہیں۔۔۔۔ نہیں نہیں بالکل بھی نہیں آرام سے آجائے، اب جلدی میں اپنا نقصان نہ بیٹھ جائے۔۔۔۔۔

تم فون رکھ دو ایسا نہ ہو تمہارے اس محبت سے مجھے ہاتھ اٹیک ہو جائے۔۔۔۔

روڈ پر فوکس کریں ہر وقت یہی باتیں کرتے رہتے ہیں وہ فون رکھنے لگی تھی۔۔۔

شیراز بھی کال ڈسکنیکٹ کر کے اسکے باتوں پر مسکرا دیا تھا۔۔۔۔

آریان کی آفس یہاں سے کچھ زیادہ فاصلے پر تھا اس لیے پہنچنے میں ہو سکتا تھا زیادہ وقت لگے، ادھر آریان کے اندر آتش فشاں بن گئی تھی اور اُدھر حمائل بی بی سٹڈی سے اپنے تکیے جتنا موٹا کتاب اٹھائے، چشمہ لگائے ہائی لائٹنگ کرنے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

عام طور پر حمائل اس کتاب کو تب دیکھتی جب اس کے پاس کوئی اور کام نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔

##########################$#$########

عائشہ آنٹی، مما آپ لوگ تو ایک ہفتے بعد آنے والے تھے۔۔۔۔۔

ہم سے تو ملو علیشاہ تم نے تو آ کے سوال جواب شروع کر دیا۔۔۔
سوری انٹی مجھے شوک لگ گیا تھا وہ عائشہ کے گلے لگ کے کہنے لگی۔۔۔
ہم سے نہیں ملو گی کیا؟؟؟۔۔۔۔
وائی ناٹ ماما خدیجہ بیگم عائشہ کے پیچھے کھڑے ہو کے علیشاہ کو گلے لگائی تھی، وہ دونوں ایک ساتھ ابھی امریکہ سے پاکستان آئی تھی۔۔۔۔۔
گھر والوں سے تو دونوں کی بات پرسوں ہو گئی تھی، انہوں نے بتایا بھی تھا کہ ایک ہفتے بعد کی فلائٹ ہے مگر ابھی اچانک دونوں بغیر کسی کو بھی بتائے ارسلان حویلی میں پہنچ گئی تھی۔۔۔۔۔
آیئے ماما، انٹی آپ بھی آئے، تینوں لاؤنج میں اس کے ساتھ چلی گئی۔۔۔۔
یو نو میں نے آپ دونوں کو بہت مس کر لیا ہے خاص کر آنٹی کو۔۔۔۔۔
اور ماں کو یاد نہیں کیا کمال ہے بیٹا خدیجہ اسے کہنے لگی۔۔۔۔
نہیں ماما آنٹی سے میری دوستی ہو گئی تھی اب وہ اچانک امریکہ چلی گئی تو بہت یاد آئی تھی۔۔۔۔

تم کیوں جیلس ہو رہی ہو خدیجہ، یہ میری بھی بیٹی ہے، عائشہ علیشاہ کا ساتھ دینے لگی۔۔۔۔

تھینک یو عائشہ تم نے میری بیٹی کا بہت خیال رکھا ہے، تم تو جانتی ہو ہم اسے کہیں پر بھی اکیلے جانے نہیں دیتے۔۔۔۔۔

ہاں جانتی ہوں اسی لیے تو اتنی معصوم اور صاف دل کی ہے کیونکہ یہ ابھی دنیا کے مکاریوں کو نہیں جانتی۔۔۔

ٹھیک کہا اپ نے وہ اس کے چہرے سے بال ہٹانے لگی۔۔۔۔۔

آپ دونوں بیٹھے میں آپ دونوں کے لیے چائے لے آتی ہوں اور آریان کو بھی انفارم کرتی ہوں۔۔۔۔۔

نہیں اس کو مت بتانا ہم سرپرائز دیں گے اسے، ویسے بہت یاد آرہا تھا، وہ خدیجہ کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔۔۔

یاد کیسے نہ آتا وہ ہے ہی اتنا اچھا بچہ خدیجہ اس کی تعریف کرنے لگے۔۔۔

آنٹی اگر اتنا مس کر رہی ہو تو مجھے بتانے دیں، وہ تو ہر وقت آفس میں بزی رہتا ہے، کبھی کبھار تو آدھے رات میں بھی گھر آتا ہے، اگر میں نے آپ کے آنے کا بتادیا تو جلدی آجائے گا۔۔۔۔

نہیں تم مت بتاؤں میں ویٹ کرلوں گی۔۔۔۔

جیسے آپ کی مرضی میں آپ دونوں کے لیے چائے لے آتی ہوں، وہ وہاں سے کچن میں چلی گئی۔۔۔۔

عائشہ آپ نے تو حویلی بالکل بدلوائی ہے، ہر طرف یہ بلیک تھیم پہلے تو کہیں پر وائٹ دکھ جاتا تھا۔۔۔بس کیا کہوں میں، بلیک کلر آریان کو اچھا لگتا ہے، اس کے سامنے تو پھر کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔کچھ سال پہلے وہ خود اپنے نگرانی میں اس کو رینویٹ کروایا تھا، صرف یہی نہیں اس کے آفس کا ہر چیز بھی بلیک تھیم کا ہے

۔۔۔۔

یہ لڑکا کچھ زیادہ بلیک کلر کا عاشق ہے۔۔۔۔

ایسا ہی سمجھوں خدیجہ، تمہیں مل کر اندازہ ہو جائے گا۔۔۔۔

وہ گھر پر آئے نا تو میں مل لوں گی۔۔۔۔۔

وہ آجائے گا، تم جاؤ تب تک فریش ہو جاؤ اور پھر ساتھ چائے پیتے ہیں، خدیجہ نے سر ہلایا تھا۔۔۔

ویسے تم نے بھی ندیم بھائی سے آنے کا کچھ نہیں

کہا۔۔۔۔

نہیں تو تمہارا سرپرائز پلان بن گیا تو میں نے بھی سوچا پورا سرپرائز دیتے ہیں

سب کو۔۔۔۔

ہاہاہا صحیح ہے وہ ہنسنے لگی تھی۔۔۔۔

آؤں میں تمہیں کمرے تک چھوڑ دیتی ہوں، اس کے ساتھ وہ اٹھنے لگی۔۔۔۔۔

راہداری سے گزر کر لیفٹ سائیڈ سے تھوڑا آگے جا کر وہ ایک کمرے کے

سامنے کھڑی ہو کر اسے اندر جانے کا کہنے لگی۔۔۔۔۔۔

##

شیراز ہاؤس کے لاؤنج میں آج خوب ہلچل مچی ہوئی تھی، بیرسٹر سجاد اور اس کی بیوی نائلہ سدیس سمیت وہاں پر آئے تھے، حمائل بھی وہی پر آگئی تھی۔۔۔۔

السلام علیکم انکل آنٹی وہ نائلہ سے گلے مل
گئی۔۔۔۔

بیٹا آج تو بہت پیاری لگ رہی ہو، اس طرح تیار ہو رہا کرو۔۔۔۔
آنٹی یہ سب ماما نے کہا ہے اس نے اپنے آپ کو اشارہ کر دیا تھا، بلو کلر کے شارٹ فراک کے ساتھ وہ پلازو شلوار پہن کر تھوڑا سا پنک لپسٹک لگائے، بالوں کو اسی طرح لووز پونی میں مقید کیے، پیروں میں نازک سے پرنٹڈ جوتے پہنیں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

تو اچھی بات ہے نا لڑکیوں کو اپنا خیال رکھنا چاہیے۔۔۔
اوکے آنٹی میں خیال رکھوں گی، آپ بتاؤ سدیس کیسے ہو وہ اس کے طرف گھومنے لگی جو اسکے ساتھ لیپٹ سائیڈ پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

بالکل ٹھیک ماما نے کل شام سے ضد لگا رکھی تھی کہ حمائل کو دیکھنے جانا ہے، کہہ رہی تھی کہ میں صبح سے آفس نہیں جاؤں اور دیکھو میں نے چھٹی بھی کر لیا ہے جبکہ ہم یہاں پر ڈنر کے لیے آئے ہیں۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میں بھی گھر میں قید ہوں آج کل۔۔۔۔۔۔

ویسے سدیس تھینک یو سو مچھ وہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

میں نے کیا کیا ہے اسے یاد بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

آپ اگر اس رات میری ہیلپ نہیں کرتے تو میں کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

اٹس اوکے مجھے خوشی ہوئی کہ میں آپ کے کام آیا ہوں۔۔۔۔

آپ کا کیا بنا، آپ نے پھر حنا سے بات کی ہے۔۔۔۔

نہیں یار اتنا بزی ہو آج کل میں بھی۔۔۔۔

جلدی کرو سدیس ایسا نہ ہو ٹائم ہاتھ سے نکل جائے۔۔۔۔

آپ مجھے ڈرائے تو نہیں وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔۔

جیسے کہ آپ چھوٹے سے بچے ہوں، اس طرح تو آپ بہت جلدی ڈر جاتے ہیں۔۔۔۔

یار دل کا معاملہ ہے یہاں بڑے بڑوں کی نکل جاتی ہے۔۔۔۔۔

ہاہاہا وہ اس کی بات پر ہنسنے لگی آریان نے اس کو دیکھ لیا تھا کیونکہ وہ بھی پہنچ گیا تھا

۔۔۔۔

وہاں پر بیٹھے ہر ایک شخص دونوں کو چمکتے انکھوں سے دیکھ رہے تھے، جو آپس میں آہستہ آہستہ بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔

سلام آنٹی وہ کھڑے ہو کے وہاں پر نغمہ کو مخاطب کر کے سلام کرنے لگا حمائل کا رنگ پک گیا تھا۔۔۔۔ وعلیکم السلام بیٹا وہ کھڑے ہو کے اسے کہنے لگی تم نے آتے ہوئے لیٹ کر لیا، شیراز نے تمہارے آنے کا بتا دیا تھا۔۔۔۔۔

جی آنٹی کچھ لیٹ ہو گیا ہے وہ سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

آریان ان سے ملو یہ میرا پرانا دوست بیرسٹر سجاد اور یہ ان کی بیگم صاحبہ۔۔۔۔

نائس ٹو میٹ یو اس نے سجاد کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔ تھینک یو جنٹلمین لیکن یہ کون وہ شیراز سے اسکے بارے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

یہ آریان ارسلان ہے، نغمہ کے بھائی کا بیٹا اس کی نظریں سدیس پر جمی ہوئی تھی ،شیراز نے اس کے نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور جسے تم دیکھ رہے ہو آریان یہ سدیس ہے سجاد کا بیٹا، بہت اچھا بچہ ہے۔۔۔۔۔

وہ سر ہلانے لگا مگر اس کی نظریں ابھی حمائل سے آر پار ہو رہی تھی۔۔۔۔

سدیس کے فون پر میسج ٹون بج گئی تھی، کسی نے اس کو ٹیکسٹ کر دیا تھا، اسکیوز کر کے وہ وہاں سے باہر نکلنے لگا، نغمہ بھی کچن سے واپس آ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

شیراز ہمیں ابھی بات پکی کرنی چاہیے کچھ دیر بعد سجاد بولنے لگا آپ کیا کہتی ہے بھابھی وہ نغمہ سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

ہم نے کیا کہنا ہے، حمائل سے پوچھے پھر آپ کو بتائیں گے۔۔۔۔۔۔

اسکیوز می آنٹی آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں، آریان اس سے جان بوجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

میں نے بتایا تو تھا آریان بھول گیے ہو کیا نغمہ کی جواب سے پہلے شیراز نے کہا

۔۔۔۔

جی انکل مجھے یاد ہے۔۔۔۔

تم بھی کسی سرپرائز کے بارے میں بات کر رہے تھے شیراز کو یاد آنے لگا۔۔۔۔

وہی تو دینے آیا ہوں وہ حمائل کی آنکھوں میں دیکھ کر جواب دینے لگا۔۔۔۔

تو بتاؤ نا حمائل اس کونہ میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔انکل انٹی میں یہاں پر اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لینے آیا ہوں حمائل کو لگا اس کو ہارٹ اٹیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔

تم کیا کہہ رہے ہو آریان تمہیں پتہ بھی ہے، کس کی بات کر رہے ہو تم۔۔۔

افکورس انکل میں حمائل کی بات کر رہا ہوں، میں نے اس سے نکاح کر لیا ہے، وہ میری بیوی ہے شاید میں آپ لوگوں کو صحیح ٹائم پر باخبر کرتا مگر آپ لوگ میری ہی بیوی کا رشتہ کر رہے ہیں جو کہ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔۔

حمائل یہ کیا کہہ رہا ہے اور تم یہ کیا بکواس کر رہے ہو آریان کیسا نکاح، کیسی بیوی نغمہ حمائل کو دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

ماما، بابا، بابا وہ لبوں پر زبان پھیرنے لگی۔۔۔

تم کچھ آگے بولو گی، وہ کچھ بھی کہنے میں اٹک رہی تھی، بیرسٹر سجاد اور نائلہ دونوں حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

سوری انکل میں آپ کو نہیں بتا سکا، میں ابھی اسے اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں اگر آپ کو اس سے ملنا ہے آپ صرف ایک کال کر لیں میں خود لے کر آؤں گا وہ کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

آریان تمہارا دماغ جگہ پر ہے، تم کیسے میری بیٹی کے بارے میں یہ کہہ سکتے ہو۔۔۔

شیر ازانکل آپکی بیٹی میرے نکاح میں ہے، میں اسے شرعی اور قانونی طور پر لے جاسکتا ہوں میں نے آپ کو نکاح کے پیپر سینڈ کر دیے ہیں، اور یجنل پیپر چاہیے تو آدھے گھنٹے تک وہ بھی مل جائیں گی۔۔۔۔

حمائل یہ کیا کہہ رہا ہے، تم بتاؤ مجھے تم نے کہا تھا تم اور سدیس ایک دوسرے کو پسند کرتے ہے۔۔۔ آریان کو لگا تھا اس کے دماغ کا نس پھٹ جائے گا۔۔۔۔۔

ماما آپ کیا کہہ رہی ہیں، میں نے ایسا کب کہا تھا۔۔۔

یہ یہ جو کہہ رہا ہے یہ سچ ہے، نغمہ نے آریان کو اشارہ کر دیا تھا۔۔۔۔

ماما میری بات سنیں پلیز اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی شیر از صاحب نکاح نامے کو دیکھنے لگا۔۔۔

نغمہ چھوڑ دو اسے۔۔۔۔

کیسے چھوڑ دو اسے، مجھے سیدھی طرح بتاؤ کیا ہوا ہے اس کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔۔۔۔

ماما پلیز نہیں رویے، دور رہو مجھ سے، ہاتھ مت لگاؤ وہ اس کا ہاتھ جھٹکانے لگی، ماما مت کہو مجھے۔۔۔

بھابی سنبھالے خود کو نائلہ اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھنے لگی، سجاد بھی کھڑا ہو گیا تھا حمائل شیراز کو دیکھنے لگی وہ اسے دیکھ کر چہرہ موڑ گیا تھا وہ اس کو دل میں مخاطب کرنے لگی مگر اس کی زبان ہل نہیں رہی تھی اس کے دل میں چھن کر کچھ ٹوٹا تھا، وہ دوڑ کر سیڑھیوں سے اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

آئی تنک شیراز ہمیں چلنا چاہیے، اس نے سجاد کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

وہ نائلہ بیگم کو آنے کا اشارہ کرنے لگا، وہ بھی سجاد کے ساتھ روانہ ہوئی وہاں پر اب صرف آریان نغمہ اور شیراز صاحب تھے۔۔۔۔۔

ہم نے تمہیں ایسا نہیں سمجھا تھا، کیسے تم یہ کر سکتے ہو، کس چیز کا بدلہ لیا ہے تم نے آریان۔۔۔۔ میری آپ سے کوئی دشمنی نہیں ہے شیراز انکل میں حمائل کو پسند کرتا ہوں، اس سے محبت کرتا ہوں اور جس سے محبت کی جاتی ہے اسے اپنایا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

تمہیں ذرا سا بھی ریگریٹ نہیں ہے آریان، ایسے کون کرتا ہے اگر تم میری بیٹی کو پسند کرتے تھے تو ہم تم دونوں کے راستے میں نہیں آرہے تھے مگر تم نے تو ہم کو اپنے نظروں میں گرایا ہے۔۔۔۔

آنٹی پلیز میری بات سمجھنے کی کوشش کریں آپ کی بیٹی حد سے زیادہ ضدی اور بدتمیز ہے۔۔۔۔

میں نے جو کیا ہے یہ اسی کے فائدے کے لیے بھی ہے کیونکہ میں اسے چاہتا ہوں اور آپ کو یہ صفائی بھی اسی لیے دے رہا ہوں کیونکہ آپ میرے لیے قابل عزت ہیں، کیا آپ کا مجھ پر تھوڑا سا بھی یقین نہیں ہے۔۔۔۔۔

تم نے سب کچھ ختم کر دیا آریان، اس میں ہماری جان بستی ہے، کم سے کم تم ہم سے ایک بار بات کر تو لیتے ہم منع تھوڑی کرتے مگر ایسے نغمہ اپنی بات ادھوری چھوڑ گئی۔۔۔۔۔

آنٹی وہ نیچے بیٹھ کر اس کے دونوں ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھنے لگا آپ میری ماما کی طرح ہے، میں آپ کو کبھی بھی ڈس اپوائنٹ نہیں کروں گا اور بات رہی بتانے کی تو وقت آنے پر آپ کو سب پتہ چل جائے گا۔۔۔

حمائل کو اگر میں بتا بھی دیتا، تو ماننے والی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

تو اس میں اس کی مرضی شامل نہیں ہے شیراز اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

میں نے تو ایسا بھی نہیں کہا میں کہہ رہا ہوں وہ ہر جگہ میرے خلاف ہوتی ہے، مجھے اپنے طریقے سے اسے ہینڈل کرنا تھا، میں ابھی اسے لے جا رہا ہوں کل تک وہ میرے ساتھ ہو گی۔۔۔۔۔

اور اگر ہم منع کریں تو شیر ثا اس سے پھر پوچھنے لگا۔۔۔۔

تو پھر بھی میں اسے لے کر جاؤں گا، آپ نے تو ویسے بھی نکاح نامہ دیکھ لیا ہے، وہ میری بیوی ہے، میرا نام لگا ہے اس سے اور میں اپنے متعلق ہر چیز کے لیے بہت پوزیسو ہو وہ تو پھر میرے دل کی آواز ہے۔۔۔۔

اس کی صاف گوئی پر خاموشی ہو گئی تھی نا نعمہنے کچھ کہا تھا اور نہ شیراز نے۔۔۔۔

وہ اوپر اپنے کمرے میں ہے آگر جانا چاہے تو لے جا سکتے ہو ہو سکے تو کچھ دنوں تک ہم سب کا سامنا ایک دوسرے سے نہ ہو تو بہتر ہے۔۔۔۔

شیراز آپ کیا کہہ رہے ہیں کیسے ہم اسے جانے دے سکتے ہیں۔۔۔۔

جانے دوانہیں نغمہ وہ دوسری طرف منہ کرنے لگا آریان سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

آریان یہ تم نے کیا کیا ہے حمائل بیڈ پر بیٹھی تھی اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے ،اسے لگا تھا کہ وہ کبھی سر نہیں اٹھا پائے گی بیرسٹر سجاد کے سامنے اور شیراز کا چہرہ موڑنے پر اس کا تو دل ڈوب گیا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں برداشت کے حد سے گلابی ہو گئی تھے اور ناک بالکل سرخ، وہ جاہتی تھی کہ آج آریان کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر دے۔۔۔۔

وہ دشمن جان اوپر آگیا تھا اس نے دیکھا وہ دروازے کو اندر سے بند کر رہا ہے

۔۔۔۔۔

تم یہاں پر کیا کر رہے ہو ایڈٹ، سٹوپڈ، لائر، بلڈی باسٹر، تم نے کیا کر دیا ہے وہ ایک سانس میں گالیوں کی بھرمار کر چکی تھی، نکلو میرے روم سے وہ سائیڈ ٹیبل سے گلاس اس پر مارنے لگی جس کو اس نے بہت آسانی سے کھینچ کر لیا تھا۔۔۔۔

تم یہاں پر کیوں آئے ہو اور کچھ رہ گیا تھا میرا تماشہ بنانے میں۔۔۔۔

میں نہیں آتا تو تمہارا تو رشتہ پکا ہو گیا تھا یعنی کہ آریان ارسلان کی بیوی محترمہ شوہر کے ہوتے ہوئے بھی کسی اور کے سامنے پسند ہونے کے لیے بیٹھی تھی، انٹر سٹنگ تم تو سچ میں بہادر نکلی، اب مجھے بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیا کروں وہ ایک ایک قدم اس کے قریب لینے لگا اس کے ہاتھ میں جو کلاس تھا وہ زمین پر پھینک وہ کر چی کر چی چکا تھا۔۔۔۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا آریان اور آپ یہاں سے چلے جائیں، وہ ایک ایک قدم پیچھے لے جاتے ہوئے دیوار سے لگ گئی تھی، آریان اس کے قریب ہونا بند نہیں کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

سمجھ نہیں آتی آپ کو نکلے میرے روم سے، وہ چیخنے لگی اس نے انگلی سے دروازے کے طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

تو تم کہہ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہوا تھا وہ اس کی بات دہرانے لگا، جو نیچے تم اس ایڈٹ کے ساتھ قہقہے لگا رہی تھی وہ کیا تھا حمائل کو لگا وہ اس کی جان لے لے گا۔۔۔۔

واؤ آج تو پوری طرح تیار بھی ہو گئی ہو اوپر سے نیچے وہ اسے اپنے نظروں میں قید کر چکا تھا وہ طنزیہ مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔

میں جیسی بھی رہوں، تیار رہوں یا نہیں اٹس ناٹ آف یور بزنس جسٹ لیو می وہ اس کا ہاتھ دیوار سے ہٹانے لگی جس کے ارد گرد وہ قید تھی۔۔۔۔

بند کرو اپنی زبان ورنہ میں اسے بند کر دوں گا، وہ دیوار پر مکا مار کر جیسے غرایا تھا، میں کچھ نہیں کہہ رہا تو تم اپنی حد بھول جاتی ہو اسے لگا تھا وہ اپنے آنسوؤں کو وہ اندر نہیں رکھ پائے گی اس کے لہو رنگ کی آنکھیں اس پر گاڑھے وہ جیسے اپنے نظروں سے اسے آج جھلسانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

دور ہو جائے مجھ۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے منہ پر ہاتھ رکھنے لگا ہمت کر کے وہ جو کچھ کہنے کے لیے منہ کھول چکی تھی اندر دب گئیں تھیں۔۔۔۔

وہ اس کے اتنا قریب تھا کہ اس کے گرم سانسوں کی تپش اس کے چہرے کو جھلسا رہی تھی۔۔۔۔۔

دل تو کر رہا ہے تمہیں ایسا سبق سکھادوں کہ تم زندگی بھر اسے پھر نہ بھولوں، شکر کرو حمائل میں تمہارے معاملے میں دماغ کی نہیں مانتا ورنہ تمہاری اتنی ہمت نہیں تھی کہ تم میری مرضی کے بغیر کوئی حرکت بھی کرتی۔۔۔۔۔

وہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کے اسے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس پر تو کوئی اثر نہیں ہونے والا تھا الٹا اس کے ہاتھ پر زور ڈالے اس کے لب مزید دکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

آریان حمائل کے ہاتھوں کو دیکھنے لگا جو تکھ کر اس نے خود نیچے کر دیں۔۔۔۔

اس کے آنکھوں سے ایک آنسو اس کے ہاتھوں پر گرنے لگی، آریان کی نظریں اوپر اٹھی, اس کی آنکھیں جھیل کی طرح برس رہی تھی۔۔۔۔

اس کے مارنے مروانے کے ارادے اس ستمگر کے سامنے دم توڑ گئی تھی, وہ بغیر کسی مزاحمت کے کھڑے دیوار سے لگی ہوئی تھی، آریان کو لگا تھا آج ایک بار پھر اس نمکین پانی سے بھرے کٹوروں نے اس کے اندر کچھ بہت چھن کے توڑا ہے۔۔۔۔۔

وہ ہچکی لینے لگی تھی، آریان نے اپنے ہاتھ کے بوج سے اسے آزاد کر دیا تھا، اس کے آنکھوں نے سیلاب بہا دیا تھا۔۔۔۔

حمائل کو لگ رہا تھا آج وہ نہیں روئے گی تو کب روئے گی، اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے گالوں پر بہے انسوؤں کو صاف کر دیا تھا مگر وہ پھر سے گیلے ہو گئے تھے، ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے آنسوؤں کا بارش تھمے گا نہیں، وہ دوبارہ سے اس کے آنسوؤں کو پونچھنے لگا مگر اس بار حمائل نے اس کا ہاتھ جھٹکا دیا تھا۔۔۔۔

دور رہے مجھ سے, مجھے آپ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

میں اپنے سروسز تمہیں پری میں دے رہا ہوں ڈونٹ وری وہ دوبارہ اس کے گال کو چھونے لگا تھا۔۔۔۔

آپ۔ کو۔ ایک۔ بات۔ سمجھ۔ نہیں۔ آتی وہ اٹک اٹک کے کہنے لگی مگر ساتھ میں اس کا ہاتھ بھی جھٹکانا نہیں بھولی تھی۔۔۔۔۔

ڈونٹ ڈو اگین آریان وارننگ والے لہجے میں اس بار اسے کہنے لگا۔۔۔۔

آپ کو اور کچھ بھی کرنا نہیں آتا، آپ کیوں آئے ہیں میری زندگی میں، مجھے خود سے نفرت ہو گئی ہے۔۔۔۔

تمہیں اپنی دنیا میں لے جانے کے لیے تو میں نے آنا ہی تھا کیونکہ تم میرے لیے بنی تھی، وہ اس کے بغیر رکے آنسوؤں کو ہتھیلی سے صاف کر رہا تھا، حمائل جانتی تھی یہ رکے گا نہیں اس لیے وہ ہر بار کی طرح اس بار بھی اپنے ضد کو مات دینے لگی۔۔۔۔۔

کیا خیال ہے چلیں ابھی، باقی باتیں غور سے سنوں گا تمہاری مگر یہاں نہیں ہمارے روم میں۔۔۔۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی، آپ میری مرضی کے بغیر کیسے مجھے لے جا سکتے ہیں، آپ ایسا نہیں کر سکتے مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ وہ بغل میں نکل کر روم سے باہر نکلنے والی تھی کہ آریان نے اس کو ہاتھ سے پکڑ لیا۔۔۔۔

مجھے چیلنج مت کیا کرو مائی ڈیر وائف میں بہت کچھ کر سکتا ہوں وہ اس کے چہرے سے بال ہٹانے لگا جو اس کو اپنے طرف کھینچنے سے اس کے چہرے کو ڈھک چکے تھے۔۔۔

آپ میں تھوڑی سی بھی انسانیت ہے، میرے ماما بابا پر کیا گزر رہی ہو گی، وہ کیا سوچیں گے کہ اس کی بیٹی کا بیٹھے بٹھائے شوہر کہاں سے نکلا ہے۔۔۔

واؤ تمہارے لبوں سے یہ شوہر نام کتنا اچھا لگتا ہے۔۔۔۔

تو کسی اور سے کہے کہ یہ نام آپ کو کہا کریں، مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے نہ آپ میں اور نہ آپ کے نام میں۔۔۔۔۔۔

اٹس اوکے جان من انٹرسٹ ہو جائے گا، ویسے بھی میں کس لیے ہوں اب چلو لیکن اگر تم نے نیچے کوئی تماشہ کرنے کی کوشش کی تو پھر میں بھی تماشہ بنا کے تمہیں باہوں میں اٹھا کے لے جاؤں گا۔۔۔۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا سامنے شیر ازانکل آتا ہے یا آنٹی چوائس تمہارا ہے۔۔۔۔

آریان پلیز ایسا مت کریں میرا یقین کریں میں نے نہیں بلایا سدیس کو, میں جانتی بھی نہیں تھی کہ وہ لوگ اس لیے آئے ہیں۔۔۔۔۔

اس سدیس کے سامنے بیٹھ کر اتنا سج سنور کر جو قہقہے لگا رہی تھی وہ بھول گئی ہو کیا۔۔۔۔

اچھا ایم سوری پلیز میں پھر نہیں ملوں گی، بس میں نے نہیں جانا مجھے مما بابا کو ایسے چھوڑ کر نہیں جانا۔۔۔۔۔

میں ہینڈل کرلوں گا انہیں تم اس کی ٹینشن مت لو، ابھی چلو اس کی کلائی کو تھام کر وہ اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی وہ اس کے ساتھ جا رہی تھی، کوشش کی تھی اس نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی مگر ہر بار کی طرح اس بار بھی اس کے گھورنے نے اسے شانت کر دیا تھا۔۔۔۔۔

##

بھائی آپ اتنے سکون سے کیوں بیٹھے ہیں، کسی نے ہمارے تین اڈوں میں آگ لگائی ہے، آپ کو پتہ ہے اس میں کروڑوں کا مال پڑا تھا۔۔۔۔

جانے دو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا، میرے پاس اتنا پیسہ ہے اگر میں سو سال بغیر کچھ کئے ایسے بیٹھ جاؤ تو بھی پوری عیاشی سے زندگی گزار سکتا ہوں۔۔۔۔

بھائی آپ جانتے ہیں کس نے کیا ہے۔۔۔۔

میں جانتا ہوں کس نے کیا ہے۔۔۔۔

تو پھر کیوں ایکشن نہیں لیتے، آپ نے تو پہلے ایسا کبھی نہیں کیا، اس طرح تو آپ کے باقی دشمن بھی اٹھ جائیں گے۔۔۔

پہلے مجھے ہر چیز سے فرق پڑتا تھا مگر اس بار ایسا لگا کچھ ہوا ہی نہیں ہے اور رہی باقی لوگوں کی تو اس دنیا میں فرقان کو جکھانے والا شخص صرف ایک ہے۔۔۔۔۔

بھائی آپ صرف آرڈر کریں، مجھے بتائیں میں اسے ابھی ختم کر لیتا ہوں۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے میں ایسا نہیں کر سکتا وہ اس کو گھورنے لگا اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

میرا مطلب وہ نہیں تھا اس نے سر جھکا دیا۔۔۔

بشیر تمہیں کبھی محبت ہوئی ہے، اس کا گارڈ اسے حیرانی سے دیکھنے لگا فرقان اسی کو جواب دینے کے لیے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جی بھائی ہوئی تھی ایک بار اس نے دھیرے سے کہا۔۔۔۔

تو پھر کیا ہوا شادی ہو گئی۔۔۔۔

نہیں بھائی اس کے دل میں کوئی اور تھا، وہ میرے قابل بھی نہیں تھی، وہ ٹھہری خوبصورت، سلجھی ہوئی نیک پروین اور میں تو اپنے علاقے کے غنڈوں میں شمار ہوتا تھا۔۔۔۔

غنڈوں کے ہاتھ میں تو سب کچھ ہوتا ہے، نیک نامی اور عزت جیسے کمزوریوں سے انسان کے ہاتھ بندھے رہتے ہیں پھر کیوں تم نے نہیں اپنائی اسے، محبت کا کیا تھا وہ تو ایک دن ہو ہی جانی تھی۔۔۔۔

بھائی ایک بات کہوں آپ سے وہ ہاں میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔۔

اس دنیا میں صرف ایک محبت ہی ہے جس پر نا غنڈے کی زور آزمائی چلتی ہے اور نامولوی کی تعویز اور دم اثر کرتی ہے۔۔۔۔

یہ تو بس ہو جاتی ہے، کبھی کبھار طوائف کو کسی سید سے یا پھر کسی سید کو کسی طوائف سے، زمین کو آسمان سے اور اسمان کو زمین سے، ملن ہو بھی سکتی ہے اگر یہ آگ دونوں طرف سے لگی ہو۔۔۔۔۔

لیکین ایسا بھی تو ہو سکتا ہے، اپنانے کے بعد محبت ہو جائے تمہیں ایسے چھوڑ دینا تو نہیں چاہیے۔۔۔۔۔

بھائی آپ نے کبھی آگ اور پانی کو ملتے دیکھا ہے اور جب ملتے بھی ہیں تو آگ کو مرنا پڑتا ہے، اس طرح تو نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے محبت بھی ایسی ہی چیز ہے۔۔۔۔

تم تو گہرے آدمی نکلے بشیر، اچھا لگا تم سے بات کر کے اس کی ہر بات اس کے دل کو لگی تھی۔۔۔۔

شکریہ بھائی آپ سے ایک بات پوچھوں اگر آپ برا نہ مانے۔۔۔۔

پوچھو میں برا نہیں منا رہا فرقان اس سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔

آپ کو اگر کبھی ایک طرفہ محبت ہو تو اسے زبردستی پانے کی کوشش مت کریں، آپ زبردستی پا کر بھی اسے کھو دیں گے، محبت میں ہارنا اصل جیت ہوتا ہے۔۔۔۔

آپ جب کبھی زندگی میں اپنے محبوب کے آنکھوں میں بس اپنے لیے عزت یا کوئی اور ہمدردی یا یقین کا جذبہ دیکھیں گے، یقین کریں آپ کو لگے گا یہاں پر آپ کی چاہت کی تکمیل ہو گئی۔۔۔۔

فرقان اس کی باتوں پر سوچنے لگا اسنے جیسے اس کے دماغ اور دل میں چلنے والے مشکل کو آسان کر دیا تھا۔۔۔۔۔

شکریہ بشیر تم واقعی میں اچھا انسان ہوں، تم اس جذبے کو جیسے بیان کر رہے ہو، وہ قابل تعریف ہے۔۔۔

بھائی آپ کی نوازش ہے میں تو ٹھہرا معمولی آدمی وہ اسے دیکھ رہا تھا، وہ ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔۔۔

اگر آپ کو کوئی کام ہو تو آپ مجھے بلا لیں، میں حاضر ہو جاؤں گا، ابھی کے لیے میں چلتا ہوں فرقان نے سر کو ہاں میں جنبش دیا تھا۔۔۔۔

آسمان میں شام کی تاریکی پھیل گئی تھی وہ اوپر دیکھنے لگا تھا ستارے بھی چمکنے لگے تھے کیونکہ اس کی چمک بھی رات کے سیاہی کے بغیر ناممکن تھی وہ آسمان کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔۔۔۔۔

میں بھی انتظار کروں گا کہ کبھی تمہارے آنکھوں میں میرے لیے کوئی جذبہ دیکھے، چاہے وہ صرف ہمدردی کا ہی کیوں نہ ہو، وہ خود سے مدم میں آواز میں کہنے لگا۔۔۔۔

ہوا کی ایک لہراتی لہر نے اس کے دل کے راز کو چرا کر کہے اور پہنچا دیا تھا، اس نے جو سرگوشی میں کہا تھا وہ زمین کے ہر ذرے نے سنا تھا۔۔۔

آج کے اس شام میں وہ ستارے گواہ تھے کہ ایک شیطان اپنے جہنم سے ایک فرشتے کو بچانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

##

اتروگی تم یا یہی پر گاڑی میں سونے کا ارادہ ہے آریان نے اپنے فارم ہاؤس کے گیراج میں گاڑی پارک کر دیا تھا۔۔۔

گاڑی میں رہنا ٹھیک ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ آپ یہی پر نہ ہو۔۔۔۔۔

ہاہاہا ایسا تو پوسیبل نہیں ہے وہ اس کے جواب پر ہنسنے لگا تھا۔۔۔۔۔

اپ نے اپنے لیے بھی پرابلم کر لیا ہے مسٹر آریان میں آپ کو اتنا چڑھا لوں گی کہ آپ پر مجھے لانے سے سو بار پہلے سوچیں گے، گاڑی کے سیٹ سے کمر لگائے وہ نیم دراز اسے دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔۔

ہمممم میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں تم کیا کر سکتی ہو۔۔۔۔

تم جانتی نہیں ہو وہ جو اس کے سیٹ بیلٹ کو کھولنے لگا اس کے جھکنے سے وہ پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا میں نے تو کچھ کیا بھی نہیں، تمہارے دھڑکنیں مجھے یہاں پر سنائی دے رہی ہے اسی طرح جھک کے آنکھوں میں دیکھ کر وہ کہہ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے لرزتے پلکوں کو اس پر روک دیے تھے، جانوروں کی طرح جو لوگ حرکتیں کرتے ہیں اس طرح دھڑکنیں تیز تو ہوتی ہے پھر۔۔۔۔۔

چلو تم نے مان تو لیا تمہاری خون کی گردش اور دل کی دھڑکن میری وجہ سے تیز ہوتی ہے۔۔۔۔۔

شاید آپ کے کان تب بند ہو گئے تھے میں نے جانور کا بھی کہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں میں نے وہ بھی سنا ہے، بس تم دعا کرو تم مجھے کبھی اپنے لیے جانور ہوتے نہ دیکھوں۔۔۔۔

کیا ہے یہ بندہ ہر بار یہ مجھے اپنے باتوں سے ڈراتا ہے وہ دل میں کہنے لگی۔۔۔۔۔

ویسے آپ ابھی بھی کم نہیں ہے اس نے سچ کہا تھا۔۔۔۔۔

اتر و گاڑی سے یا مجھ سے خدمتیں کرنا تمہیں اچھا لگتا ہے، تو کہو میں تمہیں اندر لے جا سکتا ہوں اس نے اس کا سیٹ بیلٹ کھول دیا تھا۔۔۔۔۔

اب میرا دماغ اتنا بھی بیکار نہیں ہوا وہ خود دوسرے سائیڈ سے اترنے لگی تھی۔۔۔۔

رات کی تاریکی پھیلی ہوئی تھی، اس کے فارم ہاؤس میں ہر طرف لائٹس نے روشنی کر دیا تھا، سامنے لان میں وہی ڈوگ بیٹھا تھا، اس کی آنکھیں سامنے لگے ہوئے لائٹ کی وجہ سے چمک رہے تھے۔۔۔۔ حمائل نے جیسے اس کو دیکھا اس کے قدم آگے جانے سے انکاری ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

آریان نے آج بھی اسے فریز ہوتے دیکھ لیا تھا وہ اس کے پیچھے رکنے لگا۔۔۔۔

یہ کچھ نہیں کہے گا جب تک تم میری بات مانو گی وہ اس کے کان میں کہنے لگا

حمائل نے اسے دیکھا تھا، پتہ نہیں کیوں ایک بار خواب میں کسی کتے نے اسے کاٹا تھا، اس خواب نے اس کے دماغ پر اتنا اثر کر لیا تھا کہ وہ جب بھی کبھی کسی کتے کو دیکھتی تھی تو وہ اس خواب میں چلی جاتی تھی وہ سوچ رہی تھی کہ وہ کتا وہی پر بھونکنے لگا۔۔۔۔

اہہہہ وہ آریان کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی تھی، کتا جمپ لگا کر انہی کی طرف آ رہا تھا مگر باندھنے کی وجہ سے رک گیا۔۔۔

وہ کانپ رہی تھی آریان نے اسکے کپکپاتے وجود کو محسوس کر دیا تھا۔۔۔

حمائل وہ بندھا ہوا ہے ریلیکس وہ اس کو بازو سے پکڑ کر کام ڈاؤن کر رہا تھا۔۔۔۔

میں، میں نے یہاں پر نہیں رہنا مجھے گھر جانا ہے اریان، پلیز مجھے جانے دیں وہ اسکے کورٹ کو مٹھیوں میں پکڑ کر ضد کر رہی تھی۔۔۔

آپ نہیں جائیں بس مجھے چھوڑ دیں وہ گاڑی کی طرف واپس بڑھ رہی تھی۔۔۔

حمائل آؤں اندر چلتے ہیں واپس اس کو بازو سے کھینچنے لگا، کچھ نہیں ہوتا یہ ڈوگ باہر ہی رہے گا۔۔۔۔۔

ڈون ٹیل می آریان آپ جیسے انسان سے کچھ بھی توقع کی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔

تم یہاں سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکال سکتی لیکن اگر تم نے مزید یہ ضد کرنا بند نہیں کیا تو میں اس ڈوگ کو اندر روم میں لے آؤں گا۔۔۔

حمائل بڑی بڑی انکھوں سے اسے دیکھنے لگی جیسے یہ کوئی عجوبہ ہو اس نے تو ابھی حد ہی کر دیا

تھا۔۔۔۔

آریان اس کا ہاتھ پکڑیں اندر لانے لگا بغیر کوئی چوں چرا کے وہ نک چڑھی ہر بار یہ آدمی بس کنٹرول کر سکتا تھا۔۔۔۔

کچن سے تھوڑا آگے جا کر لیفٹ سائیڈ پر مڑتے ہوئے کارنر میں ایک کمرہ بنا ہوا تھا دروازہ کھول کر اس کے ساتھ وہ انٹر گئی تھی جس نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا

۔۔۔۔

کمرے کے اندر زیرو سائز کے لائٹس روشنی دے رہی تھی، دروازے کے ساتھ دیوار پر ہاتھ مار کے اس نے سارے لائٹس کو جلا دیا تھا، کمرہ روشن ہو گیا تھا اس کمرے کا تھیم باقی کے فارم ہاؤس سے ڈارک کلر کا تھا۔۔۔۔

جہازی سائز بیڈ جدید سنگ مرمر سے بنے فرش پر سامنے پڑا تھا، دونوں سائیڈ ٹیبل پر خوبصورت لیمپ پڑے تھے، سامنے والے گلاس کے سامنے بھاری مخملی پردے آویزاں تھیں، بیڈ سے تھوڑے فاصلے پر سامنے ایک بڑا صوفہ اور دو چھوٹے صوفوں کے درمیان ایک شیشے کا ٹیبل پڑا تھا۔۔۔۔

یہاں پر بھی ہر چیز بلیک ہے شیطان کا بچہ لگ رہا ہے مجھے یہ وہ اپنا بلائیز راتار رہا تھا اس کو دیکھ کر وہ دل میں گالیاں دے رہی تھی۔۔۔

جاؤں چینج کر واس نے اس کو بغیر دیکھے کہا۔۔۔۔

برائے مہربانی فار یور کائنڈ انفارمیشن کے لیے عرض ہے، میں یہاں پر پہلی بار آئی ہو میرے پاس میرے کپڑے نہیں ہیں۔۔۔۔

صرف زبان چلتی ہے تمہاری جاؤں دیکھ لوا گر کچھ نہیں ملا پھر اپنے ان ہونٹوں کو زحمت دو اس کی نظریں اس کی پنک لپسٹک پر جمی ہوئی تھی جس میں اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ تو میں کر لوں گی مگر آپ یہاں سے چلتے بنے میں کسی سے روم شیئر نہیں کرتی، اس لیے آپ بھی کان کال کر سن لیں۔۔۔۔

اریان اس کو ایک آئی برو اچکانے لگا۔۔۔۔

بھول گئی ہو تمہارا نکاح ہو گیا ہے اور ابھی تو رخصتی بھی ہو گئی ہے، سوری ممبر دز الوئیز یو آر مائی پراپرٹی، جہاں پر میں تمہیں رکھنا چاہوں گا تم وہی رہو گی۔۔۔۔۔

خوش فہمیاں رکھنا اچھی بات ہے مگر آسمان میں اڑنا بھی نہیں چاہیے۔۔۔۔

آریان کے موبائل پر فون آنے لگا وہ اپنے پینٹ جیب سے فون نکال کر پک کرنے لگا، علیشاہ کال کر رہی تھی۔۔۔۔

چلو تم چینج کرو پھر بات ہوتی ہے وہ اس کے چہرے کو تھپتھپانے لگا اور اس کو چھوڑ کر باہر چلا گیا۔۔۔۔

میں جانتی ہوں تم تو ایسے نہیں مانو گے مسٹر آریان، مجھے کچھ کرنا پڑے گا، مجھے اتنا رلایا ہے آج آپ کو بھی نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔

وہ وہاں سے وارڈروب میں چلی گئی، وہاں پر بہت سارے لیڈی ڈریسز طریقے سے آرگنائز تھے۔۔۔۔

فارمل، ان فارمل، پارٹی ویئر، نائٹیز سب کچھ پڑا تھا۔۔۔۔

ایک مہرون کلر کی نائٹ سوٹ وہاں سے لے کر وہ واش روم میں چلی گئی، بالوں کو پونی سے آزاد کر کے وہ کمرے میں واپس آگئی تھی۔۔۔۔

اس نے چینج کر لیا تھا لیکن آریان ابھی بھی باہر تھا اس نے ارد گرد دیکھا سامنے میز پر جگ میں پانی پڑا تھا، اس کی آنکھیں پانی کو دیکھ کر چمکنے لگی وہ سارا جگ اٹھا کر واپس بیڈ کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

اب مزہ آئے گا وہ ایک سائڈ پر سارا جگ خالی کرنے لگی، سنگار میز کے سامنے بہت سارے پرفیومز پڑے تھے اس کی نظر اسی پر پڑ گئی تھی، وہ بہت سارا پرفیوم اس کے فیلو پر کرنے لگی۔۔۔۔

یار یہ تو اچھا سمیل کر رہا ہے وہ اس کو سونگنے لگی، کوئی دوسرا ہونا چاہیے جو سر میں سیدھا درد کرے۔۔۔۔

وہ ابھی سنگار میز کے سامنے کھڑے ہو کر ایک ایک بوتل کو سونگ رہی تھی اور اسی طرح چھوڑ رہی تھی۔۔۔۔

یہ بندہ کیا ہے یہ سب پرفیومز اتنے اچھے ہیں، چلو حمائل ایک جگاڑ کر لوں وہ خود سے کہنے لگی اور اپنے نچلے ہونٹ کو کاٹنے لگی۔۔۔۔۔

اس کو بھی تو اس نے اس کمرے سے بھگانا تھا اس لیے اس نے ایک ساتھ تین پرفیوم کو مکس کر کے اسکے پلو پر ڈالنے لگی، سبھی تین پرفیوم تقریباً ختم ہو گئی تھی

۔۔۔۔

ایک ساتھ تین بوتلز کے مکس ہونے سے اس نے ایک عجیب سا سمیل کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اب یہ ٹھیک ہے اس نے منہ پر ہاتھ رکھا، وہ وہی سائیڈ واپس صحیح کرنے لگی اس کے پلو پر بلینکٹ ڈال کے، وہ دوسرے سائڈ پر جا کر بلینکٹ کو سر تک اوڑھے سونے لگی، آج جتنی وہ اعصابی طور پر ٹینس تھی اتنی جلدی سو گئی تھی۔۔۔۔

اریان کچھ دیر بعد روم میں آگیا تھا،اس نے اس کے چہرے سے بلینکٹ ہٹایا وہ مکمل نیند میں تھی اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کے وہ اپنی جگہ پر آنے لگا۔۔۔۔

وہ جیسے بیٹھا واپس اٹھ گیا،ایسا لگا کسی نے یہاں پر پانی کا پائپ چھوڑا ہو،اوپر سے اتنی پرفیوم کی خوشبو آنا شروع ہوئی تھی وہ چھینکنے لگا تھا وہ منہ پر ہاتھ رکھنے لگا مگر اس کی تو اصل سانس ابھی بند ہو گئی تھی۔۔۔۔

وہی ہاتھ تو وہ اپنے فلو پر رکھ گیا تھا اس نے سامنے شیشے کی طرف دیکھا، تین پرفیومز کہ بوتلز خالی پڑے تھے اور باقیوں پر ڈھکن نہیں تھے اس نے حمائل کو دیکھا اور ایک لمبی سانس لینے لگا وہ جان گیا تھا یہ شیطانی اسی کی ہے۔۔۔

وہ پھر سے چھینکنے لگا تھا اور پھر وہ رکا نہیں تھا،ایک کے بعد ایک چھینک نے اس کے آنکھوں سے پانی نکلنا شروع کر دیا تھا،وہ الرجک ہو گیا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی وہ وہاں سے باہر نکلنے لگا۔۔۔

حمائل اپنا کام کر چکی تھی مگر اس کی بھی تو خیر نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

##

ماما اپ کو کس نے کہا تھا کہ میرا رشتہ حمائل کے لیے لے جائے۔۔۔۔۔

کیا مطلب سدیس، تم دونوں ساتھ میں کتنے خوش رہتے ہو، تم لوگوں کی منہ بات کرتے وقت تکتی نہیں ہے، ہمیں بھی لگا تھا تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو۔۔۔۔۔۔

ماما ایک بار تو آپ مجھ سے بات تو کرتی۔۔۔۔۔

تو نغمہ بھی تو یہی کہہ رہی تھی کہ تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو، مجھے غلط فہمی ہوئی تھی تو کیا اس کو بھی ہوئی تھی۔۔۔۔

اور اس کو ایسا کس نے کہا تھا حمائل نے یا میں نے، ہم پاگل تو نہیں ہیں۔۔۔۔

تو اس رات ڈنر پر تم دونوں نے نغمہ کو نہیں کہا تھا کہ ہمارا کچھ چل رہا ہے، اس نے کہا تھا مجھے کہ حمائل کہہ رہی تھی کہ جب کچھ ہو جائے پھر وہ بتا دے گی اور ویسے بھی حمائل کو ہم تمہارے لیے کب سے سوچ رہے ہیں، کتنی اچھی اور پیاری بچی ہیں۔۔۔۔۔

ماما، ماما یہ بات نہیں ہوئی تھی ہمارے درمیان، میں کسی اور کو پسند کرتا ہو، میں اس سے اسی کے بارے میں بات کر رہا تھا وہ تو نغمہ آنٹی آگئی تھی، تو وہ فارملی انہیں ایسا کہنے لگی۔۔۔۔

اور کمال ہے انہوں نے بھی حمائل سے بھی پوچھا تک نہیں، نائلہ بیگم سجاد کو دیکھنے لگی انہوں نے بغیر ان دونوں سے پوچھے اتنا سب کچھ کر لیا تھا۔۔۔۔

تو ہمیں لگا تھا اس لیے ہم نے سوچا کہ ہم تم لوگوں کو سرپرائز کریں گے۔۔۔۔۔

واؤ ماما اپنے اچھا سرپرائز کر دیا، مجھے، کم سے کم کوئی کلو تو انسان دیتا ہے نا، کم سے کم ہم میں سے ایک کو اگر پتہ بھی ہوتا تو بات اتنی اگے نہیں بڑھتی۔۔۔۔

اچھا او کے ہم مانتے ہیں، ہمیں غلط فہمی ہو گئی تھی مگر تم بتاؤ کسی پسند کرتے ہو۔۔۔

نائلہ اب اصل بات پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

میں بعد میں بتاؤں گا مگر خدا کا واستہ ہے اس بار کوئی فرضی کہانی نہ بنائے اور نغمہ آنٹی کو بھی اس ڈرامے کے بارے میں بتائے، وہ حمائل پر غصہ ہو گی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا وہ اس بات پر غصہ ہو گی، ان کے گھر میں تو کچھ اور ماحول چل رہا ہے۔۔۔۔

میں کل شیراز سے ملنے چلا جاؤں گا، ختم ہو گئی غلط فہمی۔۔۔۔۔۔

سجاد میں اتنے ارمانوں سے گئی تھی، نائلہ کو ابھی بھی یہ رشتہ نہ ہونے پر افسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

تو تم دوسری کے لیے چلی جاؤں اس نے بتایا تو ہے وہ کسی کو پسند کرتا ہے، اور ہم حمائل کو بیٹی مانتے ہیں، ضروری نہیں وہ ہماری بہو بھی بنے۔۔۔۔ نائلہ اس کو دیکھ کر سر ہلانے لگی، میں بھی نغمہ کو کال کرتی ہوں۔۔۔۔

سجاد صاحب حمائل کے بارے میں سوچنے لگا، ناچاہتے ہوئے بھی وہ سوچوں سے نہیں ہٹ رہی تھی، اس نے پہلے اس کو ایسے لڑکڑاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا اور پھر شیراز صاحب کا ری ایکشن، وہ سچ میں اس کے لیے پریشان ہو رہا تھا۔۔۔۔

یہ اس کی خوش قسمتی تھی یا انہیں لوگوں کی ذہنیت جس کو وہ لوگ بلیم نہیں کر رہے تھے، جو بھی تھا مگر اچھا تھا۔۔۔

##

شیر از ایسے بغیر ناشتے کے آفس مت جائے، آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔۔۔

دل نہیں کر رہا نغمہ، تم کر لو اگر پھر بھوک لگی آفس میں کچھ کھالوں گا۔۔۔۔۔

میرا بھی دل نہیں کر رہا، شیر از نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

میں افس کے لیے نکل رہا ہوں وہ نکل گیا تھا پیچھے نغمہ بھی واپس ڈائننگ ٹیبل پر گم صُم بیٹھ گئی، بیگم صاحبہ آپ نے ناشتہ کرنا ہے یا میں برتن اٹھالوں سلمیٰ نے آکر اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

اٹھاؤ سب کچھ سلمی بھوک نہیں ہے وہ سستی سے اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔۔

شیر از صاحب بھی آج مرجائے سے آفس میں آگئے تھے، اس کی آفس میٹنگ ابھی ختم ہو گئی

تھی۔۔۔۔

بج گئے تھے ٹیبل پر پڑے گی وائرلیس بج گیا اسنے پک کر دیا تھا۔۔۔۔۔ 11

سر اریان ارسلان ایا ہے آپ سے ملنا چاہتے ہیں اگر آپ فری ہو تو بھیج دوا نہیں

ریسیپشن پر کھڑی لڑکی نے انفارم کر دیا تھا، پہلے تو چاہتا تھا کہ انکار کر دیں دے مگر پھر آنے کے کہہ چکا تھا۔۔۔۔۔

آریان بغیر کسی ٹینشن کے اس کے آفس میں اگیا، اس نے کچھ زیادہ اٹینشن نہیں دیا تھا۔۔۔۔

بیٹھ جائیں، تھینک یو وہ اس کے سامنے والے چیئر پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

شیر از لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا، وہ ایسے ظاہر کر رہا تھا کہ وہ بہت بزی ہیں۔۔۔

شیر از انکل آپ نے کہا تھا آپ فری ہیں، اسی لیے میں آیا ہوں۔۔۔

کہو میں سن رہا ہوں۔۔۔۔

آپ کیا لگتا ہے میں یہاں کیوں آیا ہوں۔۔۔

شیر از نے لیپ ٹاپ سے سر اٹھایا تھا، مسٹر اریان آپ نے جو کہنا ہے وہ کہہ سکتے ہیں، وہ پوری طرح سے اب اس کی طرف متوجہ ہونے لگا۔۔۔۔۔۔

میں پہلی بار کسی کو اپنے ایکشن کے بارے میں وضاحت دے رہا ہوں، میں صرف یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ میں نے حمائل سے نکاح صرف اسی لیے آپ لوگوں کو بغیر بتائے کیا ہے کیونکہ مجھے اس کی سیپٹی چاہیے تھی۔۔۔۔۔

آج نہیں تو کل میں نے آپ سے اور آنٹی سے اس کے بارے میں بات کرنی تھی مگر حالات ایسے بنے، اس لیے مجھے یہ سٹیپ اٹھانا پڑا۔۔۔۔۔

آریان اپ کو کیا لگتا ہے، ہم انہیں کچھ ہونے دے سکتے ہیں۔۔۔

اف کورس نہیں مگر میرا یقین کریں جو ہونے جا رہا تھا وہ اب بھی کنٹرول نہیں کر سکتے تھے شاید اس کے کریئر کے ساتھ اس کے لائف کو بھی خطرہ تھا اور شاید ابھی بھی ہے۔۔۔۔۔

مثلاً کیا؟ جو بھی ہو گا آپ کے دادا حضور کے رحم و کرم پر ہی ہو گا اریان۔۔۔۔۔

انکل اب اگر آپ کسی جانی جانور کو ماریں گے تو اپنے بچاؤ کے لیے وہ وار تو کرے گا، اس کو مارنے کے لیے آپ کو خود زندہ رہنا ہو گا اور اس سب کی وجہ میں نے آپ کو کل بھی بتایا تھا، میں حمائل سے محبت کرتا ہوں اس سے بڑی ریزن تو مجھے کوئی نہیں لگتی۔۔

ہممم ریزن تو بڑی ہے مگر میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم جو کرنا چاہتے تھے نکاح کے بغیر بھی کر سکتے تھے۔۔۔۔

بالکل میں کر سکتا تھا لیکین مجھے حمائل کو بھی ہینڈل کرنا تھا، اس کو بلیک میل کر کے وہ میرے ساتھ نکاح کے لیے راضی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

کمال ہے مسٹر آریان اس کے باپ کے سامنے تم سب کچھ اپنی زبان سے ایکسیپٹ کر رہے ہو کہ تم نے اس سے زبردستی کر لیا ہے۔۔۔۔۔

مجھے کرنا پڑا آپ اپنی بیٹی کو تو جانتے ہیں وہ سیدھی بات مانتی کہاں ہے اور رہی بات میں نے سچ بولنے کی تو مجھے جھوٹ بولنے سے نفرت ہے شاید کل بھی آپ لوگوں کو اس نکاح کہ بارے میں بتا نہیں چلتا اگر آپ مجھے اس کے رشتے کا نہیں بتاتے۔۔۔۔؟

آریان ہم تم پر بھروسہ کرتے تھے اس کا تو مان رکھتے شیر ازنے اسے احساس دلانے کی کوشش کی مگر وہ تو خود کو صحیح سمجھ رہا تھا۔۔۔۔

آپ کیا چاہتے ہیں، میں آپ کو جھوٹ کہہ کر اپنے لیے راضی کر لیتا، تو یہ تو مجھ سے نہیں ہو رہا میں اپنے باپ کو بھی کوئی وضاحت نہیں دیتا میں جو کرتا ہوں وہ صرف میری مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

آپ کو ہر سوال کا جواب بھی اسی لیے دے رہا ہو کہ آپ حمایل کے باپ ہیں اور وہ مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔۔۔۔

شیراز خاموش ہو گیا تھا تمہارے گھر والے آئی مین عثمان ارسلان وہ جانتے ہیں اس بارے میں۔۔۔۔

مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے حمائل میری پسند ہے اور جو میری پسند ہے وہ مجھے دنیا سے منظور شدہ نہیں چاہیے، شیراز اس کو دیکھ کر سر ہلانے لگا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آریان لیکن یاد رکھو وہ لڑکی میری جگر کا ٹکڑا ہے، اس کو میں نے ہمیشہ شیرنی کی طرح غرا کر چلنا سکھایا ہے، کل اس کی حالت جو ہو گئی تھی، میں وہ پھر نہیں دیکھنا چاہتا وہ میری بیٹی ہے لیکن ہزاروں بیٹوں کو میں اس پر قربان کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری انکل آپ کی بیٹی جس طرح بد تمیز ہے، وہ دو گنا زیادہ ہو جائے گی

۔۔۔۔۔

اس سے ٹکرانے والا سب سے پہلا مجھ سے سامنا کرے گا۔۔۔۔۔

مجھے سن کر اچھا لگا، امید ہے میں اسے اس طرح دیکھ بھی لوں۔۔۔۔

اپ بالکل دیکھیں گے لیکن اپ کو پلیز آنٹی کو منانا ہے، شاید میں انہیں نہ سمجھا سکوں۔۔۔۔

تم نے جو کیا ہے اس کے ذمہ دار تم خود ہو نغمہ کو بھی تم خود مناؤ گے وہ آخر میں مسکرانے لگا۔۔۔۔ویل مجھے نہیں پتہ تھا آپ اتنی جلدی سسر بننے پر آئیں گے۔۔۔۔۔

اب تم نے بنایا ہے تو بننا تو پڑے گا اس کی بات پر آریان ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

اپنے شاید ناشتہ بھی نہیں کیا۔۔۔۔

تمہیں کیسے پتا شیراز حیران ہوا تھا۔۔۔۔

میں نے تو صرف گیز کر دیا لیکن جگہ پر لگا ہے۔۔۔۔۔ چلیں آئیں ساتھ میں کرتے ہیں۔۔۔۔

ایک منٹ تم نے میری بیٹی کو بغیر ناشتہ کر کے چھوڑا ہے وہ جو اٹھنے والا تھا واپس بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

مسٹر شیراز آپ کی بیٹی صاحبہ ابھی تک سو رہی ہے، گھر میں اتنے ملازم ہیں اس کے لیے، وہ صرف زبان سے کہے گی اور سب کچھ حاضر ہو گا اور ویسے بھی آپ کی بیٹی میرے لیے ناشتے پر انتظار کے لیے نہیں بیٹھے گی۔۔۔۔۔

ہممممم دیٹس مائی گرل

اریان سے آگے آگے جا کر دونوں کیپیٹیریا میں پہنچ گئیں، آریان شیراز کے کمپلیمنٹ پر مسکرایا تھا۔۔۔وہ آج جان گیا تھا اس کی بیوی میں یہ اعتماد ایسا نہیں آیا، اس کے پیچھے تو پورا سپورٹ سسٹم تھا اور وہ اس کا باپ تھا۔۔۔۔۔

##

دوپہر کا ایک بج گیا تھا، حمائل ابھی اٹھنے کے لیے آنکھوں کو تھوڑا سا کھول چکی تھی، اس نے دیکھا وہ جہاں پر ہے وہ سب کچھ چینج ہے، کمرہ بھی اس کا نہیں ہے

۔۔۔۔۔

روشنی کی رفتار سے اسے یاد آنا شروع ہوا تھا، وہ جلدی سے بیٹھ گئی تھی سائڈ ٹیبل پر خوبصورت کلاک کو اس نے دیکھا، گلی میں سوئیاں دوپہر کے ایک بجے دکھا رہے تھے۔۔۔

اللہ میں اتنا سوئی ہوں۔۔۔۔

وہ جلدی سے بیڈ سے اترنے لگی اور واش روم کی طرف بڑھتے ہوئے، فریش ہو کے ایک ہلکا سا ڈریس وہاں سے اٹھانے لگی اور اس کو چینج کر کے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

آریان گھر میں نہیں تھا۔۔۔۔۔

گڈ مارننگ یس م گڈ مارننگ مگر ابھی تو دوپہر بھی ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

جی میم آپ لیٹ اٹھ گئی ہے، سر نے کہا تھا آپ کو ڈسٹرب نہیں کریں۔۔۔۔

وہ کہا ہے اس نے ملازمہ سے پوچھا۔۔۔۔

سر تو آفس گئے ہیں۔۔

کمینہ خود کام کر رہا ہے اور میں یہاں پر بند پڑی

ہوں۔۔۔۔

آپ ناشتے میں کیا لے گی میم، سرونٹ اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

اس نے اس کو دیکھا تھا، کچھ نہیں بس مجھے ایک سٹرانگ چائے کا کپ دے دیں

۔۔۔۔

ٹھیک ہے میم میں ابھی بنا کر لاتی ہوں وہ ملازمہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

حمائل ادھر ادھر دیکھنے لگی اور ایک سائیڈ پر جانے لگی۔۔۔۔

پورا فارم ہاؤس بہت خوبصورت سے انٹیریئر ڈیزائن ہوا تھا، زیادہ تر گرے اور ڈارک بلو کلر کا پینٹ ہو گیا تھا، گلاس وال سے سامنے کا لان بھی خوبصورت لگ رہا تھا، وہاں کا فرنیچر بھی جدید ڈیزائن سے بنا ہوا تھا، ہر چیز طریقے سے آرگنائز تھی، وہ وہاں پر کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

گاڑی کے بیل کی آواز آنے لگی، سامنے سے اس کی گاڑی مین دروازے سے اندر آگئی تھی، چوکیدار نے دروازہ کھول لیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے وال گلاس سے اسے دیکھا تھا، وہ وہی پر آرہا تھا، سیاہ گلاسز، سیاہ پینٹ کوٹ پہنے وہ اس کے پاس آکر رکنے لگا۔۔۔۔۔

گڈ مارننگ بیبی آئی تھنک تمہیں میری روم میں کچھ زیادہ نیند آگئی تھی، وہ اس کے دیر سے اٹھنے پر اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

آپ کہاں پر سوئے تھے، سچ میں میں بہت سکون سے سوئی تھی وہ سامنے والے صوفے میں بیٹھ کر طنزیہ مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

جو حرکت کل رات تم نے کیا ہے اس کا حساب تو دینا پڑے گا۔۔۔۔

بس کریں آپ، آپ نے بھی مجھے میری مرضی کے بغیر یہاں پر لایا تھا، میں نے تو اپنا بدلہ لینا ہی تھا میم آپ کی چائے وہی ملازمہ چائے کا ایک کپ اس کے سامنے کرنے لگی۔۔۔

تھینک یو وہ اس سے کپ لے کر صوفے کے سائیڈ پر رکھنے لگی۔۔۔۔

تم چائے پی لو پھر تمہیں گھر انکل آنٹی سے ملوانے لے کر جانا ہے میں باہر ویٹ کر رہا ہوں وہ باہر جانے کے لیے مڑ گیا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب ملنے کے لیے لے کر جا رہا ہوں، میں یہاں صرف ایک رات کے لیے آئی تھی شاید آپ بول رہے ہیں۔۔۔۔

تم کون ہو، کیا مطلب اپ کو نہیں پتہ کیا۔۔۔

میں نے پوچھا تم کون ہو وہ اپنا سوال پر سے دہرانے لگا۔۔۔

میں حمائل ہوں کمال ہے آپ پر کل رات کچھ زیادہ ہی اثر ہو گیا ہے۔۔۔۔

پورا نام۔۔۔۔۔حمائل ماہ رخ۔۔۔

غلط چلو میں بتاتا ہوں، پھر تم نہیں بھولوں گی وہ صوفے کے ارد گرد ہاتھ رکھ کے اسے کہنے لگا۔۔۔اس کے جھکنے سے وہ نیم دراز ہو گئی تھی۔۔۔۔

تمہارا پورا نام حمائل ماہ رخ ارسلان ہے وہ ارسلان نام پر زور دینے لگا، اس لیے بہتر ہے کہ تم اس کا مطلب بھی سمجھ لو۔۔۔۔۔

نہیں سمجھنا میں نے کچھ بھی مسٹر آریان وہ انگلی سے اس کو پوائنٹ آؤٹ کرنے لگی۔۔۔۔

آئی ہٹ چیز نیم اینڈ آئی ہیٹ ہو۔۔۔۔۔۔۔

بٹ آئی لو یو میری جان، آئی لو یو ٹو مچ۔۔۔۔

ایڈیٹ وہ چہرہ دوسری طرف موڑنے لگی، منہ بنا کے ایک بار پھر دل میں اسے گالی سے نواز گئی تھی۔۔۔۔۔

اپ دور ہوں گے یا پھر آپ کو شوق ہے بندروں کی طرح لٹکنے کا، وہ جو اس پر جھکا تا اس کے چھڑنے پر ہنسنے لگا۔۔۔۔

حمائل کچھ تو لحاظ کر لو، شرم کر لو تھوڑا سا، اپنے اس تھرڈ کلاس لینگوئج پر تھوڑا فوکس کرو، لگتی نہیں ہو کہیں سے کہ تم پڑھی لکھی ہو، ایسا لگتا ہے کسی کریمنل سے بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

میں تو ایسی ہی ہو مسٹر، بد تمیز، منہ پٹ تھرڈ ٹائپ لینگوئج یوز کرنے والی، جانتے ہیں کیوں کیونکہ میں نے آپ جیسوں کو ڈیل کرنا ہے، وہ تھوڑا اس کے قریب ہو ..... کے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی

تم نے جانا ہے یا پھر میں اپنا ارادہ بدل لوں پیچھے ہو کے وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

چلو میں چائے گاڑی میں پی لوں گی، ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے وہ کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

پہلے چائے پی لو اتنی بھی جلدی نہیں ہے۔۔۔۔

پر مجھے ہے مجھے گھر جانا ہے اور زیادہ سینٹی ہونے کی ضرورت نہیں ہے، آپ اپنے کپ کو دوبارہ گھر لا سکتے ہیں۔۔۔۔۔

تم نے تو مجھے بھی چرایا ہے، کپ کی کیا اوقات ہیں، چلو آؤں وہ اس سے آگے چلنے لگا۔۔۔۔

حمائل اس کی بات میں کھو گئی تھی لیکن جلدی سے خود کو واپس سنبھال گئی

۔۔۔۔۔

آپ کل رات کہاں سوئے تھے، گاڑی میں بیٹھ کر وہ اس سے پوچھنے لگی تھی

۔۔۔۔۔

آریان نے اسے دیکھا تھا، کیوں تمہیں میری یاد آ رہی تھی۔۔۔۔۔

بندہ سر دیوار سے مارے آپ کو یاد نہ کرے آریان کے ہونٹ پھیل گئے تھے۔۔۔۔۔

تو پھر بار بار کیوں پوچھ رہی ہو، اس لیے تاکہ مجھے بھی پتہ چلے میرے محنت کا کچھ فائدہ ہوا تھا یا نہیں۔۔۔۔۔

ہاہاہا وہ اس کی ڈیٹائی پر کھل کر ہنسنے لگا تھا، وہ اسے کیا بتاتا تھا پوری رات اس کی محنت کی وجہ سے سویا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

##

ارسلان حویلی میں آج لنچ پر سب ٹیبل پر بیٹھے تھے، عائشہ اپنی جگہ پر نعمان کے ساتھ بیٹھی تھی اور دوسرے سائیڈ پر ندیم اپنی بیوی خدیجہ کے ساتھ ان دونوں کے آمنے سامنے بیٹھے تھے، ماں کے لیفٹ سائیڈ پر عالیشاہ بیٹھی تھی اور ہمیشہ کی طرح سربراہی کرسی پر عثمان بیٹھا تھا، آریان کل سے گھر نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

بہت دنوں بعد تم سب کو ایک ساتھ کھانے پر دیکھ کر اچھا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

ابا جان ابھی کہاں ہم سب بیٹھے ہیں آریان تو مسنگ ہے۔۔۔۔

بہو بیگم تمہارا بیٹا اپنی مرضی کا مالک ہے اور ویسے بھی ہماری بات کو کبھی اہمیت دیا بھی ہے جو ہمارے ساتھ کھانے کے ٹیبل پر بیٹھے گا۔۔۔۔

وہ مصروف ہو گا، کل سے مجھے بھی ملنے کے لیے نہیں آیا ورنہ آپ تو جانتے ہیں وہ ہر حال میں مجھ سے ملنے کے لیے ٹائم نکالتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں اس پر سوچا جا سکتا ہے لیکن پھر بھی جب کوئی وقت نکالنا چاہے وہ نکال ہی لیتا ہے۔۔۔۔

وہ کون سا کسی کے ساتھ کام کر رہا ہے اپنا آفس ہے، اپنا ہی بزنس ہے، ڈیلے کر دے جو بھی چل رہا ہے فیملی سے زیادہ تو کچھ بھی زیادہ اہم نہیں ہے۔۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں بزنس اس کا جنون ہے وہ کسی کے لیے بھی اس میں تاخیر نہیں کرتا۔۔۔۔

انٹی انہوں نے شام میں ٹیکسٹ کر دیا تھا وہ کہہ رہے تھے، میں آج گھر پر آؤں گا۔۔۔۔

علی شاہ عائشہ اور عثمان کے درمیان میں بولنے لگی۔۔۔۔

سوری میں بھول گئی تھی، کل رات پھر بہت لیٹ ہو گیا تھا اور اپ لوگ بھی سو گئے تھے، اس لیے میں نہیں بتا سکی۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں علیشاہ جب اسی نے کہا ہے تو وہ آ جائے گا، آپ کھانا کھا لے وہ واپس اپنے پلیٹ پر جھک گئی۔۔۔۔

ویسے بھئی آپ نے کھانا اچھا بنایا ہے، ندیم عائشہ کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔۔۔

شکریہ ندیم بھائی مگر کھانا سبھی کک نے بنایا ہے میں تو صرف نگرانی کر رہی تھی۔۔۔۔

بہو تمہاری اسی نگرانی کو ہم یاد کر رہے تھے، تم بھی امریکہ ایسی گئی تھی، آنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

عائشہ عثمان کے بات پر مسکرائی تھی، ابا جان ابھی تو آگئی ہوا ابھی سب کچھ پہلے جیسے ہو جائے گا، اس نے طریقے سے جواب دیا تھا۔۔۔۔

ویسے عثمان صاحب سچ کہہ رہا ہوں پاکستان میں کانوں کا مزہ ہی کچھ الگ ہے، میں تو امریکہ کے ہوٹلز کہ کانوں اور ہائیبریڈ فوڈ آئٹمز سے تنگ آگیا ہوں۔ سچ میں دل خوش ہوتا ہے ہر ایک نوالا لیتے وقت۔۔۔۔

بس کھاتے رہا کرو۔۔۔۔۔ جو دل کرے کہہ رہا کرو سب حاضر ہو گا اور ویسے بھی ہم جتنے بھی کسی جگہ کے عادی کیوں نہ ہو جائے، پانی اور کھانا اپنے گھر کا ہی اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔

یہ صحیح کہا تم نے، عثمان بھی اسے دیکھ کر سر ہلا رہا تھا۔۔۔۔

اس کے فون پر میسج ٹون بج گئی تھی، سکرین پر بلے کا نام چمک رہا تھا وہ بغیر کوئی رد عمل ظاہر کیے واپس کھانے میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔۔

نعمان الیکشنز کی تیاریاں کیسی جا رہی ہے اس نے ابھی اس کو مخاطب کر لیا۔۔۔۔

سب کچھ صحیح جا رہا ہے، امید تو ہے ہم سب اس بار جیت جائیں۔۔۔۔۔

تم نے اچھی خبر سنائی ہے برخوردار شاباش وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے کندھے پر تپکی دینے لگا۔۔۔۔

کب تک ہو رہی ہے الیکشنز، ندیم نے نعمان سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اسے دیکھا ابھی تو کچھ ٹائم رہتا ہے، دو ہفتوں تک ہو رہی ہے۔۔۔۔

اگر میرے لائق کچھ خدمت ہو تو کہو۔۔۔۔

ابھی تو کچھ خاص نہیں، ہو گا تو ضرور بتائیں گے۔۔۔۔۔

چلو سن کر اچھا لگا۔۔۔۔۔

تم نے جو کیا ہے ندیم وہ کافی ہے، ابھی ہمارے کرنے کی باری ہے، بس تم تماشہ دیکھا کرو صرف، اب یہ الیکشن ہم ہی جیتیں گے۔۔۔۔

آپ جس یقین سے کہہ رہے ہیں مجھے ذرا برابر بھی شک نہیں ہے۔۔۔۔۔

##

السلام علیکم آریان پہنچ گیا تھا۔۔۔

وعلیکم السلام ہم تم دونوں کا ویٹ کر رہے تھے آجاؤں کھانا لگ گیا ہے شیراز آریان اور پیچھے آنے والی حمائل کو دیکھ کر کے کہنے لگا۔۔۔۔۔

اس کے پیچھے پیچھے آریان اور حمائل ڈرائنگ روم سے ڈائننگ ٹیبل پر آ گئے تھے

۔۔۔۔

نغمہ جو صوفے پر بیٹھی تھی، حمائل کو دیکھنے لگی مگر کچھ کہی نہیں تھی۔۔۔۔

ان دونوں کے پیچھے وہ بھی جانے لگی۔۔۔

ٹیبل پر سب کچھ لگ گیا تھا، سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔

حمائل نے نوٹس کر لیا تھا نغمہ کچھ نہیں کہہ رہی تھی لیکن شیراز ایسا ری ایکٹ کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔۔۔

وہ خاموش بیٹھی تھی، چمچ سے ادھر ادھر بریانی ہلا رہی تھی۔۔۔۔

آریان نے اسے دیکھ لیا تو مگر وہ اپنے پلیٹ پر ایسی جھکی تھی جیسے چاولوں کے دانے گن رہی ہو۔۔۔۔

آریان اور شیراز کے درمیان آپس میں آہستہ آہستہ سے بات ہو رہی تھی، دونوں خواتین میں سے کوئی بھی آج کوئی انٹرسٹ نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

کھانا کھا گیا تھا، آریان شیراز سے اجازت لے کے وہاں سے نکل رہا تھا، جاتے جاتے آخری نظر وہ حمائل پر ڈال گیا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی وہ بھی اپنے روم میں جانے کے لیے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔۔

حمائل۔۔۔۔

شیرازی نے اسے آواز دیا تھا اس کے رواں قدم رک گئے تھے۔۔۔۔۔۔

میں تمہارا سٹڈی میں ویٹ کر رہا ہوں آجاؤ۔۔۔

وہ اس سے سوال کرے گا اور اس کے جواب دینا اس کے لیے سب سے زیادہ مشکل تھا۔۔۔

اس کے قدم سٹڈی کے راستے جانے سے انکاری ہو رہے تھے، اسی طرح سیڑھیوں میں کھڑے وہ سوچ رہی تھی، کچھ دیر بعد ہمت کر کے اور آہستہ آہستہ خود کو کنوینس کرنے لگی سٹڈی کی طرف روانہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

اس نے دروازہ کھلا چھوڑ دیا تھا، وہ سامنے ایک چیئر پر بیٹھا ایک فائل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اندر آؤں حمائل کیا ہو گیا ہے، وہ چیئر میں سیدھا ہو کے اسی فائل کو ٹیبل پر رکھ کے اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔

اس کو بلانے پر وہ اندر آگئی تھی مگر ابھی اسی طرح کھڑی تھی۔۔۔۔

ایڈوکیٹ حمائل جس کے مقدموں سے دنیا لرزتی تھی آج کسی معصوم بچی کی طرح باپ کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

بیٹھ جاؤں اس نے سامنے چیئر پر اشارہ کرنے

لگا۔۔۔۔۔

حمائل بیٹھی تو تھی مگر اس کا سر نیچے تھا، وہ ہاتھوں کو مروڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیوں کر رہی ہو حمائل، اس نے سر اٹھا دیا تھا شیر از اس کے ہاتھوں کو آنکھوں سے اشارہ کرنے لگا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کیسے وضاحت کریں۔۔۔

بابا ایم سوری میرا یقین کریں میں ایسا کرنا نہیں چاہتی تھی، مجھے گلٹی فیل ہو رہا ہے، آئی سوئیر میں آپ کو یا ماما کو ناراض کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی اس کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔۔۔۔

تو اس میں تمہاری مرضی شامل نہیں ہے وہ اس سے پرسوچ نگاہوں سے پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں بابا وہ بلڈی مجھے بلیک میل کر رہا تھا۔۔۔۔

تو پھر تم کیوں رو رہی ہو، مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگا تمہارے آنکھوں میں یہ آنسو۔۔۔۔

اگر تمہاری مرضی شامل بھی نہیں تھی تو اب تو ویسے بھی نکاح ہو گیا ہے، اب جس نے تمہیں مجبور کیا ہے اس کو اتنا تنگ کرو کہ وہ بھی یہ کہنے پر مجبور ہو جائے کہ اس نے غلط لڑکی سے پنگا لیا ہے۔۔۔۔۔

بابا وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

میں غلط کہہ رہا ہوں کیا؟؟؟

تمہارے ساتھ اگر کوئی پلین ہے تو بتاؤ۔۔۔۔۔

بابا آپ مجھے کیا سکھا رہے ہیں وہ ہچکی لیتے ہوئے ہنسنے لگی، بابا آپ مجھے کیا سکھا رہے ہیں وہ ہچکی لیتے ہوئے ہنسنے لگی، اس کی آنکھوں سے ایک آنسو اس کے گال پر گر گیا تھا۔۔۔۔

میں نے ہمیشہ ایک حمائل نامی لڑکی کو آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا سکھایا ہے، اسے رونا نہیں رلانا سکھایا ہے، اب میں اس کو تو یہ نہیں کہوں گا کہ اپنے شوہر کی غلط کو

بھی صحیح کہوا گر وہ تمہارے مرضی کے خلاف کچھ کر رہا ہے تو تم بھی اسی کام پر اسے اتنا مجبور کروں کہ وہ سر پکڑ کر بیٹھ جائے۔۔۔۔۔۔

بابا کس دنیا سے آئے ہیں اپ، اس دنیا میں تو ایسے باپ کو میں نے کسی اور کا نہیں دیکھا اس کے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ صرف حمائل کے بابا ہو سکتے ہیں، اس دنیا میں کسی اور کی بیٹی تو حمائل جیسی نہیں ہو سکتی، شیراز نے اسے اپنی بیٹی ہونے کا شرف بخشا تھا۔۔۔۔

سیریئسلی آپ کو پتہ ہے، وہ اپنے آنسوؤں کو صاف کرنے لگی۔۔۔۔

مجھے لگا تھا آپ مجھے ڈانٹیں گے، ناراض ہوں گے، مجھے قصوروار ٹھہرائیں گے، میرا یقین نہیں کریں گے اور تو اور ایک اچھی بیوی بننے کا سبق دیں گے مگر آپ نے تو مجھے زمین سے ایک منٹ میں آسمان پر پہنچا دیا۔۔۔۔۔۔

اس کے آنسو ایک بار پھر بہنے لگے۔۔۔۔

میں ایسا کیوں کروں گا حمائل، تم میری بیٹی ہو جس کو میں نے پالا ہے، جس کے رگوں میں میرا خون ہے، جس کی آنکھوں میں سچائی دکھ رہی ہے اگر وہ کچھ کر

بھی گئی ہے، تو مجھے یقین ہے اس میں اتنی قابلیت ہے کہ وہ غلط کو صحیح روٹ پر لا سکے۔۔۔۔۔

بابا آپ کا دیا ہوا اعتماد اس دنیا کے کسی بھی دولت سے ہزار گنا زیادہ قیمتی ہے، وہ زمین پر بیٹھے اپنا سر اس کے گود میں رکھنے لگی۔۔۔۔

میں خود کو بھی بھول جاؤں اگر کبھی اس اعتماد کے درمیان مجھے کسی اور چیز کا انتخاب کرنا پڑا آئی پرومس بابا میں آپ کے ٹرسٹ کو کبھی ٹیس نہیں پہنچاؤں گی۔۔۔۔

جب تک میں ہوں تمہیں خود کو بھولنا نہیں پڑے گا

، وہ اس کے سر پر اپنا شفقت بھرا بھوسہ دینے

لگا۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری بابا اس بلڈی ایڈٹ کو میں ایسا سبق سکھاؤں گی، وہ ساری زندگی یاد رکھے گا۔۔۔۔

مجھے تمہاری یہی سپریٹ چاہیے، اگر میری ضرورت کہیں پر ہو تو ضرور بتانا۔۔۔۔

ہاہاہامیں اکیلی کافی ہوں، بس آپ کی ناراضگی سے ڈر لگتا ہے اور مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے۔۔۔میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا، وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھنے لگا۔۔۔۔

مگر ماما انہیں کیسے سمجھاؤں، وہ تو میری بات سنتی بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

پہلے میں کوشش کرتا ہوں اوپر اوپر سے بس تم کچھ ایموشنلی ڈائلاگز کہہ دینا۔۔۔۔۔

میں تو نہیں کرنے والی بابا وہ ایڈیٹ ہی سب کچھ کرے گا مجھے میرے ماما ہنسی ہوئی چاہیے۔۔۔۔۔

شیر ا اس کی بات پر قہقہ لگانے لگا وہ اس کی گالیوں اور منانے والے بات پر نہ چاہتے ہوئے بے ہنس رہا تھا۔۔۔۔۔

جانتی ہو حمائل میں نے بھی ایسا ہی کہا تھا اس ایڈیٹ کو۔۔۔۔

اچھا کیا تھا، آپ کو پتہ ہے ان کا پورا کا پورا فیملی سسٹم غنڈہ بازی پر چل رہا ہے۔۔۔

##

بیٹا مجھے تو لگا تھا، تم کچھ دنوں میں ہی مجھے بھول گئے ہو۔۔۔۔

ارے مام میں کیسے بھول سکتا ہوں وہ اس کے کندھے پر ہاتھ ڈالنے لگا اور تم علیشاہ اتنا لیٹ مجھے انفارم کر دیا تھا، پہلے نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔۔

میں بتا رہی تھی آپ کو مگر آنٹی نے کہا تھا سرپرائز دینا ہے وہ تو پھر زیادہ لیٹ ہو گیا تو میں نے کال کر لیا۔۔۔۔۔

سوری مام میں تھوڑا بزی تھا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں اب تو فری ہو یا پھر کہی جانے کا ارادہ ہے۔۔۔۔۔

ابھی کے لیے تو بالکل فارغ ہو، اب بتائیں آنٹی کیا حال ہے، پاکستان میں اتنا ٹائم بعد آ کر کیسا لگا۔۔۔اپنے ملک اور گھر کا مزہ ہی الگ ہے آریان، یہاں پر میں 10 سال پہلے آئی تھی مگر ابھی سب کچھ بدل گیا ہے، ماشاءاللہ سے تم بھی ہینڈسم ہو گئے ہو۔۔۔۔۔۔

تھینک یو آنٹی اس کی تمام کریڈٹ مام کو جاتی ہے۔۔۔۔

بد معاش کہی کے تم سے بس یہی باتیں کرو والوں، وہ ماں کو آنکھ مارنے لگا، میں صرف آپ سے یہی باتیں کرتا ہوں۔۔۔۔

ہاہاہا میں جانتی ہوں کھڑوس، تیرے جیسا اور کوئی نہیں ہے، میری بات مانو تو شادی کر لو سچ میں تمہاری زبان کو بھی تھوڑا لگام لگ جائے گا۔۔۔۔مام مجھ پر کچھ بھی بند نہیں باندھ سکتا وہ اس کو ایک آئی برو اچکانے لگا۔۔۔

یہ کس نے کہا ہے، جب تمہاری بیوی آجائے گی تب میں تم سے پوچھوں گی۔۔۔۔۔

ارے مام آپ کی بہن بھی تو آپ کی طرح نکلی خدیجہ ان دونوں کے درمیان بولنے لگی۔۔۔۔

ان کو بھی تو بیوی ہر مسئلے کا حل لگتا ہے۔۔۔۔

آریان بیٹا حل تو ہے ویسے تم شادی کر لوں، ہمارے امریکہ جانے سے پہلے، پھر میں بھی تم سے پوچھ لوں گی اور تمہاری شادی کو بھی دیکھ لوں گی۔۔۔۔آپ تو کل آئی ہے اب جانے کی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ہمارا پتہ کہاں چلتا ہے، ندیم کا سارا کا سارا بزنس امریکہ میں ہے، وہ تو ہم کچھ ٹائم کے لیے آئے ہیں۔۔۔

ہممممم چلو آپ کی خواہش جلدی پوری ہو
جائے گی۔۔۔۔۔۔
کیا مطلب ہے کوئی ہے کیا؟؟؟ عائشہ تھوڑا سا پیچھے ہو کے اس کے آنکھوں میں
دیکھنے لگی۔۔۔۔
ماں صبر تو کر لیں تھوڑا، وقت آنے پر بتاؤں گا۔۔۔۔ تو اس کا مطلب کوئی ہے،
آریان اس بار میں تمہیں چھوڑنے والی نہیں ہوں شادی کرو اور کتنے نخرے کرو
گے۔۔۔۔
میں اس بار آپ کی بات مانوں گا ویسے بھی میں آپ کو ٹال تھوڑی سکتا
ہوں۔۔۔۔
ویری فنی آریان بیٹا اگر میرے بس میں ہوتا تو ابھی میں دادی بھی بنی ہوئی
ہوتی۔۔۔۔
بس کریں مام آپ کچھ زیادہ پاسٹ جا رہی ہے۔۔۔۔
تم تو کل بوڑھے ہو جاؤں گی، پھر بھی کہو گے میں نے ابھی سنگل ہی رہنا
ہے۔۔۔۔۔

موم پلیز چینج دی ٹاپک۔۔۔۔۔

تو پھر کیا بات کریں وہ اس کو گھورنے لگی۔۔۔۔

کچھ بھی کرے، بس یہ نہیں ویسے دادا کہا ہے اور ڈیڈ گھر میں نہیں دکھ

رہے۔۔۔۔

وہ کہیں پر باہر گئے ہیں، یونوان کا سر درد پھر سے شروع ہونے والا ہے۔۔۔۔

یاد ہے مجھے، الیکشنز ہو رہے ہیں، کچھ دنوں میں۔۔۔۔

تم تو ویسے دور بھاگتے ہو اور ہر چیز کا پتہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

وہ تو ہوتا ہے، سب کچھ تو ایسے نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔۔

اس کی ماں نے ترچھی نگاہوں سے اسے گھورنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

کیوں سی آئی ڈی افیسرز کی طرح دیکھ رہی ہو۔۔۔۔ تم کیا سوچ رہے ہو؟؟؟

آریان کی نظر کب سے علیشاہ پر تھی جو کسی کو میسجز کر رہی تھی۔۔۔۔۔

مام میں آپ کے سامنے بیٹھا ہوں، میں کیا سوچوں گا۔۔۔۔

میں جانتی ہوں تمہارے دماغ میں کچھ تو چل رہا ہے مگر تم تو بتاؤ گے نہیں

۔۔۔۔

آریان نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔۔

##

بابا آپ کی بیوی ابھی تک مجھ سے روٹھی ہے، وہ میرے بات کا جواب بھی نہیں دیتی، تین دن ہو گئے ہیں اور کتنا ناراض ہو گی مجھ سے۔۔۔۔

وہ راضی ہو جائے گی، اسے کچھ ٹائم تو لگے گا، مجھے ایسے ان کا ناراض رہنا اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔۔

اس کے فکر کرنے کے لیے میں ہوں، تم اپنے کیس پر فوکس کرو، پرسوں عدالت میں پیشی ہے جاؤ کام کرو اپنا وہ بھی بزی لگ رہا تھا۔۔۔۔

میرا سب کچھ ریڈی ہے بابا اور رات میں اس پر کام بھی کرتی ہوں، ابھی دل نہیں کر رہا۔۔۔۔

میں ابھی آفس چلی جاؤں وہ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

بالکل بھی نہیں، گھر پر آرام سے بیٹھ جاؤں اور اپنا کام کرو جواب سیدھا ملا تھا اور وہ بھی انکار میں۔۔۔۔۔

آپ کیا کر رہے ہیں، کوئی پروجیکٹ آیا ہے شیراز لیپ ٹاپ پر کسی کو میل کر رہا تھا اور ساتھ میں اس کے صوفے پر کچھ فائلز بھی پڑے تھے۔۔۔۔

پروجیکٹ تو نہیں ہے مگر تم ایسا ہی سمجھوں، مارکیٹ میں ایک فرنچائز سیل ہو رہی ہے جو جتنا اونر کو زیادہ پارٹنر شپ دے گا یہ اسی کو ملے گا۔۔۔

تو یہ زیادہ امپورٹنٹ ہے کیا؟؟؟آئی مین اگر آپ لینا نہیں چاہتے تو لوز ہو سکتا ہے۔۔۔۔

کچھ خاص نہیں، مگر اس سے آپ کی ویلیو مارکیٹ میں بہت زیادہ ایمپیکٹ فل ہو سکتی ہے۔۔۔۔

بابا کیا آپ لینا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

بیٹا ہم جس لیول پر موو کر رہے ہیں، وہ کافی ہے ضروری نہیں ہے کہ آپ ٹاپ پر ہی رہے۔۔۔۔

کیوں نہیں ضروری پرومیننسی تو ہر کسی کو چاہیے۔۔۔۔۔

بیٹا چاہیے تو یہ بھی سب کو ہے مگر پائنینشلی وہ بزنس ویک ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

میں دیکھ لوں اپ کی فائل وہ کچھ دیر بعد اس سے کہنے لگی جیسے وہ اس کی باتوں پر سوچ رہی ہوں۔۔۔۔۔

ہاں دیکھو سبھی فائز وہ اس کو دینے لگا۔۔۔۔

حمائل ایک ایک کرتے سبھی ڈیٹیلز کو جلدی جلدی دیکھنے لگی، سبھی ڈیٹیلز کے بعد جو بزنس مین اس میں انوائٹڈ تھیں، ان کے نام لکھیں گئے تھے۔۔۔۔اس کی نظر آریان ارسلان پر رکی تھی تقریباً 2025 لوگوں میں اس کا نام بھی تھا

۔۔۔۔۔

یہ کب ہو رہا ہے بابا، حمائل نے ناچاہتے ہوئے بھی پوچھ لیا۔۔۔۔

شام چار بجے، جواب دیتے ہوئے وہ کھانسنے لگا۔۔۔کیا ہوا ہے آپ کو؟؟؟ کیوں ایسے کھانس رہے ہیں وہ ٹیبل پر پڑے جگ سے اس کو پانی دینے لگی۔۔۔۔

آپ کی طبیعت ٹھیک ہے اس نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔۔

بس کل شام سے تھوڑی سی کھانسی ہو رہی ہے۔۔۔۔تو اب جا کہ ریسٹ کریں نا کیوں یہاں بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

میں جا رہا تھا حمائل بس کچھ کام رہ گیا تھا اسے ختم کر لوں۔۔۔۔۔

آپ اسے چھوڑے وہ اس کے ہاتھ سے لیپ ٹاپ اٹھا کے ٹیبل پر رکھ گئی۔۔۔۔

حمائل بس ہو گیا تھا میل۔۔۔۔

بابا آپ سے زیادہ کچھ بھی امپورٹنٹ نہیں ہے۔۔۔۔وہ اس کو بازو سے پکڑ کر اٹھانے لگی اور اس کو کمرے میں لے گئی۔۔۔۔۔

میں آپ کے لیے سوپ کا کہہ کر آتی ہو آپ آرام کر لیں اور آپ کوئی بھی آفس کام نہیں کریں گے۔۔۔۔حمائل میں نے بتا دیا ہے، شام میں میٹنگ ہے جانا تو پڑے گا، اٹس بزنس رولز۔۔۔۔۔

اپ کی جگہ میں اٹینڈ کر لوں گی، آپ تو ویسے بھی جانے والے نہیں ہیں۔۔۔۔

میں بتا رہی ہو آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، میں آپ کو جانے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔

اگر میں نہیں تو تم کر سکتی ہو، ویسے بھی میرے بعد اس کا اونر تم ہو، بہتر ہے تم جاؤں۔۔۔۔

کمال ہے بابا میرے آفس جانے پر راضی نہیں ہو رہے تھے اور یہاں پر مان گئے ہیں۔۔۔۔

میں یہاں پر بھی نہیں مانا مگر تمہاری افرا اچھی ہے، ویسے بھی میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔

اوکے میں اٹینڈ کر لوں گی آپ بے فکر ہو کے آرام کر لیں اور تب تک کے لیے سوپ بھی بن جائے گا۔۔۔۔ تھوڑا تو مجھ سے بھی سن لو کیا کرنا ہے؟ کیسے کرنا ہے؟۔۔۔۔۔

اچھا بتائیں کیا کرنا ہے وہ اس کی طرف پوری طرح سے گھومنے گی۔۔۔۔

ایکٹو پارٹی سیپیشن کرنی ہے، انہیں نہیں لگنا چاہیے کہ ہمیں یہ نہیں چاہیے پھر لوگوں کی نظر آپ سے ہٹ جاتی ہے، آخر تک سسپنس قائم رکھنا ہے اگر کسی کی کوئی بات بری بھی لگیں تو سمائل کر کے اگنور کرنا ہے۔۔۔۔۔

اور کچھ؟؟ اور وہاں پر آریان بھی ہو گا سو بھی کیئر فل وہاں جھگڑا شروع مت کرنا خیر باہر تمہاری مرضی اگر اس کو آفس سے باہر گالیاں وغیرہ دینا ہے تو وہ بات کو ادھورا چھوڑ گیا۔۔۔۔۔۔

اوکے تھینک یو، آپ بس ٹینشن فری ہو جائے میں بھی گھر میں بیٹھے بور ہو گئی تھی۔۔۔۔

بیسٹ آف لک میں جانتا ہوں تم کر لو گی اس میں تو ویسے بھی کچھ نہیں ہے، تم نے تو انٹر نیشنل پرابلم سولو کرائے ہیں۔۔۔۔

وہ اپنے دبئی والے پروجیکٹ کی طرف اشارہ کرنے لگا جو کہ ایک لیگل پھسا ہوا مسئلہ تھا۔۔۔۔

ارے مسٹر شیراز آپ آرام کریں، میں جانتی ہوں مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کے نام سے اپنا نام سنتے ہوئے مسکرانے لگا۔۔۔ جاؤں فائلز میں کچھ دیکھ لوں، لیپ ٹاپ میں بھی کچھ ڈیٹیل ہے، تھوڑا سا ایک ریڈ دے دو۔۔۔۔

میں جا رہی ہوں بس آپ ریسٹ کریں وہ وہاں سے اٹھنے لگی مگر کچن میں کک سے سوپ بنانا نہیں بھولی تھی۔۔۔۔

##########################$#$#$####

شام کے چار بج گئے تھے، یہ ڈیل اسلام آباد کے بہت بڑے ریسٹورنٹ میں ہو رہا تھا۔۔۔

بڑی بڑی گاڑیاں آناوہیں پر شروع ہوئیں تھی، بزنس کلاس کے لوگ ہر طرف دکھائی دے رہے تھے، لش پش انداز میں ہر کوئی چمکا ہوا ایک دوسرے سے مل رہا تھا، اس کا اونر بھی آگیا تھا، اس کے ارد گرد بہت سارے لوگ اکٹھے ہو گئے تھے۔۔۔۔ریسٹورنٹ کا ایک حال بہت آفیشلی آرگنائز کر دیا گیا تھا، بڑے بڑے ٹیبلز کو اکٹھا کر کے اس کے ارد گرد بہت ساری کرسیاں رکھ دی گئی تھی۔۔۔۔

ٹائم ہو گیا تھا ڈیل کا اونر فواد شاہ سر براہی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

اس کے سیکرٹری سائیڈ پر اس کے ساتھ بیٹھنے لگے، تقریباً بہت لوگ آگئے تھے، سبھی اپنے اپنے چیئرز پر بیٹھ گئے، ہر چیئر کے سامنے ایک نام کا نیم پلیٹ پڑا تھا، ہر کوئی اپنے اپنے کے سامنے بیٹھ رہا تھا، چھوٹے چھوٹے مائک ہر ایک شخص کے سامنے اور پانی کا ایک بوتل پڑا نظر آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

آریان بھی وہاں پر آگیا، وہ بھی فارملی کسی نہ کسی سے ہینڈ شیک کر کے، کسی کو ہائے ہیلو بول کے اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔۔

اس کا تو اپنا ہی سٹائل تھا، ایسا لگ رہا تھا یہ ایونٹ اس نے ہی آرگنائز کیا ہے، تمام تر بزنس مین میں سے وہ سب سے شارف، ینگ اور سکسیس فل بزنس مین مانا جاتا تھا۔۔۔۔

ویل آئی تھنک سب تقریباً آگئے ہیں فواد نے اپنے سامنے مائک ٹھیک کر دیا۔۔۔۔

ابھی تک شیر از احمد نہیں پہنچے، وہ اس کے چیئر کو خالی دیکھ کر کہنے لگا، ٹائم تو ہو گیا ہے گائز بٹ ہم تھوڑا ویٹ کر سکتے ہیں، وہ سبھی کو دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔

لوگوں کے درمیان باتیں ہو رہی تھی آریان کی نظر جمشید پر پڑی تھی، جمشید کے ساتھ یہ گولڈن چانس تھا اگر وہ یہ فرنچائزاون کرتا ہے، تو ہو سکتا تھا کہ وہ واپس اپنے انویسٹرز کو اٹریکٹ کر لے مگر اریان اس بار کیا کرتا ہے وہ دیکھتے ہیں۔۔۔۔

لیکن ابھی وہ آگئی تھی۔۔۔۔

ہاں وہ ہوٹل میں پہنچ گئی تھی، اس نے انٹرنس ڈور پر قدم رکھ دیا تھا۔۔۔۔

لائٹ پنک کلر کے کوٹ کے نیچھے وہ وائٹ شرٹ اور وائٹ پینٹ پہنیں،
ساتھ وائٹ چار انچ ہیلز پہنے بالوں کا لوز سا پونی ٹیل بنائے اپنے باپ کے نیم پلیٹ کے سامنے رک گئی۔۔۔۔

سبھی کے نظر اسی پر مرکوز تھی۔۔۔۔۔

ہائے ایوری ون، ہوپ آپ لوگوں کو زیادہ ویٹ نہیں کرنا پڑا۔۔۔۔۔

آریان اس آفت کے پرکالا کو یہاں پر دیکھ کر آئیبرو اچکانے لگا تھا، وہ نہیں جانتا تھا یہ یہاں پر کیا کر رہی ہے۔۔۔

آپ تو وہی ایڈوکیٹ ہیں نا۔۔۔۔۔

مسٹر فواد آئی ایم ایڈوکیٹ حمائل ماہ رخ وہ اپنے چیئر پر بیٹھے اسی کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔۔۔

تو آپ یہاں، آئی تھنک اٹس آ بزنس میٹنگ، وہ اسے یہ احساس دلا رہا تھا کہ تم غلط جگہ پر آئی ہو۔۔۔۔

میں یہاں پر شیراز کنسٹرکشنز کے بحالف پر آئی ہو۔۔۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ مجھے نہیں لگتا، آپ یہ کر پائے گی ہم یہاں کوئی کیس تو نہیں لڑ رہے ہے

فواد کے بات پر وہاں کے سبھی لوگ ہنسنے لگے۔۔۔

وہ سر ہلا کے دوبارہ اس کو دیکھ کر مسکرانے لگی سبھی پھر سے اس کے اس سائلنٹ ری ایکشن پر حیران ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

مسٹر فواد شاہ وہ اس کا پورا نام لینے لگی، اس کے اعتماد میں کوئی بھی کمی نہیں آئی تھی۔۔۔۔

یہاں پر آپ مجھے جاب تو افر نہیں کر رہے ایم آئی رائٹ، وہ اس کے جواب دینے کے لیے رک گئی مگر اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا۔۔۔

تو بہتر ہے آپ اپنی ڈیکنگ کریں، ویسے بھی بزنس کا تعلق بزنس سے ہونا چاہیے، ڈگری تو انٹرویوز میں دیکھی جاتی ہے اور میں یہاں پر آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھی ہوں ایسے این انر۔۔۔۔۔

وہ اتنا پروفیشنلی روسٹ کر رہی تھی کوئی ہنس بھی نہیں سکتا تھا مگر کوئی اگنور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔

ویل ہم شروع کر سکتے ہیں، فواد خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

شیوراس نے ایک لفظ جواب دیا تھا، فواد کی نظریں واپس ٹیبل کے ارد گرد لوگوں پر آگئی تھی تھوڑی دیر لگا تھا اس کو اپنی جگہ پر آتے ہوئیں۔۔۔۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ یہاں پر فرنچائز پارٹنر شپ کی بات ہو رہی ہے اور آپ سب جانتے ہیں اٹس آگولڈن اپورچونٹی فار ایوری ون جو بھی یہاں پر بیٹھے ہیں۔۔۔۔

جیسے کہ میں بھی ایک بزنس مین ہوں تو میں آج لیگلی اس فرنچائز کو اس سے شیئر کروں گا جو مجھے زیادہ انویسٹمنٹ افر کرے گا۔۔۔۔۔۔

اٹس آویل اسٹیبلیشڈ فرنچائز جو کہ آپ سب کے لیے بہت پرافٹیبل ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

آپ لوگ اپنے بیڈ نگ کو سٹارٹ کر سکتے ہیں، میں اپ کو سٹارٹنگ ویلیو پرائس 20 ملین دیتا ہوں اس نے سب کو دیکھا اور ابھی ان کے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

ٹوینٹی ون ملین ایک جگہ سے آواز آنے لگی۔۔۔۔

سبھی لوگوں کے سر بھی اسی طرف مڑ گئے تھے، یہ پہلا شخص تھا۔۔۔۔

آریان حمائل کو دیکھ رہا تھا وہ جان بوجھ کر اسی سائیڈ پر نہیں دکھ رہی تھی۔۔۔۔

اوکے اور کوئی۔۔۔۔

ٹوینٹی ٹو ملین ایک دوسرا شخص آواز دینے لگا۔۔۔

ٹوینٹی تھری ملین ایک نیا شخص سامنے آیا۔۔۔۔

ٹوینٹی فائیو ملین دوسرا والا شخص ڈائریکٹ جمپ کر گیا تھا۔۔۔

ٹوینٹی ایٹ ملین اس بار جمشید نے آواز دیا تھا

کول مسٹر جمشید فواد اسے اپریشییٹ کرنے لگا۔۔۔۔

ٹوینٹی نائن ملین اس کے پیچھے آریان نے بیڈ کر دیا تھا۔۔۔۔

تھرٹی ملین وہ جمشید پھر سے آواز دینے لگا۔۔۔۔۔

تھرٹی ون ملین اس کو کراس کرتے ہوئے آریان نے آواز لگائی تھی۔۔۔۔

حمائل کو اندازہ ہو گیا تھا یہ آخر میں چاہیے کس کو ہے۔۔۔۔

تھرٹی ٹو ملین ایک اور شخص بیڈ کرنے لگا، تقریباً وہاں بیٹھے کافی لوگوں نے پارٹیسپیٹ کر دیا تھا۔۔۔

تھرٹی فور ملین جمشید ہر بار قیمت تیز کر رہا تھا کیونکہ اسے سچ میں وہ چاہیے تھا

۔۔۔۔

تھرٹی فائیو ملین آریان ایک بار پھر سے آگے نکلنے لگا، وہ جمشید کو یہ دینے والا نہیں تھا اس آفر کے بعد بہت لوگ خاموش ہو گئے تھے۔۔۔۔

فیفٹی ملین حمائل کی آواز آخر کار نکلنے لگے، سبھی کے نظر اسی پر ہو گئی تھی۔۔۔۔

واؤ مس حمائل اٹس فینٹاسٹک فواد ہاتھ سے تالی مارنے لگا ابھی کوئی ہے جو اس کو بیٹ کر سکیں۔۔۔۔۔

اس کے اتنے ہائی پرائس پر آریان کو لگا تھا یہ پاگل ہو گئی ہے۔۔۔۔

فیفٹی ون ملین جمشید اپنی ساری جمع پونجی اس پر انویسٹ کر رہا تھا کیونکہ اس سے اس کا ڈاؤن بزنس ایمپائر کھڑا ہو سکتا تھا۔۔۔۔

اینی ون ایلس فواد کی آواز ایک بار پھر ابھرنے لگی۔۔۔۔

فیفٹی ٹو ملین آریان پھر آگے چلا گیا حمائل نے اس بار بھی اسے نہیں دیکھا حالانکہ اس کی نظریں اس سے ہٹ نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

مس حمائل آپ کیا مسٹر اریان کو بیٹ کر سکتی ہے۔۔۔۔۔

سیکسٹی ملین وہاں پر بیٹھے ہر شخص کو لگا یہ لڑکی تو اب پکا اپنے دماغ کو گھر میں بھول کر آئی ہے۔۔۔۔

مس حمائل آپ جانتی ہے، 60 ملین میں کتنے زیروز ہوتے ہیں۔۔۔۔

آریان نے اسے آواز دے کر مخاطب کیا، ایک تو وہ اسے اگنور کر رہا تھا اور اوپر سے بے وقوفی پہ بے وقوفی کر رہی تھی۔۔۔

مسٹر آریان مجھے چاہیے اس لیے، میں بیٹ کر رہی ہوں، آپ نہیں چاہتے تو پیچھے ہٹ جائیں۔۔۔۔

اریان یو ہیو رائٹ کے اپ آگے آیے اور ان کو ڈاؤن کریں فواد اس سے ایگری کرنے لگا۔۔۔۔۔

سیکسٹی ملین خاموشی میں جمشید کی آواز پھر سے گونج گئی تھی حمائل کی مسکراہٹ ابھر گئی تھی لیول اوپر ہو گیا تھا۔۔۔

اوکے مسٹر جمشید آپ سب سے اوپر ہے کوئی آگے آنا چاہتا ہے۔۔۔۔

سیونٹی ملین اوکے اینی ون ایلس سب خاموش تھے کیونکہ بات ابھی ان کی بس سے باہر ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

یہاں پر جمشید اپنے سارے اثاثوں کو اس پر لٹا رہا تھا اور آریان اس کو جانے نہیں دے رہا تھا جبکہ حمائل کیا کرنا چاہتی تھی وہ تو ایک راز سا بن گیا تھا۔۔۔۔

ایٹی (80) ملین مسٹر آریان آئی تھنک اٹس انف۔۔۔۔

وہ آریان کو دیکھ کر کہنے لگی وہ اسے پروو ک کر کے جان بوجھ کر غصہ دلا رہی تھی ابھی وہ اس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

نائنٹی ملین جمشید مرتے ہوئے بھی اسے لینا چاہتا تھا۔۔۔۔

اس کا مطلب مسٹر جمشید آگے جانے والا ہے

I think the floor is warm

کیپ اٹ اپ مسٹر جمشید فواد مزے سے کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

ہنڈرٹ ملین آریان نے اسکو پھر سے بیٹ کر دیا تھا اس کی نظریں حمائل پر تھی

ویل مجھے اندازہ نہیں تھا یہ اتنا قیمتی ہے آپ لوگوں کے لیے۔۔۔۔ جمشید صاحب بتائیں فواد اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

ائی ایم اوور آئی کانٹ مور اس نے بھی ہاتھوں کو اوپر کر لیے تھے۔۔۔۔

مس حمائل آپ بھی اخری بار کر رہی ہو، آئی ہوپ آپ مسٹر آریان کو کراس کر سکتی ہے۔۔۔۔

Okayyy then go ahead ۔۔۔۔۔.

I am bidding 200 millions

اور وہاں پر بیٹھے ہر ایک کو لگا وہ اپنے سر کو مار دے یا اس لڑکی کو۔۔۔۔

آریان کو لگ رہا تھا وہ ابھی بلاسٹ کر دے گا حمائل ریلیکس بیٹھی تھی۔۔۔۔

ائی کانٹ بیلیو دز مس حمائل آپ کو پتہ بھی ہے آپ کیا دعویٰ کر رہی ہے۔۔۔۔

ویل یہ میرے لیے ایل ہائی جیک کی طرح کام کرے گا اگر میں اس پر اتنا پیسہ ویسٹ کر رہی ہوں سو اٹس مائن اسکا گیمنگ سٹائل کافی کنوینسنگ

تھا۔۔۔۔۔۔

فواد سر ہلانے لگا۔۔۔۔

مسٹر آریان آپ کیا کہیں گے۔۔۔۔

میں یہ لینا نہیں چاہتا حمائل مگر تمہیں سبق سکھانے کے لیے مجھے یہ خاک کا سودا کرنا بھی منظور ہے۔۔۔۔۔

وہ نہیں کریں گے یہ ایک بہت بڑا اماؤنٹ ہے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کلی عام آنکھوں اسے چیلنج کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ٹو ہنڈرٹ اینڈ ٹین ملین آریان نے چباتے ہوئے اس ڈیجیٹ کا اعلان کر دیا تھا۔۔۔۔

او۔مائی۔گاڈ۔ٹوڈے ازمائی لکی ڈے فواد کا چہرہ اس پے در پے جھٹکوں سے سرخ ہو گیا تھا، جس پر وہ خود بھی یقین نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

آئی تھنک مجھ سے زیادہ ان کو اس کی ضرورت ہے، اس لیے میں مزید نہیں بڑھا رہی۔۔۔۔

اور آریان کو لگا کسی نے اسے زمین پر پھینک دیا ہے۔۔۔۔

اس کا اپنے بات سے اتنی جلدی پیچھے ہٹنا، وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ صرف پرائس بڑھا رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ ابھی اس پرنچائز کے اونر ہیں ایک وکیل نے لیگلی پیپرز اس کے سامنے رکھ دیے۔۔۔۔

وہ ایک نظر پیپرز کو دیکھنے لگا اور سائنز کرنے لگا۔۔۔۔۔

تھینک یو ایوری ون یہاں پر تشریف لانے کے لیے، یو کین گو ناؤ، انجوائے دی ریفریشمنٹ۔۔۔۔

سبھی لوگ اپنی اپنی جگہ سے اٹھنے لگے، بغیر آریان کو دیکھیں وہ وہاں سے اٹھ کر تھوڑا آگے جانے لگی۔۔۔۔۔

مس حمائل فواد اسے پیچھے سے آواز دینے لگا وہ اس کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

آپ اگر اس طرح پیچھے ہٹ رہی تھی تو اتنا آگے جانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔

اس کی بات پر حمائل ہنسنے لگی۔۔۔۔۔

اسے تو بزنس کہتے ہیں، میں اگر نہیں آتی تو آپ کا یہ پرانچائز 30 بھی سے اوپر نہیں جاتا۔۔۔۔

ویل آئی ایم امپریسڈ۔۔۔۔۔

تھینک یو وہ ایک سائڈ سے نکلنے لگی فواد نے اسے جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

وہ ایک سائیڈ پر کھڑی ہونے لگی، آریان اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا تھا، دونوں ہاتھوں کو اپنے اپنے پینٹ جیبوں میں رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

عدالت کافی نہیں تھی تمہارے لیے، یہاں پر بھی پہنچ گئی ہو وہ چبا چبا کے اسے کے کان میں مدم اواز میں کہنے لگا۔۔۔۔۔

حمائل نے اسکے طرف چہرہ کر دیا تھا، کانگریس مسٹر آریان، وہ اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرنے

لگی۔۔۔۔۔

آریان نے اسے دیکھا، وہ بہت کول بیہیو ئر کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا مگر جھٹکے کے ساتھ وہ اسے اپنی طرف کھینچ بھی لیا تھا۔۔۔۔

میں نے کہا تھا نا، اپ نے غلط لڑکی کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔

اریان اس کے ہاتھ پر زور بڑھا رہا تھا میری جان تم بس اتنا کر سکتی ہو وہ اس کے دھمکانے پر ہنسنے لگا تھا۔۔۔۔

یہ تو شروعات ہے آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔۔۔۔

وہ انکھوں کو رول کرنے لگی اور آریان کو لگا وہ خود کو کنڑول نہیں کر پائے گا۔۔۔۔۔

##

بابا وہ اس کے کمرے میں آکر صوفے پر بیٹھے اوپر دیکھے مسکرانے لگی۔۔۔۔

کیا ہوا کیسا رہا میٹنگ۔۔۔

بابا، بابا اٹ واز ٹو نائس، سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔۔

اچھا، ایسا کیا تھا اس میں، شیراز کو سمجھ نہیں آئی تھی، وہ کیا کہنا چاہتی ہے؟؟؟۔۔۔

بابا آپ نے کہا تھا نا وہ سیدھی ہو کے بیٹھ گئی کہ جس نے تمہاری مرضی کے خلاف کچھ کروایا ہے اس کو سبق سکھادو۔۔۔۔

تو سکھادیا میں نے اور ایسا سکھایا ہے بابا پھر میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش تو نہیں کرے گا۔۔۔۔۔

آریان کی بات کر رہی ہو، ہاں بابا وہی باگڑ بلے کی بات کر رہی ہوں۔۔۔۔

تو کیا۔۔۔۔۔ کیا ہے تم نے۔۔۔۔۔

آپ نے تو فرنچائز کے بارے میں سنا تھا آپ کے حساب سے آگر کوئی اس میں پارٹنر بننا چاہتا تھا تو کس حد تک اوپر جا سکتا تھا۔۔۔۔۔

تم یہ کیوں پوچھ رہی ہو ابھی۔۔۔

بابا بتائیں نا۔۔۔۔

میکسیمم 40 ملین سے زیادہ نہیں۔۔۔۔

اوایم جی اور میں نے کیا کر دیا ہے وہ منہ پر ہاتھ رکھ کے بہت تیز ہنسنے لگی۔۔۔۔۔

ہوا کیا ہے بتاؤ تو، کیوں سسپنس کرییٹ کر رہی ہو۔۔۔۔

میں نے 40 ملین کی پارٹنر شپ کو آریان سے 210 ملین پر خرید لیا۔۔۔۔۔

ٹو ہنڈرٹ اینڈ ٹین ملین اٹس آہیوج اماؤنٹ، آریان پاگل ہو گیا تھا یا پی کر آیا تھا اور تم نے کیسے کر لیا وہ تو بہت تیز ہے۔۔۔۔۔

بابا مجھے لگا تھا اس کا وہاں ایک بزنس مین سے کلیش چل رہا ہے، وہ اس کو آگے بڑھنے ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔

بس پھر میں نے 35 بلین سے 50 کو جمپ کر دیا۔۔۔مجھے پتہ تھا میں نہیں لوں گی میں صرف پرائس آگے بڑھا رہی تھی اور وہ بے وقوفوں کی طرح بن رہا تھا

۔۔۔۔۔

اسے لگا تھا میں نے اس کے ساتھ ضد لگا دیا ہے اور پھر جب وہ سب سے پیک پر کلیم کرنے لگا میں پیچھے ہٹیں وہ تالی مار ایک بار پر ہنسنے لگی۔۔۔۔

او میرے خدایا بیٹا یہ بہت بڑا فائننشل لاس ہے۔۔۔۔

اس نے میری زندگی سے مذاق کر دیا تھا، میں تو چھوڑنے والی نہیں تھی۔۔۔۔۔

بہت اچھا کر دیا ہے تم نے، اس کو بھی پتہ ہونا چاہیے تم عام لڑکیوں کی طرح نہیں ہو۔۔۔۔

یو آر مائی ڈاٹر جو اپنے پر ہو اور چھوڑتی نہیں ہے۔۔۔

تھینک یو بابا یہ حوصلہ مجھے دینے کے لیے، آپ کو پتہ ہے آپ میرے لیے فیول کی طرح ہے۔۔۔۔

جس طرح ایک گاڑی پٹرول کے بغیر نہیں چلتی میں بھی آپ کے بغیر موومنٹ نہیں کر سکتی۔۔۔۔ کبھی کبھار سوچتی ہوا گر سبھی باپ اپ کی طرح ہو جائے تو

لڑکیوں کے اوپر ظلم نہیں ہو گا، ان کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک نہیں رکھا جائے گا۔۔۔۔۔ کیونکہ ان کو یہ سکھایا ہی نہیں جاتا اپنے لیے کھڑا کیسے ہونا ہے

۔۔۔۔

انہیں یہ بتایا نہیں جاتا کہ تم جب دبتی رہتی ہو تو یہ دنیا مزید تمہیں دبوچتی ہے

۔۔۔۔

سو سال کی ڈری ہوئی زندگی سے بے خوف آزاد اور اپنی دنیا میں رہنے والی ایک دن کی زندگی بہتر ہے۔۔۔۔۔

بابا میں پہلی بار ڈر گئی تھی اس دن، جب آپ نے اپنا چہرہ موڑ لیا تھا۔۔۔۔

مجھے لگا تھا میں ختم ہو رہی ہوں اگر آپ مجھے نہیں سنبھالتے تو آپ کی حمائل ریزہ ہو جاتی، آپ کا سارا اعتماد دب جاتا کہیں مجھ میں، جس کو چاہ کر بھی میں پھر نہیں جگا سکتی تھی۔۔۔۔۔

تم پر میں نے ایک وقت لگایا ہے حمائل اسے تو میں ضائع ہونے نہیں دے سکتا

"یونوائی ایم آبزنس مین"۔۔۔۔۔۔

میں اپنے فیصلہ کر لیا ہے، اپنے بعد میں تمہیں یہ بزنس لیگلی طور پر اون کر رہا ہوں، مجھے لگتا ہے اب تم کر سکتی ہو۔۔۔۔

بابا آپ مجھ سے ہزار گنا بہتر ہے، جب آپ کو ضرورت ہو گی، آنکھیں بند کر کے سر کے بل میں آپکے لیے حاضر ہوں گی۔۔۔۔۔

ہیلو عثمان بتاؤ۔۔۔۔

میری بات غور سے سنو بھلے، مجھے کچھ گڑ بڑ نہیں چاہیے، جیسا کہا ہے ویسا ہی کرو۔۔۔۔

تم فکر مت کرو عثمان، میں نے تو آپ کو کل بھی ٹیکسٹ کر لیا تھا سب کچھ ریڈی ہے، کچھ بھی غلط نہیں ہو گا، ویسے بھی یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔

کوشش کرو کہ وہاں پر سی سی ٹی وی کیمرا زنہ ہوں ورنہ پھر اس میں پرابلم ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

پھر تو آپ پر سیدھا شک جائے گا، اب بس مجھ پر چھوڑیں، آپ کا کام ہو جائے گا

ٹھیک ہے میں فون رکھ رہا ہوں۔۔۔۔۔

وہ بے چینی سے سٹڈی میں مٹر گشت کرنا شروع کر گیا۔۔۔۔۔

کل عدالت میں پھر سے پیشی تھی، جو کہ آخری بھی ثابت ہو سکتی تھی، عثمان پوری کوشش کر رہا تھا کہ وہ کسی طرح سے اپنا پھیلایا ہوا گند اس بار بھی چھپا لیں، اس پیشی کے بعد الیکشنز ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

کچھ دن پہلے جج کے لیے ہوئے عدالت کے فیصلے کی وجہ سے عوام میں اس کی مقبولیت اور بھی زیادہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

آئے دن نعمان کی کوششوں، پریس کانفرنسز اور جلسوں وغیرہ کے تعداد میں اور بھی اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

فرقان نے بھی اپنا وعدہ نبھایا تھا، اس نے اپنے سورسز کا استعمال کر کے آدھے سے زیادہ ووٹرز کو خرید لیا تھا، بہت سارے کراس میچنگ کر کے وہ اسی طرح کی

پارٹیوں میں دراڑ ڈال کر جس کے ساتھ کمیٹڈ ہوتا تھا اسے کنگ بنالیتا ہے۔۔۔۔۔

اس کو تو ویسے اسلام آباد کا کنگ میکر نہیں کہتا، وہ وائٹ پولیٹکس کھیلتا ہے وہ بادشاہ خود نہیں بنتا لیکن سیاستدان اس کے اشاروں پر چلتے ہیں۔۔۔۔۔

##

گڈ مارننگ ماما وہ اپنے روم سے اترنے لگی۔۔۔۔۔ تمہارے لیے میں نے ناشتہ بنایا ہے، جاؤں جا کے کر لو پھر ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔۔۔

آج تو میں لیٹ ہو گئی، گھڑی میں 11 بج رہے تھے۔۔۔۔

آپ نے کر لیا ہے اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ اپنا بیگ اٹھا کے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

ماما اور کب تک ناراض رہے گی، پلیز آپ کو تو ابھی سب پتہ ہے، آپ ابھی بھی ناراض ہو گی مجھ سے، میرے کیا غلطی ہے۔۔۔۔۔

حمائل مجھے لیٹ ہو رہا ہے جاؤں جا کے ناشتہ کر لو وہ ایک سائیڈ سے نکلنے لگی۔۔۔۔

حمائل خاموشی سے واپس لاونج میں جانے لگی آپ کو کیسے مناؤں میں، بابا آپ کی بیوی میری جان لے کے ہی چھوڑے گی وہ خود سے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

حمائل بی بی آپ کا ناشتہ یہی پر لگا دوں۔۔۔۔

نہیں سلمیٰ آنٹی میں خود آ رہی ہوں یا چھوڑے بس میرا موڈ نہیں ہو رہا۔۔۔۔

بابا کہاں ہے۔۔۔۔

وہ تو چلے گئے ہیں۔۔۔۔

کب۔۔۔۔ حمائل بی بی وہ تو ابھی کچھ دیر پہلے نکل گئے ہیں۔۔۔۔

اس کی طبیعت ٹھیک تھی، میں نے ان کو کہا بھی تھا آفس کچھ دنوں کے لیے نہیں جائے۔۔۔۔۔

وہ تو ٹھیک لگ رہے تھے او کے میں بھی بس مال تک جا رہی ہوں مجھے کچھ کام ہے۔۔۔۔۔

پر آپ کی گاڑی تو بڑے صاحب لے کر گئے ہیں۔۔۔۔

وہ کیوں اس کی اپنی گھڑی کو کیا ہوا ہے۔۔۔

انہوں نے کہا تھا کہ اس میں کچھ مسئلہ ہو گیا ہے میں جیسے آفس پہنچو وہ دوبارہ گاڑی بھیج دے گا، اور کہہ رہے تھے کہ آپ تھوڑی دیر کے لیے ویٹ کر لیں۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے میں اوپر روم میں جا رہی ہوں، جب آئے آپ مجھے انفارم کر دیں

۔۔۔۔۔

شیراز آفس سے تھوڑا فاصلے پر تھا، اس کے فون پر کسی کی کال آگئی تھی۔۔۔۔

اس نے دیکھا نغمہ کال کر رہی ہے، اس نے کال کو پک کر دیا تھا۔۔۔۔۔

ہیلو نغمہ خیریت ہے۔۔۔۔

ہاں بس آپ کو بتا رہی تھی، آج آریان کو کہے کہ گھر آجائیں ڈنر پر۔۔۔۔۔

وووہ تو بیگم صاحبہ ماننے لگی ہے، ویسے ابھی کیسے مان گئی ہو۔۔۔۔۔

مجھے اس سے بات کرنی ہے شیراز۔۔۔۔۔

نغمہ میں تمہیں بعد میں کال کرتا ہوا چانک اس کی نظر پرنٹ مرر سے دو گاڑیوں پر پڑی جس نے اس کی گاڑی کو دونوں اطراف سے گھیر لیا تھا۔۔۔۔۔

ہیلو شیراز کیا ہوا ہے؟؟؟اسکے طرف سے کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔
دونوں گاڑیاں اس تک پہنچ گئی تھی، شیشے بلائنڈ تھے،اس لیے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

شیراز آپ سن رہے ہیں۔۔۔۔۔

اس نے سپیڈ تیز کر دیا تھا تاکہ وہ آگے نکل سکے مگر رائٹ سائیڈ سے ایک گاڑی نے اس کو ہٹ کر دیا اس کا بیلنس برقرار نہیں ہوا۔۔۔۔۔

شیراز کیا ہو رہا ہے، یہ آواز کیسی تھی، آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔

وہ بہت مشکل سے گاڑی کو الٹا ہونے سے روک چکا تھا، وہ جان گیا تھا یہاں سے نکلنا مشکل ہے۔۔۔۔دونوں گاڑیاں بہت تیزی سے دونوں سائیڈ سے پھر آرہی تھے، تینوں کی سپیڈ ابھی برابر ہو گئی

تھی،اس نے بریک لے لیا تھا تاکہ اس کے سائیڈ والی گاڑیاں اس سے آگے نکل سکے اور وہ ٹرن لے کے نکل جائے۔۔۔۔۔

مگر بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوا تھا، ایک گاڑی اسکے ٹرن لیتے وقت مڑ گیا

تھا۔۔۔۔۔

شیر از میرا دل گھبرا رہا ہے کچھ تو بولو۔۔۔۔

نغمہ میں تمہیں بعد میں کال کرتا ہوں، مجھے کسی نے گھیرا ہے ؟؟؟؟

کون ہے شیر از جلدی وہاں سے نکل جاؤں۔۔۔۔ڈرائیور گاڑی موڑلو، شیر از آپ وہاں سے نکل جائے میں پولیس کو کال کرتی ہوں۔۔۔۔۔

تم یہاں پر مت آنا اس نے سپیڈ بڑھائی تھی مگر بریکر آنے کی وجہ سے وہ تھوڑا سلو ہو گیا تھا۔۔۔۔اور اس بات کا فائدہ کچھ فاصلے پر آنے والے اس گاڑی نے اٹھایا تھا جو کہ سیکنڈز کے فاصلے پر اس سے دور تھا۔۔۔۔۔

وہ بہت زور سے اس کو پیچھے سے ہٹ کرنے لگا۔۔۔۔شیر از۔۔۔۔نغمہ چیخنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

گاڑی الٹ گئی تھی اسکی آواز فون کے دوسرے سائیڈ کو بھی پہنچ گئی تھی

۔۔۔۔۔۔

گاڑی کے شیشے ارد گرد بکھرے پڑے تھے، شیراز سیٹ پر ایک طرف لٹکتے ہوئے بے جان پڑا تھا، اس کے ناک اور ماتھے سے خون بہہ رہا تھا، گاڑی کے پہیے ابھی بھی گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔

سڑک پر اسی گاڑیوں کا نام ونشان بھی نہیں تھا ایسا لگا جیسے سب کچھ رک گیا ہو۔۔۔۔

یااللہ میری شوہر کی حفاظت فرما وہ روتے ہوئے بے خیالی میں آریان کو کال کرنے لگی۔۔۔۔۔

کال جلدی پک کر دی گئی تھی۔۔۔۔

آریان، آریان وہ ش۔ شیراز۔۔۔۔۔

آنٹی کیا ہوا ہے آپ رو کیوں رہی ہے۔۔۔۔

آریان شیراز کا کسی نے ایکسیڈنٹ کروایا ہے۔۔۔۔

واٹ وہ اپنے چیئر سے اٹھنے لگا۔۔۔۔۔

اچھا آنٹی میری بات سنیں وہ آفس سے نکل کر گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

پلیز رونا بند کریں میں پہنچ رہا ہوں، سب ٹھیک

ہو گا۔۔۔۔۔

آریان، آریان شیراز کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔

اچھا کچھ نہیں ہو گا میں بس آرہا ہوں۔۔۔۔۔

پلیز ج۔ جلدی آؤں۔۔۔۔۔

میں بس پہنچ رہا ہوں، آپ حوصلہ رکھیں، آپ حمائل کو کچھ مت بتائیں۔۔۔۔۔

آریان میں نے خود سنا تھا گاڑی کے مارنے کا آواز پلیز جلدی آئے۔۔۔۔۔

آنٹی بی ریلیکس میں آرہا ہو، کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ نغمہ کو لگا تھا دنیا اس کی الٹ گئی ہے۔۔۔۔

آپ ابھی کہاں پر ہیں، آپ جہاں بھی ہے وہاں کے نزدیک ہاسپٹل کی طرف جائیں یا اپنے لوکیشن کو ان کریں، میں وہاں پر آپ کو مل رہا ہوں۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں۔۔۔

پلیز بیٹا، ش شیراز اس کو صحیح سلامت واپس لا آؤں۔۔۔۔

آنٹی پلیز رونا بند کریں میں آرہا ہوں، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا، اس نے گاڑی کو آخری سپیڈ پر بھگا دیا تھا۔۔۔۔۔

##

روڈ پر ہر طرف لوگ کھڑے تھے، کسی نے اس کو گاڑی سے نکال دیا تھا۔۔۔۔
وہ سٹیچر پر پڑا خون میں لت پت تھا، اس کا وائٹ شرٹ سرخ ہو گیا تھا، اس کی سانسیں مدم ہو رہی تھی۔۔۔۔
آریان پہنچ گیا تھا، وہ روڈ کراس کر کے دوڑ کر اس کے پاس پہنچا، اس کے ناک کے سامنے دو انگلیاں کرنے لگا، اس کی سانسیں نہ ہونے کی برابر چل رہی تھی۔۔۔۔۔

بازو میں اٹھاتے ہوئے وہ شیراز کو اپنی گاڑی میں ڈال گیا، کچھ دیر میں اس کے پیچھے گارڈز بھی گاڑیوں سمیت پہنچ گئے تھے۔۔۔
وہ گاڑی کو آج اڑا رہا تھا، اس نے کسی کو کال کر دیا تھا، ہیلو میں ہسپتال پہنچ رہا ہوں ،ایمرجنسی ہے مجھے وہاں کے ٹاپ ڈاکٹرز کھڑے نظر آنے چاہیے۔۔۔
وہ دوسری طرف کا جواب سنے بغیر فون بند کر کے اپنے آرڈر کو بس سنا چکا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر میں گاڑی ہسپتال کے سامنے کھڑی ہو گئی اس نے جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوا تھا۔۔۔۔

نرس سٹیچر کے سامنے کھڑے ہاسپٹل سے باہر اپنے سروسز کے لیے کھڑے تھے۔۔۔۔

شیراز کو سٹیجر میں ڈال کر وہ اس کے ساتھ اندر جانے لگا تھا۔۔۔۔۔

نغمہ بھی پہنچ گئی تھی، اس نے شیراز کو اندر لے جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

آریان۔۔۔۔وہ تیزی سے گاڑی سے اتر کر اسے آواز دینے لگی۔۔۔۔

آریان جو اندر جا رہا تھا اس کے آواز سے پیچھے دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ اسی کی طرف آ رہی تھی۔۔۔۔

آریان وہ کیسا ہے، ڈاکٹر نے کیا کہا، میں اس کے بغیر مر جاؤں گی پلیز کچھ بھی کرو مجھے کسی طرح سے میرا شوہر صحیح سلامت واپس کرو۔۔۔۔وہ رونے لگی تھی کسی بچے کی طرح۔۔۔۔

آنٹی میں ہوں یہاں پر کچھ بھی نہیں ہو گا، میرا یقین کرے پلیز۔۔۔۔

وہ اس کو وہاں کے ایک بینچ پر بٹھانے لگا، اس کا گارڈ ہاتھ میں پانی کا بوتل پکڑے وہاں پر آگیا تھا اس نے نغمہ کو پانی پلادیا تھا، وہ خاموش ہوگئی تھی مگر اس کا کپکپانا اسی طرح جاری تھا۔۔۔۔

وہ پاؤں کے بل بیٹھے اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھنے لگا۔۔۔۔

حمائل کو اگر پتہ چلا تو قیامت سر پر اٹھالے گی، آریان۔ ہم۔ نے۔ کسی۔ کا بگاڑا کیا ہے؟؟؟؟ کیوں ہمارے پیچھے یہ دنیا پڑی ہے۔۔۔۔

آنٹی یہ ایکسیڈنٹ حمائل کے لیے تھا شیر ازانکل کے لیے نہیں، وہاں پر اس کی گاڑی کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا۔۔۔۔

یہ یہ تم کیا کہہ رہے ہو اور تمہیں کیسے پتہ چلا؟؟؟ اسکوں ایک نیا جھٹکا لگا تھا

۔۔۔۔

شیر ازانکل حمائل کے گاڑی میں تھے، ایکسیڈنٹ جس نے بھی کیا ہے انہیں لگا تھا گاڑی میں حمائل ہے؟؟؟۔۔۔۔

تو تو اگر ان جانوروں کو پتہ چلا کہ حمائل کو کچھ ہوا نہیں۔ تو۔ تو وہ۔ اسے بھی۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا وہ اس کی بات پورا ہونے سے پہلے بول پڑا۔۔۔۔

آپ کو اس لیے بتا رہا ہوں کہ آپ کو پتہ ہو، میں حمائل کو یہاں سے لے کر جا رہا ہوں، اس کی جان کو خطرہ ہے اور آپ انہیں کچھ بھی نہیں بتائیے گی میں سب کچھ ہینڈل کر لوں گا۔۔۔۔۔

آریان شیراز اس کے بغیر ہم مر جاؤں گے۔۔۔۔

آپ دعا کریں ان کے لیے، کیا آپ یہاں پر کچھ دیر کے لیے اکیلی رہ سکتی ہیں

۔۔۔۔

میرے گارڈز یہاں پر ہوں گے، آپ کو جو بھی چاہیے آپ ان کو کہے گی، آپ یہاں سے باہر نہیں نکلے گی۔۔۔۔۔

ت۔ت۔ تم کب۔ تک آؤں گے پھر۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری میں جلدی آؤں گا، آپ بالکل سیف ہے یہاں پر، یہاں کے سب سے اچھے ڈاکٹرز اندرا انکل کا ٹریٹمنٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔

اس نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر جانے لگا، اپنے گارڈز سے کچھ کہہ کر وہ اپنی گاڑی میں واپس بیٹھ گیا۔۔۔۔

اس کے سارے گارڈ جو اس کے ساتھ آئے تھے وہ ادھر ادھر بکھر گئے تھے۔۔۔۔

آریان شیرازہاؤس کی طرف جارہا تھا، وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اگر اس کا شک صحیح ثابت ہوا تو اس بندے کی تو خیر نہیں ہے۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں گاڑی شیرازہاؤس کے سامنے روک دی گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ چٹانی چہرے کے ساتھ اندر چلا گیا تھا, سلمیٰ نے اسے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

سلام صاحب، حمائل کہاہے اس نے سلام کا جواب دیے بغیر اس کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔۔

وہ تو اوپر اپنے روم میں ہے، یعنی اس کا مطلب اسے ابھی تک کچھ علم نہیں تھا۔۔۔۔

وہ سیدھا جا کر سیڑھیوں سے اوپر اس کے روم میں جانے لگا۔۔۔۔

حمائل کمرے میں کبرڈ سے سارے کپڑے نکال رہی تھی، وہ اپنے وارڈروب میں اتنا گھس گئی تھی کہ اس کو آریان کے آنے کا بھی علم نہیں ہوا۔۔۔۔

وہ جیسے مڑنے لگی، اس نے اس کو کھڑے ہوئے دیکھ لیا۔۔۔۔۔

آپ۔ یہاں۔ پر کیا کر رہے ہیں اور کسی کے روم میں آنے سے پہلے نوک کرتے ہیں۔۔۔۔۔

حمائل۔۔۔۔۔ وہ اس کے قریب ہونے لگا۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو، دور رہے مجھ سے۔۔۔۔۔

میرے ساتھ چلو مجھے تمہارے ساتھ لانگ ڈرائیو پر جانا ہے، اس کے ہاتھ سے ہینگر زلے کے الماری میں واپس اسے پھینکنے لگا۔۔۔۔۔

آپ کا دماغ ٹھیک ہے اور آپ پھر سے میرے ساتھ زبردستی کر رہے ہیں،

نہیں جانا میں نے، چھوڑے میرا ہاتھ۔۔۔۔

سیڑھیوں تک اسے بغیر کچھ کہے وہ ایسے لا رہا

تھا۔۔۔۔

یو بلڈی، چیپ مین مجھے نہیں جانا۔۔۔۔۔

تم بند نہیں کر سکتی اپنی بکواس وہ غصہ ہو کے اسے کھینچتے ہوئے کہنے لگا، اب اگر تمہاری آواز آئی تو تمہاری خیر نہیں ہے، اس نے پہلی بار اس پر اتنا غصہ کیا تھا

مجھے---------

چپ اس نے کچھ بولنے سے پہلے اسے خاموش کرا دی تھا، اسی طرح ہاتھ سے پکڑے وہ اسے اپنے گاڑی تک لانے لگا، سامنے والا دروازہ اس کے لیے کھولیں وہ اس کو اس میں بٹھا گیا اور خود دوسرے سائیڈ پر ڈرائیونگ کے لیے بیٹھ کے گاڑی کو اڑانے لگا-----

اس کے چہرے پر اتنی سنجیدگی تھی، وہ چاہ کر بھی کوئی سوال نہیں کر پائی---- آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا مگر گاڑی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی-----

ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟؟؟

کس نے کہا ہے کہ تم بولوں، تمہاری یہ زبان بند نہیں ہو سکتی تھوڑی دیر کے لیے-----

تونہ لاتے مجھے، میں نے کہا تھا آپ کو لانے کے لیے اس کی بھی بس ہو گئی تھی

میں جب چاہوں، جہاں چاہوں لا سکتا ہوں مائنڈاٹ، سٹائل سے بنے عمارت نما جگہ کے اندر گاڑی کو اس نے اندر کر دیا تھا۔۔۔۔

یہ کون سی جگہ ہے اور یہاں لانگ ڈرائیو پر کون آتا

ہے۔۔۔۔

اتر و گاڑی سے اس سے پہلے آریان اندر چلا گیا تھا۔۔۔اس کے پیچھے پیچھے وہ بھی آ گئی تھی۔۔۔۔

آریان ہم یہاں پر کیوں آئے ہیں اور مجھے کیوں لے کر آئے ہو۔۔۔۔۔

یہاں سے سیدھا جاؤں لیفٹ سائیڈ پر ایک کمرہ ہے وہیں پر ریسٹ کرو، میں کچھ دیر میں آرہا ہوں واپس، لیکن یاد رکھو یہاں سے نکلنے کی کوشش مت کرنا ورنہ اپنے لیے خود پرابلمز کریییٹ کرو گی، ارد گرد گارڈز کھڑے ہیں اور ہاں پیچھے والے لان میں ایک بہت بڑا ڈوگ بھی ہے، جو نئے چہرے کو دیکھ کر اٹیک کرتا ہے سو بی کیئر پل بیبی۔۔۔

وہ اس کا چہرہ تپتپانے لگا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔یہ مجھے یہاں پر کیوں لایا ہے، آف کسی کو بتا بھی نہیں سکتی، فون بھی اٹھانے نہیں دیا اس باگڑ بلے نے مجھے، ایک نمبر کے پاگل ہو تم۔۔۔۔۔۔

،##

آریان نے وہاں کے سی سی ٹی وی پوٹیج نکلوائی تھی، وہ ابھی اسے دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔

پتہ نہیں یہ کون سی جگہ تھی مگر ہر طرف سکرینز اور کمپیوٹر دیوار پر لگے ہوئے تھے۔۔۔۔

کیمرے میں صاف دیکھا جا سکتا تھا کہ وہ دونوں گاڑیاں کیسے شیر از پر اٹیک کر رہی تھی۔۔۔

اس دونوں گاڑیوں کے نمبر نوٹ کرو اور مجھے اس کے بارے میں سارا انفارمیشن دے دوں, ابھی اور اسی وقت وہ کمپیوٹر والا لڑکا اس کو دیکھ کر سر ہلانے لگا۔۔۔۔۔۔

شیراز نے جب ٹرن لیتے ہوئے واپس گاڑی کو موڑ لیا تھا، وہ گاڑی میں بیٹھا ہوا شخص فرنٹ مرر میں بلر سا دیکھنے لگا۔۔۔۔

سٹاپ دز پکچر اس نے ویڈیو کو روک دیا تھا۔۔۔۔

زوم کروں۔۔۔۔

وہ تصویر کروپ کر دی گئی تھی۔۔۔۔

اس کو کلیئر کر سکتے ہو وہ لڑکا سر ہلانے لگا۔۔۔۔۔

وہ ماؤس کے روٹیٹنگ مڈ گیئر کو رول کر رہا تھا اور آہستہ آہستہ سے وہ بلر تصویر واضح ہو رہی

تھی، آخر کار وہ تصویر دیکھنے قابل ہو گیا تھا۔۔۔۔

کون ہے یہ آدمی سب کچھ نکلوا دوں، اسکے تصویر کو یوز کرو، اس کے فون کانٹیکٹس، ابھی کالو کیشن سب کچھ مجھے ایک گھنٹے میں چاہیے۔۔۔۔۔

وہ وہاں سے نکل گیا اس کی اگلی منزل ہسپتال

تھی۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھے وہ اسی طرف جا رہا تھا، ڈاکٹرز سے ابھی تک کوئی رسپانس نہیں آئی تھی، وہ لوگ اپریشن کا کہہ رہے تھے، سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے سیریس انجریز آگئی تھی۔۔۔۔

نغمہ کی حالت بھی مردے جان کی طرح تھی، پتہ نہیں تھا کسی کو بھی کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔

آریان اپنے تمام سورسز کا یوز کر رہا تھا، یہ تو کنفرم تھا جس نے بھی کیا ہے وہ آج ہو یا کل سامنے آنے والا ہے۔۔۔۔۔

رات کے 10 بج گئے تھے اور وہ دوبارہ حمائل کے پیچھے بھی نہیں گیا تھا، وہ اسے کہہ چکا تھا کہ وہ آئے گا مگر وہ اتنا بزی تھا کہ ٹائم بھی نہیں نکال پایا۔۔۔۔۔

ہسپتال بھی پہنچ گئی تھی وہ گاڑی کھڑا کر کے آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے اندر چلا گیا، نغمہ بینچ پر بیٹھے ہاتھوں میں تسبیح لیے چت کے ایک کونے کو دیکھ رہی تھی، آریان بغیر کچھ کہے وہاں اس کے پاس خاموشی سے بیٹھ گیا۔۔۔۔

گھنٹے ہو گئے ہیں آریان، ابھی تک شیراز کی آواز بھی نہیں سنی۔۔۔۔ 12

اس کی آواز ایسے تھی جیسے کھائی سے آ رہی ہو، اس نے کوئی بھی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

تم حمائل کو لے کر گئے ہو، اس نے اپنی آنکھیں اس پر مرکوز کر دیے تھے

۔۔۔۔

وہ جہاں پر بھی ہے سیف ہے۔۔۔۔

آریان اگر یہ ابا حضور نے کیا ہو گا تو پھر کیا ہو گا۔۔۔۔۔

زمین اور آسمان کے درمیان جیسے اٹکے ہوئے انسان کی حالت ہو جاتی ہے، آریان کو بھی وہ ایسی لگی تھی، اس کو رحم آ گیا تھا اس پر، اتنی مضبوط عورت کو آج وہ بکھرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

##

میں نے کہا تھا تمہیں بلے، غلطی کی گنجائش نہیں ہے، اب اور کہانیاں بھی نکلے گی۔۔۔۔۔

عثمان آپ کو مطلب اس کے نہ آنے سے تھا، تو وہ نہیں آسکتی، کل سے اس کا باپ ہسپتال میں ہے۔۔۔

تم نے جو لوگ بھیجے تھے، اس کے آنکھوں نے کام کرنا بند کر دیا تھا، تم لڑکی اور اتنے بڑے مرد میں فرق نہیں کر سکتے تھے، اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ کل نہیں آئے گی۔۔۔۔۔

وہ نہیں آئے گی مجھے پتہ ہے، اس بات کا جہاں تک مجھے علم ہے ایکسیڈنٹ کافی بڑا تھا، ہو سکتا ہے اس کا باپ صبح تک سانس بھی بند کریں، میرے بندوں نے دیکھا تھا اس کے چوٹ سر پر آئے

تھے۔۔۔۔۔

تم اس لڑکی کو نہیں جانتے اس لیے کہہ رہے ہوں اگر وہ آسان ٹارگٹ ہوتی تو میں تمہیں مارنے کا نہیں

کہتا۔۔۔۔۔

آپ نے کچھ زیادہ سر پر سوار کر لیا ہے۔۔۔۔۔

بیوقوف تم مجھے بنا رہے ہو یا تم خود کو، تم جانتے ہو یہ کیس میڈیا سے جڑا ہے اور میڈیا کا مطلب ہے سیدھا جیتے جی مارنا ہم جیسے سیاست دانوں کے ل یے۔۔۔۔۔

اس نے کال کٹ کر لیا، صوفے پر بیٹھے وہ بے چینی سے اپنے سر کو ہلا رہا تھا۔۔۔۔ اس کے دماغ میں شور سا ابھرنے لگا، کوئی پرانا یاد ہو جیسے، اس نے آنکھیں بند کر دیے تھے اس کے پاؤں نے بھی حرکت کرنا بند کر دیا تھا جیسے اگر وہ سانس لینا بند کرے تو اس کے اندر کا ابھرنے والا شور بھی خاموش ہو جائے گا۔۔۔۔

کوئی دھند جیسے پھیلنے لگی، اس کے دماغ پر بھاری ہونے لگی اور پھر اس میں آوازیں آنے لگی۔۔۔

میرا بیٹا۔۔۔۔۔

وہ آواز شاید وہ پہچان رہا تھا، وہ بغیر ہلے اسی طرح خاموش تھا۔۔۔۔

میرا بیٹا صبح یہیں پر آیا تھا، وہی آواز پھر سے ابھرنے لگی، روتی ہوئی بے بس آنکھیں اس دھند میں ظاہر ہونے لگی۔۔۔۔

وہ آنکھیں ایسی تھی جیسے اسکے روح کو گھائل کرنا چاہ رہی ہو، اس کے جسم نے حرکت کر دیا تھا، اس کا منہ بھی کھل گیا تھا جیسے سانس لینے کے لیے دشواری ہو رہی ہوں۔۔۔۔

وہ آنکھیں آہستہ آہستہ مٹ رہی تھی جیسے کوئی سایہ روشنی ہونے پر مدھم ہو جاتا ہے، سب کچھ خاموش ہو رہا تھا مگر پھر جیسے کسی نے سوئے ہوئے کو اٹھالیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خدا کرے کہ تمہارے نسل میں تمہارے اولاد کے ہاتھوں تیرا انجام ہو جائیں

۔۔۔۔

اسے لگا سچ میں کسی نے اس کے پاؤں سے زمین کھینچ لیا، وہ اپنے پاؤں کے انگلیوں کو وہ جنجھوڑنے لگا، وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنانے لگا، سر کو ایک طرف گرانے لگا۔۔۔۔

وہ عورت ابھی بھی رو رہی تھی، اس کی سسکیاں اس کے جسم پر رونگٹے کھڑے کر رہی تھی۔۔۔۔

عثمان تم دیکھنا۔۔۔۔

وہ سانس لینا بھول گیا تھا جیسے کہ آگے کیا کہنے والی ہے۔۔۔۔

عثمان تم دیکھنا۔۔۔۔

وہ پھر سے کہنے لگی، اس کے خون کا پریشر اتنا تیز ہو گیا تھا، کہ اسے لگا اسکے ناک اور کانوں سے کچھ بہہ رہا ہے۔۔۔۔

تم جیسے فرعون کے لیے خدا موسیٰ کو بھیجے گا۔۔۔وہ منہ کھولے ایک لمبی سانس لینے لگا، وہ آواز قریب سے آرہا تھا، اس نے جٹ سے آنکھیں کھول دیے، باہر سب کچھ ایسا ہی تھا مگر اس کے سر میں وہی عورت اور اس کی آوازیں گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

چپ کر جاؤں وہ چیختے ہوئے اٹھنے لگا۔۔۔۔

شور پھر سے شروع ہوا تھا، آوازیں صرف بند ہو گئی تھی، اس شور میں جیسے ایک ساتھ کوئی رو رہا تھا وہ اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے زور دینے
لگا، اسے دبانے لگا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔۔۔اس نے سائیڈ ٹیبل سے ایک واز اٹھایا اور اس کو زمین پر مارا، خوبصورت ڈیکوریٹڈ واز کرچ کرچ کر بکھر گیا۔۔۔۔۔

ایک دم سے خاموشی ہو گئی، اس نے آنکھوں کو کھولا، ماتھے پر ہاتھ رکھا، اس کے پیشانی پر پسینہ تھا وہ لمبی لمبی سانسیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔

##

رات گزر گئی تھی اور اسی کے ساتھ روشنی بھی پھیل گئی تھی، صبح کے تارے بھی غائب ہو گئے

تھے۔۔۔۔

آج آسمان دھندلا تھا، آریان پوری رات ہسپتال میں، ایک منٹ سوئے بغیر، نغمہ کے ساتھ، ساری رات جاگ کے گزار چکا تھا، ڈاکٹرز نے جواب دے دیا تھا کہ اگلے 72 گھنٹے اس کے ہوش میں آنے کے لیے ضروری ہے، پتہ نہیں وقت گزر رہا تھا یا رینگ رہا تھا۔۔۔۔۔

آریان وہی پر رہ کر سب کچھ وہی سے ہینڈل کر رہا تھا، اس کی ریسورسز سے پتہ چلا تھا کہ جس گاڑی نے شیراز کو ہٹ کر دیا تھا وہ ایک رفیق نامی آدمی کا تھا، جس کا

مرڈر تین مہینے پہلے ہی ہو گیا ہے، آدمی کا جو فوٹیج ملا تھا، اسی سے اس کا سم لوکیشن ٹریس کر کے وہاں پر اپنے ریسورسز سے آریان رسائی کر چکا تھا۔۔۔۔

وہاں پر ایک معاملہ تو سلجھ گیا، جو گاڑی وہ لوگ تلاش کر رہے تھے ابھی بھی اسی جگہ پر تھی جو وہ لوگ ٹریس کر چکے تھے۔۔۔۔

بلے نے ان غنڈوں کو کہا تھا کہ وہ راتوں رات انڈر گراؤنڈ ہو جائے مگر جاتے جاتے وہ پکڑے گئے تھے۔۔۔۔اس جگہ پر تین آدمی تھے ایک تو وہی تھا جو اس گاڑی میں تھا اور دو کوئی اور تھے جو شاید اسی کے ساتھی تھے، آریان کے آرڈرز پر تینوں آدمیوں کو اٹھوایا گیا تھا۔۔۔۔۔

حمائل نے وہاں پر ایک قیامت مچا دیا تھا، وہاں پر کھڑے آدمیوں اور گارڈز میں سے کئی بار آریان کو کال آ گئی تھی کہ اس نے وہاں پر سارے لوگوں کو سر پر اٹھا لیا ہے۔۔۔۔

آج عدالت میں اس کی پیشی تھی، 10 بجے تک اس کو عدالت میں پہنچنا تھا اور ابھی نو بجے سے اوپر ہو گئے تھے لیکن وہ تو باہر لان میں بھی قدم نہیں رکھ سکتی تھی۔۔۔۔

اس کے پاس اپنا موبائل بھی نہیں تھا، پتہ نہیں کیا سوچ کے وہاں انٹرنیٹ سگنلز کو آریان نے رات میں ہی کاٹ دیا تھا، کوئی سگنل گھر کے اندر نہیں آرہا تھا، وہ ایک پاؤں پر پورے گھر میں گھوم رہی تھی، اس نے وہاں کے تمام کرسیوں کو ادھر ادھر کر دیا تھا، ڈیکوریٹڈ وازز زمین پر بکھرے پڑے تھے، ایک سائیڈ پر چائے کا کپ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا تھا، بہت سارے شیشوں سے فرش ڈھکا ہوا تھا، وہ اپنا زور یہی پر آزمایا رہی تھی، صوفوں کے کشنز ایسے زمین پر ادھر ادھر بکھرے پڑے تھے جیسے یہاں پر کسی نے اس پر فٹ بال کیا ہو۔۔۔۔

کوئی اس کو روک نہیں رہا تھا، وہ اتنی چیخی تھی، اتنے گالیاں آریان کو دے چکی تھی جتنا اس نے اپنے پورے لائف میں کسی کو نہیں دیئے تھے۔۔۔۔ آریان اس کے منٹ منٹ سے باخبر تھا مگر ابھی وہ نہیں جا سکتا تھا۔۔۔۔

اس نے فریش جوس کو نغمہ کے لیے لایا تھا، اس کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی، اس نے بھی دو دنوں سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔۔

آریان نے جوس نغمہ کے سامنے کر دیا بغیر چوں چرا کے اس نے اس سے گلاس لے لیا، وہ اس کے سامنے بینچ پر بیٹھ گیا، نغمہ نے اسے دیکھا تھا وہ کل سے ایسے بغیر تکھے انہی کے لیے دوڑے لگا رہا تھا۔۔۔۔۔

تم نے کچھ کھایا ہے اس کی آواز خراب ہو گئی تھی۔۔۔

میں کھالوں گا آپ تھوڑا فریش ہو جائے۔۔۔۔

اپنا خیال رکھا کرو آریان تم اگر نہیں ہوتے تو میرا کیا ہوتا۔۔۔۔

وہ دوبارہ سے چھت کے اسی کونے کو دیکھنے لگی۔۔۔میں کیوں نہیں ہوتا آنٹی، میں ہمیشہ ہوں گا ڈونٹ وری، اس نے آنکھیں اس کی طرف موڑ لیے تھے اس کے بس میں اتنا نہیں تھا کہ منہ سے جواب دے۔۔۔۔

حمائل، حمائل کا کیا ہوا، آج تو اس کی پیشی ہے۔۔۔وہ نہیں جا سکتی آنٹی، آج اس کو یہ سیشن مس کرنا ہو گا۔۔۔۔

وہ نہیں مانے گی آریان اور تم بھی رات سے یہاں پر ہو، جاؤں اس کے پاس وہ چڑیل بنی ہو گی۔۔۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہے آپ، ایسا ہی ہوا ہے میں بھی بس نکل رہا ہوں، جلدی آجاؤں گا۔۔۔۔

وہ کھڑا ہو گیا آپ ٹینشن مت لیں، انشاءاللہ سب ٹھیک ہو گا۔۔۔۔

اللہ کے امان میں جاؤں، نغمہ اس کے جانے تک اسے دیکھ رہی تھی، وہ چلا گیا تو اس کا وہی گھما ہوا نقطہ دیوار پر پھر سے نظروں میں قید ہونے لگا، اس کا سر واپس دیوار سے لگ گیا تھا۔۔۔۔

آریان وہاں سے ایک دوسری جگہ پر جانے لگا، وہ عمارت تو باہر سے اچھی خاصی دکھ رہی تھی مگر اس کے اندر بنا ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے جن آدمیوں کو پکڑا تھا ان میں سے ایک آدمی الٹا لٹکا ہوا تھا اور باقی دو زمین پر خون میں لت پت پڑے تھے، آریان کو آتے دیکھ کر وہاں پر کھڑے گارڈز چوکنہ ہو گئے تھے۔۔۔

کیا ہوا کچھ بتایا اس نے اسکی نظریں ان آدمیوں پر تھی۔۔۔۔

سر ہم نے بہت مارا ہے لیکن یہ نہیں بتا رہے۔۔۔۔

ہممممم نہیں بتا رہے اٹھاؤں ان کو۔۔۔

وہ زمین پر پڑے دو بے ہوش آدمیوں کو اشارہ کرنے لگا، بڑے بڑے بالٹیوں میں پانی لا کر ان سب پر ڈالا گیا تھا، وہ کراہتے ہوئے اٹھ گئے تھے، پانی کی وجہ سے جسم پر زخموں کی وجہ سے درد اور جلن ایسا شروع ہوا تھا کہ فرق کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

اس نے قریب جا کر اس لٹکے آدمی کے بالوں میں ہاتھ پھیرا، وہ آدمی اپنا سر پکڑ نے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا، اس کی گردن لٹکی ہوئی تھی آریان نے اس کو بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے سامنے کر دیا تھا۔۔۔۔

میری بات غور سے سنو اس نے سوجھی آنکھوں کو کھول لیا تھا، یہاں پر پہلے جتنے بھی آدمی تھے، وہ تم سے کھیل رہے تھے، یہ جو نرمی نرمی سے تمہیں مار رہے تھے میں یہ نہیں کرتا۔۔۔۔

یا تو سیدھا بتاؤ یا پھر گولی کھانے کے لیے تیار ہو جاؤں، میں ایک بار پوچھ رہا ہوں ، کس نے یہ سب کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

وہ اس کا چہرہ تپتپا رہا تھا، اسے ایسا لگ رہا تھا وہ اپنے ہوش کو کھو دے گا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے تمہیں میری بات سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔

ت۔ تتم جت۔ جتتنابب۔ ب۔ بھی۔ مم۔ م۔ مجھے۔ م۔ مارو، مجھے۔ ٹ۔ ٹارچر کرلوں میں نہیں بتاؤں گا۔۔۔۔ ہممممم ٹھیک ہے مت بتاؤں، ویسے بھی مجھے تمہارے جیسے لوگ اچھے لگتے، ہیں وہ ہاتھ آگے کرنے لگا، کسی نے اس کے ہاتھ پر پسٹل رکھ

دیا۔۔۔

اس نے اس کی طرف کمر کر دیا تھا وہ دوبارہ جیسے مڑا۔۔۔

ٹاہ۔۔۔ سیدھا ایک گولی اس کے ماتھے کے بیچ و بیچ پیوست ہو گئی تھی۔۔۔

زمین پر پڑے دو آدمی خوف سے خاموش ہو گئے تھے، ایک کانپنے کے ساتھ رو بھی رہا تھا۔۔۔

ٹاہ۔۔۔ گولی چلنے کی آواز ایک بار پھر آئی تھی، ایک اور آدمی کے سر سے بھی بارودی گولی آر پار ہو گئی تھی، وہ آہستہ آہستہ جا کر اس تیسرے آدمی کے سامنے بیٹھ گیا، جو رو رہا تھا۔۔۔

تم بتاؤں گے کچھ یا پھر سیدھا تمہیں بھی ان لوگوں کے پاس جانا ہے۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا، وہ کانپ رہا تھا وہ جواب دینا چاہتا تھا مگر آواز نہیں نکل رہی تھی اوکے نہیں بتاؤں، وہ اپنا پسٹل دوبارہ اٹھانے لگا۔۔۔ ننن نہیں

ماریں، میں بتا رہا ہوں۔۔۔۔۔

چلو شروع ہو جاؤں اسی پسٹل کے نوک سے وہ اس کا چہرہ اٹھانے لگا۔۔۔۔۔

ہ۔ہ۔ ہمیں ی۔ یہ۔۔۔۔۔

اگر تم ایک بار پھر اٹک گئے تو تمہاری خیر نہیں

ہے۔۔۔۔۔

ہمیں۔ یہ۔ سب۔ کرنے۔ کے۔ لیے۔ بلے نے کہا تھا،

بلے کے نام پر آریان نے آنکھوں کو چھوٹا کر لیا تھا۔۔۔۔

وہ بہت بڑا غنڈا ہے، کوئی اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا، پولیس سیاستدان سب

اس کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔

وہ آدمی کھانسنے لگا، آریان کھڑا ہو گیا تھا اس کے سائیڈ پر ایک گارڈ کھڑا تھا اس

نے اسے دیکھا۔۔۔۔

اس سے سارا انفارمیشن لے کے مجھے فارورڈ کروں اسنے پسٹل کو اچھالا، اسی آدمی نے اس کو کھینچ کر لیا تھا اور وہ بڑے بڑے قدموں کے ساتھ وہاں سے نکل گیا۔۔۔

##########$##$##########

آج جو بھی تھا, جو بھی ہوا تھا مگر عثمان ایک بار پھر بچ گیا تھا۔۔۔۔

گھڑی تقریباً ساڑھے گیارہ بجے دکھا رہی تھی، خاموشی کے ساتھ دونوں پاؤں کو اٹھا کے اس کے ارد گرد ہاتھ رکھ کے حمائل خاموش بیٹھی تھی، جیسے ایک مسافر ساری رات اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے ٹرین کے آنے کا انتظار کرتا ہے اور جب وہ آئے تو آپ کی نظروں کے سامنے وہ ایسے ہی چلا جائے۔۔۔

آریان وہی پر آیا تھا، اس نے ارد گرد پھیلی ہوئی تباہی کو دیکھ لیا تھا، حمائل نے اسے دیکھا تھا، اس کی نظروں کی تپش وہ خود پر محسوس کر چکی تھی، اس کے دل نے چاہا تھا کہ اس کا چہرہ بگاڑ دے۔۔۔۔

کیوں آئے ہو ابھی، کچھ بچا ہے۔۔۔

دونوں ہاتھوں کی مٹھی بنائیں وہ کھڑی ہو گئی تھی، ایسا لگتا تھا وہ ابھی خود پر کنٹرول کھودے گی۔۔۔۔

آریان نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

کیوں کیا ہے تم نے ایسا آریان، میں نے کیا بگاڑا تھا تمہارا ہاں، قسم سے میں خوشی خوشی مان لیتی اگر آپ ایک دفعہ بھی کہتے کہ میں اپنے دادا سے ملا ہوا ہوں، میں ایک بار بھی نہیں کہتی کہ تم غلط کر رہے ہو آریان۔۔۔۔۔

آپ ایسے کیوں ہے، پلیز بتائے میں سچ میں آپکو نہیں جانتی۔۔۔۔۔۔۔

اور کچھ کہنا ہے تو کہو میں سن رہا ہوں اس نے بہت کول لہجے میں جواب دیا تھا

۔۔۔۔

تم، تم مر کیوں نہیں جاتے وہ اس بار چیخنے لگی تھی، اس کے سر درویے نے اس پر آگ لگا دیا تھا۔۔۔۔

آپ کو پتہ تھا آج عدالت میں میری کتنی اہم پیشی ہے، آپ اچھی طرح جانتے ہوں دو دن بعد الیکشنز ہو رہے ہیں، تمہارے اس درندے دادا نے تو پہلے سب کچھ خرید لیا ہے اب سی ایم بن کر وہ اور سٹرانگ ہو جائے گا۔۔۔۔

وہ اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑے واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

سب کچھ ختم ہو گیا آریان اور یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے، تم سوچ بھی نہیں سکتے کتنا ٹارچر سہنا پڑا ہے اس کیس کے پیچھے، تم نے لمحوں میں میرے سارے محنت پر پانی پھیر دیا۔۔۔۔

ماننا پڑے گا آریان ارسلان وہ اوپر منہ کر کے ہنسنے لگی، اچھا یوز کر لیا ہے آپ نے اپنے پاورز کا میرے خلاف۔۔۔

وہ بغیر چپل پہنے وہاں سے اٹھنے لگی۔۔۔۔۔

اہہہہ۔۔۔اس کا بیلنس بگڑ گیا تھا، وہ اپنی آگ میں اتنی جل رہی تھی کہ اس نے زمین کو دیکھا بھی نہیں، جو اس کے کارستانیوں سے شیشوں کے نوکیلے ٹکڑوں سے لیس پڑی تھی۔۔۔۔

وہ زمین پر گری ہوتی تھی مگر آریان نے اس کو تھام لیا تھا ایک نوکیلا شیشہ اس کے پاؤں کو زخمی کر گیا تھا۔۔۔۔

اتنی تباہی کافی ہے یا اور بھی کچھ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

اس کو آرام سے صوفے میں بٹھاتے ہوئے وہ اس کا پاؤں ہاتھ میں اٹھا کے اس کو کہنے لگا اسکی آنکھیں ایسی تھی جیسے اس کو زندہ کھانا چاہتی ہو۔۔۔۔۔

دور رہے مجھ سے، ہاتھ مت لگائیں یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔

اس کا بے داغ، سفید پاؤں سرخ خون سے رنگ ہو گیا تھا، اس سے خون ایسے ٹپک رہا تھا جیسے بارش کی بوندیں۔۔۔۔

وہ دانتوں پر دباؤں ڈالے جیسے خود کو رونے سے روک رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے پلیز بس آپ مجھے چھوڑ دیں۔۔۔۔

وہ مسلسل اپنا پاؤں کھینچ رہی تھی، اس سے ضد لگانے کے چکروں میں وہ خود کو بھی نقصان پہنچا رہی تھی۔۔۔

آریان نے سرخ آنکھوں سے اس کو دیکھ لیا لیکین وہ پھر بھی سنبھلی نہیں تھی

۔۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ اپنے پاؤں سے جھٹکنے لگی۔۔۔

آریان اسے کچھ بھی نہیں کہہ رہا تھا، جو ہوا ہے وہ صحیح نہیں تھا مگر اس طرح اس کی بد تمیزی اور اسکا یہ ہاتھ جھٹکنا اسے غصہ دلا رہا تھا۔۔۔۔

حمائل نو موراب تو صاف دھمکی بھی ملی تھی۔۔۔۔

آپ نے جو کیا ہے اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

بہت کچھ ہو سکتا ہے جو ابھی تمہارے اس چھوٹے سے دماغ میں آنے والا نہیں

ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ نو یو آر ایڈیٹ میں کہہ رہی مجھے چھوڑیں اور آپکو سمجھ نہیں آرہی۔۔۔۔۔۔

لوز کرواپنے مسلز کو وہ خود کو کھینچ رہی

تھی، وہ اسکو صرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

میں نے کیا کہا ہے، اثر نہیں ہو رہا تم پر وہ اس کا پاؤں اپنے گود میں رکھنے لگا۔۔۔۔

ہاں نہیں ہو رہا، نہیں ہو رہا مجھے کوئی اثر چھوڑ دے مجھے اور ہٹاد۔۔۔

اہہہہہ آریان کانچ کا ٹکڑا کھینچ کر باہر نکالنے لگا تھا، اس کی بات منہ میں ادھوری

رہ گئی تھی۔۔۔۔خون کی رفتار اور بھی تیزی سے نکلنا شروع ہوا

تھا۔۔۔۔۔۔

اس کے آنسو ایک ایک کر کے گر رہے تھے، ایک سرونٹ نے فرسٹ ایڈ باکس

لایا تھا، آریان ہاتھ تیزی سے چلا رہا تھا، وہ اس کی بینڈیج کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ کانپ رہی تھی آریان جانتا اس لیے خود اس کے قریب ہو کے اس کے ایک ہاتھ کو سہلانے لگا ....

سر آپ کو کچھ چاہیے، باورچی وہاں پر آ کر اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

دودھ میں ہلدی مکس کر کے لاؤں اور اس کے بعد کچھ ہیلدی سا ناشتے میں بنالو وہ بینڈ تیج کرتے ہوئے اس سے کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

میں نے گھر جانا ہے وہ دھیرے سے سسکیوں میں کہنے لگی، اسکی بینڈ تیج ہو گئی تھی

آریان اس کو گود میں اٹھا کے روم میں چلا گیا۔۔۔ آریان میں نے گھر جانا ہے، روم میں نہیں۔۔۔۔

ضد کرنا بند کرو اور تھوڑی دیر کے لیے ریسٹ کرو۔۔۔ مجھے گھر جانا ہے پلیز مجھے گھر جانے دے۔۔۔۔۔

چھپ وہ اس کے منہ پر انگلی رکھنے لگا، ریسٹ کرو میں تمہاری آواز مزید نہیں سنوں۔۔۔۔۔

اس کے گھر جانے کے ڈیمانڈز تو بند ہو گئے تھے لیکن آنسو ابھی بھی بہہ رہے تھے۔۔۔۔

##

میں نے کہا تھا نا عثمان وہ آج عدالت نہیں آئے گی اب تو تم خوش ہو۔۔۔۔

خوش اس بات پر نہیں مگر اس پر ضرور ہو کہ اگلے ہفتے جب میں عدالت میں جاؤں گا تو میں سی ایم بن چکا ہوں گا اور پھر مجھے کوئی نہیں روک سکتا کہ میں اس کیس کو ختم کر دوں۔۔۔۔

ابھی تک جو ہاتھ میں دھیما رکھ رہا تھا، وہ صرف اسی الیکشنز کی وجہ سے تھا، اب میرے ہاتھوں سے زنجیریں اترنے لگی ہیں، اب جو میں چاہوں گا وہ کروں گا

۔۔۔۔۔

چلو سن کر اچھا لگا میڈیا بھی آپ کی حق میں آج کل بہت بول رہی ہے، جتنا فائدہ اٹھا سکتے ہو اٹھا لو میرے دوست، تمہارے راستہ کا کانٹا تو ختم ہو

گیا۔۔۔۔۔

صحیح کہا تم نے بلے، اب ہم کچھ بھی کر سکتے

ہیں۔۔۔۔

بلے کا فون وائبریٹ ہونے لگا تھا، اس نے موبائل کو آنکھوں کے سامنے کر

دیا۔۔۔۔

میں تمہیں بعد میں کال کرتا ہوں ایک ضروری کال آرہا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں بند کرتا ہوں۔۔۔۔

بلے نے دوسرا کال پک کر دیا۔۔۔

ہاں بولو تم کیوں کال کر رہے ہو۔۔۔۔

دوسری طرف جو بھی تھا مگر وہ اتنا ضروری تھا کہ اس نے اس کے لیے عثمان کا

فون کال کاٹ لیا تھا۔۔۔۔۔

سر آپ کے اڈوں پر آج رات ہماری ٹیم ریڈ کرے گی، آپ کو آگاہ کرنا تھا کہ

آپ کچھ کر سکے۔۔۔۔۔

تمہارا دماغ ٹھیک ہے، کیا بک رہے ہو تم۔۔۔۔

سر میں زیادہ کچھ نہیں جانتا، بس آپ کے خلاف سارے ثبوتوں کو جمع کر دیا گیا ہے یعنی کہ وہ جو کوئی بھی تھا وہ کسی سکیورٹی ادارے سے کال کر رہا تھا جیسے کہ پولیس یا پھر کوئی آفیسر۔۔۔۔

کون ہے اس کے پیچھے جلدی بتاؤ میں ابھی اس کا پتہ مٹاتا ہوں۔۔۔۔

سر میں نے بتایا ہے، میں زیادہ نہیں جانتا، پر وہ جو بھی ہے وہ بڑے پاور فل ہے

۔۔۔۔۔

تم گدھوں کو میں کس لیے پال رہا ہوں، تم مجھے ابھی بتا رہے ہو، جانتے بھی ہو اس میں کتنا مال ہے۔۔۔۔۔

آپ جو بھی کرنا چاہے کرے میں زیادہ دیر بات نہیں کر سکتا وہ جلدی میں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

جھنم میں جاؤں تم، بلے نے خود کال کاٹ لیا تھا، وہ کسی دوسرے شخص کا کال نمبر ڈائل کرنے لگا، دوسری طرف سے فون جلدی اٹھائی گئی تھی۔۔۔

ہیلو میری بات غور سے سنو اسی طرف جو بھی تھا اس کے بولنے سے پہلے وہ بول پڑا۔۔۔۔

جتنا بھی کچھ پڑا ہے اڈوں پر، اس کو کسی اور جگہ پر شیپٹ کرو، اپنے سبھی لوگوں کو لگالو اس پر، مجھے دو گھنٹوں کے اندر اندر سارے اڈے خالی نظر آنے چاہیے

وہ تو ٹھیک ہے، مگر وہاں سے لے جانے کے لیے ٹرانسپورٹ کی ضرورت ہے اور پولیس نے راستوں کی ناکہ بندی کر دی ہے۔۔۔۔
کتنے کتے پال رکھے ہیں وہ کب کام آئے گی، ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کرو مگر جو بھی کرنا ہے جلدی کرو۔۔۔۔
وہ فون بند کرنے لگا، وہاں سے نکلتے ہوئے وہ گاڑی میں بیٹھ گیا، اس کے بیٹھنے کے ساتھ ڈرائیور بھی بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔۔۔۔
اس کی بینڈ تو بج گئی تھی وہ مسلسل کسی کو کال پہ کال کر رہا تھا، دراز رسی آہستہ آہستہ کھینچتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

##

تین دن گزر گئے تھے، زندگی کا رخ ہی مڑ گیا تھا شیر ازہاؤس پر جیسے خزان آگیا تھا ،اس گھر میں تین دن سے کوئی آیا بھی نہیں تھا۔۔۔۔

نغمہ کی آنکھیں وہاں رہ رہ کے سفید ہو گئی
تھی۔۔۔۔

ہر دن قیامت سے بھی بدتر تھی، سجاد دن میں کئی مرتبہ اپنی بیوی سمیت آجاتا تھا، آریان بھی حاضر ہوتا تھا، جب بھی ضرورت ہوتی مگر کوئی کسی کی جگہ کہا پورا کر سکتا ہے، آریان حمائل کے ساتھ اسی گھر میں تھا، وہ اس کو سپیس دینا چاہتا تھا، وہ چاہ کر بھی اسے کوئی زبردستی نہیں کر سکتا تھا، آج لیٹ ہو گیا تھا اور وہ روم سے ابھی بھی نکلا بھی تک نہیں تھا۔۔۔۔

حمائل کے پاؤں کا زخم بھی کچھ حد تک ٹھیک ہو گیا تھا، وہ ابھی آرام سے چل سکتی تھی مگر آریان جب بھی اسی کہیں پر چلتے دیکھتا وہ اسے گود میں اٹھا لیتا تھا، ہزار اس کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ سنتا نہیں تھا۔۔۔۔

وہ اس کی کیئر کر رہا تھا اور اس میں وہ ہر قسم کی زبردستی کرتا تھا، اس کے ساتھ آریان اتنا تو جان گیا تھا کہ محترمہ حمائل بی بی سے ہر کام زبردستی کروانا پڑتا ہے

یہ آج اتنا سو کیوں رہا ہے، مجھے تو آج جانے دو ظالم انسان، وہ خود اٹھ کے اس کے کمرے کو ناک کرنے
لگی۔۔۔۔

دروازہ کھلا تھا مگر وہ اندر جا نہیں رہی تھی۔۔۔۔

آجاؤں یار کون ہے اس نے اندر سے آواز دیا تھا، وہ جواب میں واپس ڈور نوک کرنے لگی تھی، آخر کار اس کو خود آنا پڑا تھا۔۔۔

وہ دروازہ کھولنے لگا، دروازے کے سامنے ابھی وہ کھڑا تھا اس نے صرف پینٹ پہنا تھا۔۔۔

حمائل نے جیسے اوپر دیکھا اسے لگا وہ سٹل ہو گئی ہے ہاں وہ مسمرائز ہو گئی تھی، ایسا لگا تھا کسی نے اس کو قید کر دیا ہو، وہ پلک جھپکے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی،

اس کی نیلی آنکھیں وہ آج پہلی بار دیکھ رہی تھی، وہ کسی سمندر کی طرح ڈوب جانے کا ہنر رکھتی تھی۔۔۔۔

آریان ایک آئی برو اچکانے لگا تھا کہ کیا ہو رہا ہے؟؟؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔

مگر اس کی طلسم اتنی جلدی ٹوٹنے والی نہیں تھی وہ اس کو ہاتھ سے کھینچ کر اندر لانے لگا۔۔۔ چلو ابھی آرام سے دیکھو جان من، تمہارا ہی ہو اس نے ابھی نوٹس کر لیا تھا کہ اس نے شرٹ نہیں

پہنا۔۔۔۔

ایک اور دھوکہ دیا ہے آپ نے مسٹر آریان مجھے۔۔۔۔ وہ چہرہ دوسری طرف موڑنے لگی، وہ سمجھ نہیں پایا تھا اب کون سا دھوکہ دیا ہے؟؟؟

تم یہاں جب سے آئی ہو تو مجھ پر الزامات ہی لگا رہے ہو۔۔۔

میں بالکل کنفرم ہو گئی ہوں اس بار آریان آپ سبھی خاندان کے لوگ دھوکے باز ہو، پلر ٹی قسم کے اور پتہ نہیں کیا کیا ہے؟؟؟؟ وہ چپ ہو گئی۔۔۔۔۔

کیا ہوا تمہارے گالیوں کی ڈکشنری ختم ہو گئی کیا۔۔۔۔

وہ اس کو نہیں دیکھ رہی تھی اس کا چہرہ دوسری طرف تھا، آریان اس کی توڑی کو انگلیوں میں پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کرنے لگا۔۔۔۔

کیا تم بتانا پسند کرو گی میری بگڑی بیوی کو اب کون سا دھوکا ملا ہے۔۔۔۔

ہاتھ ہٹائے اور کیا دھوکہ دیں گے ؟؟؟ یہ یہ جو ہمیشہ سے آئی کلر کو چھپائے لیے گھومتے ہیں بلیک لینز سے یہ دھوکا نہیں ہے تو اور کیا ہے ؟؟؟؟؟

وہ اسکی آنکھوں کو انگلی سے پوائنٹ آؤٹ

کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

آریان تو ایک منٹ کے لیے اسے دیکھتا رہا اور پھر ایک زبردست قہقہ لگانے لگا، اسے لگا تھا وہ آج نہیں ہنسا گا تو کبھی بھی نہیں ہنسے گا۔۔۔۔

یا اللہ اس کی ہنسی اوپر سے بلو آئیز آپ میرا امتحان لے رہے ہیں آریان، اللہ اپ سے پوچھے گا۔۔۔ وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی جیسے کہ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا مگر وہ جانتا تھا۔۔۔۔۔

خود کو کیوں تکا رہی ہو، تم دیکھ سکتی ہو مجھے، میری صرف آنکھیں نہیں میں سارا کا سارا تمہارا ہو گیا ہوں۔۔۔۔

ہونہہ خوش فہمی ہے آپ کی، مجھے آپ نہیں چاہیے بس پلیز مجھے آج گھر جانے دیں، میں یہاں پر پک گئی ہوں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آج رات ہم لونگ ڈرائیو پر چلتے ہیں، ویسے بھی میں تو اسی کے لیے تمہیں لایا تھا۔۔۔۔

نانا نا آریان مجھے دور رکھے اپنے لانگ ڈرائیو سے وہ منہ بنائیں ایسے کہنے لگی آریان کو ناچاہتے ہوئے بھی اس پر پیار آیا تھا۔۔۔

سچ میں میرا دل اٹھ گیا ہے ہر ایک ٹرپ سے، اسی کے نام پر میں یہی قید ہوں اتنے دنوں سے۔۔۔۔

نہیں جان من اس بار ایسا کچھ نہیں ہوگا، وہ اس کو گود میں اٹھائیں روم سے نکل گیا۔۔۔۔

آریان ابھی تو میں چل سکتی ہوں، بس کر دے مجھے یہ گود میں اٹھانا۔۔۔۔

تو ابھی گرا دوں کیا وہ سیڑھیوں میں رک کے اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

وہ کچھ کہنے والی تھی مگر وہی قاتلانہ آنکھیں پر سے اس پر ٹک گئی تھی۔۔۔

وہ بغیر کچھ بولے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھنے لگی۔۔۔آریان اس کے ری ایکشن پر مسکرایا تھا،اسے آئیڈیا ہو گیا تھا کہ اس کی ناپسندیدہ بلو کلر کی آنکھیں اس کی بگڑی بیوی کی جان لے گئی ہے۔۔۔۔

##

اچھا ہوا عائشہ تم گھر سے نکلی ورنہ تم نے میرے صبر کا لیول ختم کر دیا تھا۔۔۔۔

تو کیسے آجاتی میں، آپ بھی حد کرتے ہیں کہا بھی تھا آپ کو، ماما اور ڈیڈ دونوں آئے ہیں، میں ابھی بھی اس لیے نکلی ہوں کیونکہ وہ گھر میں نہیں تھے۔۔۔۔۔۔

آئی نو یار بس تم میرے پاس ہمیشہ کے لیے آجاؤں

نثار کیا کہہ رہے ہیں، میں صحیح ٹائم دیکھ کے ماما سے بات کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔۔۔۔

کب کرو گی؟؟؟اور اگر تم اسی طرح مجھ سے دور رہی مزید تو میری سانس رک جائے گی۔۔۔۔

آپ کی اسی باتوں سے میں بہت چڑتی ہوں نثار، پلیز نہ کیا کریں۔۔۔۔

اچھا تم ناراض مت ہو یار۔۔۔۔

مت کریں مجھ سے بات،ایک تو اتنی مشکل سے چپ کر آجاتی ہوں اور آپ ہمیشہ مرنے کی باتیں کر کے میرا موڈ خراب کر دیتے ہیں، آپ جانتے ہیں میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔۔

اچھا سوری یہ دیکھو میں تمہارے لیے گفٹ لے کر

آیا ہوں۔۔۔۔

وہ جیب سے ایک ریڈ ویلویٹی باکس نکالنے لگا۔۔۔ہاتھ دو اپنا، وہ اپنا ہاتھ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کے ہاتھ پر رکھنے لگی۔۔۔۔

خوبصورت نازک وائٹ بریسلیٹ وہ اس کے کلائی میں ڈالنے لگا۔۔۔۔

واو اٹس بیوٹی فل وہ اس کو سچ میں پسند

آگیا۔۔۔۔۔۔

تم سے کم ہے مگر ایسا لگ رہا ہے یہ تمہارے ہاتھ کے لیے بنا ہے۔۔۔۔۔

آپ نے مجھے یہ جس پیار سے دیا ہے اس نے اس کو بیش قیمت بنا دیا ہے۔۔۔۔

تمہارے سامنے دنیا کی ہر چیز کی قیمت کم پڑ جاتی ہے، ابھی آرڈر کرو وہ مینیو کارڈ اس کے سامنے کرنے لگا۔۔۔۔

وہاں کے ایک بہت بڑے ریسٹورنٹ میں وہ ایک سائڈ ٹیبل پر بیٹھے تھے،اس نے ویٹر کو اشارہ کر دیا تھا،اس نے اپنے لیے اور علیشاہ کے لیے چکن سٹکس اور ایک پاستہ آرڈر کر دیا تھا۔۔۔۔

ویٹر آرڈر لکھ کے چلا گیا،علیشاہ ہاتھ توڑی کے نیچے رکھ کے اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اس کی نظر سامنے دیوار پر لگی اسکرین پر پڑی، عثمان بڑی تعداد کے ساتھ جیت گیا تھا،اپنے جیپ کے سن روف میں کھڑا ہو کے، گلے میں بہت سارے ہار ڈالے وہ آرہا تھا، میڈیا لائف کوریج دکھا رہی تھی، بہت سارے عوام اس کے نام کے نعرے لگا رہے تھے،علیشاہ نے اس کے نظروں کے سمت میں

دیکھا۔۔۔۔

اخر کار یہ جیت گیا وہ مینیو کارڈ ٹیبل پر پھینکنے

لگا۔۔۔

علیشاہ نے اس کو دیکھا تھا، یہ تو دادا جان ہیں انہوں نے تو جیت لیا ہے،اور اب سی ایم بن گئے ہیں، آپ جانتے ہیں انہیں اس نے ے نثار کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

وہ اس کو دیکھ رہا تھا، تم نے کیا کہا پھر سے بولو وہ ٹیبل پر جھک گیا وہ سمجھی نہیں تھی، میں نے پوچھا تم سے تمہارا کیا ہے یہ آدمی وہ اس بار تھوڑا سخت لہجے میں کہنے لگا...

میرے۔دادا۔جان۔ہیں، کہا تو ہے۔۔۔۔

نثار کو لگا تھا آج سورج کسی اور طرف سے نکلا ہے، یہ اتنا بڑا جھٹکا تو تب ہی لگ سکتا ہے۔۔۔۔

کیا ہوا ہے، آپ کو آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔

تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا، اس کمینے کے بارے میں، کیوں آخر علیشاہ کہ تمہارا تعلق اس جانور درندے سے ہے۔۔۔۔

نثار آپ کو کیا ہو گیا ہے، آپ یہ گالیاں کیوں دے رہے ہیں، وہ آپ سے بڑے ہیں۔۔۔۔

چپ کرو تم تمہارے منہ سے مجھے اس شخص کا حمایت کرنا زہر لگ رہا ہے، تم جاننا چاہتی تھی نہ کہ میرے زخموں کا ذمہ دار کون ہے، تو سن لو یہ وہی شخص ہے جس نے میرے گھر کو اجاڑ دیا ہے، علیشاہ یہ درندہ صفت انسان، جو مکار بن کر لوگوں

سے تعریفیں سمیٹ رہا ہے یہ میرا گناہ گار ہے، اس شخص سے میں زندگی میں اتنا نفرت کرتا ہوں کہ اس کے نام کے لوگوں پر بھی لعنت بھیجتا ہوں اگر مجھے ذرا سا بھی علم ہوتا کہ تم اس کمینے کے خاندان سے ہو، میں خود کو جلا لیتا مگر تمہارے نام کو بھی بھول جاتا۔۔۔۔

آپ کیا کہہ رہے ہیں، اس میں میری کیا غلطی ہے۔۔۔۔

میری کیا غلطی ہے تم بتاؤں، میں ایسا نہیں تھا علیشاہ تمہارے اس جانور درندہ صفت دادا نے مجھے بنایا ہے، کوشش کروں کہ زندگی میں مجھ سے دوبارہ نہ ملو ۔۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھنے لگا نثار، میری بات سنیں نثار پلیز رک جائیں۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں آگ برسا رہی نثار پلیز، پلیز ایسا مت کریں، آپ نے پرومس کیا تھا آپ مجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگی نثار اپنے ہاتھ کا مٹھی بنائے کسی پتھر کے مجسمے کی طرح سخت کھڑا تھا۔۔۔۔۔

مجھے نفرت ہے ہر اس چیز سے ہر اس شخص سے جس کا شجر نصب کہیں دور سے بھی عثمان ارسلان کے نام سے جڑا ہے۔۔۔۔

نثار میں آپ کی بیوی ہوں، آپ میرے ساتھ ایسے نہیں کر سکتے۔۔۔۔

آج سے میرے اور تمہارے راستے جدا ہیں، میں اپنے نفرت کے آگ میں اتنا جل رہا ہوں، کہ نرمی کی تو کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔

پلیز ایسا مت کریں وہ اس کا ہاتھ جھٹک کے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔ نثار پلیز میری بات سنیں وہ روتے ہوئے اسے پکار رہی تھی مگر اس کی ایک بھی آنسو اس پر اثر نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے ہاتھ میں پہنے ہوئے اس بریسلٹ کو حسرت سے دیکھنے لگی، جس کو اسے پہناتے وقت اس کا خون سیر و بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

###No##########################

سب کے طرح آریان بھی آج کے نیوز کو دیکھ رہا تھا کہ اس کا فون وائبریٹ ہونے لگا، اس نے دیکھا ای میل آئی ہوئی تھی، اس نے میسج کو کھول لیا تھا۔۔۔

اس میں صاف صاف لکھا تھا کے شیراز پر حمائل کی جگہ حملہ عثمان کے کہنے پر ہی ہوا ہے۔۔۔

یعنی کہ اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا، اس کی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ ہو گئی تھی، ایک ویڈیو بھی سینڈ کر دی گئی تھی، جس میں بلے نے صاف صاف کہا تھا کہ عثمان کے کہنے پر یہ سب کچھ کر چکا ہے۔۔۔۔۔

اس کے اقرار کرنے کے پیچھے بھی آریان کا ہی ہاتھ تھا، اس کے تمام اڈوں پر حملے اس نے ہی کر دیے تھے، وہاں کے تمام پولیس سٹیشن میں ایف آئی آر اس نے کٹوائے تھے، آریان نے اس کے چپے چپے کے معلومات کو اکٹھا کر دیا تھا، وہ آہستہ آہستہ اسے کمزور کر رہا تھا۔۔۔۔

اسکے فون پر کال آگئی تھی وہ پیروں سے لیپ ٹاپ اٹھائے سامنے ٹیبل پر رکھنے لگا اور دوسرے سائیڈ پر چہرہ کر کے کال کو پک کر گیا۔۔۔۔

ہیلو آنٹی آریان نے اسے پکارا تھا۔۔۔۔۔

آریان شیراز کو ہوش آگیا ہے، وہ خوشی سے جلدی میں کہنے لگی۔۔۔۔

اٹس آگڈ نیوز، ڈسچارج کرنے کا کچھ کہا ہے۔۔۔۔ نہیں ابھی تو کچھ نہیں بس وہ ابھی خطرے سے باہر

ہیں۔۔۔۔۔

چلو شکر ہے یہ سب آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔۔۔۔

تم آجاؤ جلدی اور حمائل کو بھی لاؤں، مجھے وہ یاد آرہی ہے۔۔۔۔

اوکے میں بس آرہا ہوں آپ شیر از انکل کا خیال رکھیں، انشاءاللہ وہ بھی جلدی ڈسچارج ہو جائے گا۔۔۔۔

انشاءاللہ بیٹا۔۔۔

آریان کال کاٹنے لگا اس نے ایک لمبا سانس لیا، وہ جیسے مڑا حمائل اس کے پیچھے کھڑی تھی پتہ نہیں وہ کب آئی تھی۔۔۔۔۔

اس کے چہرے سے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ سب سن چکی ہے۔۔۔۔۔

تم یہاں، میرے بابا کو کیا ہوا ہے اس نے اس کو بولنے کا موقع نہیں دیا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا تمہارے بابا کو اس نے انکار کر دیا

تھا۔۔۔۔

آریان مجھ سے جھوٹ مت بولے وہ اس کے گریبان کو پکڑنے لگی۔۔۔۔

حمائل میری بات سنو وہ اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھنے لگا۔۔۔۔

آریان آپ کو اللہ کا واسطہ ہے پلیز مجھے بتائیں، پلیز یار بتائیں، وہ پہلے چیخی اور پھر آخر میں منت کرنے لگی۔۔۔۔

بابا کو کیا ہوا ہے میں نے سب سن لیا ہے، اب جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے

۔۔۔۔

اس کی ہارٹ بیٹ اتنی تیز چل رہی تھی، کہ آریان اسے سن سکتا تھا۔۔۔۔۔

حمائل میری بات سنو دیکھو وہ اس کے دونوں بازوں کو پکڑنے لگا۔۔۔۔۔

کیا۔ کیا۔ ہوا ہے؟؟؟ وہ مزید سننے والی نہیں تھی وہ اس سے دور ہوئی دونوں ہاتھوں کو اٹھا وہ صرف سچ سننا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

ان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے آریان مجبور ہو گیا تھا۔۔۔

۔۔۔اور حمائل کو لگا تھا اس کا دل بند ہو جائے گا۔۔۔۔ایکسیڈنٹ ہوا ہے وہ اسکی بات کو دھیرے سے دہرانے لگی۔۔۔۔

نہیں، نہیں آریان پلیز میرے ساتھ مذاق مت کریں میرے بابا ٹھیک ہے نا، وہ گھر پر ہے نا۔۔۔۔

حمائل اس کا ایکسیڈنٹ کروایا ہے کسی نے لیکن ابھی خطرے سے باہر ہے، تم تھوڑا ریلیکس کرو میری

جان۔۔۔۔۔

کس نے کروایا ہے ان کا دشمن کون ہو سکتا ہے؟؟؟ کون کون ہو سکتا ہے، اس کے چہرے پر آنسو بہہ رہے تھے وہ آج خود کو نہیں سنبھال پا رہی تھی، وہ سچی معنوں میں آج رو رہی تھی، وہ آج ڈر رہی تھی، آج اس نے سچ میں ڈر کا شکل دیکھ لیا تھا۔۔۔

آریان آریان مجھے جانا ہے اسکو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیسے ریکٹ کریں۔۔۔۔۔۔۔

آریان چلے، ایک منٹ وہ انگلی اٹھائے رک گئی جیسے اسے اپنے سوال مل گئے تھے

۔۔۔۔

اس دن بابا میرے گاڑی میں آفس گئے تھے، تو اس کا مطلب وہ ایکسیڈنٹ میری جگہ انہوں نے۔۔۔۔

اللہ وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھنے لگی جیسے اپنے منہ سے نکلے ہوئے لفظوں کو باہر نکالنے سے ڈر رہی ہو۔۔۔۔ بابا میں مر جاؤں گی، آریان بابا۔۔۔۔

یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے، وہ اس کے سینے پر مکے برسانے لگی، آریان آپ کے اس درندے دادا نے مجھے مارنے کے چکروں میں میرے بابا کو مار لیا

۔۔۔۔

آپ ابھی بھی اس کا ساتھ دیں گے، وہ اسے مار رہی تھی وہ آج بکھر گئی تھی۔۔۔۔ مجھے میرے بابا چاہیے، میں ان کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوں، قسم سے میں مر جاؤں گی وہ اسکو دیکھ رہی تھی جیسے امید ہو وہ یہ کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کو گلے لگا گیا تھا، اس کی آنسوؤں میں آج بے بسی کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

جو لڑکی کبھی کسی کے لیے جھکی نہیں تھی وہ آج بچوں کی طرح رو رہی تھی، آریان نے اس کو خود میں چھپا لیا تھا وہ لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی, اسے لگا تھا

اس کا دل بند ہو جائے گا۔۔۔۔ بابا کے پاس چلو، وہ اس کا ہاتھ پکڑیں اسے اپنے ساتھ کھینچنے لگی تھی جیسے سامنے کھڑا شخص نہیں روکیں گا، وہ اتنے حق سے کہہ رہی تھی آریان کو لگا وہ اس لڑکی کے لئے کچھ بھی کر دے گا اگر ایک بار اسی انداز میں اس نے مزید کچھ کہا۔۔۔۔

وہ لڑکھڑا رہی تھی آریان کو اپنے ساتھ کھینچ رہی تھی، اسے لگا تھا وہ گر جائے گی مگر وہ گری نہیں تھی اس کے ٹکر پر کسی مضبوط دو بازوؤں نے اسے بچا لیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کو گود میں اٹھائے گاڑی میں بٹھانے لگا سارے راستے وہ کانپ رہی تھی، وہ ہاتھوں کو ایک دوسرے سے جوڑ رہی تھی مگر وہ کسی زلزلے کی طرح کپکپا رہے تھے، ایک دوسرے کے جڑنے سے پہلے وہ لرزتے ہوئے ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے تھے، آریان نے اس کے ایک ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا، اس کا جسم ٹھنڈا ہو گیا تھا، اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس دنیا کو بھی آگ لگا دی جائے، اس کے آنسو اس کے دل اور دماغ کو ہلا رہے تھے،

ہسپتال تک پہنچنے میں ٹائم لگ گیا تھا کیونکہ وہ حمائل کو جہاں لے کر گیا تھا، وہ شہر سے باہر تھا۔۔۔

گاڑی رک گئی تھیں سامنے ہسپتال کا بلڈنگ دکھ رہا تھا، وہ بغیر اپنے زخمی پاؤں کا پرواہ کیے دوڑتے ہوئے ہسپتال کے اندر چلی گئی۔۔۔۔

آریان اس کے پیچھے پیچھے آرہا تھا، ریسیپشن پر اس نے اپنے باپ کا نام پوچھ لیا

۔۔۔

وہ لڑکی اس کے باپ کے کمرے کا نمبر دیکھ رہی تھی کہ آریان وہاں پہنچ گیا

۔۔۔۔

آجاؤں میں لے کر جارہا ہوں وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے جانے لگا۔۔۔۔

وہ اسی کے ساتھ آرہی تھی، تقریباً دوڑ رہی تھی دوسرے فلور پر پہنچ کر سامنے حال میں نغمہ دکھائی دینے لگی، وہ اسی طرح اس بینچ پر بیٹھی تھی حمائل کو دیکھ کر اس کے پاؤں نے بھی حرکت کر دیا تھا، وہ اسکی لئے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

حمائل نے دوڑ کر ماں کو گلے لگایا تھا۔۔۔۔۔

ماما بابا کہاہے؟؟اسکی سانس تیز چل رہی تھی۔۔۔

وہ اندر روم میں ہے، کچھ دیر میں شفٹ کریں
گے، تم کیسی ہو؟؟؟۔۔۔

ماما مجھے اندر جانا ہے وہ بے چینی سے کہہ رہی
تھی۔۔۔۔

حمائل بیٹا پلیز حوصلہ کرو وہ بس تھوڑی دیر میں شفٹ کر رہے ہیں، وہ اسکے
آنسوں کو صاف کرنے
لگی۔۔۔۔۔

نہیں ماما مجھے جانا ہے، وہ اس پر چیخنے لگی، اسکا ہاتھ جھٹکانے لگی تھی۔۔۔۔

نغمہ نے مزید کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔۔

حمائل کیا ہو گیا ہے تمہیں، ایسے کیوں بات کر رہی ہو وہ اسکا چہرہ اپنے طرف
کرنے لگا۔۔۔۔۔

تم تو میرے منہ مت لگو، تمہاری وجہ سے میں اتنے دنوں سے وہاں پر قید تھی اور
یہاں پر میرا باپ مر رہا تھا، اس کے چیخنے سے ہسپتال میں ایک کہرام مچ گیا
تھا۔۔۔۔۔

تم پاگل ہو گئی ہو، ارد گرد کے لوگ جو آ جا رہے تھے سبھی اس کو دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔

وہ اس کے ہاتھوں پر زور دینے لگا، مجھے دیکھو حمائل، میری بات سنو وہ بالکل ٹھیک ہے، ابھی روم میں شفٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔

کب کریں گے آریان، کب کریں گے مجھے بابا سے ملنا ہے، مجھے جانا ہے پلیز وہ اس کے گلے لگ کے چیخنے لگی، پلیز مجھے ملنے دیں آپ سب لوگ مجھے اس سے کیوں منع کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

آریان اس کا کمر سہلا رہا تھا۔۔۔۔

نغمہ تھکے اعصاب کے ساتھ وہیں پر بیٹھ گئی تھی، اس لڑکی نے تو ایک منٹ میں اس کا دماغ خراب کر دیا تھا، وہ تو اس کے کنٹرول میں آ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اسکوں دیکھنے لگی حمائل خاموشی سے آریان کے گلے لگ گئی تھی، شیراز نے اسے کہا تھا کہ آریان وہی شخص ہے جو ہماری بیٹی کو سنبھال سکتا ہے

اسے آج احساس ہو گیا تھا وہ کتنا سچ کہہ رہا تھا۔۔۔۔

##

ابا حضور فرقان کا مال اسے پہنچ گیا ہے، اس کا میسج آ گیا تھا۔۔۔۔

اچھا ہوا برخوردار، ہمیں بھی ابھی نکلنا چاہیے۔۔۔ ہم کیسے جا سکتے ہیں، یہ سب لوگ آپ سے ملنے کے لیے آئے ہیں اور ابھی تو اور بھی آنے والے ہیں، ہمیں اس سے ملا کر رکھنا چاہیے۔۔۔۔

ٹھیک کہہ رہے ہو پر میں ابھی بہت تھک گیا ہوں، گھر جانا چاہتا ہوں، ان سب سے بات کر کے نکلتے ہیں۔۔۔۔۔

چلیں ٹھیک ہے آپ آئے میں جا رہا ہوں۔۔۔۔

نعمان اس سے پہلے چلا گیا، اس کے پیچھے عثمان بھی اٹھ گیا تھا ارد گرد بیٹھے لوگوں سے وہ ایک دو بات کر کے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

وہ اس کا گاڑی میں بیٹھ ویٹ کر رہا تھا، اس کے گارڈز پیچھے گاڑیوں میں آ رہے تھے اور عثمان نعمان کے ساتھ جا رہا تھا۔۔۔۔۔

رات کے 10 بج رہے تھے وہ دونوں ابھی ارسلان حویلی میں آ گئے، گھر پر سبھی لاؤنج میں بیٹھے انہی کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔

اس نے جیسے اندر قدم رکھا سب اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

مبارک ہو عثمان آخر کار تم نے ثابت کر دیا وہ ندیم کے گلے لگ گیا تھا۔۔۔

ہاں یار میں نے تو ہر حال میں کرنا ہی تھا۔۔۔۔۔۔

ایسا جذبہ ہونا چاہیے، وہ اس کے کندھے کو تھپتھپانے لگا اس کی آنکھیں چمک رہی تھی۔۔۔

مبارک ہو ابا جان، تمہیں بھی مبارک ہو بہو رانی بچے کہاں ہے نہیں دکھ رہے، تمہاری بیٹی اور تمہارا وہ بیٹا، آج بھی نہیں ہے۔۔۔۔

کیا ہو جاتا اگر آج کے دن گھر پر ہوتا۔۔۔۔

شکر کرے دادا میں ابھی آیا ورنہ آپ کی تو اس خاص دن کو میں نے جہنم بنانا تھا آریان وجہ پر آیا تھا، آپ کی تو قسمت اچھی نکلی مسٹر عثمان دی گریڈ سی ایم اینڈ پولیٹیشن واؤ۔۔۔۔۔

آریان کیا ہو گیا ہے، کیوں ایسے بات کر رہے ہو عائشہ نے اسے ڈانٹا تھا۔۔۔۔ ماما آپ بیچ میں مت بولے، آپ کچھ نہیں جانتی۔۔۔اس کی آنکھیں آج اپنے اوریجنل حالت میں، کسی بھی پردے سے آزاد کسی طوفانی سمندر کی طرح قہر برسانے کو تیار تھے۔۔۔۔۔

آریان تم کس بارے میں بات کر رہے ہو نعمان نے اسے پوچھ لیا تھا۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اس کو دیکھا مگر کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

میں نے آپ کو کہا تھا نا، اس لڑکی سے دور رہے، کہا تھا نا آپ کو مسٹر عثمان ارسلان کہ اس لڑکی کو گرانے سے پہلے آپ کو میرا سامنا کرنا پڑے گا۔۔۔۔

عثمان جانتا تھا کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے، وہ ڈر گیا تھا کچھ دیر کے لیے مگر اس کی نئی نئی سی ایم والے پوزیشن نے اس کو کھڑے رہنے میں بہت ہمت دیا تھا۔۔۔۔

کون لڑکی آریان تم کیوں سیدھی بات نہیں کر رہے۔۔۔

تھوڑا صبر کریں ڈیڈ، میں نے ان کو صاف صاف لفظوں میں بتایا تھا اگر میرے خاندان میں کسی دو لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف پیدا ہوا تو میں اس کو چنوں گا جو صحیح ہے، چاہے آپ غلط ہو یا صحیح باہر دنیا والوں کے سامنے آپ مجھے اپنے ساتھ پائیں گے۔۔۔۔

ایسا ہی ہوا ہے اب تک مگر اب نہیں، آپ نے اپنے بات کا مان نہیں رکھا عثمان صاحب، آپ مجھے بھی بھول جائے کہ میں کہیں سے بھی آپ کی حمایت کروں گا۔۔۔۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے آریان، تم اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے اپنے دادا سے بغاوت کرو گے، جس کی ماں اپنے باپ کے کام نہیں آئی، اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے تم مجھ سے سوال کر رہے ہو۔۔۔

بس کریں دادا جان وہ دو ٹکے کی لڑکی آریان ارسلان کی بیوی ہے اس کے آواز میں شیر جیسے داڑ تھی۔۔۔۔۔

اسے لگا کسی نے اس کے پیروں سے زمین کھینچ لیا ہے، آپ نے خود بھیڑیے کو غصہ دلایا ہے میری بیوی کو گالی دے کر، آپ ابھی اپنے بچنے کا انتظام کریں۔۔۔۔۔

اور ڈیڈ ہو سکے تو اپنے باپ کی بارے میں مجھ سے سوال جواب پھر کبھی مت کریں، ایسا نہ ہو ہمارے درمیان جو کچھ ہے وہ بھی ختم ہو جائے۔۔۔۔۔

آریان میری بات سنو، وہ لڑکی تمہیں پسار ہی ہے استعمال کر رہی ہے میرے خلاف تمہیں، اس بات کی کیوں سمجھ نہیں آ رہی وہ عدالت میں کچھ نہ کر سکی تو اس طریقے سے اپنا مقصد پورا کروانا چاہتی ہے۔۔۔۔۔

وہ ریلی وہ سچ میں نہیں کر سکتی اور میرا استعمال کر رہی ہے، تو پھر کیوں آپ نے اس کا ایکسیڈنٹ کروایا ہے ہاں، اس بات کا جواب دیں۔۔۔۔ عثمان ارسلان آپ نے درندگی کی اتنی حد کر دی کہ آپ نے تو اپنی بیٹی کے شوہر کو بھی نہیں چھوڑا۔۔۔

وہ اس کے قریب ہونے لگا میری بات یاد رکھے دادا جان، جس لڑکی کو آپ نے جکھایا ہے "وہ اٹھے گی ایک بار پھر سے کیونکہ اس کا نام صرف حمائل نہیں ہے اس کا حوصلہ بھی پہاڑوں جتنا ہے"۔۔۔۔

وہ جس باپ کے ہاتھوں میں پلی ہے، وہ دنیا کو اس اعتماد سے خاک کر سکتی ہے

۔۔۔۔۔

دو دن بعد ہماری ملاقات عدالت میں ہو گی، اس بار بھی وہ سب کچھ خود کرے گی مگر آپ کی طرف سے آنے والی ہر رکاوٹ کو دور کرنا اب میری ذمہ داری

ہے۔۔۔۔

اس بار ہر قدم اختیاط سے رکھے دادا جان آپ تو مجھے جانتے ہیں، میرا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا تب تک کے لیے آپ اپنا جشن منائیں۔۔۔۔

وہ لمبی لمبی ڈک بھر کے اپنے روم میں چلا گیا سب جیسے کھڑے تھے، اس کے جانے کے بعد بھی ویسے ہی تھے۔۔۔۔۔

کوئی کچھ بولنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا، نعمان باپ کو دیکھنے لگا اس کے چہرے پر تاریکی ٹھہر سی گئی تھی، وہ بھی کچھ دیر بعد آریان کے پیچھے اس کے روم میں جانے لگا۔۔۔۔۔

اور پھر وقت کے حولناک لمحے بھی گزر گئے، شیراز کو روم میں شفٹ کر دیا گیا، اس کو ہوش آگیا تھا مگر اس کا چہرہ پٹیوں سے چھپا تھا، اس کے سر پر بھی چوٹیں آئیں تھیں اور ناک بھی لگ گیا تھا، اس کے علاوہ اس کے ہاتھ پر بہت گہرے ضرب لگے تھے، باقی باہر سے سب ٹھیک تھا مگر اندرونی خاص کر سر کے چوٹوں

نے خطرہ بڑھادیا تھا، وہ کمزور لگ رہا تھا، اس کے رنگ میں زردی پھیل گئی تھی، ہونٹ خشک ہو گئے تھے۔۔۔

نغمہ بیڈ پر اس کے ساتھ بیٹھی تھی، وہ اس کے ہاتھ کو دونوں ہاتھوں میں پکڑے اس کے اٹھنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

آہستہ آہستہ اس نے آنکھیں کھول لیے تھے، بند کٹوروں نے حرکت کر دیا تھا، نغمہ۔۔۔۔۔اس نے آہستہ اس کو پکارا تھا۔۔۔۔۔۔

شیراز۔۔۔۔اس کے لرزتی ہونٹوں نے بھی اسے پکارا تھا، وہ سن سکتا تھا کیونکہ ابھی وہ پوری طرح سے ہوش میں آیا تھا، اس نے سر کو بغیر ہلا کے آنکھوں کو اس کے طرف موڑ لیا۔۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہے نا شیراز، جان نکال لیا تھا آپ نے میرا وہ رونا نہیں چاہتی تھی مگر نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے چہرے پر آنسو بہہ گئے تھے۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں، تم رونا بند کر رہا ہوں وہ سر ہلانے لگی، اپنے بہے آنسو کو صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

حمائل کہا ہے کمرے میں اسے وہ نہیں دکھی تھی؟؟

شیراز صاحب آپ کی بیٹی میرے کنڑول میں نہیں آرہی تھی اگر آریان نہیں ہوتا تو مجھے تو سمجھ نہیں آرہی تھی اس لڑکی کو میں کیسے سمجھاتی اس کے ہونٹ پھیلنے لگے تھے۔۔۔۔۔

تو ابھی کیوں نہیں آرہی مجھ سے ملنے، میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

بابا میں یہیں پر ہوں وہ اس کی بات سن چکی تھی وہ اندر آکر اس کے قریب کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

تم رو کیوں رہی ہو پاگل، میں تو ابھی تم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو کس نے کہا تھا میری گاڑی لے جانے کا، دیکھیں کیا حالت ہو گئی ہے۔۔۔۔ یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے بابا یہ ایکسیڈنٹ میرے لیے تھا، آپ کے لیے نہیں۔۔۔۔

تم میرے بیمار ہونے کا فائدہ اٹھا رہی ہو بیٹا اگر میں اپنے پیروں پر کھڑا ہوتا، میں بھی دیکھتا ہوں تم کیسے میرے سامنے یہ باتیں کرتی۔۔۔۔

بابا ایسا نہیں ہے، آپ نے ہمیشہ میرے نصیب کے درد کو بھی اپنے نام کر دیا ہے اسکا ایک آنسوں بے رحمی سے فرش پر گر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اور میں ہزار بار کروں گا، تمہیں بچانے کے لیے، چاہیے مجھے موت سے بھی ٹکرانا پڑیں۔۔۔۔۔

آپ سے تو میں کچھ کہہ بھی نہیں سکتی، آپ سمجھائے اپنے شوہر، کو میرے ہر چیز سے دور رہا کرے وہ نغمہ کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔۔

شیر ازنہ چاہ کر بھی مسکرایا تھا۔۔۔۔

میں آپ سے پرومس کرتی ہوں بابا، جس نے آپ کو یہاں تک پہنچایا ہے، اس کو میں نے اگر انجام تک نہیں پہنچایا تو میں بھی آپ کی بیٹی نہیں ہوں، وہ جھک کے اس کے ماتھے پر لب رکھنے لگی، جس پر پٹیاں بندھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ماما ان کا خیال رکھ کے میں آرہی ہوں۔۔۔۔

تم ابھی کہا جارہی ہو؟؟؟۔۔۔۔

مجھے کچھ کام ہے اس کو کر کے آتی ہوں۔۔۔۔

اکیلی مت جاؤں حمائل، میں آریان کو کال کرتی ہوں وہ تمہارے ساتھ چلا جائے گا۔۔۔۔۔

ماما میں کمزور نہیں ہوں، یہ شخص جو بیڈ پر پڑا ہے، اس نے اتنا حوصلہ دیا ہے کہ خطروں سے ڈرنا میں نے چھوڑ دیا ہے، مجھے بس آپ کی دعائیں چاہیے اور بابا کا خیال رکھیں۔۔۔۔

وہ آخری نظر اس پر ڈالے وہاں سے نکل گئی، سامنے گارڈ سمیت نغمہ کی گاڑی کھڑی تھی۔۔۔۔

چابی دے مجھے۔۔۔۔

میم آپ اکیلی نہیں جاسکتی، آریان سر نے منع کر دیا ہے۔۔۔۔

آپ ہمارے گارڈ ہو، اس لیے مجھے فالو کرو آریان کو نہیں، میں کہہ رہی ہوں، آپ سب اندر جائیں ماما بابا کا خیال رکھ کے اور چابی مجھے دے۔۔۔۔جی میڈم جیسی آپ کی مرضی۔۔۔۔

وہ چابیاں لے کے گاڑی میں بیٹھ کر اس کو سٹارٹ کرنے لگی۔۔۔۔۔

میں نے آپ لوگوں کو جو لوکیشن سینڈ کر دیا ہے 30 منٹس میں مجھے ہر کو یہاں پر چاہیے۔۔۔۔

اس نے وائس ناٹ ریکارڈ کر کے بھیج دیا اور وہاں سے اپنے گھر میں چلی گئی،
سیدھا اپنے روم سے اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کے ایک بھی منٹ فضول ضائع کیے بغیر
وہاں سے نکل کر واپس اپنے کار میں بیٹھ گئی، اپنی منزل کی طرف وہ جا رہی تھی،
اس کے دل میں آگ بھڑک رہی تھی اور اس آگ کو وہ بہت صحیح جگہ پر کام میں
لا رہی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ایک ہوٹل کے سامنے گاڑی روک دی گئی، وہ اندر جا کر ریسیپشن پر
اپنا کارڈ دکھا کر وہاں کے روم ایک میں آ گئی۔۔۔۔

روم کے سارے لائٹس آف تھے، اس نے سائیڈ وال پر ایک بٹن کو دبایا، سبھی
لائٹس کو ان کر دیا، دروازے کو لاک کر کے وال گلاس سے پردے ہٹانے لگی،
کمرہ اور بھی روشن ہو گیا تھا۔۔۔۔

صوفے پر اپنے لیپ ٹاپ کے ساتھ بیٹھیں کانوں میں ائیر فورڈ لگائے وہ کام
شروع کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں اس کا دروازہ کھٹکھٹانے لگا، اس نے دروازے کے مائکروہول سے دیکھ لیا، اس کی ٹیم پہنچ گئی تھی، اس نے دروازہ کھول لیا، سبھی کھڑے تھے، وہ سائیڈ پر ہونے لگی، چار لوگ اندر آ گئے تھے جس میں حنا بھی تھی۔۔۔۔

آئی مس یو ایڈوکیٹ حنا گزرتے وقت رک کے اسے کہنے لگی۔۔۔

آئی ایم ہیر ڈارلنگ وہ اس کو مسکراتے ہوئے جواب دینے لگی۔۔۔۔

دروازہ واپس بند ہو گیا تھا، کچھ بیڈ پر بیٹھ گئے تھے اور کچھ صوفوں میں۔۔۔۔

حمائل کھڑی ہو گئی وہ ان کو گائیڈ کر رہی تھی، حمائل اور حنا کے علاوہ دو لڑکے جو اس کے ٹیم میں تھے وہ دونوں کمپیوٹر ایکسپرٹ اور ہیکرز تھے۔۔۔۔۔۔

وہ ہر ایک ڈیٹیل کو آج نکلوانا چاہتی تھی، اصل کلوز وہ نکال کر آگے فارورڈ کرتی تھی، سجاد اور بیرسٹر شبیر کی جان پہچان نے اس کی کافی مدد کر دیا تھا، ہر ایک چیز کے بیک گراؤنڈ چیک کے ساتھ مزید چیزیں سامنے آئی تھی۔۔۔۔۔

حنا ہر ایک امپورٹنٹ انفارمیشن کو لائن اپ اور آرگنائز کر رہی تھی، حمائل پزلز کے رازوں کو ڈھونڈ رہی تھی اور اس کے بارے میں انفارمیشن نکالنا سامنے بیٹھے دونوں کمپیوٹر ایکسپرٹس کا کام تھا۔۔۔۔

ایک سٹرانگ کولبریشن سے اس پانچ گھنٹوں میں بلے کا نام بھی نکل گیا تھا، اس کی ڈرگز اور ڈائمنڈ کا اللیگل بزنس اور بہت سارے ان نون اکاؤنٹ سامنے آگئے تھے، بہت سارے سیاسی چہرے اس کے ساتھ کنیکٹ تھے مگر اس کا ٹارگٹ صرف ان کو کرپشن میں پھنسانا نہیں تھا بلکہ ان کو وہ موت کی سزا دینا چاہتی تھی

وہ جو پلین بنا چکی تھی وہ سوچی سمجھی تھی، دو بار اس کو روک دیا گیا تھا اور یہ تیسری بار تھی مگر اس بار چاہے ساری دنیا اس کے خلاف کیوں نہ ہو جائے وہ رکنے والی نہیں ہیں۔۔۔۔

اس کے چہرے پر جو چٹانی سنجیدگی تھی وہ اس کے ارادوں کے گواہی دے رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس کیس کو پہلے طریقے سے ڈیل کر رہی تھی، وہ اپنے ہر جیت کے پیچھے ایک ہار ضرور لاتی تھی تاکہ عثمان کوئی سٹریکٹ ایکشن نہ لے مگر اس بار عثمان کوئی جیت نہیں چاہتا تھا، وہ سیدھا اس گیم کو ختم کروانا چاہتا تھا، وہ جان گیا تھا اس

پیٹرن کو جس پر حمائل چل رہی تھی اور اسکا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ آج اسکی جگہ اس کا باپ ہسپتال میں پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

##

گڈ مارننگ بابا، کیسا لگ رہا ہے ابھی۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں بیٹا تم ساری رات کہا تھی۔۔۔

ڈاکٹر ہم کب تک ان کو گھر میں شفٹ کر سکتے ہیں اس نے اسے پوچھا جو وہی کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کچھ ٹائم تو لگے گا، ان کے سر پر چوٹ آئی ہے اس لیے احتیاط کرنا ضروری ہے۔۔۔

تھینک یو ڈاکٹر۔۔۔۔۔

اٹس اوکے یہ ہماری ڈیوٹی ہے۔۔۔۔

تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا، ڈاکٹر باہر گیا تھا وہ واپس اپنا سوال کر گیا تھا۔۔۔۔

بابا میں کہا جا سکتی ہوں، آپ بتائیں۔۔۔۔

حمائل تھوڑا احتیاط کر لیا کرو، گولی کے سامنے آنا بہادری نہیں وقوفی

ہے۔۔۔۔۔

بیرسٹر شبیر نے کہا تھا، کہ وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں، وہ آنا چاہ رہے تھے

مگر میں نے ان کو منع کر دیا آپ کو تو پتہ ہے ان کا۔۔۔۔۔۔

تم نے بات بدل دی بابا میں سمجھ گئی ہو آپ جو کہنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

اچھا کیا منع کر دیا۔۔۔۔۔

تو ان کو کال ملا دوں، آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

ہاں کیوں نہیں تم کال کر لوں۔۔۔

یہ لے سیل فون میں باہر جا رہی ہوں، ماما کو دیکھتی ہوں۔۔۔۔

ایک منٹ حمائل جی بولے بابا۔۔۔۔

آج کون سا ڈیٹ ہے 12 اپریل کیوں خیریت ہے۔۔۔۔

آج تمہاری نانی کی برسی ہے، میں بھی بھول گیا تھا یہ تو میں نے ابھی تمہارے

فون میں ڈیٹ دیکھ لیا۔۔۔۔

ماما پریئر روم میں بیٹھی رو رہی تھی، میں نے ان کو کچھ نہیں کہا، مجھے لگا تھا آپ کی وجہ سے پریشان ہیں۔۔۔۔۔

جاؤں اس کے پاس وہ پہلے میری وجہ سے بہت ڈسٹرب ہے، اس کو سنبھالو میری جگہ۔۔۔

بابا میں آپ کی بیٹی ہوں، آپ کی جگہ کبھی نہیں لے سکتی لیکین میں جا رہی ہوں ماما کے پاس آپ شبیر سر سے بات کریں وہ اس کو آنکھوں میں ٹھیک ہے کہنے لگا

۔۔۔۔

حمائل پریئر روم میں آگئی تھی، وہ جاہ نماز پر انگلیاں پھیر رہی تھی۔۔۔۔

ماما اس نے اسکو آواز دیا۔۔۔۔۔

تم کب آئی اس کی آواز بھاری تھی، وہ اسی کے سامنے جاہ نماز پر بیٹھنے لگی

۔۔۔۔۔

شیئر کریں مجھ سے ماما آپ کا دل ہلکا ہو جائے گا، میں صرف سنوں گی، ہو سکے تو کم کرنے کی کوشش بھی کروں گی لیکن کوئی بھی سوال کوئی بھی ججمنٹ نہیں ہو گی میں جانتی ہوں آج نانی کی برسی ہے۔۔۔۔

تمہیں کیسے پتہ،اس کا تو صرف شیراز کو علم تھا۔۔۔۔

اس نے بتایا ہے، نغمہ ہاں میں سر ہلانے لگے۔۔۔۔حمائل تمہیں پتہ ہے تمہاری نانی، تمہاری ماما سے بہت پیار کرتی تھی وہ تمہارے نانا کی طرح نہیں تھی ،اسے اپنی انا اپنے بچوں کی خوشیوں سے زیادہ عزیز نہیں تھی، وہ رو رہی تھی اور حمائل کا دل دھڑک رہا تھا وہ اسکے ہاتھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھنے لگی۔۔۔۔ تم جانتی ہو، جس شخص سے شادی کرنے پر ابا جان مجھے اپنے اولاد کے لسٹ سے نکال چکے ہے وہ میری ماں نے میرے لیے پسند کر لیا تھا، وہ اپنے آخری دنوں میں میرے لیے سب کے خلاف اکیلی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

اس کو تو اتنا جلدی نہیں جانا چاہیے تھا حمائل، شاید میرا مہر کا سلامت رہتا، شاید میں اکیلی اتنی نہیں ہوتی، حمائل میری بد قسمتی دیکھوں، میں اس کا چہرہ ہر دن کے ساتھ بھولتی جا رہی ہوں، میرے آنکھوں کے سامنے اس کا چہرہ واضح طور پر نہیں آ رہا، میرے یادوں کی تختی سے اس کا چہرہ مٹ رہا ہے اور میں کچھ بھی نہیں کر سکتی وہ اتنی بے بسی سے کہہ رہی تھی حمائل سے اور رہا نہیں گیا۔۔۔۔۔

ماما آپ کو پتہ ہے، آپ اس دنیا کی سب سے اچھی بیٹی، بیوی اور ماں ہے، وہ اس کو گلے لگانے لگی آئی لو یو ماما آئی لو یو سو مچ۔۔۔۔

نغمہ اس کے ہاتھ پر بوسہ دینے لگی وہ اس کو اتنا زور سے ہگ کر گئی تھی جیسے وہ بھی کہیں پر چلی جائے گی۔۔۔۔۔

میں اور کچھ نہیں کر سکتی ماما مگر آپ کی ماں کی تصویر کو آپ کی یادوں سے مٹنے نہیں دوں گی یہ میرا وعدہ ہے۔۔۔۔۔

##

عائشہ علیشاہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، پلیز کسی ڈاکٹر کو بلا لیں۔۔۔۔

کیا ہوا اسے۔۔۔۔

پتہ نہیں بس بیڈ پر دو دنوں سے ایسی پڑی ہے، کچھ کھاتی بھی نہیں ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں کال کرتی ہوں آپ آئے میں نے بھی نہیں دیکھا اسے وہ اس کے روم میں چلی گئی۔۔۔اریان آج آفس نہیں گیا تھا، وہ فریش ہو کے ابھی واش روم سے نکلا تھا، اس کو حمائل نے ٹیکسٹ کر دیا تھا، آج تو اس ایول اینجل نے خود میسج کیا ہے وہ خود سے منمنانے لگا خیریت تو ہے۔۔۔۔

وہ اس کو کال بیک کرنے لگا کال جلدی پک کر دی گئی تھی۔۔۔۔۔

جان من تم ٹیکسٹ کیوں کرتی ہو، سیدھا کال کر لیا کرو، حمائل نے گلا کھنکارا تھا

۔۔۔۔

آپ کے آفس کا ٹائم ہے، مجھے لگا تھا آپ کسی میٹنگ میں ہوں گے بارہ بج رہے تھے۔۔۔۔

ڈونٹ تنک اباؤٹ اٹ میں ہر وقت تمہارے لیے او یلیبل ہوں، اس نے دل سے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے آپ کے گھر آنا ہے حمائل نے تو جواب میں دھماکہ چھوڑا تھا، وہ حیرانی میں اپنا آئی بروا چکانے لگا۔۔۔۔۔

کیا ہوا آپ نے جواب نہیں دیا حمائل نے پھر سے پوچھا۔۔۔۔۔

او کے مگر خیریت ہے اس کو سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔ کیوں میں ایسے نہیں آسکتی کیا ،اس نے جاننا

چاہا۔۔۔۔۔

آریان ارسلان کی بیوی کو کون منع کر سکتا ہے۔۔۔

آریان پلیز میں سیریس ہوں۔۔۔۔۔۔

میں بھی سیریس ہوا ایڈوکیٹ صاحبہ۔۔۔۔

اوکے دین سینڈ می لوکیشن۔۔۔۔۔

لوکیشن کی کیا ضرورت ہے، تمہیں لینے کے لیے میں خود آجاتا ہوں۔۔۔۔۔

نہیں آپ نہ آئے، آپ میرا ویلکم کریں۔۔۔۔۔

اتنا بدلاؤں خیرت تو ہے اسے اچھا لگا تھا حمائل کا یہ انداز۔۔۔۔۔

نہیں بھی ہو سکتا وہ سیدھی بات کہا کرنے والی تھی۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میں طوفانوں کو خاموش کرنا بھی جانتا ہوں، آپ جلدی لوکیشن بھیج دیں۔۔۔۔۔

اوکے آئی ایم سینڈنگ، جلدی آنا میں ویٹ کر رہا ہوں اس نے کال کاٹ لیا، دو سیکنڈز میں لوکیشن سینڈ کر دی گئی تھی، فاصلہ کافی زیادہ تھا جانے میں تقریباً ایک گھنٹہ لگ سکتا تھا وہ بغیر کچھ بھی سوچے روانہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

آریان نے کسی کو کال کر دیا تھا، اس کے پیچھے بہت ساری گاڑیاں آرہی تھی

حمائل نے اس کو دیکھا تھا، وہ جانتی تھی یہ آریان کا کام ہو سکتا ہے، جو لڑکی ہر کسی

کو کنڑول کر سکتی تھی اس کو کنڑول کرنے والا آریان ارسلان تھا، وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرانے لگی تھی۔۔۔۔

" کبھی کبھی ناچاہتے ہوئے بھی ہمارا دل و دماغ ہماری زبان کے خلاف ہو جاتا ہے یقین کرے انسان کے ہمت کا یہی پر اندازہ ہو جاتا ہے جب آپ کا دل اور دماغ آپ کو کنڑول کرتا ہے وہ آپ کے زبان کو تب بھی کنڑول نہیں کر سکتا کیونکہ وہ ہمارے ارادوں ہمارے عزم اور ہمارے آنا سے جڑا ہوتا ہے۔

دل ٹوٹ جائے، دماغ تھک جائے، مگر زبان کا اقرار نہ ہو—— تو سمجھو معرکہ ابھی باقی ہے۔اسی لیے تو

نہ مذہب بدلتا ہے بغیر زبان کے اقرار کے،

نہ نکاح جیسا مقدس بندھن بندھتا ہے،

نہ کوئی عدالت، کوئی گواہی، کوئی سچائی مکمل ہوتی ہے جب تک زبان خود نہ بولے۔

زبان صرف لفظ نہیں کہتی، یہ دل کی دیواریں گراتی ہے، انا کے قلعے توڑتی ہے، اور کبھی کبھی... سچ بولنے کا وہ حوصلہ دے جاتی ہے جو پوری روح ہلا کر رکھ دے۔

اسی لیے ہار یا جیت کا فیصلہ اکثر خاموش آنکھوں سے نہیں، بلکہ زبان کے ایک جملے سے ہوتا ہے۔

کیونکہ آخر میں، جو زبان کہہ دے... وہی تقدیر ٹھہرتی ہے۔

"اقرار" صرف لفظ نہیں، یہ روح کی مہر ہے۔"

اس نے گوگل میپ میں دیکھ لیا تھا وہ تقریبا پہنچ گئی تھی، سگنل کے مطابق وہ گاڑی کو ٹرن کرنے لگی اس کی نظر پرنٹ مرر پر پڑی وہ گاڑیاں ابھی نہیں تھی مگر سامنے ایک بہت بڑی عالی شان حویلی پہاڑوں سے تھوڑے فاصلے پر اپنے پورے شان و شوکت سے دکھائی دینے لگی۔۔۔۔۔

اس نے اس کے دروازے کو دیکھا دروازے پر سنہرے حروف سے ارسلان مینشن لکھا گیا تھا، وہ بیل دے کر گاڑی روکنے لگی، چوکیدار نے دروازہ کھول دیا

تھاایک بڑی راہداری میں جاکر وہ ایک سائڈ پر گاڑی روکنے لگی, سامنے ایک بہت بڑاانٹرنس گیٹ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

حیرت کی بات یہ تھی حمائل کے لیے کہ یہاں پر بھی اسے ہر چیز بلیک دکھ رہا تھا۔۔۔

وہاں پر لگے پیڑ پودے بھی اتنے گرین کلر کے تھے کہ دور سے وہ بھی سیاہ دکھ رہے تھے شاید یہاں کے رہنے والوں کا اثرانہی پر بھی ہو گیا تھا۔۔۔۔آریان نے اپنے روم کے ٹیرس سے اس کو دیکھ لیا تھااس نے اورنج کلر کا کاٹن شارٹ سا فراق اور سادہ شلوار پہن لیا تھا، بالوں کو ہمیشہ کی طرح لوزر بر بینڈ میں بند کر دیے تھے، پیروں میں نازک سے موتیوں والے پلیٹ جوتے پہنے تھے اس نے جیسے اندر قدم رکھاوہ سامنے سیڑھیوں سے اترنے لگا

نک سکس سا تیار ہو کے وہ اس کی طرف بڑھ رہا تھااس نے ایک نظر میں اس کا جائزہ لیا تھاوہ سیدھااس کے دل میں اتر رہی تھی۔۔۔۔

ویلکم ٹو مائی ہوم وہ باہوں کو کھولتے ہوئے کہنے لگاوہ اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

تھینک یو، تو پھر کہا بیٹھنا پسند کرو گی۔۔۔۔

میں یہاں کچھ نہیں جانتی، جہاں آپ بٹھانا چاہے۔۔۔

دیٹس گڈ چلو آؤں، وہ اسے آگے جانے لگا حمائل بھی تقریباً اس کے برابر ہی جا رہی تھی۔۔۔

آریان۔۔۔۔عائشہ نے اس کو کسی لڑکی کے ساتھ اوپر جاتے ہوئے دیکھ لیا اس لیے اس کو آواز دینے لگی، وہ دونوں تیسرے سیڑھی پر اوپر نیچے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

جی مام بتائیے، اس نے اس کی طرف دیکھ کر جواب دیا تھا۔۔۔۔

کون ہے بیٹا، اس نے حمائل کو اشارہ کیا۔۔۔۔

ویل آپ خود مل لیں، حمائل نے اس کو دیکھا تھا، عائشہ بیگم ابھی بھی اس کے پشت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

مڑ جاؤں میری جان یا پھر انویٹیشن دے دوں۔۔۔۔اس نے طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے اسے دیکھ لیا جسکا مطلب تھا تم ایک نمبر کے کمینے ہو اور پھر سامنے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

آپ تو وہ ایڈوکیٹ، عائشہ ہاتھ سے پیچھے اشارہ کرنے لگی اور اپنی بات کو ادھورا چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔

السلام علیکم اسکے کنفرمیشن سے پہلے وہ سلام کر گئی۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔آپ وہی ہو نا۔۔۔۔

حمائل نے آریان کو گھورا کہ تم بھی اپنے منہ سے کچھ بولے گے، اس نے ایک نیوٹرل سمائل کے علاوہ کوئی رسپانس نہیں دیا تھا، وہ دوبارہ عائشہ بیگم کے طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

چلو اب میری ماں کے پاس بیٹھ جاؤں اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتی آریان تھوڑا سا جھکتے ہوئے اس کے کان میں کہنے لگا اور اس سے پہلے نیچے اتر گیا۔۔۔

آئیں مام وہ ایک سائیڈ پر جانے لگا حمائل اس کے پیچھے پیچھے آرہی تھی، آریان نے ماں کے کندھوں کے ارد گرد ہاتھ پھیلایا تھا۔۔۔۔۔

آریان یہ حمائل ماہ رخ ہے، تم نے اس سے نکاح کر لیا ہے نا، کل اس کے بارے میں تم بات کر رہے تھے۔۔۔۔

موم مجھ سے اتنا کیوں پوچھ رہی ہے، اس سے پوچھیں نا یہ سب کلیئر کر دے گی، شی از ویری گڈ انکلیئر نس۔۔۔۔

سارا ملبہ وہ اس بیچاری پر ڈالنے لگا، حمائل اس سے تھوڑے فاصلے پر آ رہی تھی، وہ ان دونوں کی کنورسیشن سن سکتی تھی۔۔۔

وہاں پر ایک خوبصورت سا حال تھا۔۔۔۔

آؤں بیٹھو آریان نے اسے سامنے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا سبھی بیٹھ گئے تھے، آریان ماں کے ساتھ ایک صوفے پر بیٹھا تھا، حمائل ان کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔۔

آریان ایسے پھیل کر بیٹھ گیا تھا جیسے اس نے آدھی دنیا کو فتح کر لیا ہے حمائل نے اسے گھورا تھا کوئی بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

بیٹا آپ اپنے بارے میں کچھ بتائے گی، عائشہ نے ابھی نرمی سے بات کا آغاز کر دیا تھا۔۔۔۔

آریان نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا دیکھتے ہے ایول اینجل تم خود کو کیسے انٹروڈیوس کرتی ہو اپنی ساسوں ماں کے سامنے۔۔۔۔۔

جی ضرور آپ میرا نام تو جانتی ہو گی، کافی کچھ سنا بھی ہو گا عثمان ارسلان سے میرے بارے میں لیکن پھر بھی آپ اگر اس کے علاوہ کچھ سننا چاہتی ہے تو بتائیں میں شروع ہو جاتی ہوں۔۔۔۔

میں آپ کو سننا چاہتی ہوں عائشہ نے سیدھا کہہ دیا تھا۔۔۔۔

تو آپ میرا یقین کرے گی۔۔۔۔۔

کیا میرے یقین کرنے سے آپ کو کچھ فرق پڑتا ہے؟؟؟؟

آریان نے ماں کو دیکھا تھا، وہ بھی اچھی خاصی انٹرویو لے رہی تھی۔۔۔۔

فرق تو پڑتا ہے آریان نے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

تو میں بھی یقین کروں گی،

تھینک یو سو مچ فار دس۔۔۔۔

تو آپ بتانا پسند کرے گی، وہ سر اثبات میں ہلانے لگی۔۔۔

میرا نام حمائل ماہ رخ ہے۔۔۔۔

وہ تو جانتی ہوں جیسے تم ہو تمہارا نام تمہیں بیان کر رہا ہے حمائل کو عائشہ بیگم اچھی لگی تھی، اس کے چہرے پر بھی سمائل آ گیا تھا۔۔۔۔

میں نانا جان کا کیس ڈیل کر رہی ہوں، مجھے نہیں پتا تھا کہ یہاں پر آپ جیسے لوگ بھی ہیں وہ طنزیہ آریان کو دیکھنے لگی، میں یہاں پر پہلی بار آئی ہوں اور وہ بھی صرف اپنی ماں کی وجہ سے وہ تھوڑی دیر کے لئے وقفہ کرنے لگی۔۔۔۔

آج نانی کی برسی ہے شاید آپ لوگوں نے انہیں بلایا ہے مگر میری ماں ابھی تک اپنے ماضی میں اٹکی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

میں پرسنلی آپ کی ماما کو نہیں جانتی مگر وہ اس خاندان کا خون ہے، اس کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔۔

ہر کسی کا سوچ ایک جیسا نہیں ہوتا آنٹی ہر کسی کے لیے اس کا تعبیر حیات اور زندگی کی معنی الگ ہوتی ہے۔۔۔۔۔

سب کچھ تو بتا دیا آپ نے، اپنے آپ کو کس رشتے سے میرے ساتھ جوڑ رہی ہو۔۔۔۔

ویل آپ میری آنٹی تو رہے گی اب جو نئے کچھ رشتے بنے ہیں وہ میرے کہنے سے نہ ختم ہوں گے اور نہ شروع، سب کچھ وہیں پر جا رہا ہے جہاں پر ہمیں قدرت لانا چاہتی ہے۔۔۔۔

بیٹا اگر تم سیدھا کہتی کہ میری بہو بھی ہو، تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر کے تھوڑا سا مسکرانے لگی، چلیں ساسوں ماں وہ آپ نے مجھے یاد کر دیا، جو کمی رہ گئی تھی آپ نے پوری کر دی۔۔۔۔۔

ویسے آریان میری بہورانی تم نے صحیح چنی ہے۔۔۔۔وہ تو ہے ماما آریان ماں کے سامنے اسے آنکھ مارنے لگا۔۔۔۔۔

استغفر اللہ یہ آدمی تو بے شرموں کا باپ نکلا ماں کا بھی لحاظ نہیں کر رہا سٹوپڈ وہ چہرے کو نیچے کر کے کہنے لگی، اچانک کسی کی چیخنے کی آوازیں آئی۔۔۔۔

مام کون ہے گھر پر، یہ چیخ کیوں رہے ہیں آریان نے عائشہ سے کہا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے یہ ندیم بھائی ہیں۔۔۔۔

تو کیوں ایسے چلا رہے ہیں، بیگم صاحبہ آپ آئے علیشاہ بی بی کو ندیم صاحب مار رہے ہیں۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔کیوں مار رہے ہیں اس کی طبیعت بھی تو ٹھیک نہیں ہے وہ کھڑی ہونے لگی۔۔۔۔

بیگم صاحبہ آپ پلیز آجائیں، عائشہ اس کے کمرے کی طرف چلے گئی۔۔۔۔

کیاہورہاہے آریان یہ اتنے غصہ میں کیوں لگ رہے ہیں حمائل نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

آئی ڈونٹ نو، وہ بھی اس کے پیچھے چلا گیا حمائل بھی ان دونوں کے پیچھے آنے لگی۔۔۔۔

علیشاہ کے کمرے میں عدالت لگا ہوا تھا، کس کے ساتھ منہ کالا کر کے آئی ہوں علیشاہ سیدھی طرح بتادو ورنہ میں تمہارے سانسیں بند کر لوں گا، اس کا باپ اس پر چیخ رہا تھا، نعمان نے اسے پکڑا تھا ورنہ وہ اسے مار ہی لیتا۔۔۔۔۔

جو ڈاکٹر اس کے چیک اپ کے لیے آئی تھی، اس نے بتایا تھا کہ علیشاہ پریگننٹ ہے، اس کی ماں نے ندیم کو سب کہہ کے بلایا تھا علیشاہ بیڈ پر بیٹھے رو رہی تھی

۔۔۔۔۔

اس کو تو مر جانا چاہیے، خدیجہ اس کو تھپڑ مارنے لگی عائشہ اس کے سامنے ہو گئی تھی، اتنا سب کچھ دیا ہم نے اسے، کیا کمی رہ گئی تھی اس کو جو اس نے ہماری عزت کو خاک میں ملا دیا۔۔۔ کیا ہو رہا ہے یہاں پر۔۔۔۔

دل تو کر رہا ہے اس کا گلا دبا دوں ندیم اس کو تھپڑ مارنے والا تھا کہ اس کا ہاتھ آریان نے روک لیا بس کرے کیا ہو گیا ہے ؟؟؟؟

پوچھو اس سے کون ہے اس بچے کا باپ ورنہ میں اس کو زندہ جلا دوں گا، وہ دوبارہ اس کو مارنے کے لیے آگے بڑھا کہ آریان اس کے سامنے ہو گیا۔۔۔۔ میں نے نکاح کر لیا ہے اس سے، یہ وجہ کافی ہے۔۔۔۔۔ آریان عائشہ اسے آواز دینے لگی حمائل نے دروازے میں کھڑے ہو کے سن لیا تھا عائشہ کی نظر اس پر پڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

ہوا میں حبس بڑ گیا تھا سبھی بے حرکت ہو گئے تھے، زبانوں کو جیسے لگام لگ گیا تھا۔۔۔۔

آریان تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔

آپ کو اس بچے کا وجہ چاہیے تو میں ہوں، مجھ سے بات کریں چلیں بتائیں کسی نے کچھ بھی نہیں کہا

تھا۔۔۔۔۔

مجھے اس روم میں ٹارچر کرنے کے لیے کوئی بھی نہیں چاہیے، نکلے سب یہاں سے وہ انگلی سے سب کو باہر جانے کا اشارہ کرنے لگا۔۔۔۔

اس کے نام کے لگانے سے کوئی دوسرا سوال بھی نہیں کر گیا، سبھی منہ بند کر کے نکل گئے تھے۔۔۔علیشاہ نے زخمی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا، آریان بغیر کسی سوال کے دروازہ بند کر کے نکل گیا۔۔۔۔حمائل وہی پر کھڑی تھی اس نے اس کو دیکھ لیا اگر میرا کام جلدی ہو جائے تو میں گھر کے لیے نکل جاتی ہوں، لگ نہیں رہا تھا کہ اس نے کچھ سنا ہے۔۔۔۔۔

کون سا کام، آؤں وہ اس سے آگے چلنے لگا۔۔۔مجھے ماما اور نانی کے بچپن کے کچھ البمز چاہیے کوئی بھی پکچر مجھے مما کے لیے لے کر جانا ہے۔۔۔اور کچھ وہ اس کو دیکھنے لگا۔۔۔

نہیں بس یہ کافی ہے وہ دوبارہ اسی جگہ پر آ گئے تھے، حمائل صوفے پر واپس بیٹھ گئی تھی آریان ایک سرونٹ سے کہہ چکا تھا، عائشہ بھی وہیں پر واپس آ گئی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں سرونٹ ہاتھ میں پکچرز پکڑے وہیں پر آئی، عائشہ نے اس کو دیکھا تھا وہ اچھی طرح جانتی تھی وہ سب سن چکی ہے مگر اس کے چہرے پر تو کوئی بھی بدلاؤ نہیں تھا۔۔۔۔

یہ رہے سارے پکچرز آریان نے ہاتھ بڑھا کر اسے کہا وہ اٹھ کر اس کے ہاتھ سے البمز لینے لگی۔۔۔۔۔

آریان بھی کھڑا ہو گیا تھا، یعنی کہ وہ جا رہی تھی، اس نے ایک تصویر کو دیکھا۔۔۔۔

ساواؤشی زی گریس فل اس نے ایک جنٹل سٹائل کے ساتھ کہا۔۔۔۔۔۔

ابھی مجھے چلنا چاہیے، بائی داوے تھینک یو فار دس۔۔۔

نو پرابلم وہ دونوں ایسے بیہیو کر رہے تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو، آؤں میں تمہیں ڈراپ کر دوں۔۔۔۔ میں چلی جاؤں گی وہ دو قدم جو آگے لے چکا تھا رک گیا

۔۔۔۔۔

سوری بیٹا عائشہ نے ملامتی نظروں سے اسے کہا۔۔۔اٹس اوکے آنٹی آپ سے مل کر اچھا لگا۔۔۔۔

پھر کب آؤں گی مجھے تمہاری یاد آئے گی۔۔۔۔

جب آپ چاہے، عائشہ اس کے ہاتھ پر تپکی دینے لگی، وہ اس پر ایسی گزری جیسے وہ وہاں پر ہو بھی نہیں۔۔۔۔۔

##

اپریل 2025۔۔۔۔

صبح کے پانچ بج رہے تھے، سائیڈ ٹیبل پر الارم بج گیا تھا، حمائل اپنے روزمرہ روٹین کے مطابق جوگنگ کے لیے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ گھر بھی لیٹ آئی تھی، رات کو واش روم میں جا کر اس نے چہرے پر پانی ڈال لیا وارڈروب سے ایک جوگنگ سوٹ نکال کر اس نے چینج کر لیا اور جوتے پہن کر وہ باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

چلتے چلتے اس نے بالوں کو ربر بینڈ میں بند کر دیا باہر روشنی تھوڑی دیر پہلے پھیل گئی تھی مگر آج آسمان دھندلا لگ رہا تھا۔۔۔۔

وہ تقریباً آدھے گھنٹے تک فاسٹ رننگ کر کے آج اپنے معمول کے غیر مطابق جلدی لوٹ گئی تھی۔۔ پسینے میں شرابور بے ترتیب سانس کے ساتھ وہ کچن میں آگئی۔۔۔۔۔۔

اس نے سلمیٰ کو دیکھ لیا تھا، وہ ناشتہ بنا رہی تھی، اس کے سر پر ابھی بھی نماز سٹائل والا دوپٹہ سیٹ تھا۔۔۔۔۔

سلمیٰ آنٹی آپ نے نماز پڑھ لیا۔۔۔۔۔۔

ہاں حمائل بی بی میں نے پڑھ لیا ابھی، وہ اس کے قریب جانے لگی۔۔۔۔۔

چلیں آج آپ دعا دے دیں ماما تو نہیں ہے۔۔۔۔۔

سلمی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ لیا اللہ تمہیں کامیاب کرے بیٹی۔۔۔۔

آمین اینڈ تھینک یو وہ جاتے ہوئے کہنے لگی مگر سلمی اپنی آنکھوں کو پھونچنے لگی۔۔۔۔

اس نے اسے دیکھ لیا تھا، کیا ہوا آپ رو کیوں رہی

ہے۔۔۔۔۔

نہیں چھوٹی بی بی آپ سب کو اتنا عزت دے رہی ہے، ہم نوکروں کو بھی اتنا خیال سے رکھتی ہے۔۔۔۔وہ کم ان سلمیٰ آنٹی، وہ اس کو گلے لگا گئی آپ جانتی ہیں میں اس چیزوں پر بیلیو نہیں کرتی اور آپ نوکر نہیں ہے ماما کی ہیلپ کرتی ہیں اور ہمارے گھر کا فرد ہیں سمجھیں، آئندہ ایسا نہیں سوچے۔۔۔۔۔

اس نے سر ہلایا تھا، وہ بھی وہاں سے اپنے روم میں جانے لگی، اس کو تیار ہونے میں آج ٹائم لگ گیا تھا تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ لیپ ٹاپ اور فائلز سمیت سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی، اس کے انداز سے ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ آج کتنے اہم سیشن پر جا رہی ہے۔۔۔۔۔

وہی بلیک تھری پیس مردانہ سوٹ، چار انچ بلیک ہیلز، لوز پونی میں مقید بال وہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئی، اس کا ناشتہ تیار اس کے سامنے پڑا تھا اس کے کانوں میں یہ ائر پوڈز لگے ہوئے تھے، وہ اپنے ٹیم سے کنیکٹ تھی ہر کسی کے ذمے اپنا اپنا ٹاسک تھا۔۔۔۔۔

وہ ایک کپ چائے پی کے اٹھ گئی، گاڑی کے سامنے جیسے پہنچی وہاں پر ایک دوسری گاڑی بھی کھڑی تھی، سجاد آگیا تھا وہ اس کو دیکھ کر گاڑی سے اترنے لگا وہ بھی اس کی طرف قدم اٹھانے لگی۔۔۔۔ سر آج بھی آپ آگئے۔۔۔

کیا آج کچھ خاص تھا حمائل نے جواب نہیں دیا۔۔۔۔ حمائل کیا ہوا ہے اگر آج شیراز اور بابھی گھر پر نہیں ہیں، میں نے صرف تمہیں بیٹی کہا نہیں ہے مانا بھی ہے۔۔۔۔۔

اور آپ کو پتہ ہے میں کچھ دیر پہلے اپنے ٹیم ممبرز کو منع کر گئی تھی، مجھے یقین تھا آپ آئیں گے۔۔۔۔ سجاد کھل کر مسکرایا تھا مجھے اچھا لگا یہ سن کر کہ تم مجھ سے یہ توقع رکھ رہی تھی، چلو چلتے ہیں وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے لگا۔۔۔۔۔

انکل روٹ میں چوز کروں گی۔۔۔۔۔

کیوں گارڈز تو ہے آج ویسے بھی ہے، میں بغیر پروٹیکشن کے تمہیں باہر نہیں کرتا تم جانتی ہو۔۔۔۔۔ انکل بٹ آج ہمیں اوپر یکٹیکٹیو رہنا ہو گا آخری چال ہے چیز بورڈ پر، اس کے بعد یا تو ہار ہے یا پھر جیت۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے بتاؤ کون سا راستہ ہے۔۔۔۔

وہ اپنا موبائل اس کے سامنے کرنے لگی، ویسے یہ راستہ کافی لمبا پڑتا ہے مگر اس راستے پر مجھے بھی خطرہ نہیں لگ رہا۔۔۔۔

یہی تو میں کہہ رہی ہوں سجاد اس کو سر ہلانے لگا اور بس پھر آخر کار ایک گھنٹے کے ڈرائیو سے عدالت کے حدود میں وہ لوگ داخل ہو گئے۔۔۔۔

ٹائم تقریباً ہو گیا تھا وہ جیسے عدالت کے کمرے میں داخل ہو گئی، اس نے سب کو بیٹھے ہوئے دیکھا عثمان بھی آ گیا تھا، اس کے ساتھ نعمان بھی تھا, وکیل بھی تھا، اس کی سیکیورٹی آج پہلے سے بھی کہیں زیادہ تھی۔۔۔۔۔ان پر گزر کر وہ اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھی کچھ دیر میں جج صاحب بھی اندر آ گیا۔۔۔۔۔

##

کمرہ عدالت۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل صاحبہ آپ شروع کریں، عدالت آپ کو اجازت دیتا ہے، حمائل اپنی جگہ سے اٹھنے لگی تھی سبھی کے نظر اس پر ٹکی ہوئی تھی۔۔۔

شکریہ جج صاحب مگر میرے شروع ہونے سے پہلے میں بھی عدالت سے قسم اٹھانا چاہتی ہوں کہ وہ بھی انصاف پر فیصلہ کریں، میں کوئی الزام کشی نہیں کر رہی نامعزز عدالت کی توہین کر رہی ہوں میرا مقصد صاف ہے کیونکہ اس بار میں کسی بھی طرح کی انجسٹس کو یا پھر خرید و فروخت کو افورڈ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

کمرہ عدالت اس کے پہلے تلخ مگر سچ وار پر جج سمیت بھونچکا گیا تھا۔۔۔۔۔

وکیل صاحبہ عدالت اپنا کام کرنا جانتی ہے۔۔۔۔میرے ساتھ یہاں بیٹھے سبھی گواہ رہیں گے کہ عدالت آج انصاف پر فیصلہ کرے گی، میں کاروائی کو آگے بڑھاتی ہوں، وہ اپنے ٹیبل پر واپس آگئی تھی۔۔۔۔۔

جج صاحب میرے پچھلے سیشنز میں عدالت کو اعتراض تھا کہ میں نے ان نون ذریعے کہ کمائے ہوئے محترم عثمان ارسلان کے پیسے کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں دیا، تو اس فائل میں ساری ڈیٹیلز موجود ہیں جس میں یہ صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ اس پیسے کی نام و نشان بھی نہیں مل رہا میں حیران ہو کہ یہ پیسہ کہاں سے آیا ہے وہ فائل کو آگے فارورڈ کرنے لگی۔۔۔۔۔

مائی لارڈ یہ سارا معلومات بالکل صحیح اور اوریجنل ہے، آپ اسے چیک کروا سکتے ہیں جج نے اس فائلز کو دیکھا تھا۔۔۔۔

وکیل دفاع آپ کیا کہیں گے شکریہ جج صاحب نعیم اپنی جگہ سے اٹھنے لگا

۔۔۔۔۔

جج صاحب جن پیسوں کی وکیل صاحبہ بات کر رہی ہے، وہ لیگلی کمائے ہوئے پیسے ہیں اس بزنس کے جس کو میرے معزز کلائنٹ پچھلے 10 سالوں سے چلا رہے ہیں، آپ اس ڈیٹیلز کو دیکھ سکتے ہیں، جس میں صاف صاف اس پیسوں کے آنے کے ذرائع واضح ہو گئی ہے، میری وکیل صاحبہ سے درخواست ہے کہ اس طرح کے ثبوتوں سے اسے کچھ نہیں ملے گا سوائے معزز عدالت کا ٹائم ضائع ہونے کے۔۔۔۔۔

نعیم واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔۔۔

جج صاحب کیا میں یہ فائل ایک نظر دیکھ سکتی ہوں۔۔۔ضرور جج نے اجازت دے دیا تھا۔۔۔۔

شکریہ وہ ساتھ میں بیٹھے ہوئے شخص سے وہ فائل لینے لگی۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر میں فائل کو دیکھ لیا اور پھر سامنے عثمان کو دیکھا جو ریلیکس بیٹھا ہوا تھا، اچھا جگاڑ لگایا ہے آپ نے نانا جان وہ دل میں کہنے لگی تھی۔۔۔۔

جج صاحب میرے معزز وکیل ٹھیک کہہ رہے ہیں، یہ سارا پیسہ بزنس سے ہی آیا ہے مگر جو بزنس یہاں پر دکھایا جا رہا ہے اس سے نہیں۔۔۔۔

وکیل صاحب آپ اپنی بات تفصیل سے بتائیں جج کو اسکی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

جی ضرور مائی لارڈ میں بتاتی ہوں وہ فائل واپس کرنے لگی۔۔۔

عامر آسام وہ ایک نام لینے لگی اس کے بعد پیچھے دیکھنے لگی، نعمان کا ریلیکس موڈ جمپ موڈ میں آگیا تھا، وہ اپنا ہاتھ توڑی سی ہٹائے سیدھا ہو کے بیٹھنے لگا۔۔۔۔۔

جج صاحب عامر آسام وہ شخص جو اس بزنس کا اصل اونر ہے مگر وہ بھی صرف دنیا کے لیے، اصل بزنس تو یہاں پر ڈرگز کی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

وکیل صاحبہ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے۔۔۔۔۔۔

یہ ہے میرے پاس ثبوت وہ ایک دوسرا فائلز سامنے کرنے لگی، جج صاحب اس میں صاف صاف ان لوگوں کے نام درج ہے جو اس دھندے میں ملوث ہے،

ان کے بینک اکاؤنٹس کی ڈیٹیلز، غیر قانونی دنیا سے لنک صاف طور پر میں نے واضح کر دیا ہے لیکن مائی لاڈ یہ سب یہاں تک محدود نہیں ہے دوسرا ایک بزنس بھی چل رہا ہے ڈائمنڈز کا الیگل بزنس جو کہ بہت بڑے ممالک میں ہو رہا ہے جیسے رشیا، امریکہ اور دبئی، عدالتی کمرے میں فن ڈراپ سائلنس ہو گئی تھی

عثمان ارسلان کی طرح بہت سارے مہرے ہیں جو کسی بھی طرح ان سے کم نہیں ہے۔۔۔۔

مائی لارڈ یہ الیگل اور اور یجنل ایویڈنسز ہے اس کو دیکھ کر آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ یہ کتنا بڑا چین چل رہا ہے اور اس میں کون کون لوگ شامل ہیں عثمان کے پیشانی پر پسینہ ایسا بہا تھا جیسے کسی نے اسے 100 کے ٹمپریچر میں کھڑا کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔

آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں وکیل دفاع۔۔۔۔۔

جج صاحب میرے پاس گواہ ہے کہ یہ بزنس میرے کلائنٹ عثمان ارسلان کا ہے وہ کھڑا ہو کے جوش میں کہنے گا، اسکے پاس تو صرف یہی ایک سچ تھا۔۔۔۔۔

وکیل صاحب میں نے اس کو تو جھٹلایا نہیں ہے، میں یہ کہہ رہی ہوں کہ یہ پیسہ اس بزنس سے نہیں آیا۔۔۔کچھ دیر میں آپ کو ڈیٹیلز مل جائے گی کہ آپ جس بزنس کی بات کر رہے ہو وہ میرے علم کے مطابق کل رات تک عامر آسامی کے نام تھا، تو اس کا مطلب یہ ہوا یہ سوداگیری کل رات کے درمیان میں ہی ہوا ہے۔۔۔۔

وکیل کہ چکے اڑ گئے تھے، اس کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کریں، اس کو اس بات کا الہام کیسے ہو گیا تھا۔۔۔۔

وکیل صاحبہ عدالت میں ثبوت پیش کریں اس طرح تو کوئی بھی کچھ بھی کہہ سکتا ہے۔۔۔

ضرور کیوں نہیں وہ ریلیکس ہو کے کہہ رہی تھی یقیناً آپ مجھے تھوڑا سا وقت دیں گے لیکن یہ سب کچھ میرے کیس کا صرف شروعات ہو رہا ہے وہ دوبارہ جج کو دیکھنے لگی، اصل پردے ہٹنے تو ابھی باقی ہے۔۔۔۔

جج صاحب یہ کیس میں نے لیا صرف ایک معصوم بچے کے قتل کی وجہ سے ہیں، شروعات میں میرے پاس زیادہ کچھ نہیں تھا لیکن کسی طرح سے عثمان ارسلان

جیسے پاور فل کریمنل کو پکڑنے کے لیے میں اس کے اس کا رخ موڑنے گی لیکن ابھی میرے پاس ثبوت بھی ہے اور گواہ بھی۔۔۔۔۔۔

عثمان کو لگا تھا آج زمین اور آسمان کے درمیان میں وہ اٹکا ہوا ہے، وہ تو اپنے خزانوں کے چھپانے میں لگا تھا، اس کو بنانے کے لیے جس جس کو اس نے روند دیا تھا اس کا دفنانا تو وہ بھول گیا تھا۔۔۔۔۔

جج صاحب صفدر عثمان کا ایک خاص ملازم تھا، وہ اپنی ساری عمران کی خدمتوں میں لگا رہتا تھا ایک روز وہ کام پر نہیں آسکا کیونکہ اس کی بیوی کے ساتھ اسکی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی اس لیے اپنی جگہ اس نے اپنے بیٹے کو بھیج دیا۔۔۔۔ اس کا بیٹا ایک سمجھدار بچہ تھا جو ہر روز اپنی ماں کو تڑپتا دیکھتا تھا مگر اس کا باپ اس کی ماں کے لئے موجود نہیں تھا صرف اور صرف ان کی خدمتوں کی وجہ سے لیکن پھر بھی جج صاحب صفدر بیچارا انہی لوگوں کے جوتے کھاتا رہتا تھا وہ پیچھے عثمان کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

جج صاحب صفدر کے بیٹے کے معصوم ذہن پر روز کا یہ ظلم چپک گیا تھا، وہ بچپن سے انتقام کے جذبے سے آگاہ ہو گیا تھا اس روز ایک فائل کو عثمان ارسلان نے

صفدر کو دیا تھا وہ خود تو نہیں آسکا اس لیے اسی فائل کو اپنے بیٹے کے ہاتھوں عثمان تک پہنچا دیا تھا۔۔۔۔

عثمان کو لگا اس کا ماضی کسی سکرین پر دکھایا جا رہا ہے۔۔۔

وہ بچہ فائل لے کر جا رہا تھا کہ اس نے عثمان ارسلان کو اس کے ایک دوسرے ساتھی کے ساتھ بات کرتے ہوئے سنا جج صاحب اس کے بعد کی کہانی میرا ایک گواہ آپ کو سنائے گی، جس کے لیے میں آپ سے اجازت چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ اجازے ہے، آپ اپنے گواہ کو عدالت میں پیش کر سکتی ہیں۔۔۔۔

شکریہ مائی لارڈ آجائے وہ تیز آواز میں کہنے لگی ایک آدمی جو اپنے عمر کے آخری حصے میں چل رہا تھا وہ کٹہرے میں آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

آپ بتانا پسند کریں گے آپ کون ہیں جناب حمائل اس کے پاس جا کر پوچھنے لگی

وہ سر ہلانے لگا۔۔۔ میں عثمان ارسلان کا ملازم ہوں۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے عدالت کے لئے ان کا اتنا تعارف کافی ہو گا، آپ اپنا بیان شروع کریں وہ جج کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔۔

میں نے اس روز جب اس لڑکے کو بات سنتے ہوئے سنا مجھے لگا کوئی باہر سے آیا جاسوسی کر رہا ہے اس لیے میں نے اس کے سر پر گن مار دیا وہ لڑکا وہیں پر بے ہوش ہو کر گر گیا۔۔۔۔۔۔

ان کے کہنے پر میں نے اسے سٹور روم میں بند کر دیا تھا وہ عثمان کو اشارہ کرنے لگا

۔۔۔۔

ہم نے اس سے بہت پوچھا، دھمکیاں بھی دیے تھے کیا سنا ہے تم نے؟؟؟؟ مگر وہ تو منہ بند رکھنے کی قسم کھا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

جج صاحب اسکے بعد ہم نے اسے مارا بھی بہت مگر وہ اتنا بھی بچہ نہیں تھا، وہ کچھ بولا نہیں وہ جانتا تھا اگر میں نے کچھ بولا بھی تب بھی وہ نہیں بچے گا، بغیر تین دن کے کھانے پینے اور تشدد کی وجہ سے چوتھے دن جب میں سٹور روم کا دروازہ کھولنے لگا، وہ مرا پڑا تھا۔۔۔۔۔

جج صاحب ایسے تو کوئی بھی کچھ بھی کہہ سکتا ہے، اس کا مطلب تو ہر گز نہیں کہ یہ قتل عثمان

ارسلان نے کیا ہے، آپ نے خود سنا وہ لڑکا خود مر گیا تھا نعیم اٹھ کر بے تکا سا دفاع کرنے لگا۔۔۔۔۔ حمائل نے اسے ترچھی نظروں سے دیکھا شکریہ ابھی آپ جا سکتے ہیں وہ کٹہرے میں کھڑے ہوئے اس آدمی کو کہنے لگی۔۔۔۔۔

جج صاحب میں آپ سے اپنے ایک دوسرے گواہ کو پیش کرنے کا اجازت چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

اجازت ہے وکیل صاحبہ، نعیم کا فضول سا ڈیفنس کہیں پر دب گیا تھا۔۔۔۔

حمائل کی آواز پر ایک اور شخص اندر آ گیا تھا وہ کوئی اور نہیں نثار تھا۔۔۔۔۔

براؤن شلوار قمیض پہنے وہ اکر کٹہرے میں کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

جی تو بتائے آپ کا نام حمائل نے شروعات کر دیا تھا کیس اپنے سنسنی خیز مقام پر چل رہا تھا۔۔۔۔۔

نثار اکرم۔۔۔۔۔

صفدر کے کیا لگتے ہیں اسکی آنکھیں اس پر جمی تھی۔۔۔۔

وہ میرا چچا تھا۔۔۔۔

تو مرا ہوا آپ کا کزن ہے، وہ کہانی کو کھول رہی تھی۔۔۔۔

نہیں وہ میرا بھائی تھا۔۔۔۔

کیا بتانا پسند کریں گے کہ ان دونوں کے درمیان کیا رشتہ تھا، وہ ہاتھ میں پکڑے بال پوائنٹ سے اسے اشارہ کرنے گی۔۔۔۔۔

میرے چچا چچی کے بچے نہیں تھے، ان دونوں کو اولاد کی نعمت سے اس طرح محروم دیکھتے ہوئے میرے بابا نے اپنا بیٹا ان کو دے دیا۔۔۔۔

ہمممم ابھی آپ کے گھر والے کہاں ہے، میرا مطلب ہے آپ کے چچا، باپ، ماں۔۔۔۔۔

میری دنیا کو اجاڑنے والا یہ سامنے بیٹھا ہوا شخص ہے، اپنے ظلموں کو چھپانے کے لیے اس نے میرے چچا اور باپ کو مار دیا اور میری ماں شوہر کو مرتے ہوئے دیکھ کر ہارٹ فیل ہو گئی اور میری چچی وہ اپنی ذہنی توازن کھو چکی ہے اور بد قسمتی سے ابھی تک زندہ ہے۔۔۔۔

ان سب میں آپ کیسے بچ گئے ہیں اور اسی سوال کا انتظار عثمان بھی کر رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

میں زندہ صرف اس لیے ہوں کہ جس روز یہ غذاب یہ درندہ نازل کر رہا تھا میں گاؤں میں تھا اور پھر قدرت نے مجھے اس کے نظروں سے چھپالیا۔۔۔۔

آپ کا بہت شکریہ ابھی آپ جا سکتے ہیں نثار خونخوار نظروں سے عثمان کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

جج صاحب یہ ہے ساری حقیقت اس سب تک پہنچنے کے لیے مجھے اتنا عرصہ لگا شاید یہ کیس بہت پہلے سالو ہو گیا ہوتا اگر عثمان ارسلان کی پاور میرے سامنے نہیں آتی ایک دھاگے کو دوسرے سے جوڑنے میں میرا دماغ گھوم گیا تھا سامنے بیٹھا شخص ایک بڑے سیاستدان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ایکسپرٹ اور ہائڈ کریمنل بھی ہے یہ مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے۔۔۔۔۔

جج صاحب میں آخر میں ایک آخری ثبوت کو سامنے کرنا چاہتی ہوں شاید آپ کو فیصلہ کرتے وقت آسانی ہو، اس نے ایک آئی فیڈ کو سامنے کر دیا تھا، جس میں ایک عورت بیڈ پر پڑی تھی وہ بس روتے ہوئے یہی کہہ رہی تھی

کہ عثمان تم برباد ہو جاؤں "۔۔۔۔ "

وہ بار بار کہہ رہی تھی اس کو دیکھ کر جسم پر بال کھڑے ہو رہے تھے، وہ جج بھی اپنے چشموں کو نکال چکا تھا۔۔۔۔

جج صاحب میری آپ سے درخواست ہے، اپنے فیصلے کو انصاف کے لیے اٹھائے یہ بوڑھی مظلوم عورت وہی عورت ہے جس کا گھر اس ملک کے عظیم پولیٹیشن اور اس ہائڈ کریمنل نے اجاڑا ہے مجھے اور کچھ نہیں کہنا۔۔۔۔

عدالت میں ایسا سکوت ہو گیا تھا جیسے کسی کے روح کے اتارنے کے بعد ہوتی ہے وہ واپس اپنی جگہ پر آکر بیٹھنے لگی سبھی کے نظر ابھی جج پر ٹکی ہوئی تھی

----##########################----

تمام ثبوتوں اور گواہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ عدالت اس کیس کو اپنے انجام تک پہنچاتے ہوئے یہ فیصلہ کرتی ہے کہ عثمان ارسلان پاکستان کے عدالت میں ایک معصوم بچے اور اس کے گھر والوں کے قتل میں ملزم ٹھہراتے ہیں اور اسی طرح بہت سارے غیر قانونی دھندوں اور کاموں میں ملوث قرار کر ان کو تا عمر قید بامشقت کی سزا سناتی ہے اور اسی کے ساتھ اس کے تمام تر مالی اثاثوں کو

حکومت کے حوالے کرنے کا حکم کرتی ہے جج سائن کرنے لگا دز کیس از ڈس مسڈ

وہ ایک لمبی سانس لے کے اسی جگہ پر کرسی میں گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی

ویری گڈ حمائل مجھے بھی نہیں پتہ تھا کہ تم کیا پلین کر رہی تھی عثمان کو پولیس نے گھیرے میں باہر کر دیا تھا، اس کا وکیل دم چھپا کے نکل گیا اس کی کمر آج جھک گئی تھی۔۔۔۔۔

حمائل سجاد کے ساتھ وہاں سے نکل گئی، میڈیا کسی سیلاب کی طرح ابلنے کو تیار ہو رہا تھا، حمائل کو دیکھ کر سبھی اسی طرف بڑھنے لگے سبھی نے اس کو گھیر لیا تھا

وکیل صاحبہ آپ نے آج یہ کیس جیت لیا ہے آپ کیا کہے گی؟؟؟؟؟
وکیل صاحبہ آپ پچھلے پیشی میں کیوں حاضر نہیں ہوئی تھی؟؟؟؟
ایڈوکیٹ عثمان ارسلان جیسے چپے کریمنل کو بے نقاب کرنا آپ نے کیوں چنا ؟؟؟؟؟سوالوں کی ہر طرف سے بھرمار ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

میری بات سنیں پلیز وہ ایک ہاتھ اٹھا کے سبھی کو خاموش کرنے لگی سارے مائیکس اسکے بولنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

میں نے یہ کیس اسی لیے لیا ہے کیونکہ میں ہمیشہ حق کا ساتھ دوں گی، عثمان جیسے پولیٹیشن کو بے نقاب کرنا میرے لیے آسان نہیں تھا میں نے بہت کچھ سہا ہے اس کیس کو جیتنے کے لیے، یہ صرف ایک کیس نہیں تھا، نہ ہی ایک شخص سے متعلق اس کے سیاہ شخصیت کو باہر نکالنا تھا بلکہ اسی طرح بہت سارے چہرے عثمان ارسلان کے ساتھ بے نقاب ہوئے ہیں، میں نے پہلے بھی کہا تھا اور ابھی بھی کہہ رہی ہوں گنہگار صرف وہ لوگ نہیں ہیں جو آج بے نقاب ہوئے ہیں، جو چھپے درندے بنے ہوئے تھے جو ہم نے بنائے تھے ہاں! اس میں ہماری بھی اتنی ہی غلطی ہے ہم کیوں اندھوں کی طرح ایک شخص پر اتنا اعتماد کرتے ہیں؟۔۔۔۔

ہم کیوں سچ کے پیچھے بھاگتے نہیں ہیں؟؟؟؟

ان سب کا طاقت آپ لوگ ہیں، وہ ہر کام بھی اسی لیے کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں لوگ بے وقوف ہیں۔۔۔۔

وہ کہیں گے دن میں تارے دکھتے ہیں اور آپ عوام بھی کہتے ہو ہاں ! معجزے ہو سکتے ہیں۔۔۔۔

اور آپ لوگ جو میڈیا کو چلاتے ہیں مگر غلط طریقے سے۔۔۔۔اس کی غلط بیانی کو جادو، میجک معجزوں اور پتہ نہیں کس کس نام سے ہوا دے کر اچھالتے ہیں۔۔۔۔۔

وکیل صاحبہ کیا آپ کو یقین تھا کہ آپ یہ کیس جیت جائے گی وہ جیسے سانس لینے لگی ایک اور سوال پھینک دیا گیا۔۔۔۔۔

آپ وہی ہے نا، جو کچھ دن پہلے اپنے چینل پر میرے خلاف ریٹنگ بنانے کے لیے پروگرام کر رہے تھے کوئی بھی اس غیر متوقع جوابی حملے کے لیے تیار نہیں تھا، وہ میڈیا والا بھونچکا گیا تھا سبھی سر اسی سوال کرنے کے پیچھے گھوم گئی تھیں

۔۔۔۔۔

وکیل صاحبہ وہ صرف میں نہیں تقریباً سبھی ٹی وی چینلز پر یہی نشر ہو رہا تھا وہ اپنا دفاع کمزوری سے کرنے لگا۔۔۔۔۔

میں نہیں جانتی جنٹلمین اور کس کس نے مجھے اور میرے نام کو گالی دیا ہے میں نے آپ کو دیکھا تھا اس دن، آپ کے ہوسٹنگ کے لیے میں بھی بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ آپ جس چینل سے کام کر رہے ہیں وہ پاکستان کے نامور سوشل پلیٹ فارمز کے لسٹ میں آجاتا ہے۔۔۔۔

آپ کے پاس طاقت تھی کہ آپ اس دن تھوڑا صبر کرتے، سچ کو ڈھونڈتے پھر بھی اگر آپ کو پریشر دیا جا رہا تھا پروگرام کرنے کے لیے آئی نورٹینگ سب کو چاہئے اس دنیا میں، پھر بھی آپ نیوٹرل رہتے نہ کہ بغیر جانے آپ میرے پروفیشنلزم پر سوال کرتے۔۔۔۔

میں یہ سوال صرف آپ کو پوائنٹ آؤٹ کر کے نہیں کر رہی، یہی المیہ ہے ہمارے سوشل میڈیا کا اور مثال لے لیں کچھ دن پہلے کے تماشے کی۔۔۔۔۔

میم آپ نے ابھی بھی نہیں بتایا، آپ کو یقین تھا اس کیس کو جیتنے کی؟؟؟ وہی سوال ایک دوسرا شخص کر چکا تھا کیونکہ پہلے والے کی تو وہ اینٹ سے اینٹ بجا چکی تھی۔۔۔۔۔

مجھے سچائی کی طاقت کا اندازہ ہے، وہ چپ نہیں ہو سکتی آزما کر آپ بھی دیکھیں یقین کریں آپ کے دل سے ہر ڈر نکل جائے گا وہ رش کو چیرتے ہوئے نکل گئی، کسی میں ہمت نہیں تھی کہ اس کے سامنے مزید کوئی سوال کرتا۔۔۔۔

اس نے آسمان کو دیکھا آسمان میں ابھی بھی بادلوں کے سائے نے سورج کی روشنی کو چھپایا ہوا تھا اچانک گولیوں کی آوازیں ہے آنا شروع ہوئی، ہر طرف تھر تھراہٹ گولیاں چل رہی تھی، پٹاخے پٹ رہیں تھے، اس نے دیکھا ہر طرف ہر کوئی بھاگ رہا ہے عثمان کو پولیس گاڑی میں بٹھا رہے تھے، گاڑی زن سے بھگائی گئی تھی، ہجوم بھی کم ہو گیا تھا ہر کوئی بھاگ گیا تھا، میڈیا کا ایک آدھ شخص رہ گیا تھا، گولیوں کی آوازیں آ رہی تھی مگر کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا، دیواروں پر گولیوں کے برسنے سے سراخ ہو گئیں تھیں شاید یہ آخری وار تھا۔۔۔۔۔

وہ آہستہ نیچے نیچے اپنے گاڑی کی طرف چلی گئی، جہاں پر بیرسٹر نے اسکوں آتے ہوئے کھڑا کر دیا تھا مگر وہ جگہ ابھی خالی تھی اور گاڑی بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

شٹ۔۔۔اس نے فون پر بیر سٹر کا نمبر ڈائل کر دیا میڈیا والوں کے ہجوم نے ان دونوں ایک دوسرے سے الگ کر دیا تھا اس نے فون جلدی اٹھایا تھا۔۔۔۔

سر آپ کہاہے آپ نے جہاں گاڑی کھڑا کر دیا تھا وہ ابھی خالی ہے۔۔۔۔۔

بے وقوف تم اس جگہ سے آئی کیوں ہو وہ جگہ سیف نہیں ہے جلدی واپس کورٹ ایریا میں چلی جاؤں۔۔۔۔۔

سر آپ کہاں ہو میں آجاتی ہوں۔۔۔۔

حمائل جو میں نے کہاہے وہ کرو پاسٹ۔۔۔میں وہاں سے تمہیں پک کر رہا ہوں۔۔۔۔

سر فائرنگ تقریباً ختم ہو گئی ہے، آپ یہیں پر آجائے وہ جیسے مڑی ایک گولی سیدھا وہاں سے گزر گئی جیسے کسی کا لیا ہوا نشانہ چھوٹ گیا ہو۔۔۔۔۔حمائل یہ آواز کیسی تھی، وہ زمین پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

سر مجھے لگتا ہے میں کسی کے نشانے پر ہوں میں نہیں اٹھ سکتی۔۔۔۔

حمائل کسی طرح سے وہاں سے نکل جاؤں سامنے دیکھو فائرنگ وہاں سے ہو رہی ہے، میں نے کہا بھی اسی لیے تھا ابھی جلدی کرو۔۔۔۔

اوکے سر میں جارہی ہوں۔۔۔۔

اختیاط سے وہ اس کو ڈائریکٹ کر رہا تھا، وہ نیچے جھک کے جانے لگی، وہ تھوڑا سا اٹھی اور گولی کی آواز ایک بار پھر سے آگئی اس نے کانوں پر ہاتھ دیا تھا۔۔۔۔۔

ایک گاڑی کسی ہوا کے طوفانی جھونکے کی طرح سامنے کھڑی ہو گئی، ڈرائیونگ کرتے ہوئے شخص کے کندھے سے خون ابل کر نکل گیا، حمائل اس طرح کانوں پر ہاتھ رکھ کے کھڑی تھی، اس نے اوپر دیکھا اس کے سامنے ایک گاڑی کھڑی تھی، یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کو بچانے کے لیے وہ آسکتا ہے۔۔۔ گاڑی میں بیٹھ جاؤں ایڈوکیٹ وہ اس کے طرف کا دروازہ کھولنے لگا، آپ کیا دیکھتی رہتی ہے بیٹھ جائے۔۔۔۔۔

فرقان آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھ جائے پھر بات کرتے ہیں، ایک بار پھر وہی سے گولی کی آواز آئی۔۔۔۔

ایڈوکیٹ بیٹھ جائے آپکا یہ تفتیش یہاں پر بھی ختم نہیں ہو رہا اس بار وہ اس کے ساتھ سامنے سیٹ پر بیٹھ گئی، اس نے گاڑی اپنی آخری رفتار پر بھگائے تھی کئی گولیاں گاڑی کو ٹکرا کر گر چکی تھی۔۔۔۔

آپ یہاں کیسے پہنچے اور آپ کا خون نکل رہا ہے۔۔۔آپ نے مجھے تانے میں چائے پینے کے لیے نہیں بھیجا مجھے یہاں پر تو آنا ہی تھا۔۔۔۔

آپ کو مذاق سوجھ رہا ہے، گاڑی موڑ لے جلدی سے کسی ہاسپٹل کی طرف

۔۔۔۔

ڈونٹ وری مجھے کچھ نہیں ہوتا، یہ چھوٹا سا زخم ہے۔۔۔۔۔

اچھا تو پھر میرے لیے کیوں کھایا؟؟؟

فضول سوال مت پوچھا کرے وکیل صاحبہ، ہو سکتا ہے میں اپنا توازن کھو دوں اور آپ کو میں نے گھر سہی سلامت پہنچانا ہے۔۔۔۔

حمائل کچھ نہیں بول سکی، وہ اس کو دیکھتے رہ گئی، یقین نہیں آ رہا تھا اسے سیلف لیس ہونا شاید اس نے اس میں پہلی بار دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کے براؤن کرتے کو سرخ اناری خون سے رنگ ہوتے دیکھ کر ایک لمبی سانس لینے لگی، اسکی نظریں سامنے ڈیش بورڈ پر پڑی، اس نے پرنٹ مرر کے سامنے ٹشو باکس کو ہاتھ بڑھا کر اٹھایا فرقان نے اسے دیکھ لیا تھا، حمائل اس کے باکس کو کاٹ کر سارے ٹشو پیپرز کو اس سے نکالا اور اسکو فرقان کے سامنے کرنے لگا۔۔۔۔

رکھ دے اسے اپنے شولڈر پر، کچھ دیر کے لیے بلیڈنگ سٹاپ ہو جائے گی

۔۔۔۔

فرقان نے یہاں پہلی بار اسے دیکھا تھا، وہ اسی کو دیکھ رہی تھی، اس نے دعا کر دیا تھا کہ یہ لمحہ روک دیا جائے، سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی اسی طرح اس کو دیکھتی رہی مگر دعا قبول نہیں ہوئی وہ اپنے انکھوں کا زاویہ بدلنے لگی۔۔۔۔۔

اس نے ٹشوز کے بنڈل کو اس کے ہاتھ سے لے لیا اور اپنے کندھے پر رکھنے لگا، کچھ دیر میں اس کا گھر بھی پہنچ گیا تھا مگر آج حمائل کو اس سارے راستے میں ڈر نہیں لگا تھا کہ وہ کس کے ساتھ آ رہی ہے، گاڑی کے شیشے سے وہ باہر دیکھنے لگی اس نے کھولنے کے لیے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

یہاں سے سیدھا ہاسپٹل جائے،اترنے سے پہلے وہ ایک بار پھر اسے دیکھنے لگی،
اس نے اس کی آنکھوں میں کچھ تلاشنا چاہا مگر مل نہیں رہا تھا آپ فکر مت کریں
ایڈوکیٹ یہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔۔۔۔
میں نے جو کہا ہے کوشش کریں کہ وہ کرے انسان ہو آپ تو اسی طرح بیہیو
کرے وہ گاڑی سے اتر کر گھر کے اندر چلی گئی۔۔۔۔
فرقان اس کو جاتا ہوا دیکھ رہا تھا اس کی آخری بات پر وہ مسکرایا تھا مگر چہرے پر
ہنسی سے زیادہ حسرت نے اپنا سایہ کر دیا تھا وہ گاڑی سٹارٹ کر کے واپس چلا گیا
مگر اس کا ارادہ گھر پر نہیں ہاسپٹل پر جانے کا تھا۔۔۔۔۔

##########$##########

آپ کے ہاتھوں کو کیا ہوا ہے اس سے ابھی بھی خون نکل رہا ہے،وہ اس کا مٹھی
بنانے لگا ایسا لگ رہا تھا کسی کو وہ مکھوں سے مار چکا ہے۔۔۔۔
زور مت دے اس کو میں فرسٹ ایڈ لے کر آتی ہوں ضرورت نہیں ہے بیٹھ
جاؤ واپس وہ سرد نظروں سے علیشاہ کو گھورنے لگا۔۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ پر واپس بیٹھ گئی تھی اس کے چہرے کا رنگ وہ چمک اور تازگی مانند پڑ گئی تھی بغیر اس کو کچھ بھی بتائے آریان نے نثار کا سارا معلومات نکال لیا تھا، اس نے اسکے بعد کوئی بھی سوال نہیں پوچھا تھا۔۔۔۔

یہ تماشہ اس روز جو ڈاکٹر کے جانے کے بعد ہو گیا تھا اس سے ایک ہفتے پہلے سب کچھ آریان کے ٹیبل پر نثار کے بارے میں پڑا تھا۔۔۔۔۔۔

کب تک ایسا چلتا رہے گا علیشاہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

تمہارا وہ بزدل شوہر آئے گا بھی، تمہیں لینے کا ارادہ ہے اس کا، وہ اپنے سر کو نیچے کرنے لگی۔۔۔۔ایسا نہیں چلے گا علیشاہ اس بلڈی سے کہو کہ وہ ابھی تو آئے یا پھر میں اسے میدان پر پھینک دوں میرے لئے مشکل نہیں ہے لیکن پھر تم بھی یاد رکھو اس کا چہرہ پہچاننے کے قابل نہیں رہے گا۔۔۔۔۔

آپ کیا اسکو جانتے ہیں؟؟ وہ دھیرے سے پوچھنے لگی ڈر بھی لگ رہا تھا اسے

۔۔۔۔۔

منع کیا تھا نا میں نے ایسی کوئی حرکت مت کرنا؟؟ آریان میں اس کے بغیر مر جاؤں گی وہ رونے لگی اس نے اپنے چہرے کو ہاتھوں سے چھپا لیا ....

رونا بند کرو علیشاہ، مجھے لگتا ہے ابھی تو اس کو لانا پڑے گا۔۔۔۔۔

آریان پلیز اسے کچھ مت کہے... وہ اس کو دیکھنے لگا جو ابھی بھی اس کی حمایت میں بول رہی تھی۔۔۔۔۔

ائی ایم سوری میری وجہ سے آپ کو بھی جھوٹ بولنا پڑا میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتی۔۔۔۔۔

مجھے تمہارا کچھ بھی نہیں چاہیے۔۔۔۔۔

آپ ملنے گئے تھے کچھ دیر بعد وہ اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

کس سے وہ ایک آئی بروا چکاتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔ حمائل سے، عائشہ آنٹی نے کہا تھا وہ سب سن چکی ہیں۔۔۔۔

تو اس کو تو کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔۔

اس بات کا کیا مطلب ہے آریان آپ نے اس ٹائم خود ڈیکلیئر کیا تھا کہ یہ بی بی آپ کا ہے۔۔۔

وہ بہت سٹرانگ ہے علیشاہ، اس کو اس سب سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔

اور آپ کو، آپ کو بھی نہیں پڑتا اگر وہ کسی اور کو پسند کرے، کسی کا ہاتھ تھام لیں۔۔۔۔

علیشاہ میں حمائل نہیں ہوں چاہے اسے فرق پڑے یا نہ پڑے وہ میری ہی رہے گی اور یہ جس کسی کا تم کہہ رہی ہو وہ اس زمین پر بھی نہیں رہے گا۔۔۔۔۔
تو اس سے کیوں ایکسپیکٹ کر رہے ہیں کہ وہ کچھ ری ایکٹ نہ کرے، آریان وہ جتنی بھی سٹرانگ ہو جائے وہ جتنا بھی ظاہر نہیں کرے وہ اندر سے ہرٹ ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔

میں تو چاہتا ہوں وہ ہرٹ ہو جائے، میں بھی دیکھتا ہوں وہ کب تک میرے سامنے ریزسٹ کرتی ہے اس کو میرے سامنے بھی میرے لیے وہی وائلڈنس ظاہر کرنی ہو گی، جو وہ ہر کام میں کرتی ہے، جو اس کے نیچر کا حصہ ہے۔۔۔۔۔
آپ ابھی بھی اسے نہیں سمجھیں آریان وہ اپنے خاموشی سے آپ کو مار رہی ہے۔۔۔۔

اور اسی خاموشی کو میں توڑنا چاہتا ہوں وہ اس کو ایک سائڈ سمائل دینے لگا علیشاہ نے نوٹ کیا تھا وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے پرفیکٹ بنے تھے وہ دونوں ایک

دوسرے کو تراش کے چمکا سکتے تھے وہ اس قابل تھے کہ اگر ایک مار رہا ہے تو دوسرا اسی مار کو برداشت کرنے کی ہمت رکھ رہا ہے۔۔۔۔

آپ چائے پیو گے کھانا تو کوئی نہیں کھا رہا، ماموں بھی اوپر اپنے کمرے میں بند ہیں۔۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے چائے کی سب سے کہوں شرافت سے نیچے ڈائننگ ٹیبل پر مجھے بیٹھے ہوئے چاہیے۔۔۔۔۔

جاؤں بلاؤں سب کو اور اگر کوئی نہیں آئے تو اس سے کہو آئندہ کبھی میں ان کو اپنے ساتھ ٹیبل شیئر کرتے ہوئے نہ دیکھو۔۔۔۔

آریان اپنے ہاتھ پر تو کچھ لگائے وہ دو دو سٹیپس کو چھوڑ کر تیزی سے سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔۔۔۔۔

##

جیل کے دیواریں بہت سارے لوگوں کے گناہوں اور ان کے پچھتانے کے گواہ تھے اور آج ایک اور شخص کے پچھتانے کا اضافہ ہو گیا تھا، وہ چار دیواری میں لگا ہر اینٹ، ہر پتھر اس سے سوال کر رہا تھا۔۔۔۔

" بتاؤ ہمیں آج تم یہاں کیوں آئے ہو کس چیز کا حساب لگانا باقی ہے "

قیمتی کپڑوں میں بیٹھا شخص جیل کے روشندان سے باہر دیکھنے لگا، کچھ گھنٹوں پہلے تک تو یہ آسمان اس کا تھا جہاں پر وہ کھل کر اڑان بھر سکتا تھا۔۔۔۔

اتنی خاموشی تھی کہ وہ اپنے اندر کے چیخوں کو سننے کے لیے آج ہمہ تن سر گوش ہو گیا تھا، بولنے کے لیے تو کوئی نہیں تھا آج وہ سن سکتا تھا، اپنے ارد گرد کے علاوہ دیکھ بھی سکتا تھا۔۔۔۔

اسکے سر میں آوازیں آنا شروع ہوئی تھی شاید یہی چیخنا ہر وقت اس کے اندر جاری رہتا تھا مگر تب دنیا کی شور اتنی تھی وہ سن نہیں پاتا تھا۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر کے آج خود کو سن رہا تھا، وہ عورت جو رو رہی تھی سسک رہی تھی اس کا درد آج وہ سمجھ گیا تھا۔۔۔۔

آنسو جو اس کے چہرے پر بہہ رہے تھے اس کی بے بسی کو آج وہی پر وہ محسوس کرنے لگا، اس کے جسم پر بال کھڑے ہو گئے تھے مگر وہ آج کوئی شور شرابہ نہیں کر رہا تھا، آج وہ گالی نہیں دے رہی تھی نہ ہی کوئی چیز توڑ رہا تھا۔۔۔۔

وہ آدمی جو بے بسی سے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتا تھا، اسے لگا وہ کمزور آنکھیں اس کے دل کو چیر رہی ہے۔۔۔۔۔

کوئی جانور بھی رحم کرتا اس پر، تو پھر میں نے کیوں نہیں کر پایا؟؟؟" اس کے " لب ہل گئے تھے، ایک لمحے کے لیے وہ خود سے سوال کرنے لگا۔۔۔۔

اس کی پہلی سرگوشی کو وہاں کے اینٹ اینٹ نے سن لیا تھا۔۔۔۔۔

جب انسان اپنے احتساب پر آجائے، وہ یقین نہیں کر پاتا جو اس نے کبھی کیا تھا وہ سوچتا ہے یہ وہ تھا یہ اس کے اندر کوئی اور جو اس سے یہ سب کچھ کروا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ آج اپنے اصل سے مل رہا ہے "ایک دیوار نے دوسرے سے سرگوشی " کی.....

ابھی نہیں "دوسرے نے جواب میں کہا تھا۔۔۔۔۔ "

اس کے آنکھوں نے پھر سے دیکھ لیا، یادوں کے پردے کے پیچھے ایک عورت سامنے آگئی، اس کی آواز کانپ رہی تھی آنکھوں کے سرخ دوڑے، گرم

سانسوں کی حرارت اور وہاں کی گرمی اسے لگا وہ بھی سرخ گرم سورج کے نیچے کھڑا ہے۔۔۔۔

اس نے بے دھیانی میں اپنے پیشانی پر ہاتھ پھیر لیا اس کا ہاتھ گیلا ہو گیا تھا، پسینے کے بوندے اس کے ماتھے پر چمک رہے تھے۔۔۔۔

اسے لگا تھا وہ آنسو اتنے زیادہ ہے، اتنے زیادہ ہے کہ وہ اس کو بہا کر لے جائے گا، 22 سالوں سے وہی آنسو بہہ رہے تھے آج اس نے دیکھا اس سے تو سمندر بن گیا ہے اور اس کے پانی میں بہت چہرے ابھر کر سامنے آئے ہیں وہی سارے چہرے وہ جانتا تھا ہاں وہ ان کو اپنے ظلموں کا نشانہ بنا چکا تھا کوئی چھپ کے تو کوئی دن دہاڑے۔۔۔۔

اس نے دیکھا اسی آنسوں کے ساحل پر، اسی سمندر کے کنارے ایک چہرہ کھڑا ہے ہاں! ایک چہرہ ہے ابھی وہ غور کرنے لگا واضح ہو رہا تھا وہ دھندلا منظر، وہ دیکھ گیا کچھ دیر بعد وہ تو حمائل تھی۔۔۔۔

اس نے غور سے دیکھا اس کے ماتے پر لکھا تھا "ہر ظلم کو زوال ہے ہر فرعون کے لیے موسیٰ آئے گا" آہستہ آہستہ کسی فلم کی منظر کی طرح وہ ہٹنے لگا، پھر آگئی ایک اور چہرہ۔۔۔۔

وہ کیسے بھول سکتا تھا، وہ تو اس کا خون تھا وہ نغمہ تھی، اس کے آنسوؤں بہہ رہے تھے، اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسوؤں کو صاف کرنا چاہا مگر اس کے ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔۔۔۔

اس نے آنکھیں کھول دیے وہ تو ایک جیل میں تھا مگر اس کے سر میں پوری ایک دنیا چل رہی تھی اس کے حسابوں کی دنیا۔۔۔۔

وہ اپنے آنکھوں کو بند کرنے لگا شاید آج وہ دیکھنا چاہتا تھا، اسی دنیا میں وہی سے پھر شروع ہو گیا منظر وہی تھی مگر چہرے بدل گئے تھے ہاں! وہ بدل گئے تھے وہ چہرہ اس کی بیوی کا تھا، اس کے آنکھوں میں درد تھا، وہ اس کی بچوں کی ماں تھی جس کے چہرے پر بے یقینی تھی، وہ اس کی شریک حیات اور ہمسفر تھی مگر اس کے چہرے پر بے بسی تھی۔۔۔۔

یادوں کے پردے پر منظر بدل گیا، اب ایک اور جہاں دکھنے لگا وہ تو عثمان ارسلان کی دنیا شروع ہو گئی تھی، وہ تو ارسلان مینشن کی سٹڈی تھی جس میں وہ اپنے سیکیورٹی گارڈ سے بات کر رہا تھا اس نے بتایا تھا وہ لڑکا کہیں پر ٹھکانے لگایا جائے وہ بات کر رہا تھا کہ اس نے دیکھا سامنے دیوار سے کسی کا پلو دکھ رہا ہے، وہ سمجھ گیا تھا یہ کون ہے وہ اپنے گارڈ کو بھیجنے لگا، تب اس نے دیکھا وہاں پر کوئی نہیں تھا اس کو زیادہ کچھ فرق نہیں پڑا تھا

کیونکہ تب تو عثمان ارسلان بادشاہ ہوا کرتا تھا اور بادشاہ سے سوال کوئی کرتا" نہیں ہے"

وہ دیکھ سکتا تھا خود کو اس ماضی کے پردے پر، کیسے وہ اپنے چہرے کو موڑ گیا، اسے کوئی غم نہیں تھا کیا ہو رہا ہے؟؟---

کچھ دیر بعد اس نے کسی کے چیخنے کی آوازیں سنی وہ نغمہ تھی، اس کی بیٹی تھی، وہ اس کو پکار رہی تھی----

اس نے اپنے سٹڈی سے باہر دیکھا،اس کی بیوی زمین پر پڑی تڑپ رہی تھی اسے سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی وہ اس کے پاس گیا وہ ابھی ہوش میں تھی سمجھ سکتی تھی اس کی بیٹی پانی کو لینے گئی۔۔۔۔

عثمان آپ نے اچھا نہیں کیا" اس کی زبان بھاری ہو رہی تھی وہ لفظ صحیح سے " ادا نہیں کر سکی مگر وہ کہہ گئی تھی عثمان سمجھ گیا تھا وہ کیا بات کر رہی ہے اس نے کوئی دھیان نہیں دیا اس کا سر لٹک گیا وہ لمبی لمبی سانسیں لے رہا تھا۔۔۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے" وہ دوسری بار بے یقینی سے کچھ الفاظ کہنے لگا، پردے پر " جیسے وہ تصویر چلنا بند ہو گئی۔۔۔۔

اب ایک اور چہرہ نمودار ہوا، اس کا ہم شکل وہی پر آیا وہ حیران ہوا تھا۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے؟؟؟" وہ اس سے سوال کرنے لگا۔۔۔" نہیں" وہ سرگوشی " میں جواب دی گیا، روشندان سے آئی ہوا کے جھونکے کو بھی اس دیواروں نے آگاہ کر دیا تھا کہ آج کوئی اور احتساب کا جنگ لڑ رہا ہے۔۔۔۔

تمہاری وجہ سے کتنے لوگ برباد ہو گئے ہیں" وہ ہم شکل اعلان کر رہا تھا وہ کچھ " کہا نہیں تھا۔۔۔۔

باقی کو تو چھوڑو تمہاری اپنی بیوی بھی تمہاری وجہ سے مر گئی" اس نے اعلان "
کر دیا تھا۔۔۔

نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا" اس نے آنکھیں جٹ سے کھول دیے، اسے "
لگا وہ پھنس گیا ہے، اب تو قبول کرنا چاہیے اس کے آنکھوں سے ایک آنسو نیچے
کرنے لگا، ایک بوند زمین پر گر گئی تھی، ہاں! زمین پر پہلی بار عثمان ارسلان کی
آنسو گری تھی، زمین نے اسے جلدی سے جذب کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"ابھی کیا یہ خود سے ملنا شروع ہوا ہے؟"

دیوار نے ایک بار پھر سرد اور سنجیدہ سرگوشی کی، جیسے وہ صدیوں سے یہ سوال
دہرا رہی ہو، ہر احتساب کرنے والے کے بارے میں۔۔۔

"ہاں... اب وہ خود سے ملنے لگا ہے۔"

"اپنے اصل سے۔"

ایک پرانی اینٹ نے جواب دیا، جس پر وقت کے ناخنوں نے نشان چھوڑ دیے
تھے۔

"تو پھر لوگ یہاں آنے سے ڈرتے کیوں ہیں؟""

دیوار کی دراڑوں سے نکلی آواز کسی گہرے سناٹے میں گونج گئی۔۔۔۔۔

:اینٹوں میں سے ایک نے آہستہ سے سرگوشی کی

"کیونکہ یہاں تنہائی صرف خاموشی نہیں ہوتی، یہ آئینہ بن جاتی ہے اور ہر انسان آئینے میں اپنی سچائی نہیں دیکھ سکتا..."۔۔۔۔

"یہاں وہ آتے ہیں جنہیں دنیا سزا دیتی ہے، مگر ہم نے وہ بھی دیکھے ہیں جو خود اپنی سزا بن کر آئے جیسے یہ"

اینٹوں کی پرانی گواہیوں سے آوازیں ابھریں۔۔۔۔

"ہم تو اس کے ساتھ رہیں گے،"

ایک جھکی ہوئی اینٹ نے کہا،

"ہم اس کے کہانی کو سنیں گے، اگر وہ بولنے کا انسان بن جائے..." دیوار نے

سب اینٹوں پر ایک نظر ڈالی وہ سب سانس روکے ہوئے تھیں۔۔۔۔۔

"...یقیناً اس کی رسی بھی کھینچ لی گئی ہو گی"

کسی ویران کونے سے آواز آئی، جیسے کسی نے وہ منظر دیکھا ہو—جب جسم سے آزادی کی آخری ڈور چھین لی گئی تھی۔۔۔۔۔

"!ارے... وہ دیکھو"

سب کی نگاہیں ایک ساتھ مڑ گئیں۔۔۔۔

وہ شخص اب زمین پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

اس کی ہڈیاں خاموش تھیں، مگر اس کی روح شور مچا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی خاک سے جا ملا تھا... اسی خاک سے جس سے وہ پیدا ہوا، اور شاید اب اسی میں دفن ہونے کو تیار تھا۔

—— دیواروں نے گواہی دی

یہ وہ لمحہ تھا،

جب قید ایک جیل سے بڑھ کر،

انسان کے اندر شروع ہو جاتی ہے۔

##################################

رات کے سات بج رہے تھے, وہ ہسپتال میں آگئی تھی اس کے باپ کا کمرہ دوسرے فلور پر تھا، وہ بھی وہی پر آگئی۔۔۔۔

اس نے دروازہ کھولا سامنے بیڈ پر شیراز پڑا تھا لیکن وہ اکیلا نہیں تھا کمرہ بہت سارے لوگوں سے بھرا تھا، بہت سارے پھول کمرے میں ٹیبل اور صوفوں پر پڑے تھے۔۔۔۔

بیرسٹر سجاد اس کی بیوی نائلہ اور سدیس بھی وہیں پر آئے تھے، سائیڈ پر ویل چیئر میں بیرسٹر شبیر بھی بیٹھا ہوا تھا، حنا کے ماں باپ اور وہ خود بھی وہیں پر کھڑی تھی مگر اس کے علاوہ بھی کچھ چہرے تھے۔۔۔جو نئے تھے۔۔۔۔

ہاں وہ نعمان ارسلان تھا، اس کا ماموں، اس کی ماں سے پیار کرنے والا اس کا بڑا بھائی اور اس کی بیوی ہاں اس کی ساسوں ماں عائشہ بیگم وہ سب وہی پر تھے نغمہ ان دونوں کے درمیان بیٹھی تھی وہ بہت خوش لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

حمائل نے ایک نظر سب پر ڈالا اور وہ ایک شخص کو ایسے اگنور کر گئی جیسے وہ تھا ہی نہیں۔۔۔۔

آریان کو لگا تھا اس نے اس کو دیکھا نہیں مگر وہ تو جان بوجھ کر کر رہی تھی

۔۔۔۔۔

وہ سیدھا شیراز کے پاس چلی گئی۔۔۔۔

کیسے ہو بابا وہ ایک لمبی سانس کھینچنے لگا۔۔۔۔

تمہیں کیسا لگ رہا ہو۔۔۔۔۔

مجھے تو بہت اچھے لگ رہے ہو۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ حمائل مجھے اس وقت تمہاری ماں پر پیار آرہا ہے دیکھ لو کیسے کھل گئی ہے اپنے بھائی بھابی کے ساتھ اس کی طرف منہ کر کے وہ تھوڑا رازدارانہ انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔۔

اس نے ماں کو دیکھا تھا، سبھی لوگ کمرے میں ان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کیا خیال ہے بلاؤں انھیں، وہ آنکھوں سے بھی اس کو اشارہ کرنے گی۔۔۔۔۔

ہمارا بیڈ لک چل رہا ہے بیٹا، میں ابھی بیڈ پر ہوں اور تمہاری ماں تقریباً ایک میل مجھ سے دور بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

ایسا کبھی ہو سکتا ہے کہ میں آپ کا کوئی کام نہ کروں۔۔۔۔۔

کیا مطلب ! وہ اسکو دیکھنے لگا۔۔۔۔

مطلب چھوڑے ابھی بس پیار سے دیکھے اپنی بیوی کو، ویسے بھی آپ ہی کی ہے۔۔۔۔

دیکھ تو رہا ہوں۔۔۔۔۔

ماما وہ نغمہ کو آواز دینے لگی۔۔۔۔

ہاں بیٹا آپ بابا کو کمپنی دے کب سے ایسے بیٹھے ہیں، بور ہو رہے ہوں گے۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو حمائل شیراز نے دھیرے سے کہا تھا۔۔۔ابھی قریب سے دیکھے اور مجھے ڈانٹنا بند کرے وہ وہاں سے اٹھنے لگی۔۔۔۔

آئے یہاں پر بیٹھے وہ اپنی جگہ ماں کو بٹھانے لگی۔۔۔۔۔

وہ ابھی بیرسٹر شبیر کے پاس جا کر سلام کرنے لگے، اس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔

آپ کیسے ہیں وہ پیروں کے بل اس کے سامنے بیٹھ کر پوچھنے لگی، عائشہ اس کو دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں، تم جانتی ہو تم نے کیا کر دیا ہے۔۔۔۔۔

ہاں میں جانتی ہوں میں آپ کے امید پر پورا اترنے کی کوشش کر چکی ہوں۔۔۔۔

اور تم پورا اتر بھی گئی ہو۔۔۔۔

تھینک یو سو مچ مجھ پر یقین کرنے کے لیے۔۔۔ تھینک یو تو مجھے کرنا چاہیے یہ لوں! اٹس یور گفٹ اس کے گود میں ایک ڈبہ پڑا تھا وہ اس کو اسے دینے لگا۔۔۔۔

یہ کیا ہے سر؟؟؟؟۔۔۔

بیٹا یہ وہ پرائز ہے جو میرے پرنسپل نے مجھے دیا تھا اور یہ آج میں تمہیں دے رہا ہوں۔۔۔۔

تو سر میں یہ نہیں لے سکتی، آپ ہمیشہ مجھ سے بہتر رہیں گے۔۔۔۔

تم یہ ڈیزرو کرتی ہو حمائل، میں یہ پری میں تمہیں نہیں دے رہا۔۔۔۔

وہ کچھ اور نہیں کہہ سکی ویل تھینک یو فار دز ویلکم فار ایور تم میرے گڈ بکس کے فہرست میں اول نمبر پر آگئی ہو۔۔۔۔

حمائل نے سر اثبات میں ہلایا اور اٹھ گئی۔اس کے ساتھ میں سدیس کھڑا تھا

آپ کو منہ سے بولنا پڑے گا ہر کام کرنے کے لیے؟؟؟

مطلب! مطلب یہ کہ آپ تب پروپوز کرو گے حنا کو جب وہ کسی اور کی ڈولی میں بٹھائی جائے۔۔۔۔

وہ اچھا ویسے ماما بابا کو میں بتا چکا ہوں لیکن آپ نے ابھی آکر مجھے ڈرا ہی دیا کہ میں نے کیا کر لیا ہے۔۔۔۔

چلو تم نے تو کچھ کر ہی لیا وہ اس سے ہائی پائے کرنے لگی، نائلہ سے وہ گلے لگ گئی تھی بیرسٹر سجاد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا تھا حنا کے ماں باپ سے بھی مل گئی تھی ابھی حنا کی باری تھی وہ دیکھ رہی تھی کہ گلے ملے یا ہاتھ ملائے۔۔۔۔

کیا خیال ہے پھر مجھ سے نہیں ملو گی حمائل نے مسکراتے ہوئے پوچھ لیا تھا۔۔۔۔

ایڈوکیٹ وہی تو سوچ رہی ہوں، وہ منہ بنا گئی تھی۔۔۔۔

واٹ وہ سمجھی نہیں تھی۔۔۔۔

مطلب آپ سے ہاتھ ملاؤں یا گلے لگو۔۔۔

ہاہاہاہاوہ ہنس گئی تھی کم ان حنا لیٹس میٹ می وہ اس کے گلے خود لگ گئی تھی۔۔۔۔

ویسے ایک بات بتائیں کیا میں ہر بار ہگ کر سکتی ہوں یا پھر۔۔۔۔وہ ادھوری بات چھوڑ گئی۔۔۔۔۔

تم ہر وقت کر سکتی ہو۔۔۔۔

اااو تھینک یو وہ واپس اس کے گلے لگی تھی۔۔۔۔اخر میں تین لوگ رہ گئے تھے ،وہ ایک لمبی سانس لے کے اس کی طرف دیکھنے لگی عائشہ اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیا خیال ہے کیا ساسوں ماں، آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں۔۔۔۔

عائشہ کھل کر مسکرائی تھی آجاؤ بہورانی میں بھی تمہارے بیٹھنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

چلو شکر ہے اسے یاد تو آیا کہ اس کا نکاح ہو گیا ہے آریان خود سے کہنے لگا

۔۔۔۔۔

میں آپ سے جلدی ملتی پر آپ نے یہاں پر آنے میں دیر کر دی۔۔۔۔

تم بھی تو ملنے نہیں آئی تھی کبھی ہمیں بھی لگا تھا تم ٹی وی پر جیسے کھڑوس سی دکھتی ہو ویسی ہی ہو گی۔۔۔۔

ارے واہ ساسوں ماں ابھی تو تھوڑا ٹائم دے پھر یہ گھریلو پولیٹکس بھی کریں گے ناویسے میں اتنی جھگڑالو ہوں نہیں ہو۔۔۔۔۔

وہ تو میں جان گئی ہوں۔۔۔۔

پر اس کو بھی چھوڑتی نہیں ہوں جو غلط ہو یا میری فیملی کو نقصان دینے کی کوشش کرے عائشہ نے جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔

حمائل مجھے علم نہیں تھا وہ بچہ ابا جان کے کہنے پر مروایا گیا ہے اور پھر اس کی فیملی کو بھی، مجھے کوئی اندازہ نہیں تھا نعمان آخر کار بول گیا تھا۔۔۔۔۔

آپ کو کیا کہہ کر مخاطب کرو مجھے نہیں پتہ پر آپ انکے ہر غلط کام میں انکے ساتھ تھے، آپ نے بھی کر دیا ہو گا کسی کو بلیک میل، کسی کی مجبوری کو کیش، کسی کو ڈبل کراس اور اس طرح کے بہت کچھ۔۔۔۔۔

یہ سب پولیٹکس میں چلتا ہے حمائل ماہ رخ ارسلان آریان ارسلان نام پر زور دینے لگا، اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ اس کی باپ کو اس طرح کوئی بھی کہے۔۔۔۔۔

یہاں پر آپ صحیح ہے ڈیڈ دز از کالڈ پولیٹیکس آپ جو کر رہے ہیں وہ بالکل صحیح ہے یہ سب چلتا ہے بس صرف اس میں چناؤں رکھے، کہا کب اور کیسے کرنا ہے

۔۔۔۔۔

نو اٹس ناٹ او کے، آپ سب کچھ کرے مگر لیگلی اور قانون کے دائرے میں، میرا یقین کریں اپ کبھی پھسے گے نہیں۔۔۔۔۔

لیگلی جو بھی کیا جاتا ہے وہ حد بند ہوتا ہے اور اس سے انسان کمزور ہو جاتا ہے

۔۔۔۔۔

لمٹ انسان اس لیے بناتا ہے کیونکہ ہر کوئی اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کے وائبز کوئی دوسرے سے وائبریٹ کریں، وہ اس کو دیکھ نہیں رہی تھی مگر ہر بات اس کی کاٹ رہی تھی۔۔۔۔

آریان اس کو گھور رہا تھا یہ بات سب نوٹ کر چکے تھے۔۔۔۔

انہہہہ نعمان گلا تازہ کرنے لگا وہ اس کا دھیان بھٹکانے لگا ویسے آریان حمائل صحیح کہہ رہی ہے اس نے جو چہرہ موڑ لیا تھا اس کے اشارے پر وہ دوبارہ اس کو دیکھنے لگا نعمان نے اس کو سرہاں میں ہلایا تھا۔۔۔۔۔

تھینک یو میری مما کو اس کا بھائی واپس کرنے کے لیے وہ نعمان کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔۔

اور تمہیں کیا ملا ہے۔۔۔۔۔

یہ اب بتائے اس نے پر سوچ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

تم تو ہر روپ میں پیاری ہو بیٹی۔۔۔۔۔

تو پھر کس نام سے مخاطب کروں آپ کو۔۔۔۔۔

جو بھی کہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

میں تو نام لو نگی سوچ لیں، آپ اپنا بتائیں۔۔۔۔

ویسے مجھے اچھا لگے گا اگر تم مجھے نام سے پکارو۔۔۔۔۔

اوکے مسٹر نعمان جیسا آپ کو اچھا لگے عائشہ نے اس کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔۔

.....ویسے ساسوں ماں آپ کو کوئی مسئلہ تو نہیں ہے نا

نہیں تو اس طرح تمہیں دیکھ کر اچھا لگتا ہے شاید ہم اتنا ٹائم ایک دوسرے سے الگ نہیں رہنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

آپ کو پتہ چل جائے گا میں ایک نمبر کی غنڈی ہوں یہ میرے بابا کہتے ہیں وہ اٹھ کر باہر جانے لگی۔۔۔اس کی بات پر پیچھے رہ کر سبھی لوگ ہنس رہے تھے، شیراز کی انکھوں میں اس کے لیے فخر تھا۔۔۔اریان درمیان میں رہ گیا تھا اپنے نظر اندازی پر اس کے ہاتھوں کے نسیں تن گئے تھے مگر وہ تو باہر گئی تھی اس کو تو کچھ فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

اسمان پر تاریکی پوری طرح سے پھیل گئی تھی وہ ہسپتال کے دوسرے فلور پر اس کھلے آسمان میں دیکھنے لگی ارد گرد ہلکی ہلکی ہوا بھی چل رہی تھی موسم بدلنے کے آثار لگ رہے تھے اس نے ایک لمبی سانس لے لی۔۔۔

پورا چاند منور ہو گیا تھا آسمان پر ستارے اس کے ساتھ رقص کر رہے تھے اخر کار اسمانی دھندلے بادلوں کی طرح اس کی زندگی بھی صاف ہو گئی تھی وہ سوچ کر مسکرانے لگی اور چاند اس کو برقرار رکھنے کے لئے دعا کر چکا تھا اس کے ساتھی

ننھے تاروں نے مل کر اس پر آمین کہہ دیا تھا آسمان گواہ تھا اس دعا کے سرگوشی کا اور زمین دیکھ رہا تھا جس پر وہ کھڑی آسمان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

##

دو دن گزر گئے تھے حمائل نے آریان کے کسی بھی میسج یا فون کا رسپانس نہیں دیا تھا وہ مل بھی نہیں رہی تھی اور اس کے غصے کا لیول انتہائی بڑھ گیا تھا شیراز ہاؤس پر کوئی بھی نہیں تھا سبھی کا منزل آج کل ہسپتال ہوتا تھا۔۔۔۔

حمائل نیچے اترنے لگی، آج نغمہ بھی اتنے دنوں بعد گھر آئی تھی دوپہر ساڑھے تین بجے ہو گئے تھے اس نے شارٹ فراک کے ساتھ پرنٹڈ سادہ شلوار پہنا تھا بالوں کو اس نے آج کیچر میں سامنے سے بند کر دیا تھا باقی کمر پر کھلے چھوڑ دیے تھے اس نے اپنا بیگ پہنا تھا وہ کہیں پر جا رہی تھی اور اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھا۔۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو حمائل۔۔۔۔۔

اسکی آواز پر وہ اس کی طرف آنے لگی جو شیراز کے لیے کھانا پیک کر رہی تھی۔۔۔۔

آپ کو بتادوں کیا نغمہ نے اس کو دیکھا۔۔۔۔۔

کیا چھپانے والی کوئی بات ہے۔۔۔۔۔

مجھے تو نہیں لگتا۔۔۔۔

تو پھر بتادو اس نے اس کا مسئلہ حل کر دیا۔۔۔۔

میں فرقان سے ملنے جارہی ہوں نغمہ کے چلتے ہاتھ رک گئے تھے۔۔۔۔

ایک منٹ کیا کہا تم نے پھر سے بولو کس سے ملنے جارہی ہو۔۔۔۔

ماما فرقان سے ملنے جارہی ہو وہ بغیر کسی ری ایکشن کے پھر سے کہنے لگی۔۔۔۔

تمہیں کیا ہو گیا ہے حمائل ہوش میں ہو تم؟؟؟؟

ماما وہ ہسپتال میں ہے انہوں نے کل میرے لیے گولی کھائی تھی وہ مجھے بچاتے ہوئے آج بستر پر پڑا ہے۔۔۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا وہ کچھ دیر بعد بولی تھی۔۔

مما مجھ پر یقین کرے اور یہ لے زیادہ آپ کے لیے کچھ تو نہیں کر سکتی پر ہو سکتا ہے آپ کو یہ اچھا لگے۔۔۔۔

وہ کتاب ایک البم تھا جو اس نے اس روز ارسلان مینشن سے لایا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہے وہ اس کے ہاتھ سے وہ لینے لگی۔۔۔

آپ خود دیکھیں اس نے جیسے کھولا سامنے اس کی ماں کی تصویر لگی ہوئی تھی وہ بے یقینی سے اسے قریب سے دیکھنے لگی اس تصویر پر انگلیاں پھیرنے لگی، وہ ایک اور صفحہ الٹنے لگی ایک اور تصویر اور پھر ایک اور صفحہ دونوں سائیڈ پر مزید تصویریں اس نے دیکھ لیے، اس کے انسو گرنے لگے یہ یہ تمہیں کہاں سے ملا اس سے سسکتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔۔

مما۔۔۔ وہ اس کو گلے لگا گئی تھی۔۔۔۔

تم نہیں جانتی تم نے کیا کیا ہے۔۔۔۔

ریلیکس کریں، رونے سے کیا ہو گا۔۔۔۔

میری دعا ہے خدا بیٹیوں کو تم جیسا بنائے وہ اتنی شدت سے یہ دعا کر گئی تھی کہ ایک لمحے کے لیے وہاں کے ہواؤں نے بھی گزرنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

میری دعا ہے آپ جیسی ماں ہر کسی کو اللہ تعالی دے ابھی میں جاؤں وہ تھوڑا سا نیچے ہو کے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی جس کو وہ صاف کر رہی تھی۔۔۔۔

جاؤں وہ ایک لفظی اجازت دے گئی تھی۔۔۔

پکا"اس نے پھر سے پوچھ لیا۔۔۔۔"

میں جانتی ہوں تم سب کچھ ہینڈل کر سکتی ہو صرف آپ کو نہیں ہاہاہاہاوہ آخر میں تیز آواز سے ہنسنے لگی۔۔۔۔

چلو نکلو یہاں سے نغمہ نے اسے گھورا تھا،وہ کھلتے چہرے کے ساتھ نکل گئی تھی

۔۔۔۔

وہ اپنے گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی،کچھ دیر کے ڈرائیو کے بعد وہ روڈ پر گزرتے ہوئے رکنے لگی،اس نے فلاور شاپ سے ایک بکٹ لیااور جلدی سے واپس روانہ ہوئی، ہسپتال کے سامنے اس بار اس نے گاڑی کو روک دیا تھااس کے گھر سے وہ ہسپتال قریب پڑ رہا تھا۔۔۔۔

ریسپشن پر وہ اس کے روم کے پوچھنے کے لیے رکی اور پھر روم نمبر کو چیک کر کے وہاں پر پہنچ گئی دروازہ بند تھااس لیے اس نے ہلکا سا نوک کیااور اندر ہو گئی کیونکہ کوئی رسپانس نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔اندر جا کر اس نے دیکھا بیڈ پر فرقان پڑا تھااس کے کندھے پر پلستر چڑھا ہوا تھا کوئی لڑکی اس کے سامنے کھڑی فروٹ کاٹ رہی تھی فرقان نے اسے آتے ہوئے نہیں دیکھا تھا وہ لڑکی اس کو دیکھنے لگی

فرقان بھی اس کے نظروں کے تعاقب میں دیکھنے لگا اسے یقین نہیں آیا کہ وہ آرہی ہے وہ اپنے انکھوں کو جنبش دینے لگا وہ وہی پر تھی وہ حمائل تھی جس کے ہاتھ میں ایک بوکٹ تھی وہ اس سے ملنے کے لیے آئی تھی۔۔۔۔

وہ سلام کرنے لگی تھی اس نے جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔

آپ یہاں "اس نے سوال کیا تھا۔۔۔۔۔"

ہاں میں آپ کی خیریت پوچھنے آئی تھی وہ فلاورز کو ٹیبل پر رکھنے لگی۔۔۔۔

میں نے کہا بھی تھا میں ٹھیک ہوں تو پھر آپ کو نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔۔

میں کسی سے پوچھ کر کچھ بھی نہیں کرتی وہ اس لڑکی کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

وہ خاموش اسی طرح سے اپنا کام کر رہی تھی ان کو خاموش دیکھ کر وہ خود باہر نکلنے لگی۔۔۔۔ حمائل سائڈ صوفے پر بیٹھ گئی آپ کیوں اتنی مہربانیاں کر رہی ہے

۔۔۔۔

کیونکہ آپ کی نظروں کا مطلب بدل گیا ہے اس کا جواب سیدھا آیا تھا اور یہ ایسے نہیں ہوتا صرف اندر کی تبدیلی آنکھوں سے نظر آتی ہے وہ کتنا صحیح بھول گئی تھی اس کے دل نے گواہی دیا تھا اپ نے مجھے بچایا کیوں؟؟؟؟ جب کورٹ میں سب

کو گھسیٹ رہی تھی ان کے ناموں کو اچھال رہی تھی میں کیوں اس میں نہیں تھا حالانکہ تمہارے پاس ثبوت بھی تھا۔۔۔۔۔

مسٹر فرقان میری مرضی جو میں کرنا چاہوں۔۔۔۔میں مطمئن نہیں ہوں گا اگر آپ نے صحیح وجہ نہیں بتائی۔۔۔۔۔

آپ سننا چاہتے ہیں؟؟؟اس کے آنکھوں میں کچھ تو تھا۔۔۔۔۔

ہاں میں چاہتا ہوں، اسکا دل دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔۔

آخری بار جب آپ میرے آفس میں آئے تھے میں نے آپ کے اندر کے بدلاؤ کو محسوس کیا تھا، آپ اگر غلط تھے، تو کہیں نہ کہیں صحیح بھی تھے شاید تب وہ نازک سی کرن جب میں نے دیکھی میں اس کو ختم کرانا نہیں چاہتی تھی، جو آپ کے اندھیرے میں کہیں چھپی تھی۔۔۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے آپ ایسے مجھے بچانے کے لیے آئے تھے، نہیں مسٹر فرقان وہ نازک کرن روشنی بن گئی تھی تبھی آپ خود غرضی سے بے غرض ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

محبت کو حاصل کرنا نہیں پایا جاتا ہے ضروری نہیں ہر محبت ملنے سے پوری ہو جائے، آپ کے لیے تعبیر حیات شاید وہی ایک شخص ہو سکتا ہے مگر دوسرا شخص تو الگ سوچ اور نظریہ کا قائل ہوتا وہ تو آپ کے سوچوں پر نہیں چل سکتا مسٹر فرقان محبت اسے کہتے ہیں کہ آپ اس شخص سے ایسے لگاؤں رکھے جس کو آپ بدلنے کی کوشش نہ

کریں۔۔۔۔۔

تمہاری سچائی اور بے خوبی نے مجھے یہاں تک لایا ہے شاید میں بھی وہاں پر اس وقت ہوتا جہاں عثمان ہے۔۔۔۔۔

ویل تھینک یو کل کے لیے آج میں بھی یہاں نہیں ہوتی اگر آپ نے مجھے بچایا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

اگر زندگی میں کبھی ایک بار بھی آپ کو لگے کہ میں کچھ کر سکتا ہوں، میں دنیا کو ختم کر کے اپ کے لیے وہ کروں گا صرف آپکی ایک پکار کی ضرورت ہو گی

۔۔۔۔۔

دنیا کو چھوڑے ہمارے پاس صرف اپنا اختیار ہوتا ہے اپنی بات کریں کیا کر لیں گے۔۔۔۔

کیا مطلب، وہ سمجھا نہیں تھا۔۔۔۔۔

میرا آپ کی جان لینے کا کوئی بھی ارادہ نہیں ہے لیکن دنیا سے غلط کرنے کا حق ہمیں کس نے دیا ہے؟؟؟ آج سے اپنے سوچ کو اس سے بھی اپڈیٹ کریں یقین کریں 20 پرسنٹ آپ کا دل ایک لمحے میں بدل جائے گا۔۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں آپ کنگ میکر ہے جس کی فاور کنگ سے بھی زیادہ ہوتی ہے آج سے شطرنج میں اپنے بادشاہ کے رنگ کو بدلے، سیاہ بادشاہ کی جگہ سفید بادشاہ کے لئے لڑے، اس نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

آریان بہت لکی ہے وہ مجھے ملے تو میں ضرور بتاؤں گا کہ اس کو شکر کرنا چاہیے

۔۔۔۔

آپ کو کیسے پتا اس کے بارے میں۔۔۔۔۔

میں اپ کو کیا لگتا ہوں، آپ نے مجھے سیاہی سے نکال کر سفیدی اور سیاہی کے درمیان میں کھڑا کر دیا ہے، میں ابھی تک پوری طرح فرشتہ بھی نہیں بنا جو بھی ہوتا ہے مجھے پل پل کی خبر ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اٹس گڈ وہ سمجھ گئی تھی وہ کیا کہنا چاہتا ہے،

اینی وے گیٹ ویل سون وہ اپنے پرس کو اٹھانے لگی اور دروازے کی طرف بڑھنے لگی مگر پھر اس کو دیکھ کر رکی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا فرقان نے پوچھ لیا تھا جو اسی کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ پیاری ہے، بالکل کسی خور کی طرح حمائل یہاں پر کھڑی کچھ دیر پہلے لڑکی کی بات کرنے لگی اسے موقع دو وہ آپ کو بالکل سفید کلر میں بدل دے گی ٹرسٹ می وہ آپ کو فرشتہ بنا دے گی۔۔۔۔۔اس کا نام ثنا ہے۔۔۔۔

نائس نیم لیکین اس بارے میں سوچیے گا ضرور

وہ جانے لگی۔۔۔۔۔

فرقان کب تک اس دروازے کو دیکھتا رہا جس سے وہ نکل گئی تھی، آج اس کے آنکھوں میں کچھ تو تھا مگر وہ اسے کوئی نام نہیں دے پایا۔۔۔۔

جو بھی تھا اسے لگا کچھ حد تک اس کی چاہت کی تکمیل ہو گئی ہے۔۔۔۔

شاید محبت ایسی بھی ہوتی ہے" وہ خود سے کہہ کر زخمی سا مسکرانے لگا "

۔۔۔۔۔۔۔

میں چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

کہ تم رُک جاؤ۔۔۔۔

ایک پل کو؛

——بس میری آنکھوں میں جھانک کر پوچھو

"کیا تم کچھ کہنا چاہتے ہو؟"

میں چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

کہ تمہاری راہ میں وقت تھم جائے

اور میں وہ سب کہہ دوں

جو برسوں سے دل کے کسی سنسان کونے میں دفن ہے۔

کہ ہاں؛

میں تم سے محبت کرتا ہو۔۔۔۔۔۔

ان لفظوں کے بغیر،

جنہیں میں نے کبھی لبوں پر آنے نہیں دیا۔

کہ ہاں؛

مجھے تمہاری ہر بات یاد ہے؛

تمہاری وہ ہنسی جب تم بے فکر ہوتی تھیں

تمہارے وہ آنسو، جو چھپا کر بہائے تھے۔

کہ ہاں؛

میں جانتا ہوں تم کسی اور کو چاہتی ہے

اور یہ بھی جانتا ہوں کہ

میں اُس جیسا نہیں ہوں۔

اور اسی لیے؛

میں تمہیں جانے دے رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

تم خوش ہو اُس کے ساتھ؟

تو جاؤ۔۔۔۔۔

میرے دل کے دروازے پر

نہ کوئی گلہ، نہ کوئی شرط باقی ہے۔۔۔۔

——بس ایک دعا ہے

کہ وہ تمہیں وہ سب دے سکے

جو میں صرف سوچتا رہا،

اور کبھی کہہ نہ سکا۔۔۔۔

اور اگر کبھی

اس دنیا کی بھیڑ میں

کوئی خاموش محبت تمہیں آواز دے،

تو پلٹ کر مت دیکھنا۔۔۔۔

وہ میں ہی ہوں۔۔۔۔۔۔

مگر اب صرف تمہاری خوشی میں گم۔

##################################

کہاں گئی تھی تم ہاں ! میں کب سے ویٹ کر رہا تھا وہ اپنے روم میں ابھی آئی تھی حمائل کے ہسپتال جانے سے تھوڑی دیر بعد آریان گھر پر آیا تھا گھر پر کوئی بھی نہیں تھا لیکن نغمہ نے کہا تھا کہ وہ کسی سے ملنے گئی ہے۔۔۔۔۔

آپ یہاں پر کیا کر رہے ہیں، کسی نے مینرز نہیں سکھائے آپ کو۔۔۔۔

میں کسی نہیں شاید تم کو یاد ہو۔۔۔۔۔

تو کیا ہوا اگر ہمارا نکاح ہوا ہے، تم شوہر بن گئے ہو پرائیویسی بھی کسی چیز کا نام ہوتی ہے۔۔۔۔۔

مجھ سے تمہاری پرائیویسی تو نہیں بنتی وہ اس کے قریب آکر کہنے لگا۔۔۔۔

کیوں نہیں بنتی وہ آج سیریس لگ رہی تھی۔۔۔۔

میں بتادوں کیا۔۔۔۔۔

آپ یہاں پر کیوں آئے ہیں اس نے اس کے سوال کا جواب نہیں دیا تھا جب کوئی رسپانس نہیں کر رہا تو اس کا مطلب بات کرنا نہیں چاہتا۔۔۔۔۔

اور کیوں ہے ایسا وہ ایک ائی برو اچکا کے اس سے پوچھنے لگا کیوں نہیں کرنا چاہتی مجھ سے بات وہ ابھی اس کا ہاتھ تھامنے لگا۔۔۔۔۔

ڈونٹ۔ٹچ۔می۔وہ ایک ایک لفظ آہستہ آہستہ بولنے لگی اور اور اپنے ہاتھ کو کھینچنے لگی۔۔۔۔۔

میں ٹچ نہیں کر سکتا مگر وہ سدیس کر سکتا ہے واؤں اٹس امیزنگ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

حمائل بی بی میری بات غور سے سنو وہ اس کا ہاتھ زور سے پھر پکڑ کر کہنے لگا، آج کے بعد اگر میں نے تمہیں کسی سے فری ہوتے دیکھ لیا تو اچھا نہیں ہو گا تم میری بیوی ہو کسی اور کا تم پر کوئی بھی حق نہیں ہے۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں میں کس سے ملنے گئی تھی اس کے آنکھوں میں چیلنج تھی آریان نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

میں فرقان سے مل کے آرہی ہوں اس کے ہاتھ پر اس کا دباؤ بڑھنے لگا اور پتہ ہے اس کے لیے کیا لے کر گئی تھی فلاورز فریش اینڈ بیوٹیفل۔۔۔۔

کیا ہوا آپ کی آئیز کیوں ریڈ ہو رہی ہے۔۔۔

اس سالے کو تو میں چھوڑوں گا نہیں، لگتا ہے اس کو سبق ملا نہیں کچھ اور جگہوں پر بھی آگ لگوانا پڑے گا مگر اس کے ساتھ اس کو بھی جلانا پڑے گا اس بار یاد رکھو حمائل بی بی اس کے اڈوں کے ساتھ اس کی جلی ہوئی باڈی بھی تم نیوز میں سنو گی۔اور حمائل کو لگا سامنے کھڑے شخص کا منہ توڑے۔۔۔۔

دور ہو جائے مجھ سے وہ چیخ کر اس کو دھکیلنے لگی اور پھر اس کو گریبان سے پکڑ کر پیچھے دھکیلتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگا گئی۔۔۔۔

میرے سامنے عثمان ارسلان بننے کی کوشش مت کیا کرے آریان کا غصہ تو کہیں پر دب گیا تھا، آپ کو کیا لگا تھا آپ صرف اپنا نام کسی کے ساتھ لگا سکتے ہیں میں آپ کی جان لے لوں گی اور یقین کریں آریان میں ایسا کر بھی لوں گی اگر

میں نے کبھی اپ کا یہ منحوس نام کسی لڑکی کے منہ سے بھی لیتے ہوئے سنا۔۔۔۔۔

اور بات رہی میری لوگوں سے ملنے کی، ہاتھ ملانے کی تو میرا باپ مجھے نہیں روکتا تو آپ بھی کوشش مت کریں، میں اگر کریکٹر لیس ہوتی تو تم مجھ پر مرتے نہیں وہ اس کے کالر کو آخر میں جھٹکا کر مزید پیچھے کرنے لگی۔۔۔۔۔

کہا چھپایا تھا یہ ابسیشن پہلے جان من، اس کو دیکھنے کے لیے تو میں مر رہا تھا

۔۔۔۔۔

بند کرو اپنی بکواس وہ پیچھے ہونے لگی تھی اس نے چہرہ موڑ لیا تھا اس کے کمر پر ہاتھ رکھ کر وہ خود اس کو اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔۔

تم اتنی ہو نہیں حمائل ارسلان مگر اپنے سامنے چٹان جتنے شخص کو جکھا چکی ہو

۔۔۔۔۔

آپ مان رہے ہیں کہ آپ جھک گئے ہیں۔۔۔

تمہارے سامنے کون سر اٹھانا چاہے گا۔۔۔۔

اگر میں کسی سے ہاتھ ملاؤ، کسی کو گلے بھی لگادوں، ہنس کر باتیں کرو اپ کو فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔۔

جان من جس کے ساتھ ہاتھ ملاؤ گی اس کا ہاتھ سلامت نہیں رہے گا، جس کے گلے لگو گی وہ دوسرے دن سانس نہیں لے پائے گا اور جس کے ساتھ ہنس گئی اس کے تو دانت منہ میں نہیں رہیں گے سوچ لو تینوں حالوں میں ان لوگوں کی تو خیر نہیں ہے پتہ نہیں کس بیچارے کی شامت پہلے آئے گی۔۔۔۔

آریان میں نے پہلے بھی کہا ہے، مجھے ہر چیز سے پہلے خود پر یقین چاہیے۔۔۔۔

شاید تم بھول رہی ہو میں نے بھی کہا تھا میں تم سے محبت کرتا ہوں اور محبت میں شرک تو خدا بھی پسند نہیں کرتا، اسے لگا تھا آج وہ ڈوب جائے گی اس نیلی آنکھوں میں وہ بغیر فلک جھپکے اس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

لگتا ہے آپ میری باتیں کچھ زیادہ سٹریٹ لیتے ہیں مسٹر آریان آپ کے پاس اگر بلیک لینز یز کم پڑ گئے ہیں تو مجھے بتائیں میں خرید کر دیتی ہوں۔۔۔۔

ہاہاہا وہ ایک زبردست قہقہ لگانے لگا اف اللہ یہ بندہ مجھے اپنے سامنے شرمندہ کر کے ہی چھوڑے گا وہ دل میں کہنے لگی۔۔۔۔

جانے من یو آر بلشنگ ؟؟؟؟

غالب کے لیے خیال اچھا ہے وہ کہاں ماننے والی
تھی۔۔۔۔۔

تو پھر مجھے دیکھتی کیوں نہیں ہو۔۔۔۔

بتایا تو ہے مجھے آپکی آئیز اچھی نہیں لگتی۔۔۔۔۔۔

وہ اس کا چہرے اپنے سامنے کرنے لگا اگر میں نے لینز پہن لیا پھر سے تو یہ آنکھیں تو میں دیکھنے سے محروم ہو جاؤں گا۔۔۔۔۔

اریان میں بتا رہی ہوں میرے سامنے پھر وہ حرکت مت کریں جو کیا تھا آپ نے ورنہ آپ جانتے ہیں مجھے۔۔۔۔

جانتا ہوں شاید اتنا کہ کوئی اور نہیں جان سکتا وہ اس کے اتنا قریب تھا کہ اس کی سانسیں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی، وہ اس کے ماتھے پر اپنا پہلا محبت بھرا لمس چھوڑ گیا تھا حمائل نے اسے دیکھا اس کو لگا اس کے خون میں بھو پال مچ گیا ہے، اس کی آنکھوں میں آج جذباتوں کا سیلاب بہہ رہا تھا وہ بغیر سانس لیے کھڑی تھی اسے لگا تھا، کسی نے اس کے جسم سے روح نکال دیا ہے، اس کے ہاتھ پیر

ٹھنڈے پڑ گئے تھے شاید محرم کا پہلا لمس ایسا ہی ہوتا ہے سکون بھرا، جان لیوا، خاص۔۔۔۔

وہ دل میں اقرار کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کہ یہ شخص... یہ آریان۔۔۔۔۔

وہ واحد وجود ہے جو اسے خود سے بھی چھین لے گا۔۔۔۔

جو اس کی ہر دیوار توڑ کر؛

ہر احساس کی تہہ میں اُتر چکا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ صرف اس کے قریب نہیں آیا تھا

——وہ اس کی روح میں اُتر چکا تھا؛

جیسے گرم لاوا، ٹھنڈی برف کے اندر بہہ جائے

جیسے رگوں میں زہر کی جگہ نشہ دوڑ جائے۔۔۔۔۔۔

اس کے ایک لمس نے اس کے اندر ایسے زلزلے برپا کیے تھے کہ نہ صرف پلکیں اٹھنے سے انکاری ہو گئیں، بلکہ سانسیں بھی جیسے آریان کی مرضی سے آنے لگی تھیں۔۔۔۔۔

آریان کی سانسیں اس کے گرد دائرہ بناتی جا رہی تھیں، اور وہ خود کو جیسے ایک مقدس عبادت گاہ میں محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

—— یہ لمس عام نہ تھا؛

یہ بے قراری کا، وعدوں کا، اور بے آواز جدائیوں کا لمس تھی جس میں ساری دنیا ایک لمحے کے لیے سمٹ آئی تھی۔۔۔۔۔

آریان کا سینہ مضبوط اور چٹانی تھا
مگر اس کے لمس میں وہ نرمی تھی
جس کی لے سے گہرا سمندر بھی خاموش ہو جائے
جس کے لمس سے چیختی ہوئی روح کو بھی قرار آ جائے۔۔۔۔۔۔۔ وہ دونوں خاموش تھے؛
لیکن اس خاموشی میں چیخیں تھیں
بیتے دنوں کی اور ان سب کے درمیان ایک مکمل وعدہ —— کہ اب وہ تنہا نہیں رہے گی۔۔۔۔۔

آریان نے اپنا ماتھا اس کے ماتھے سے لگایا

اور حمائل کی آنکھوں سے بے آواز آنسو بہنے لگے۔۔۔۔۔

وہ آنسو جو کسی کمزوری کے نہیں تھے

——بلکہ اس لمحے کی شدت کے تھے۔۔۔۔

جب انسان خود کو مکمل محسوس کرتا ہے

اور پھر ڈرنے لگتا ہے کہ یہ لمحہ ختم نہ ہو جائے۔۔۔۔

"میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا، حمائل"

اس نے دھیرے سے کہا۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں پانے کے لیے اپنی ساری انا"

سارا غرور، سب کچھ چھوڑ دیا ہے۔۔۔۔۔

تم اگر بھیڑ میں گم ہو جاؤ گی

تو میں پوری دنیا کو جلا دوں گا

"بس تمہیں ڈھونڈنے کے لیے۔۔۔۔۔

——حمائل کانپ گئی؛

محبت کا اتنا بھاری رنگ، اتنی شدت...اتنا یقین؟

وہ جان گئی تھی، یہ مرد صرف محبت نہیں کرتا

...یہ پوجتا ہے

اور وہ اب صرف ایک عورت نہیں رہی تھی

وہ ایک دعا بن چکی تھی، جسے آریان نے مانگا تھا۔

آئی پرومس حمائل تمہیں یہ احساس کبھی نہیں ہوگا کہ تم باپ کے پیار سے محروم ہوئی ہو۔۔۔۔

تمہیں خود پر ناز ہوگا جان من۔۔۔۔۔

تمہاری ہر تکلیف کو میں اپنے نام کر لوں گا۔۔۔۔

اس کے دل کی ہر آواز چاند کھڑکی سے دیکھ رہا تھا وہ اپنے کرنوں کو، اپنی چاندی کو تیز کر کے ان پر ڈالنے لگا یہ وعدہ وہ خود سے کر چکا تھا۔۔۔۔

آج سب کچھ جھوم رہا تھا، نرم ہوا، کالا آسمان اور اس پر ٹمٹماتے خوبصورت چمکدار ستارے اور اس سب سے بڑھ کر دھڑکنوں کا یہ ردھم اور اس کے رد عمل میں جذبات کا یہ بدلتا رقص جو کہ ہر لمحے، ہر خواب، ہر حاصل اور ہر تعبیر حیات کا سب سے خوبصورت جھلک ہے۔۔۔۔۔

سب سے خوبصورت افق ہے اور سب سے قیمتی نظارہ اور احساس

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

##

THE END